بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۴۶ھ

مؤلف

صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانہ شامی

۲۴۴ جی گلشن راوی

لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ

تاجُ العارفین قطبُ الاقطابُ

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۴۶ھ

مؤلف

صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانہ شامی

۴۴۴ جی گلشن راوی

لاہور

Marfat.com

۲۹۷۶۹۱
۲۲۹۱۹

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : تذکرہ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندیؒ
پیش لفظ : جناب سردار علی احمد خاں صاحب، جنرل منیجر میونسپل انشورنس کمپنی، لاہور
عرضِ مؤلف : الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی
فضیلتِ قرآن پاک : الحاج جناب شیخ ساجد جاوید اکبر القادری
ڈپٹی سیکرٹری، سروسز، حکومتِ پنجاب
ناشر : صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی
خطاطی : محمد عاشق ندیم قادری، تلمذ سید نفیس شاہ صاحب مدظلہٗ
فوٹو گرافی : جناب جتندر کمار مہل کھتری، پنجابی باغ دہلی بھارت
پازیٹو میکرز : جناب شوکت حسین خلف چودھری نذیر احمد مرحوم، لاہور
جناب شیخ اشفاق احمد، اُجالا پریس، لاہور
آر۔ این سکینر پروسس ہاؤس، لاہور
بائینڈنگ : اشرفیہ بک بائینڈنگ ہاؤس لاہور
مطبع : قومی پریس، ۵۰، لوئر مال، لاہور
تاریخ طباعت : ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ بمطابق ستمبر ۱۹۹۲ء
بار : سوئم
تعداد : پانچ سو

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ

منجانب : ○ صاحبزادہ ضیاء الرحمٰن شامی
○ صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی
پسران الحاج فیض الرحمٰن شامی
○ صاحبزادہ عبدالعظیم شامی خلف صاحبزادہ عبدالکریم شامی
ٹیلیفون نمبر ۴۶۲۱۷۵ ⊖ الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی خلف شیخ عبدالحکیم
○ صاحبزادہ محمد انور شامی خلف شیخ ضیاء اللہ

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
رباعی حضرت سعدی شیرازیؒ	۷
قطعہ اسم ذات بقلم حضرت	
میاں شیر محمد شرقپوریؒ	۸
نقوش سعید	۹
تبرکات مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰
تسبیح لمبارک حضرت تاج العارفینؒ	۱۶
شجرۂ طریقت	۱۷
اسم پاک باری تعالیٰ	۳۰
اسم پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲
وظائف و تعویزات حضرت	
تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ	۳۴
پیغام بعد از ممات	۳۸
پیش لفظ	۳۹
عرض مولف	۴۱
حضرت سید المرسلین خاتم النبین شفیع	
المذنبین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴
حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ	۴۸
حضرت سلمان فارسیؓ	۵۱
حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکرؒ	۵۳
حضرت خواجہ سیدنا امام جعفر صادقؒ	۵۵
حضرت بایزید بسطامیؒ	۵۷
حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ	۶۱
حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ	۶۳
حضرت شیخ ابوعلی فارمدیؒ	۶۵
حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی	۶۶
حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	۶۸
حضرت خواجہ ریوگریؒ	۷۰
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنویؒ	۷۰
حضرت خواجہ علی رامیتنیؒ	۷۱
حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ	۷۲
حضرت سید امیر کلالؒ	۷۴
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ	۷۵
حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ	۷۷
حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ	۷۹
حضرت محمد زاہد وخشیؒ	۸۱
حضرت خواجہ درویش محمدؒ	۸۲
حضرت مولانا خواجگی امکنگیؒ	۸۳
حضرت سید رضی الدین محمد باقی	
المعروف بہ خواجہ باقی باللہ	۸۴
امام ربانی مجدد الف ثانی غوث صمدانی	
حضرت شیخ احمد فاروقیؒ	۸۷
قطب الاقطاب حضرت سید آدم بنوریؒ	۹۲
حضرت حاجی محمد شریف	
متقی شاہ آبادیؒ	۹۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت حاجی محمد عبداللہ سلطانپوریؒ	۹۸
حضرت شیخ خواجہ عبدالنبی شامی نقشبندیؒ کی جائے پیدائش و خاندان	۹۹
ولادت	۱۰۰
ابتدائی تعلیم	۱۰۱
قبول اسلام	۱۰۲
بیعت	۱۰۳
قطب عالم حضرت شیخ سید محمد طاہر عالمپوریؒ	۱۰۴
فنا فی الشیخ کا درجہ	۱۰۹
حضرت عبداللہ کوہانیؒ سے ملاقات	۱۱۰
پیر و مرشد کی پیش گوئی	۱۱۲
حضرت مولانا شہریار کی لاہور بدری	۱۱۳
شادی مبارک	۱۱۴
پیر و مرشد کے ساتھ ہم سفری	۱۱۶
تذکار مقدس حضرت تاج العارفینؒ	
فخر الانبیاء رسالت ماب رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷
حضرت خضر علیہ السلام	۱۱۸
سلطان العارفین حاجی محمد عبداللہ سلطانپوریؒ	۱۱۹
قطب عالم حضرت سید حاجی محمد طاہر عالمپوریؒ	۱۲۰
حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ	۱۲۱
حضرت علامہ عبدالحیؒ	۱۲۲
حضرت وجیح الدین اشرف لکھنویؒ	۱۲۳
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	۱۲۴
حضرت سید علیم اللہ چشتیؒ	۱۲۴
حضرت مولانا جان محمد جالندھریؒ	۱۲۵
حضرت سید حسن رسول نماؒ	۱۲۸
حضرت سید فاضل الدین بٹالویؒ	۱۲۹
حضرت مولانا غلام حسین ہوشیار پوریؒ	۱۳۰
الشیخ میاں عبدالغفور عرشی قادریؒ	۱۳۱
پروفیسر جناب میاں مشتاق احمد بھٹی	۱۳۲
علمی قابلیت	۱۳۴
شاہجوارسی میں قیام	۱۴۳
عظمت اور بزرگی کا تذکرہ	۱۴۴
کرامات اولیاء اللہ	۱۵۲
کرامات اولیاء اللہ بعد از ممات	۱۵۴
کشف الصدور	۱۵۸
کرامات	۱۶۶
درود شریف کی برکت	۱۹۱
بشارتیں	۱۹۲
شیر کی آمد	۱۹۸
حضرت بابا نظام شاہؒ کی کرامت	۲۰۰
آل و اولاد کے لئے دعا	۲۰۲
آپ رحمہ اللہ علیہ کا وصال	۲۰۷
بدر تہ السا لکین (استخارہ) فارسی	۲۱۱
" اردو	۲۴۲
رفیق السا لکین (مراقبہ) فارسی	۲۶۰
" اردو	۲۷۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
در مدح قطب عالم حاجی سید محمد طاہر عالمپوری	۲۸۷
در مدح حضرت تاج العارفینؒ	۲۸۹
منقبت در شان حضرت تاج العارفینؒ	۲۹۱
منقبت در شان حضرت تاج العارفین	۲۹۲
ارشادات عالیہ حضرت تاج العارفینؒ	۲۹۶
کرامات بصورت پنجابی منظوم	۳۲۴
شجرہ نسب	۳۹۵
خیر و برکت	۴۱۹
فضیلت قرآن پاک	۴۲۰
تحفہ حضرت خضر علیہ السلام و دیدار حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲۲
قصیدہ غوثیہ	۴۲۸
مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات	۴۳۸
اسمائے حسنٰی کے بیان میں' وظائف اور تعویزات	۴۴۲
فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷۴
صلوٰۃ و سلام بحضور خیر الانام	۴۷۵
نعت شریف در شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۷۷
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب دعائیں	۴۸۰
نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۸۱
علم الاعداد کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک	۴۸۸
فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد پاک کی حفاظت	۴۹۴
صحابہ کرامؓ کے اجساد مبارک کی حفاظت	۴۹۶
ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰۱
منظوم شجرہ قادریہ	۵۰۲
ماخذ	۵۰۳
اپیل	۵۰۶
تصویرات عرس مبارک (شام چوراسی) بھارت	

Marfat.com

تبرکاتِ مبارک

(۱) حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات مبارک زیرِ نظر کتاب میں منسلک کیے گئے ہیں۔ یہ بادشاہی مسجد لاہور میں محفوظ ہیں ماسوائے نقش پاء مبارک جو استنبول کے توپ کاپی عجائب گھر میں موجود ہے۔ ان بابرکت تبرکات کے عکس مبارک عالی جناب الشیخ حکیم میاں عبد الغفور عرشی قادری مدظلہ العالی اور جناب راؤ جمشید علی رزاقی ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا نے موءلف کو مہیا کیے تھے جن کا میں تہہ دل سے شکرگزار اور ممنون ہوں۔

(۲) حضور قبلہ عالم تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت خواجہ شیخ عبد النبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا کردہ تین صد سالہ قدیم تسبیح مبارک کا عکس بھی زیرِ نظر کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ تسبیح پتھر کی بنی ہوئی ہے اس کی لمبائی صرف ساڑھے چار انچ ہے اور اس میں سے مہک اب تک جاری ہے اور اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا فیض عام جاری وساری ہے یہی وجہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا روضہ مبارک مرجع خلائق ہے جہاں ہر جمعرات کو غیر مسلم بھی جوق در جوق حاضری دیتے ہیں اور اپنی اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی فرض سمجھتا ہوں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطر لگانے کی خدمت ادا کرتے ہیں اور اسی نسبت سے تسبیح مبارک بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت تبرکات کے ساتھ منسلک ہو گئی ہے۔

(۳) حضور قبلہ عالم تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت خواجہ شیخ عبد النبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقم کردہ تین صد سالہ قدیم قلمی قرآن پاک آپ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک نواسے جناب شیخ ریاض احمد بن شیخ حسام الدین بن شیخ غلام محمد کے پاس محفوظ ہے۔ اس کی مولف نے زیارت بھی کی ہے۔ یہ قرآن پاک موصوف کے داداجان کے بھائی جناب شیخ غلام سرور نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ۳۴-۱۹۳۳ عیسوی میں شاہجوراسی میں سپرد کیا تھا جو ۸۷۸ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی لمبائی ساڑھے نو انچ اور چوڑائی چھ انچ ہے۔ میری یہ دلی آرزو ہے کہ یہ بابرکت قرآن پاک بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آل واولاد کے ہر گھر میں موجود ہو جیسا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف موجود ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ وآلہٖ

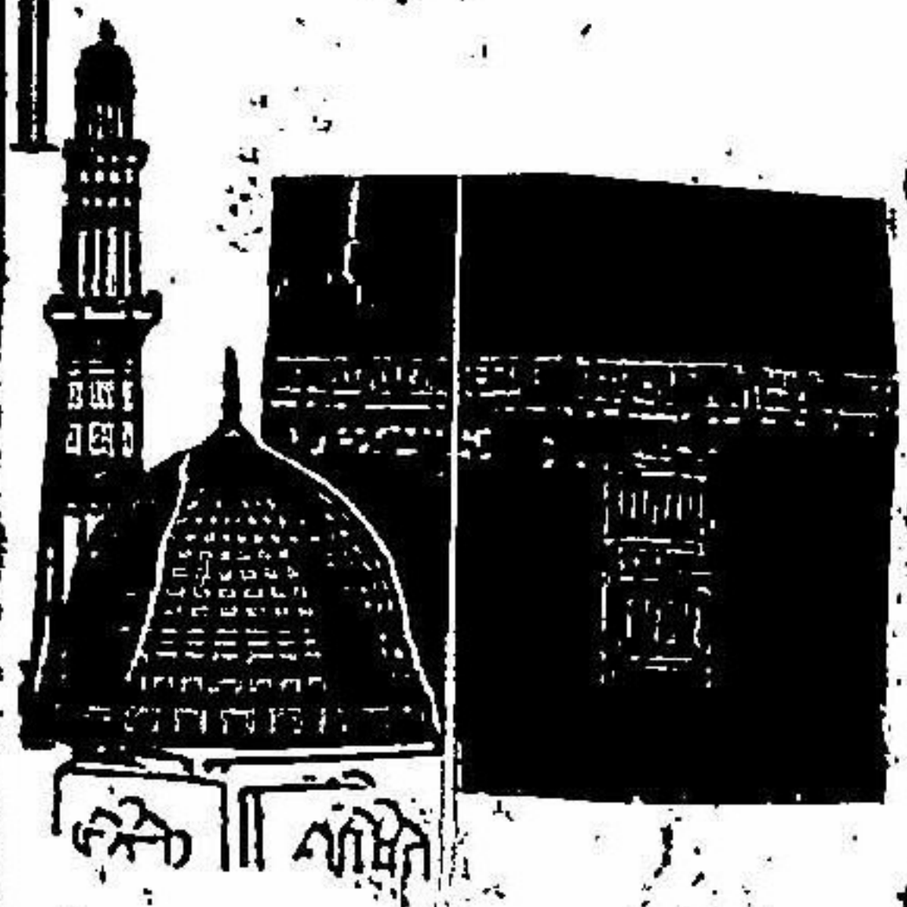

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق رُباعی کا ترجمہ و مفہوم

حضور سُلطانُ الصّادقین، اِمام المُطہرین، سیّد المُرسلین، رحمتُ للعالمین، محبُوب ربُّ العالمین، شہ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے کمالِ نبوّت سے انتہائی بلندیوں پر فائز ہوئے۔ کفر و الحاد کی عمیق ظلمتوں کو اپنے حُسن و جمال کے مسحور کُن جلوؤں سے ناپید فرمایا۔

آپؐ کے تمام اسوۂ حسنہ نہایت عمدہ و بے مثال اور مشعل رُشد و ہدایت ہیں۔ آپؐ اور آپؐ کی پاکیزہ آل کو ہر لحظہ درُود و سلام کے انمول نذرانے مُبارک ہوں۔

فقیر حقیر سگِ دربار دستگیر ساجد جاوید اکبر قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

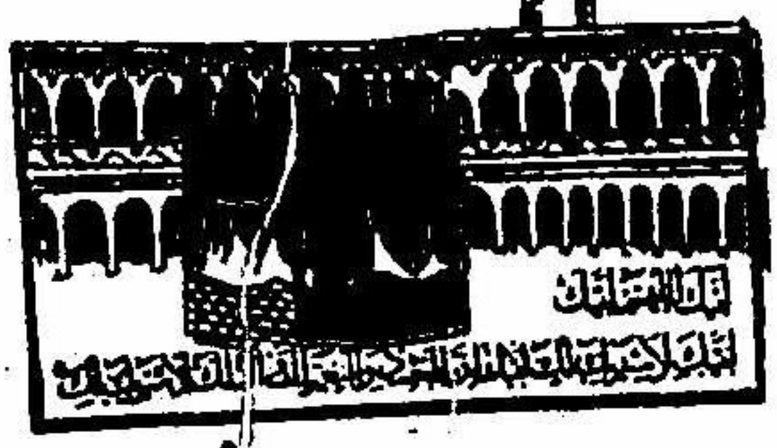

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز

الله

Marfat.com

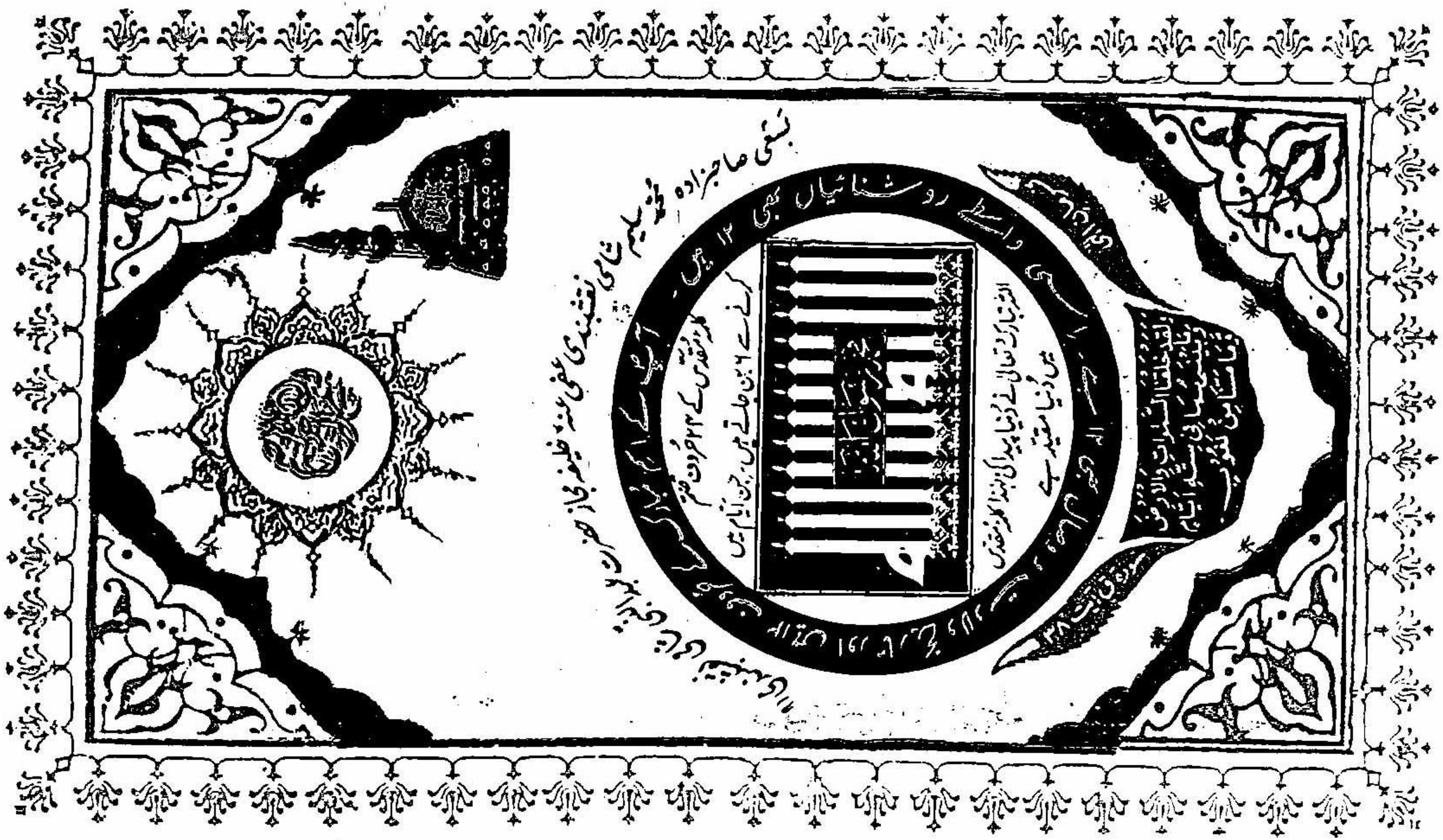

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

السلام اے سبز گنبد کے مکین! السلام اے رحمت للعالمین

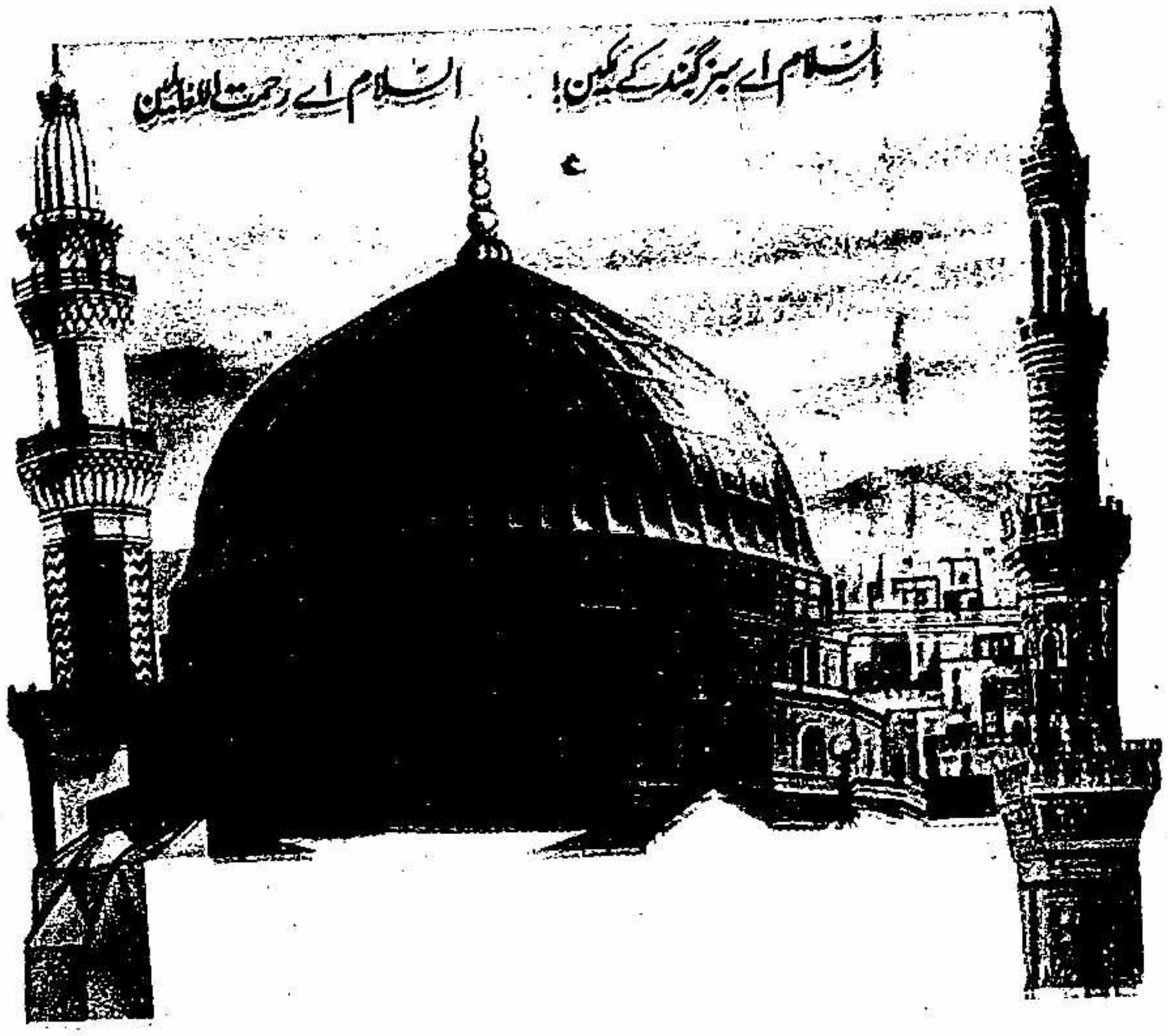

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رسول اللہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف جبہ مبارک عصا مبارک

بسی صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

خلیفہ مجاز تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

مُہرِ نبوّتِ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقدرِ شمائلہ و اسمائہ

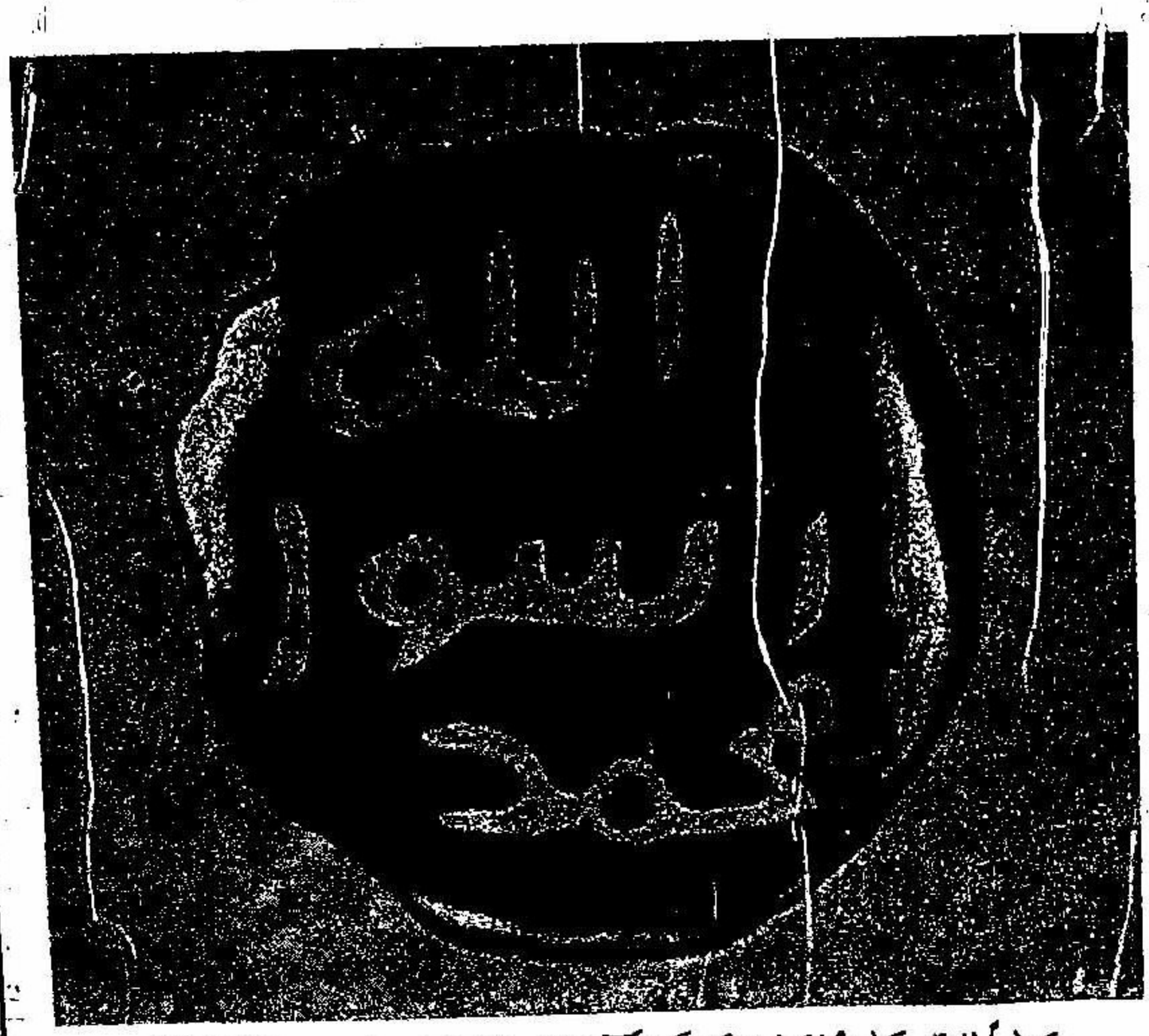

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

فرمان والاشان جناب رسول مقبول بنام سلطان مقوقس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى الْمُقَوْقِسِ عَظِيْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے مقوقس عظیم القبط کے نام سلام ہو

عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ

اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد میں تجھ کو دعوت اسلام دیتا ہوں اسلام لا تو سلامت رہے گا

مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْقِبْطِ۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا

دوہرا اجر دے گا اور اگر تو روگردانی کرے گا تو تجھ پر قبطیوں کا گناہ ہوگا اے اہل کتاب آؤ ہماری اور تمہاری

وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

درمیان کی بات پر جو ہم تم برابر ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

پھر اگر وہ اس کتاب الٰہی سے روگردانی کریں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں

نامۂ مبارک کی اصل

یہ اس مبارک خط کا چربہ ہے جسکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ ہجری میں حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن امیہ ضمری سے ہاتھ مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس کے پاس ارسال فرمایا تھا۔ یہ مبارک خط ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے قسیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے خریدا تھا اور سلطان عبدالمجید خان والی دولت عثمانیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان نے اسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رہنے کا حکم صادر فرمایا قسمت سے اسکا عکس ہندوستان میں بھی پہونچا اور اسکے ایک عکس سے ہمکو بھی دولت حاصل ہوئی ہمنے براہ رفاہ عام اور خیر خواہی مسلمانان اسکا چربہ لیکر شائع کیا ہے اور نقل مطابق اصل رکھنے کی یہانتک کوشش کی کہ کاغذ کے شکن تک بھی چربہ میں لئے گئے اسکے نیچے موجودہ عربی خط میں وہی عبارت مرقوم ہے۔ (ناشر)

Marfat.com

نقشِ پا مُبارک حضُورِ اکرم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَاَھْلِہٖ

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود ؏ سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

(جس زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں مُبارک کا نشان ہو گا، سالہا سال اُس پر اہلِ نظر کا سجدہ ہوتا رہے گا)

بشکریہ جناب رزاقی صاحب

بسعی الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

Marfat.com

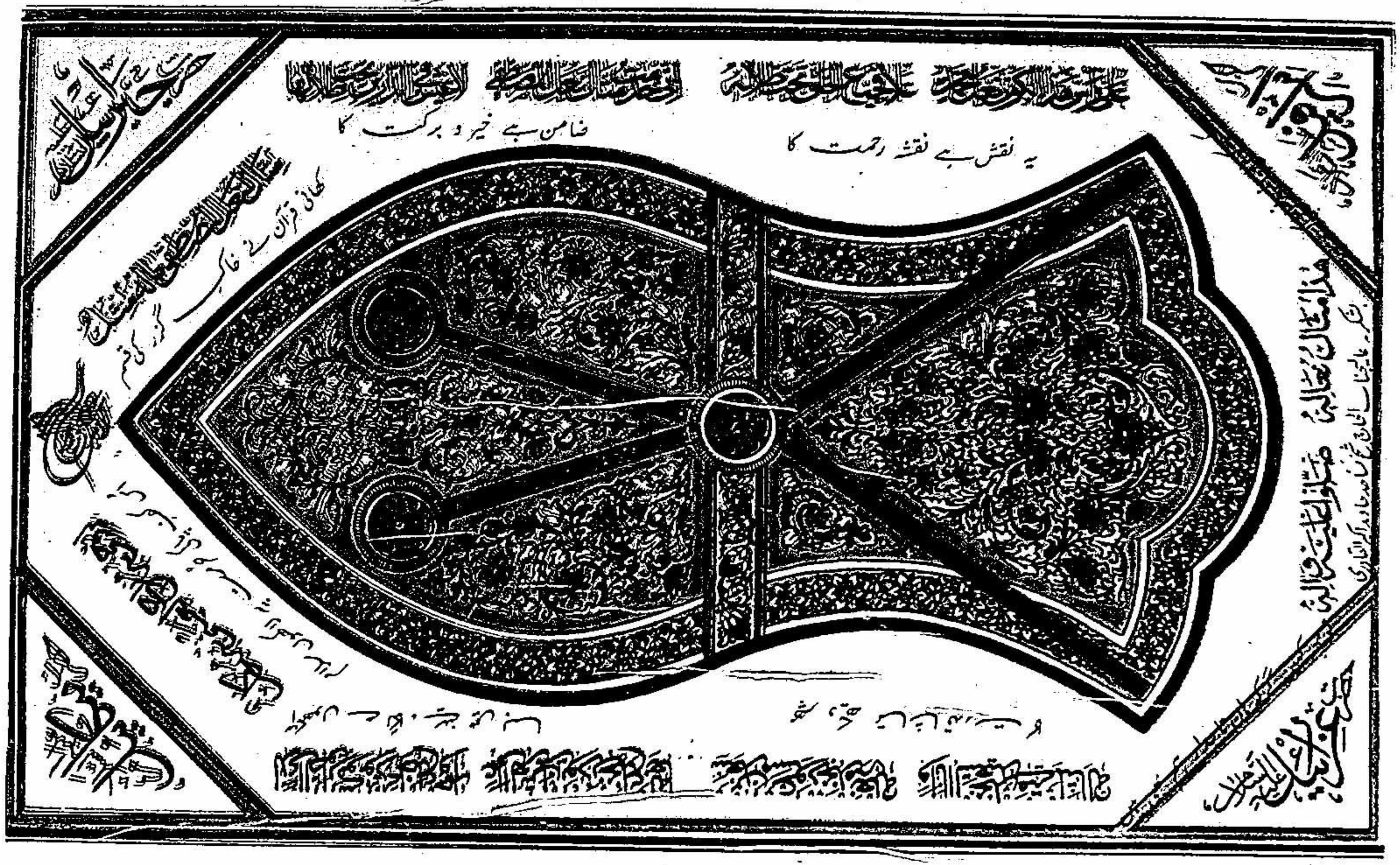

Marfat.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

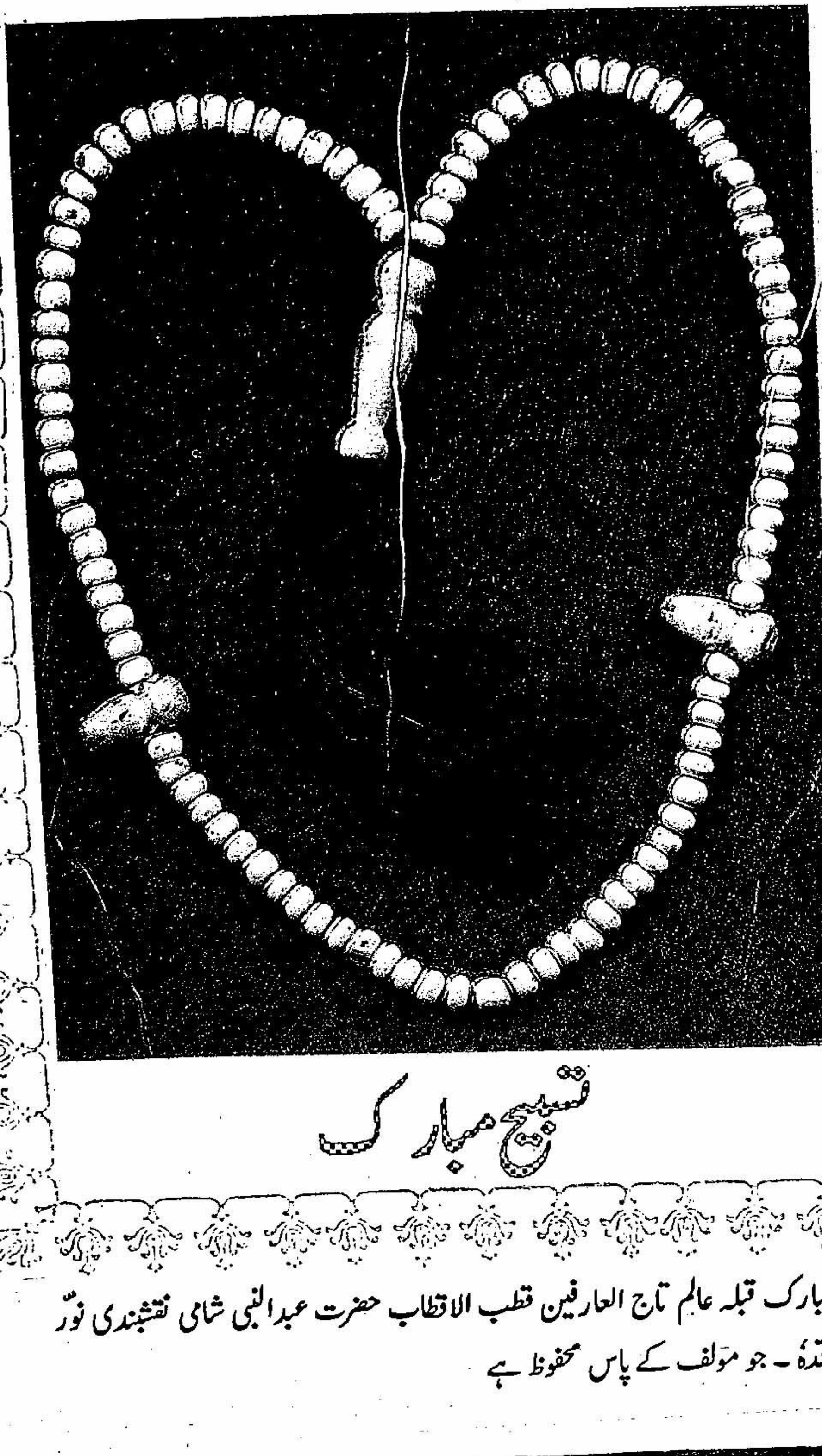

تسبیح مبارک

تسبیح مبارک قبلہ عالم تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی نوّر اللہ مرقدہٗ ۔ جو مؤلف کے پاس محفوظ ہے

حضرات نقشبندیہ احسنیہ مجددیہ منوریہ

اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء - تؤتی اکلہا کل حین باذن ربہا ویضرب اللہ الامثال

شجرۂ طریقت

یا حبذا عبد النبی مطیرہ

Marfat.com

④ وَصَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ خَیْرِ خَلْقٍ
عَلَی الْخُلَفَاءِ وَالصُّحْبِ الْعَوَالِ

صلوٰۃ بھیج اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو بہترین مخلوق ہیں اور رحمت ہو اُوپر خلفائے کرامؓ اور صحابہؓ پر جو بلند ہیں۔

⑤ وَلَوْلَاہُ لَمَا خُلِقَ الْبَرَایَا
مُحَمَّدٌ مُجْتَبٰیٌ خَیْرُ الْخِصَالِ

اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو مخلوقات پیدا نہ کی جاتی۔ محمدؐ پاک بہت ہی زیادہ فضیلتوں والے ہیں۔

⑥ وَ صِدِّیْقٍ وَّ فَارُوْقٍ عَلِیٍ
وَ عُثْمَانِ غَنِیٍ ذِالنَّوَالِ

اور جناب صدیق اکبر، جناب فاروق اعظم، جناب عثمان غنی اور جناب علی (رضی اللہ عنہم) پر رحمت فرما، جو صاحبِ عطا ہیں۔

⑦ صَلٰوۃٌ دَائِماً اَبَداً سَلَاماً
لِاَھْلِ الْبَیْتِ ھُمْ خَیْرُ الْاَھَالِ

اہل بیعت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو، جن کی عظمت مُسلّمہ ہے۔

⑧ بِبَرَکَۃِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ اَبَداً
وَقِنِیْ مَسْلَکَ السُّبُلِ الضَّلَالِ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (جو سردار ہیں دونوں جہانوں کے سید و سردار ہیں) کے صدقہ میں مجھے گمراہی کے راستے سے ہمیشہ بچائیو!

(۹) وَبِسِلْسِلَةُ مَشَائِخِ الطَّرِيْقَةِ
عَلٰى تَرْتِيْبِ عِقْدٍ كَاللُّدَالِ

مشائخ طریقت کا سلسلہ ترتیب کے اعتبار سے موتیوں کے ہار کی مانند ہے۔

(۱۰) فَسَلْمَانٌ تَشَبَّثَ ذَيْلِ صِدْقٍ
صِدِّيْقٍ كَامِلِ الْاَوْصَافِ عَالِيْ
صِدِّيْقٍ كَامِلٍ مِنْ غَيْرِ اٰلٍ

حضرت سلمان (فارسی) رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سچائی کے دامن کو مضبوطی سے تھاما، صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کامل اور اعلےٰ اوصاف والے ہیں۔

——— صدیق کامل ہیں، بغیر آل کے ———

(۱۱) وَبِسَلْمَانَ مَلَ الْاَرْضَ عَدْلاً
تَلَا لَاْ نُوْرُهٗ بَدْرَ الْكَمَالِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین پر عدل قائم کیا۔ اُن کا نُور چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہے۔

(۱۲) فَسَلْمَانٌ جَلِيْلُ الْقَدْرِ شَرْفاً
لِاَهْلِ الْخَيْرِ طَلْباً كَالْمِثَالِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرافت کے اعتبار سے جلیل القدر ہیں، اور خیر طلب کرنے والوں کے لئے روشن چراغ ہیں۔

(۱۳) مُحَمَّدُ قَاسِمٍ بَحْرُ الْعَطَايَا
وَحَضْرَةُ جَعْفَرٍ عَلَمُ الْمَعَالِ

حضرت محمدؐ قاسم رضی اللہ عنہ بحرِ عطا ہیں اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَلَمِ حق کو بلند رکھنے والے ہیں۔

Marfat.com

(۱۴) وَفِیْ بُسْتَانَ حَضْرَتُ بَایَزِیْدٍ
لِکُلِّ طَالِبٍ بَحْرُ النَّوَالِ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باغ میں ہر طلب رکھنے والے کے لئے بحرِ عطا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

(۱۵) وَفِیْ خَرْقَانَ حَضْرَتُنَا اَبُوالْحَسَنْ
بِاَنْوَارٍ تَلَاْ لَاْ کَا لِلدَّالِ

اور حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا نور خرقان میں موتیوں کی طرح چمک رہا ہے۔

(۱۶) سَقٰی فَیْضاً وَفِیْ حَزْناً سَفِیْناً
وَبَا الْکِبْرِیْتِ اَحْمَرَ لَا مِثَالِ

فیض پہنچاتے ہیں اور غم سے بچاتے ہیں اور گویا وہ سُرخ گندھک کی طرح ہیں۔

(نوٹ: دُعائے حزب البحر کو کبریت احمر کہا گیا ہے)

(۱۷) هُوَ الْغَوْثُ الْاَجَلُ بِلَا کَلَامٍ
لِاَ هْلِ الْخَیْرِ بَحْرٌ لَّا زَوَالِ

کوئی شک نہیں، وہ بہت بڑے غوث ہیں اور اہلِ خیر کے لئے بحرِ لازوال ہیں۔

(۱۸) وَ شَیْخُ اَحْمَدِیْ وَالشَّیْخُ مَنْصُوْرٍ
کِلَا الشَّیْخَیْنِ کَالْبَدْرِ الْکَمَالِ

میرے شیخ احمد اور شیخ منصور (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) دونوں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہیں۔

(۱۹) وَحَضْرَتُ فَارْمِیْدِیِّ وَّ یَعْقُوْبُ
وَعَبْدُ الْخَالِقِ الْفَضْلَ الْکَمَالِ

حضرت بوعلی فارمدی، حضرت یعقوب اور حضرت عبدالخالق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

Marfat.com

بہت ہی زیادہ فضیلت والے ہیں۔

(۲۰) مُحَمَّد عَارِف دِیوگِرِی
وَّ مَحْمُوْدِ بِخَیْرِ لَّازَوَالِ

حضرت محمد عارف ریوگری اور محمود فغنوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) خیرِ لازوال ہیں۔

(۲۱) وَسَمَّاسُ اِلٰی مِیْر کَلَالٍ
ھُمَا کَالْبَحْرِ زَخَّارِ النَّوَالِ

حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سماس) سے لیکر سیّد امیر کلال تک عطاؤں کے بہت بڑے سمندر ہیں۔

(۲۲) بَھَاءُ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا نَقْشْبَنْدِ
بِحَارُ الْفَیْضِ جَارٍ لَّا زَوَالِ

حضرت جناب سیّد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے نقشبندیت میں فیض کے ہمیشہ جاری رہنے والے سمندر ہیں۔

(۲۳) وَ یَعْقُوْبُ وَّ اَمْرَارہ زُبَیْرہ
وَ دُرْوَیْشٌ کَدُرٍّ لَّا مِثَالِ

حضرت یعقوب اور حضرت احرار، زبیر اور حضرت درویش (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) بے مثال موتیوں کی طرح ہیں۔

(۲۴) وَحَضْرَتُ بَاقِیٌ بِاللّٰہِ بَحْرہ
مِنَ الْاَبْحَارِ ھِنْدٍ لَّا زَوَالِ
مِنَ الْاَبْحَارِ فَیْضٍ لَا زَوَالِ
مِنَ الْاَبْحَارِ مَعْنًی لَا زَوَالِ

حضرت باقی باللہؒ ہندوستان کے سمندر ہیں، جو ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔

۳۲۹۱۹

Marfat.com

فیضانِ عام کے لازوال سمندر ہیں
معرفت کے لازوال سمندر ہیں

(۲۵) مُجَدِّدُ اَلْفِ ثَانِیْ شَیْخَ اَحْمَدْ
مُجَدِّدُ اَلْفِ ثَانِ شَیْخَ سَرْهَنْد
مُجَدِّدِ دِیْنِ اَحْمَدَ بِالْکَمَال

جناب حضرت مجدّد الف ثانیؒ ہیں شیخ احمدؒ۔ مجدّد الف ثانیؒ ہیں شیخ سرہند (رحمۃ اللہ علیہ) دین احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باکمال مجدّد ہیں۔

(۲۶) فَحَضْرَةُ شَیْخِنَا اٰدَمْ بِنَوْرِیْ
رَوٰی خَلْقاً بِفَیْضٍ کَالزَّلَال

اور ہمارے شیخ حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو مخلوقات کو پوری طرح فیض بانٹتے دیکھا ہے۔

(۲۷) وَحَضْرَةُ شَاهُ شَرِیْفٍ مُتَّقِیّ
لَهٗ شَرَفٌ کَا غَلَامِ الْجِبَال
هَدٰی خَلْقاً کَا غُلَامِ الْجِبَال

حضرت محمدؐ شریف متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عزت و شرف میں پہاڑوں کی طرح بلند ہیں۔ مخلوقات کے لئے کوہِ ہدایت ہیں۔

(۲۸) وَحَضْرَتُ شَیْخِ عَبْدِ اللّٰهِ سلطانپوری
کَمَحْرَزَ اخِرٍ دُرَرَ اللّٰه لِیْ

حضرت شیخ عبداللہ سلطانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گنج جواہرات اور موتیوں کا ہار ہیں۔

(۲۹) فَشَیْخ طَاهِرہ غَوْثُ الْعَوَالَمْ
غَاثَ الْخَلْقَ بِالْاَعْلٰی الْکَمَال

Marfat.com

جناب حضرت شیخ سیّد محمّد طاہر رحمۃ اللہ علیہ غوثِ عالم ہیں۔ مخلوقات کی رہنمائی میں کمال درجہ محنت کرتے ہیں۔

(۳۰) هُوَ الْبَحْرُ الْخِضَمُّ لِفَيْضِ آدَمْ
وَخِضْرُ نَجَاةٍ حَوْمَاةِ الضَّلَال

وہ سمندر ہیں اور فیض دینے والے لوگوں کے خضر راہ ہیں۔ آدمیت کے لئے (گمراہی کے راستہ سے بچانے والے ہیں۔)

(۳۱) وَتَاجُ الْعَارِفِيْنَ عَبْدُالنَّبِيِّ
وَمِعْطِيْرَ النَّبِيِّ بِلَا مِثَال

جناب حضرت عبدالنّبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاج العارفین ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عطر لگانے والے ہیں۔ جس کی مثال نہیں۔

(۳۲) لِبَلْدَةَ شَامِ چَوْرَاسِيْ فِخَارُه
لِبَنْلِ الْهِنْدِ كَالْبَدْرِ الْكَمَال

شام چوراسی شہر کے لئے فخر ہیں اور ہندوستان کی چوہدیوں کے چاند کی روشنی ہیں۔

(۳۳) مُحَمَّدُ شَهْرَيَارِ الْمُلْكِ مَقْنِيٌّ
تَلَمَّذَ بِالْفُيُوْضَاتِ الْكَمَالِ

حضرت محمّد شہریار ملک حقیقتاً بہت زیادہ فیض حاصل کرنے والے شاگرد ہیں۔

(۳۴) بِحَضْرَتِنَا كَلِيْمُ اللّٰهِ خُصَّتْ
كُنُوْزَ الْكَشْفِ بِالْفَجْرِ الْكَمَالِ

ہمارے حضرت کلیم اللہ خاص کر کشف کے خزانے ہیں اور ہم یہ کمال فخر سے کہتے ہیں۔

(۳۵) غُلَامُ رَسُوْلِهٖ مَعْنًى وَّحُكْمًا
هُوَالْقُطْبُ الْمُسَلَّمُ لَا زَوَالِ

حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ واقعی مسلمانوں کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قُطب ہیں۔

(۳۶) مُحَمَّد بَحْرَ یَابِ الْاَصْلِ مَعْنیً
وَ قُطْبُ الدِّیْنِ اَحْمَدَ لَاَ مِثَالِ

مُحمدؐ پانے والے ہیں حقائق کے اور احمد بے مثل قطب دین ہیں۔

(۳۷) مُحَمَّدُ فَیْضُیَابٍ فِی الْعَوَالِمْ
مُحَمَّدُ فَتَحْیَابٍ لَا زَوَالِ

مُحمدِ فیض یاب جہانوں میں ، مُحمدؐ فتح یاب ہیں ہمیشہ ہمیشہ

(۳۸) غُلَامِ نَقْشَبَنْدِ دِیْنِ اَحْمَدْ
تَکَرَّمَ بِالْکَمَالَاَبِ الْعَوَالِ
تَکَرَّ بِالْکَرَامَاتِ الْکَمَال

غلام نقشبند دین احمد اعلےٰ کمالات والے اور مکرم ہیں۔ کراماتِ وافرہ سے مکرم ہیں۔

(۳۹) بِحَضْرَتِنَا غُلَامِ رَسُوْلِ حَقِّ
لِعَبْدِ الْحَقِّ فَخْرٌ لَاَّ زَوَال

ہمارے پیر حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب مرتبہ ہیں، حق کے بندے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فخر ہیں۔

(۴۰) طُفَیْلِ جُمْلَةِ الْحَضَرَاتِ لِلّٰہِ
اَغِثْ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ عَال

تمام حضرات کا صدقہ اے سرداروں کے سردار اللہ کے لئے ہماری مدد فرما۔

(۴۱) طُفَیْلِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ شَرْفاً
طُفَیْلِ سَیِّد الثَّقَلَیْنِ شَرْفاً

تقبل منی عجری داستوا ل

وَآخِرُ دَعْوانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ!

سیّدالکونینؐ کی عظمت کے صدقہ میں اس سائلِ عاجز کی مرادیں پوری فرما۔ اور طفیل سیّدالثقلینؐ کی عزت کے واسطے۔

عطیّہ

الحاج صاحبزادہ فیض الرحمٰن شامی

پسر

صاحبزادہ مُبارک مند شامی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ سلسلۂ نقشبندیہ احسنیہ

شمار نمبر	اسمائے گرامی	تاریخ وصال بعہ دن مطابق ہجری	تاریخ وصال بعہ دن مطابق عیسوی	مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
۱	فخر الانبیاء رسالت مآب سرورِ کائنات رسولِ مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ	پیر ۸، جون ۶۳۲ء	مسجد نبوی مدینہ منورہ	۶۳
۲	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاخر ۱۳ھ	منگل ۱۶، اگست ۶۳۴ء	مسجد نبوی مدینہ منورہ	۶۳
۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	سہ شنبہ ۷ جمادی الثانی ۳۵ھ	منگل ۴، فروری ۶۵۴ء	مدائن عراق	۲۵۰
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم	سہ شنبہ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۸ھ	منگل ۱۲، دسمبر ۷۱۹ء	جنت البقیع مدینہ منورہ	۸۴
۵	حضرت خواجہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	جمعہ ۱۵، رجب المرجب ۱۴۸ھ	جمعہ ۶ ستمبر ۷۶۵ء	جنت البقیع مدینہ منورہ	۶۶
۶	سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز،	چہار شنبہ ۱۵ شعبان المعظم ۲۶۱ھ	بدھ ۲۵، مئی ۸۷۵ء	بسطام ایران	۷۴
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز	شنبہ ۱۵، رمضان المبارک ۴۲۵ھ	ہفتہ ۳، اگست ۱۰۳۴ء	خرقان ایران	۱۱۲
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ العزیز	سہ شنبہ ۲۳ صفر ۴۵۰ھ	منگل ۲۱، اپریل ۱۰۵۸ء	طوس ایران	۱۶۲
۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی قدس سرہ العزیز	جمعہ ۴، ربیع الاوّل ۵۱۱ھ	جمعہ ۶، جولائی ۱۱۱۷ء	طوس، مشہد ایران	۱۴۳
۱۰	حضرت یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ العزیز	شنبہ ۲۰، رجب المرجب ۵۳۵ھ	ہفتہ یکم مارچ ۱۱۴۱ء	مرو روس	۹۴
۱۱	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ العزیز	جمعہ ۱۲، ربیع الاول ۵۷۵ھ	جمعہ ۱۷، اگست ۱۱۷۹ء	غجدوان روس	۱۴۰
۱۲	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ العزیز	سہ شنبہ یکم شوال ۶۱۶ھ	منگل ۱۰، دسمبر ۱۲۱۹ء	ریوگر، بخارا روس	۱۶۴

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ وصال معہ دن		مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
		مطابق ہجری	مطابق عیسوی		
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قُدّس سرہٗ العزیز	دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ	پیر ۳۰، مئی ۱۳۱۷ء	اہکنہ روس	۸۸
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان شاہ علی رامتینی قُدّس سرہٗ العزیز	سہ شنبہ ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ	منگل ۲۰، اکتوبر ۱۳۲۱ء	خوارزم روس	۹۰
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قُدّس سرہٗ العزیز	چہارشنبہ ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ	بدھ ۲، جولائی ۱۳۵۴ء	سماس۔ بخارا روس	۱۵۰
۱۶	حضرت خواجہ شمس الدین سید میر کلال قُدّس سرہٗ العزیز	پنجشنبہ ۱۳ جمادی الآخر ۷۷۲ھ	جمعرات ۲ جنوری ۱۳۷۱ء	سوخار۔ بخارا روس	۱۰۶
۱۷	شیخ المشائخ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قُدّس سرہٗ العزیز	دوشنبہ ۲ ربیع الاول ۷۹۱ھ	پیر یکم مارچ ۱۳۸۹ء	بخارا روس	۷۳
۱۸	حضرت مولانا یعقوب چرخی قُدّس سرہٗ العزیز	شنبہ ۵ صفر المظفر ۸۵۱ھ	ہفتہ ۲۲، اپریل ۱۴۴۷ء	قصبہ بلغنور مادرالنہر۔ روس	۲۰۴
۱۹	حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قُدّس سرہٗ العزیز	شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ	ہفتہ ۲۰، فروری ۱۴۹۰ء	سمرقند روس	۸۸ سال ۷ ماہ
۲۰	حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قُدّس سرہٗ العزیز	چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ	بدھ ۳، نومبر ۱۵۲۹ء	وخش ایران	۹۲
۲۱	حضرت خواجہ درویش محمد قُدّس سرہٗ العزیز	پنجشنبہ ۱۸، محرم الحرام ۹۷۰ھ	جمعرات ۱۷، ستمبر ۱۵۶۲ء	موضع العفراز خراسان	۱۵۷
۲۲	حضرت مولانا خواجگی امکنگی قُدّس سرہٗ العزیز	چہارشنبہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۰۰۸ھ	بدھ ۲۶، فروری ۱۶۰۰ء	موضع امکنگ نزد بخارا۔ روس	۱۰۲
۲۳	کامل اکمل حضرت سید رضی الدین محمد باقی المعروف بہ خواجہ باقی باللہ قُدّس سرہٗ العزیز	یکشنبہ ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ	اتوار ۲۰، نومبر ۱۶۰۳ء	دہلی بھارت	۴۴
۲۴	امام ربانی مجدد الف ثانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ احمد فاروقی المعروف بہ سرہندی قُدّس سرہٗ العزیز	سہ شنبہ ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ	منگل ۳۰، نومبر ۱۶۲۴ء	سرہند شریف بھارت	۶۲ سال ۴ ماہ ۱۴ دن
۲۵	قطب الاقطاب سید آدم بنوری قُدّس سرہٗ العزیز	جمعہ ۱۳، شوال ۱۰۵۳ھ	جمعہ ۱۹، جنوری ۱۶۴۴ء	جنت البقیع مدینہ منورہ	۷۴
۲۶	غوثِ زمان حضرت محمد شریف متقی شاہ آبادی قُدّس سرہٗ العزیز	۱۰۸۳ھ	۱۶۷۲ء	موضع شاہ آباد انبالہ۔ بھارت	۶۲
۲۷	سلطان العارفین حضرت حاجی عبد اللہ سلطانپوری قُدّس سرہٗ العزیز	۱۰۰۶ھ	۱۵۹۸ء	سلطانپور بھارت	۱۴۰

Marfat.com

شمار نمبر	اسمائے گرامی	تاریخ وصال معہ دن		مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
		مطابق ہجری	مطابق عیسوی		
۲۸	قطب عالم حضرت حاجی سیّد محمّد طاہر عالمپوری قدس سرہٗ العزیز۔	دوشنبہ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۱۱۹ھ	منگل ۱۵ اگست ۱۷۰۷ء	عالمپور ضلع ہوشیارپور بھارت	۱۱۸
۲۹	تاج العارفین قطبُ الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی قُدس سرہٗ العزیز	چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاوّل ۱۱۴۶ھ	بُدھ ۲۲ اگست ۱۷۳۳ء	شامچوراسی ضلع ہوشیارپور بھارت	۱۱۷ سال ۵ ماہ ۲۳ دن

خُلفائے تاج العارفین قطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قُدس سرہٗ العزیز

(۱) فضیلت مآب حضرت شیخ علی احمد سہارنپوری قُدس سرہٗ العزیز۔
(۲) اشرف الاخوان حضرت میاں محمّد اشرف قُدس سرہٗ العزیز۔
(۳) حضرت حافظ محمّد مکمّل قُدس سرہٗ العزیز۔
(۴) حضرت میاں محمّد قاسم قُدس سرہٗ العزیز۔
(۵) فضیلت مآب حضرت شیخ عبدالہادی قُدس سرہٗ العزیز
(۶) حضرت میاں محمّد شہریار قُدس سرہٗ العزیز۔
(۷) حضرت مولانا جان محمّد جالندھری قُدس سرہٗ العزیز۔
(۸) حضرت شیخ عاشق محمّد جالندھری قُدس سرہٗ العزیز۔
(۹) حضرت حافظ محمّد حسین قُدس سرہٗ العزیز
(۱۰) حضرت الحاج صاحبزادہ محمّد سلیم شامی نقشبندی

اسمائے پاک

باری تعالےٰ

بسم اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو الله | الذی لا الٰه | الا هو | الرحمن | الرحیم | الملک

القدوس | السلام | المؤمن | المهیمن | العزیز | الجبار

المتکبر | الخالق | البارئ | المصور | الغفار | القهار

الوهاب | الرزاق | الفتاح | العلیم | القابض | الباسط

الخافض | الرافع | المعز | المذل | السمیع | البصیر

الحکم | العدل | اللطیف | الخبیر | الحلیم | العظیم

الغفور | الشکور | العلی | الکبیر | الحفیظ | المقیت

الحسیب | الجلیل | الکریم | الرقیب | المجیب | الواسع

Marfat.com

الحكيم	الودود	المجيد	الباعث	الشهيد	الحق
الوكيل	القوى	المتين	الولى	الحميد	المحصى
المبدئ	المعيد	المحيى	المميت	الحى	القيوم
الواجد	الماجد	الواحد	الاحد	الصمد	القادر
المقتدر	المقدم	المؤخر	الاول	الاخر	الظاهر
الباطن	الوالى	المتعالى	البر	التواب	المنتقم
العفو	الرؤف	مالك الملك	ذوالجلال والاكرام	المقسط	الجامع
الغنى	المغنى	المانع	الضار	النافع	النور
الهادى	البديع	الباقى	الوارث	الرشيد	الصبور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسمائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد
احمد
حامد
محمود
قاسم
عاقب

فاتح
شاہد
حاشر
رشید
مشہود
بشیر

نذیر
داعی
شافع
ہادی
مہدی
مالح

منیح
ناہ
رسول
نبی
امی
قلمی

ہاشمی
ابطحی
عریبی
حریص علیکم
رؤف
رحیم

طٰہٰ
مجتبیٰ
طٰسٓ
مرتضیٰ
حٰمٓ
مصطفیٰ

یٰسٓ
اولیٰ
مزمل
ولی
مدثر
متین

مصدق
طیب
ناصر
منصور
صالح
امر

Marfat.com

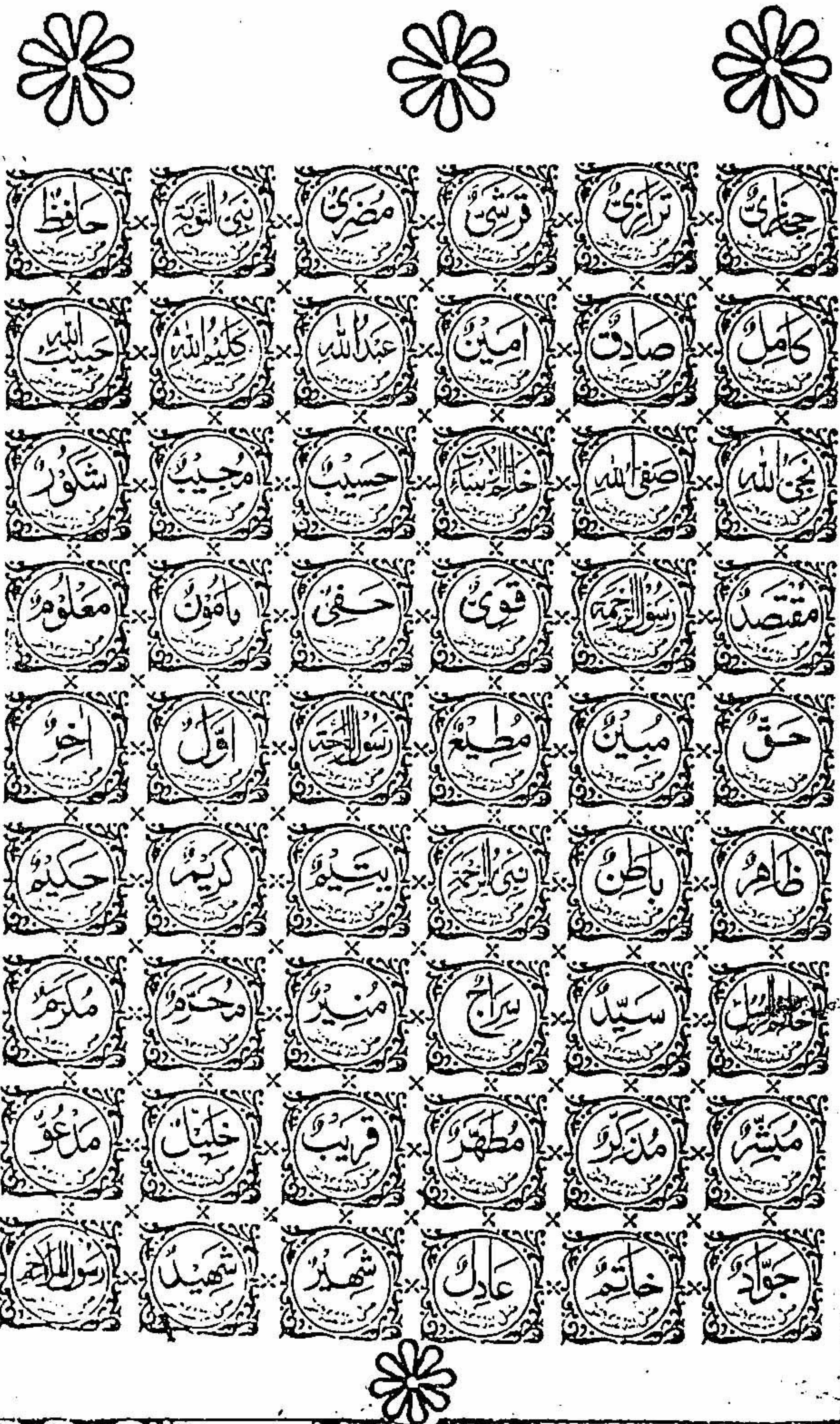
جبار
قہار
ترازی
قرشی
مضری
نبی التوبۃ
حافظ
کامل
صادق
امین
عبداللہ
کلیم اللہ
حبیب اللہ
نجی اللہ
صفی اللہ
خاتم الانبیاء
حسیب
مجیب
شکور
مقتصد
رسول الرحمۃ
قوی
حفی
مامون
معلوم
حق
مبین
مطیع
رسول التحیۃ
اول
آخر
ظاہر
باطن
نبی الرحمۃ
یتیم
کریم
حکیم
خاتم الرسل
سراج
منیر
محترم
مکرم
سید
مبشر
مذکر
مطہر
قریب
خلیل
مدعو
جواد
خاتم
عادل
شہید
رسول الملاحم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ نقش حضور تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز المعروف بہ "حضرت باباجی" رحمۃ اللہ علیہ ساکن شاچوراسی ضلع ہوشیار پور (بھارت) کا ہے۔ جو کہ آپؒ نے دفع جنّات۔ آسیب۔ سحر۔ جادو وغیرہ کے لئے تحریر فرمایا۔ جو نہایت مجرّب اور زود اثر ہے۔ لکھکر مریض کے گلے میں باندھیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ صحت اور تندرستی حاصل ہوگی۔

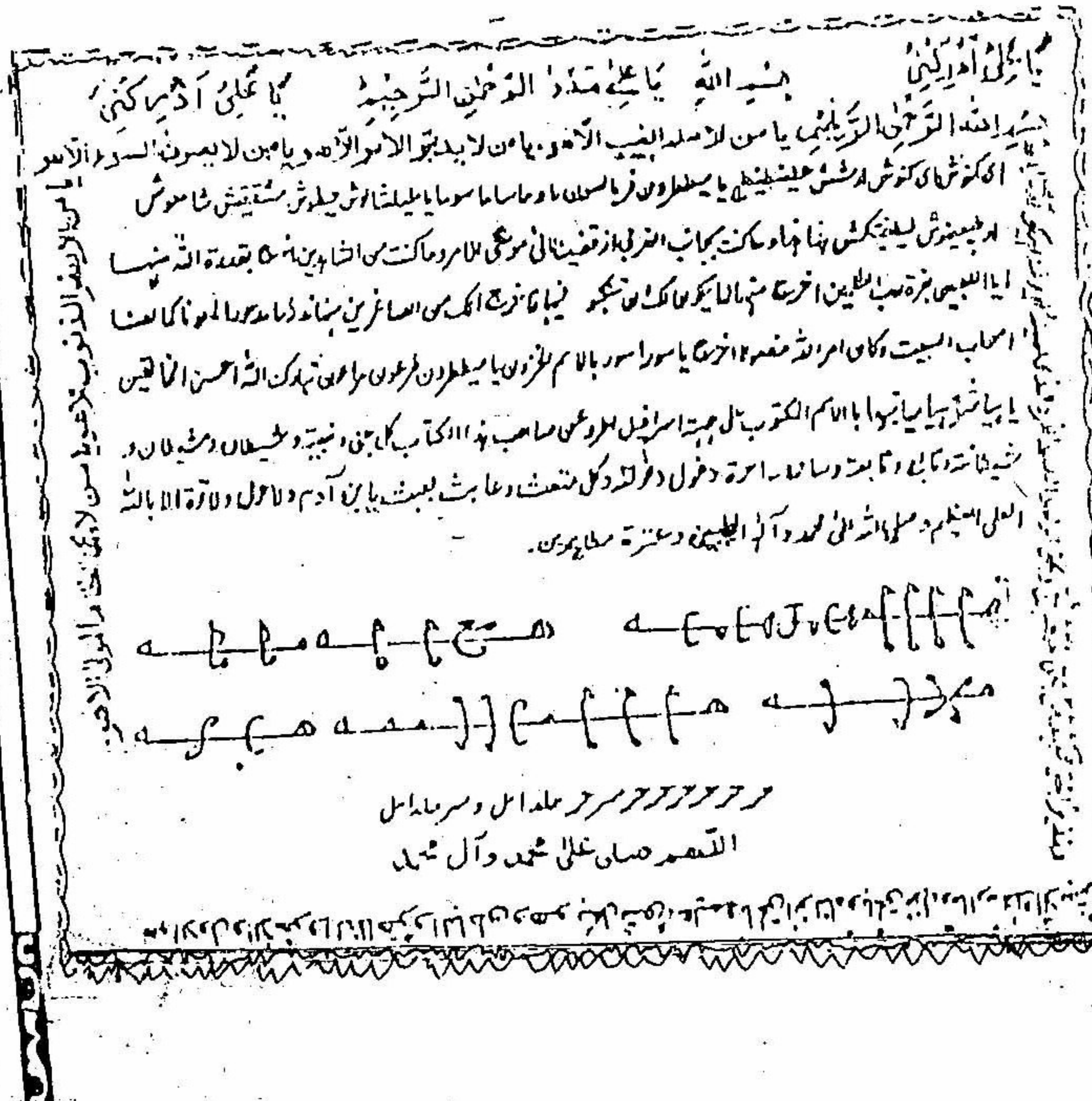

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیارہ دفعہ درود شریف پہلے اور گیارہ دفعہ بعد میں پڑھنا

اور پھر اسمائے پاک باری تعالےٰ پڑھنا ایک تسبیح کرنا

اور پھر اسمائے پاک جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا

ایک تسبیح کرنا

اور روزانہ صبح بعد از نماز فجر لا الٰہ الا انت سبحانک انی

کنت من الظالمین ۔ کی ایک تسبیح کرنا

اور روزانہ صبح بعد از نماز فجر رب زدنی رزقا ۔ کی ایک تسبیح کرنا

اپنی نظر کو کعبہ شریف میں رکھنا ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَادِرُ وَاَنَا الْمَقْدُوْرُ
فَمَنْ يَّدْعُ الْمَقْدُوْرُ اِلَّا الْقَادِرُ
يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ

(رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ)

(۲۵۴ مرتبہ)

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمه
المصطفٰی والمرتضٰی وابنیهما والفاطمه

۱۴ مرتبہ

رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَهْ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَهْ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمٓصٓ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ

قٓ والقرآن المجید ن

والقلم وما یسطرون

۷۸۶

۲۷۰	۳۳۳	۱۱۰	۱۸۶	۱۰۷
۱۳۵	۱۲۸	۱۱۸	۱۱۰	۹۳
۱۵۴۱	۱۵۴۱	۱۵۴۱	۱۵۴۱	۱۵۴۱

مندرجہ بالا وظائف و تعویزات حضور قبلہ عالم تاج العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی نوّر اللہ مرقدہٗ نے اپنے دست مُبارک سے رقم فرمائے اور مؤلّف کو برائے اِستفادۂ عام عطا کئے۔

یہ نقش ہر حفاظت و مرض اور ہر کام کے لئے تیر بہدف اور مُجرّب ہے۔

Marfat.com

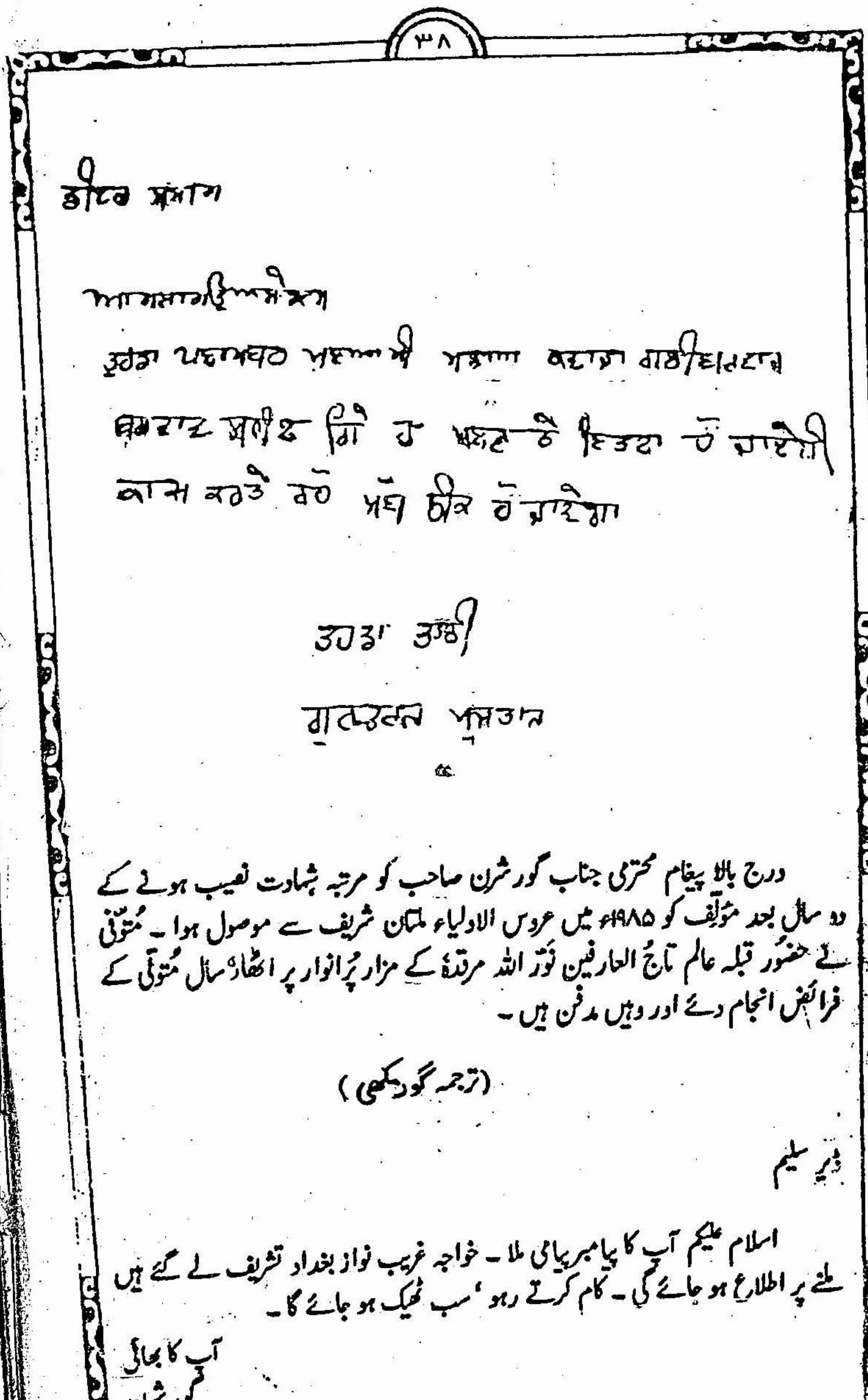

ڈیئر سلیم

اسلام علیکم آپ کا پیامبر پیامی ملا۔ خواجہ غریب نواز بغداد تشریف لے گئے ہیں ملنے پر اطلاع ہو جائے گی۔ کام کرتے رہو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

آپ کا بھائی
گورشرن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۱۴۶ھ) کے مکتوبات شریف موسومہ بہ مجموعۃ الاسرار ایک عرصہ سے کمیاب بلکہ نایاب تھے۔ حضرت موصوف کے خانوادۂ عالی کے ایک فرزند الحاج محمد سلیم شامی مدظلہ العالی نے دن رات ایک کر کے انکی ترتیب تدوین اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور بحمداللہ ایک عمدہ کتاب کی شکل میں یہ طالبان حق کی نذر ہیں۔ ناشر محترم جناب محمد سلیم شامی صاحب پر خداوند قدوس کے منجملہ بے شمار احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں اس کارِ خیر کی توفیق عطا فرمائی گئی۔ "مجموعۃ الاسرار" کے حوالہ سے موصوف ایک ایسا ذریعہ اور واسطہ بن گئے ہیں کہ جس سے بندگانِ خدا کو دینی نفع اور روحانی سعادت میسر آئے گی۔ حضرت شامی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے طریق سلوک پر مبنی دعوت الی الحق اور اصلاح اعمال و اخلاق نیز روحانی مدارج و مقامات کے حصول کے لئے بے حد مفید اور کارآمد نکات و ارشادات بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ اور سماعت سے اہلِ ایمان لوگ علیٰ قدر ظرف خیر و ہدایت سے متمتع ہوں گے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اولیاء اللہ کے اقوال، ارشادات اور ملفوظات مومن کے قلب میں عمل صالح کا جذبہ بیدار کرتے ہیں اور سینۂ سالک، انوار الٰہی اور عشق رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منوّر و معمور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالنبی نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بہت سے مشہور حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں۔ رہروانِ سلوک و معرفت کے لئے حضرت موصوف کے مکتوبات رشد و ہدائیت اور اخلاق حسنہ کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ مضامین میں سادگی اور شگفتگی اور ادبی چاشنی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ ہر نفس مضمون آفاقیت سے مملو ہے اور اسطرح حضرت شامی کے ملفوظات ہر دور اور ہر خطہ میں موجود مسلمانوں کے لئے ایک روشن چراغ ہدایت ہیں۔

مجموعۃ الاسرار کے علاوہ الحاج محمّد سلیم شامی صاحب نے حضرت عبدالنبی شامی علیہ الرحمۃ کے مفصل سوانحی حالات بھی مرتب کئے ہیں جو کتابی شکل میں آپ کے زیر نظر ہیں۔ جن کے پڑھنے سے قارئین کو مزید فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔

برصغیر ہند و پاکستان میں حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوّف کو غیر اسلامی اثرات و رسومات سے پاک کیا اور ملتِ اسلامیہ کے فکر کو ایک نئی جہت اور تازہ جلا بخشی۔ آپؒ کے خلفاء اور اہلِ سلسلہ نے اُس شمع کو آج بھی روشن کیا ہوا ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ ہی کے ایک عظیم فکری علمبردار حضرت عبدالنبی شامیؒ تھے کہ جنہوں نے کمال دِل بستگی اور جانکاہی سے گمراہوں کو راہِ ہدایت دِکھائی اور اُن کی دنیا و عاقبت کو سنوارنے میں مردانہ وار سعی و کاوش فرمائی۔ حضرت شامیؒ کا فیض بفضلِ تعالیٰ آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک رہے گا۔

دُعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہم سب کو راہِ مستقیم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضور اعلیٰ نبی اکرم سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عشق کی دولت سے نوازیں اور سرکار دو جہاں کی رحمت للعالمین کے طفیل اصحابہ کی محبت سے سرشار کریں اور سلف صالحین سے قلبی تعلق کی عنایت کیساتھ ابرار کیساتھ ہمیں محشور کریں "آمین ثم آمین"

راجی شفاعت و غفران

سردار علی احمد خاں

الفتح ۸ گارڈن ٹاؤن، لاہور — صدر انجمن فلاح و بہبود، زائرین، پاکستان، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ الاکرم

رسول اللہ

عرضِ مؤلّف

حدِ کرم کی حد سے بھی بڑھ کر کرم کیا
دیکھا جو میں نے اُن کی طرف بیکسی کے ساتھ

الحمد للہِ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

تعریف اللہ کی ، سلام اسی کے منتخب بندوں پر

خصوصاً علیٰ نبیہ محمّد وآلہٖ واصحابہ اجمعین

بالخصوص اس کے نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی آل اور اُنکے تمام اصحاب پر

ایک عرصے سے ایک آرزو تھی کہ تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قُدّس سرہٗ العزیز المعروف ”حضرت باباجی“ رحمۃ اللہ علیہ کے مکتُوبات شریف بھی اِسی طرح منظرِ عام پر آئیں جس طرح کہ اِمام ربّانی مُجدّد الف ثانی غوثِ صمدانی ، حضرت احمد فاروقی سرہندی قُدّس سرہٗ العزیز کے ہیں تاکہ عوام وخواص اُن میں پوشیدہ اسرار ورموز سے اِستفادہ کرسکیں الحمدللہ میری یہ دیرینہ خواہش اللہ جلشانہٗ نے اپنے پیارے حبیب سرورِ کائنات حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے اور حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل قبُول فرمائی ۔ میں لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے مجھ جیسے

Marfat.com

معصیتکار اور عاصی کو یہ سعادتِ عظیم نصیب فرمائی کہ تین صدیوں بعد مکتوبات شریف منظرِ عام پر لاؤں۔ نیز مجھے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی مکمّل سوانحِ حیات وارشادات بھی پیشِ عوام کروں۔ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں زمانہ حال میں بے شمار صاحبِ ثروت فرزندان موجود تھے۔ مگر یہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا خاص فضل وکرم اور اِنعام واکرام تھا، بلکہ یہ آپؒ کی زندہ کرامت تھی کہ مجھ جیسے نااہل بے سروسامان اور شکستہ پا اِنسان کو اِس طرح اپنا بنالیا کہ میری ہر آرزو اور خواہش نہ صرف یہ کہ پوری ہوئی، بلکہ آپؒ نے میری ہر معاملہ میں رہنمائی فرمائی۔ اگر ایسے تمام واقعات ضبطِ تحریر کروں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر فقط ایک واقعہ تحریر ہے کہ میری بینائی کی عینک پورے بیس سال بعد ماہ ستمبر ۱۹۸۲ء میں اُتر گئی اور بینائی ایسی رُوشن ہوگئی کہ سوئی میں دھاگہ بھی ڈال سکتا ہوں۔ حالانکہ اس وقت مُولّف کی عمر ۶۴ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی قُدّس سرہٗ العزیز نے اپنے وصال کے پورے ۲۶۱ سال بعد مُولّف کو اپنا خلیفہ مجاز مُقرّر کیا اور "پیارے دوست" کے لقب سے نوازا، بعین، جس طرح سُلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی قُدّس سرہٗ العزیز نے آج سے ایک ہزار ایک سو گیارہ سال قبل اپنے وصال کے ۱۶۴ سال بعد حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ العزیز کو خلیفہ مُقرّر کیا تھا۔ سُلطان محمود غزنوی نے آپؒ کے پیراہن کے طفیل سومنات کا مندر فتح کیا۔ آپؒ اُسی رات سُلطان کی خواب میں آئے اور فرمایا کہ محمُود تم نے ہمارے پیراہن کی کچھ قدر نہیں کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سے تم چاہتے، کہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں تو وہ سب کے سب دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے۔

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ کی عظمت اور بزرگی اِس قدر ہے کہ جتنی بھی دل میں

Marfat.com

خیال آئے، آپ کی عظمت اور بزرگی اُس سے بہت بہت آگے ہے۔ جیسا کہ آپؒ کے مکتوبات شریف سے واضح ہوتا ہے۔

اِس تالیف میں جن جن اصحاب کی تصنیفات و تالیفات سے اِستفادہ کیا گیا ہے نیز وہ افراد اور اشخاص جن سے اِس تالیف میں مدد حاصل کی گئی، وہ سب میری قلبی اور دِلی شکریہ کے مستحق ہیں اور بندہ اُن کا اِحسان مند اور بے حد ممنون ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ اُن کو اجر عطا فرمائے۔ آمین!

آخر میں دست بہ دُعا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مجھ جیسے نااہل، ناقص اور عاصی پُر معاصی کو بھی وہ توفیق عطا فرمائے جو کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قُدّس سرہٗ العزیز کو عطا کی گئی تاکہ بندہ بھی حضرت تاج العارفین قطبُ الاقطاب عبدالنّبی شامی نقشبندی قُدّس سرہٗ العزیز کے مشن کو اُن کی رہنمائی میں سرانجام دے سکے اور روزِ قیامت خجل نہ ہونا پڑے۔

"آمین، ثم آمین!"

احقرالعباد
الحاج صاحبزادہ محمد تسلیم شامی نقشبندی

۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۷ ہجری مطابق
۱۴ ستمبر ۱۹۸۶ عیسوی

Marfat.com

حضرت سیّد المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب حضرت اسمعیل علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور ان سے اوپر حضرت شیث و آدم علیہم السلام تک جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت بارہ تاریخ ماہ ربیع الاول سال فیل میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اور سنہء سکندری سے سال ۸۸۲ آٹھ سو بیاسی تھا۔ اور بعض کے خیال میں ماہ ربیع الاول کی سترہ تاریخ بروز جمعہ طلوع آفتاب کے نزدیک ولادت با سعادت ہوی (فقیر مترجم کی تحقیق یہ ہے کہ بوقت صبح صادق ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی ولادت مبارکہ ہوئی)۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک سات سال کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کفالت و تربیت کا فخر پایا۔ رب العزت نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں پس گیارہ سال کی عمر تک حضرت اسرافیل علیہ السلام ہر وقت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں۔ انتیس

(۲۹) سال کی مدت حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت رہے ۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر نہ ہونے دیا ۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنی حاضری کی مدت میں چند بار حضور علیہ الصلوۃ وسلام پر ظاہر ہوئے اور ایک دو باتیں بھی کیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی اترنے سے پہلے ایک آواز سنتے تھے مگر کوئی نظر نہ آتا تھا سات سال تک روشنی سی دیکھتے تھے اور اس سے خوش ہوتے تھے ۔ جب وحی اترنے کا وقت نزدیک آیا۔ خلوت اور تنہائی پسند فرمانے لگے ۔ اور حرا نامی پہاڑ پر جو کعبہ سے دو میل دور ہے ۔ خلوت گزیں ہوتے تھے ۔ اس پہاڑ میں ایک غار ہے جسکی لمبائی چار گز ہے اور چوڑائی کم و بیش ایک گز ہے ۔ اس میں خلوت اختیار کرتے اور ذکر حق کا شغل فرماتے تھے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس غار میں ان کی عبادت تفکر تھی ۔ اور تفکر کے دریا میں جہان غرق کر دیا تھا کہ ہر ایک سے مکمل طور پر منقطع ہوگئے ۔ اور حق تعالیٰ کے ساتھ انس پیدا ہوگیا جس میں ہر وقت رہتے تھے ۔ یہاں تک کہ کمال کے درجوں پر پہنچے ۔ پس صبح وشام آثار وحی چمکنے شروع ہوئے ۔ چنانچہ ہر درخت یا پتھر جس کے پاس سے گذرتے تھے ۔ فصیح زبان سے کہتا تھا ۔ السلام علیکء یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف نظر دوڑاتے تھے مگر بولنے والا نظر نہ آتا تھا ۔ اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر گرامی چالیس سال کی ہوئی ۔ ستائیسویں رجب المرجب کی صبح منصب پیمبری پر مبعوث ہوئے ۔ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام حرا کے پہاڑ پر کھڑے تھے کہ اچانک ایک شخص ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہو آپ کیلئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں جبرئیل ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا گیا ہوں ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے بزرگ وبرتر کے رسول مقبول ہیں ۔ اسکے بعد ایک تحریر ریشم پر جس کے اطراف میں جواہر ٹکے تھے نکالی اور ہاتھ میں لیکر کہا اسے پڑھئے ۔ سرور کائنات صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امی ہوں ۔ اور اس خط میں کوئی چیز لکھی ہوئی بھی نہیں دیکھتا ۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لیکر دبایا ۔ اور کہا پڑھئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میں پڑھنا نہیں جانتا ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پھر دبایا ۔ اس طرح تین مرتبہ کیا ۔ اور پھر کہا :۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۚ

ترجمہ :۔ پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے (سب اشیاء کو) پیدا کیا ۔ اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا ۔ پڑھئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے ۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ۔ اس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسکو معلوم نہ تھیں ۔ (سورۃ: علق)

ظہور رسالت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے ۔ اس کے بعد مدینہ شریف کو ہجرت فرمائی ۔ دس سال مدینہ منورہ میں رہے ۔ عمر شریف تریسٹھ سال ہوئی ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارتحال پیر کے دن وقت ضحیٰ یعنی وقت چاشت ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہوا ۔ مزار مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں بنا ۔ "سیر الابرار" میں ذکر ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی شب رب العزت نے ایک خرقہ عطا فرمایا ۔ جس کو فقر کا خرقہ (گودڑی) بھی کہتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلوایا اور فرمایا کہ مجھے رب العزت نے ایک خرقہ عنایت کیا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ کسی ایک کو عطا کریں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ انور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کیا اور فرمایا کہ اگر خرقہ آپ کو عطا کروں تو کیا کرو گے ؟

Marfat.com

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ۔ میں صدق کروں گا ۔ اطاعت کروں گا ۔ اور مخالفت کروں گا ۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر خرقہ آپ کو ملے تو کیا کریں گی ؟

(۲) انہوں نے عرض کی میں عدل کروں گا ۔ انصاف کا اہتمام کروں گا ۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ خرقہ آپ کو ملے تو کیا کریں گے ؟

(۳) انہوں نے عرض کی میں اتفاق سے چلوں گا اور داد و دہش کروں گا ۔

پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے استفسار کیا گیا کہ اگر خرقہ آپ کو ملے تو کیا کریں گے ؟

(۴) انہوں نے عرض کی میں پردہ پوشی کروں گا اور رَبّ تعالےٰ کے بندوں کے عیب چھپاؤں گا ۔

پس حضور علیہ صلوٰۃ والسلام نے وہ خرقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر دیا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمان تھا کہ جو یہ جواب دے گا خرقہ اس کو دینا ۔

Marfat.com

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسم گرامی عبداللہ۔ کنیت ابوبکر، لقب صدیق اور عتیق ہے۔ والد ماجد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ والدہ ماجدہ سلمیٰ تھی جس کی کنیت ام الخیر تھی۔ آپ قریش کی ایک شاخ بنو تیم سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل کے اڑھائی برس بعد ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین سال چھوٹے تھے۔ اوائل عمر سے ہی سلیم الفطرت تھے جوان ہوکر تجارت کا پیشہ اپنایا۔ بچپن سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزیز دوست تھے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے ہی اسے قبول فرمایا اور ساری عمر اس کے فروغ اور تقویت کے لیے کوشاں رہے۔ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں آپ نے کفار مکہ کے ہر قسم کے جور و ستم سہے مگر آپ کے ایمان میں ذرہ برابر بھی فرق نہ پڑا۔ جب مسلمان دارِ ارقم میں پوشیدہ نماز ادا کیا کرتے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اس پرآشوب دور میں آپ نے حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت عمارؓ بن یاسرؓ، حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت ابوتکیہؓ، حضرت لبنیہؓ، حضرت زنیرہؓ حضرت نہدیہؓ: حضرت امّ عبیسؓ وغیرہ غلاموں اور کنیزوں کو خرید کر آزاد فرمایا۔

ہجرت کے وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معتمد رفیق رہے اور آپ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کا سفر فرمایا جب مدینہ میں مواخات کا رشتہ قائم ہوا تو آپ حضرت خارجہ بن زید انصاریؓ کے بھائی بنے۔ مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مسجد (مسجد نبوی) کی اراضی خریدنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی۔ قیام مدینہ منورہ ان غزوات میں شرکت کی۔ غزوۂ بدر۔ غزوہ اُحد۔ غزوہ خندق۔ غزوہ بنی مصطلق۔ غزوہ خیبر۔ فتح مکہ غزوہ حنین۔ غزوہ موتہ۔ غزوہ ذات السلاسل۔ غزوہ تبوک وغیرہ۔ غرضیکہ ہر مشکل مقام

Marfat.com

پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حجۃ الوداع کے وقت آپ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم رکاب تھے جب ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ امیر المومنین اور خلیفہ اوّل منتخب ہوئے۔ دورانِ خلافت آپ نے نہایت تحمّل اور بُردباری سے تمام مسائل کو سلجھایا۔ جیش اسامہ کی روانگی۔ فتنہ ارتداد کا کچلنا۔ سرکش اور باغی قبائل پر قابو پایا۔ منکرین زکوٰۃ سے نپٹنا۔ مسیلمہ کذاب کا استیصال، آپ کے عظیم الشان کارنامے ہیں۔ آپ ہی کی تبلیغ سے حضرت عثمان ذوالنورین رضؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص۔ حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ جو عشرہ مبشرہ میں تھے، ایمان لائے۔

آپ کے عہد خلافت میں مسلمانوں نے جزیرہ عرب سے نکل کر بحرین، عمان، یمن، حضر موت، حیرہ، دومۃ الجندل، کندہ وغیرہ تک فتوحات کیں قیصر روم کو سفارت بھیجی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ پھر فرمایا ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے مگر ابوبکرؓ کا احسان ایسا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہی دے گا پھر فرمایا مجھے ابوبکر مردوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔

آپ کا نظام حکومت مثالی تھا۔ پوری مملکت کو مختلف صوبوں اور ضلعوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ان کے لیے علیحدہ علیحدہ حاکم مقرر کیے۔ ریاست کی آمدنی اور مصارف پر آپ کا مکمل کنٹرول تھا۔ بیت المال کا قیام۔ فوج کی تشکیل نو۔ قرآن پاک کا یکجا کرنا۔ تعزیرات اور حدود قائم کرنا۔ آپ کے بے شمار کارنامے ہیں آپ کو ان باتوں پر اوّلیات حاصل ہے۔

Marfat.com

۱۔ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔
۲۔ قرآن پاک کو سب سے پہلے آپ نے جمع کرایا۔
۳۔ قرآن پاک کا سب سے پہلے آپ نے نام مصحف رکھا۔
۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی حیات میں امام مقرر فرمایا اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔
۵۔ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو امیر حجاج مقرر فرمایا۔
۶۔ آپ پہلے امیر المومنین ہیں۔
۷۔ اسلام میں سب سے پہلے مسجد آپ ہی کے تعاون سے تعمیر ہوئی۔
۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے آپ کو دوزخ سے نجات کی خوشخبری سنائی۔
۹۔ ہجرت کرنیوالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ ہی تھے۔
۱۰۔ آپ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔
۱۱۔ قرآن مجید میں آپ کے فضائل پر آیات ہیں
۱۲۔ آپ افضل الشریعہ الانبیاء ہیں۔

آپ نے چار نکاح کیے ۱۔ قتیلہ بنت عبد العزیٰ ۲۔ اُمّ رومانؓ ۳۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور ۴۔ حضرت حبیبہ بنت خارجہ۔ اولاد میں حضرت اُمّ رومانؓ کے بطن سے حضرت عبد الرحمٰن۔ حضرت اسماءؓ کے بطن سے حضرت محمدؓ بن ابوبکر تولد ہوئے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت عبد الرحمٰنؓ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ جواز دواج رسالتمآبؐ میں ایک نہایت اونچا مقام رکھتی تھیں۔

آپ کا وصال ۲۲ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳ھ مطابق سنہ ۶۳۴ء دسمبر ۶۳ سال مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے غسل دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے

نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ نے قبر میں اتر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد منور کے پہلو میں لٹا دیا کہ آپ کا سر اقدس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ مبارک تک آتا ہے۔ ترجمان حقیقت علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آں امن الناس بر مولائے ما　　آں کلیم اوّل سینائے ما
ہمت او کشتِ ملت را چو ابر　　ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

حضرت سلیمانؓ فارسی نے آپ سے ہی اخذ فیض کیا اور اس سے آگے سلسلہ چلا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا نسب اصفہان کے خاندان آب الملک سے ملتا ہے آپ کے والد آتش پرست تھے۔ پہلے آپ دینِ مجوس سے بیزار ہو کر دینِ موسوی میں داخل ہوئے پھر اس کو چھوڑ کر نصاریٰ مذہب اختیار کر لیا اور روم و شام میں رہبان نصاریٰ کی خدمت میں رہے اور اس راہ میں سخت تکالیف برداشت کیں۔ تقریباً دس مرتبہ نوبت بہ نوبت فروخت ہوئے۔ آپ کا مجوسی نام مابہ تھا مدینہ میں ایک شخص نے غلامی کا بہتان لگا کر گرفتار کر لیا اور بنی قریظہ کے ایک یہودی نے خرید لیا اور پھر ۵ھ میں یہودی کی غلامی سے بھی نجات ملی۔

اسلام میں داخل ہونے کا واقعہ اس طرح ہے آخیر راہب جس کے پاس آپ تھے مرنے لگا تو اس نے آپ کو بشارت دی کہ مدینہ میں پیغمبر آخر الزماں کی بعثت کا زمانہ قریب آگیا ہے تو ان کا دین اختیار کرنا۔ چنانچہ راہب مذکور کے مرنے کے بعد آپ نے مدینہ کی راہ لی۔ ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ پہنچے تو آپ ان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام

Marfat.com

قبول کر لیا آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔ غزوہ خندق میں آپ ہی کے مشورہ سے خندق کھودی گئی تھی۔ مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مال میں برکت دی اور آپ نے وہاں کھجوروں کا ایک باغ لگایا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے کھجوروں کا ایک پودا موجود ہے جو پھل دے رہا ہے۔

آپ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شرف بیعت تھا آپ اصحاب صفہ میں شامل تھے دن رات کا بیشتر حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور خدمت میں ہی بسر ہوتا تھا۔ جس سے آپ نے علوم دینی و معارف کا قرینہ حاصل کیا اور آپ کے خصوصی مقرب بنے۔ آپ کی شان میں ایک حدیث بھی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "سلیمان رضی اللہ عنہ ہمارے اہل بیت سے ہے"۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ سلیمانؓ علم و حکمت میں لقمان حکیم کا ہم پلہ ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ مدائن کے گورنر تعینات کیے گئے۔

مصنف "طبقات الصوفیہ" علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ جب آپ کا وظیفہ آتا تھا تو اس کو کھڑے کھڑے خیرات کر دیتے تھے اور خود مزدوری کر کے کھاتے تھے۔ گورنری کے دوران آپ کو پانچ ہزار درہم سالانہ ملتے تھے پہلے کوئی مکان نہ تھا جب مکان بنایا تو اس کی یہ حالت تھی کہ کھڑے ہوں تو سر چھت کو جا لگتا تھا۔ بعض لوگ مزدور سمجھ کر سامان بھی اٹھوا لیتے اور معلوم ہونے پر معذرت کرتے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سابقین چار ہیں۔

میں سابق عرب ہوں
صہیبؓ سابق روم
سلیمانؓ سابق فارس

Marfat.com

اور بلالؓ سابق حبشہ

آپ فرماتے ہیں :۔ تعجب ہے طالبِ دنیا پر جس کو موت طلب کر رہی ہے اور تعجب ہے اس غافل پر جس کو فراموش نہیں کیا گیا اور تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو یہ نہیں جانتا کہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہے یا ناخوش۔

آپ کی وفات ۱۰ رجب ۳۳ھ مطابق ۶۵۳ء مدائن میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کی تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دیئے کہا ہے کہ آپ کی عمر اڑھائی سو سال کی تھی۔ بوقت وفات یہ آواز آرہی تھی۔

السلام علیک یا ولی اللہ ۔ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ

اُن کی زوجہ فرماتی ہیں ۔ کہ آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

امیر المومنین خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمدؓ کے فرزند ارجمند تھے۔ نام قاسم اور کنیت حضرت سالم بن عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت امام زین العابدینؓ آپ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ کمسنی میں ہی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اس لیے آپ کی پرورش و تربیت آپ کی پھوپھی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کی۔

باطنی علوم کی تکمیل آپ نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کی۔ آپ زبردست فقیہہ تھے۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ اگر خلافت کا معاملہ میرے اختیار میں ہوتا تو میں حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سپرد کرتا۔ اور ان کو خلیفہ بناتا۔ حضرت ابن عباس۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

Marfat.com

عہم سے علم حدیث پڑھا۔ اور اس طرح آپ ایک نامور محدث تسلیم کیے جانے لگے۔
آپ کی والدہ شاہِ فارس یزدجرد کی لڑکی تھی جو حضرت محمدؓ بن صدیق اکبرؓ کے نکاح میں آئی۔

آپ مدینہ منورہ کے سات فقہاء میں سے تھے بکثرت صحابہ کرام سے آپ نے روایت کی۔ جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ زیادہ کی روایت ہے کہ آپ ایک متبحر عالم تھے۔
آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے آئمہ حدیث تھے جن میں عبدالرحمنؓ بن قاسم۔
امام شعبیؒ۔ سالم بنؒ عبداللہ بن عمر۔ یحییٰؒ بن سعد انصاری۔ امام زہریؒ۔ عبیداللہؒ بن عمر۔ مالک بن دینار۔ نافع مولیٰ ابن عمر۔ سعیدؒ بن ابی ملیکہ ایوبؒ۔ ابن عون۔ وغیرہ نہایت ممتاز و محترم شخصیات تھیں۔ یحییٰ بنؒ معاذ کا کہنا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کو حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دے سکیں۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے۔ اگر امیر خلافت میرے اختیار میں ہوتا تو میں قاسمؓ کے سپرد کرتا۔

مسجد نبوی میں آپ کا خاص حلقہ درس تھا۔ یہ جگہ روضہ نبویؐ اور منبر نبیؐ کے درمیان تھی۔ جس پر بعد ازاں حضرت امام مالکؒ کی مسند درس بچھی تھی۔ آپ امام زمانہ اور یکتائے عصر تھے۔

آپ کی وفات ۱۴ جمادی الاوّل سنہ ۱۰۶ھ مطابق سنہ ۷۱۶ء میں ہوئی۔ عمر پاک ۷۰ سال ہوئی۔ وفات مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام قدید میں ہوئی۔ اور مشلل میں دفن ہوئے جو قدید سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب صادق ہے۔ اہل ذوق کے امام اور اصحاب شوق کے پیشوا تھے۔ اور بزرگوں میں معانی کی گہرائیوں اور لطیف حقیقتوں کیلئے مشہور تھے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اسکے ماسوا سے بچتا ہے عارف اس کے غیر سے دور رہتا ہے۔ اور خلقت سے جدا رہتا ہے اور حق سے پیوستہ رہتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے توبہ کئے بغیر عبادت درست نہیں ہوتی۔ عبادت سے پہلے توبہ آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ (التوبہ: ۱۱۲)

عبادت بغیر عبادت سے درست نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے کہ توبہ مقامات کی آغاز کرنے والی ہے اور عبودیت اسکی انتہا ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ بغیر توبہ ذکر خدا تعالیٰ ۔ ذکر سے غافل رہنا ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں بھی بہشت اور دوزخ رکھی ہے۔ بہشت عافیت ہے اور دوزخ بلا ہے عافیت یہ ہے کہ اپنا کام خدا پر چھوڑ دے۔ اور دوزخ یہ ہے کہ خدا کا کام اپنے اوپر لے لے۔ اور فرمایا عشق جنون ہے (فی نفسہ نہ مذموم ہے نہ محمود سا) بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے خدا دکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب لن ترانی ہوا (تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا) اور کہا یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ایک فریاد کرتا ہے کہ میرے قلب نے اپنے رب کو دیکھا ۔ اور دوسرا نعرہ مارتا ہے کہ میں رب کی عبادت نہیں کرتا جب تک دیکھ نہیں لیتا۔ پھر امام صاحب نے فرمایا کہ اس شخص کو باندھ کر دجلہ میں ڈال دو۔ لوگوں

نے اس کو بیڑی کر ڈال دیا۔ پھر اسکو نیچے لے گیا۔ پھر نکلا اس نے کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچائیے بچائیے۔ پھر ڈال دیا۔ اس طرح چھ مرتبہ کیا۔ جب وہ شخص سب سے ناامید ہو گیا اور مخلوق سے امید بالکل منقطع ہو گئی۔ پھر جب سر باہر نکالنے کا موقع ملا تو پکارا یا اللہ۔ بچا بچا۔ امام صاحب نے فرمایا اب اسکو نکال لو۔ ایک شخص جو اس سے فرمایا کہ جس شخص کو دیکھا اس نے کہا جب تک غیر کی طرف بالکل نہ ہوا تو جواب ملا اور جب پریشان حالت ہوا۔ تو میرے دل میں ایک خطرہ گزرا۔ پھر نچے نہ گیا اور جو کچھ ڈھونڈا فوراً مل گیا۔ پریشانی نہ رہی۔ امام صاحب نے فرمایا۔

اس واقعہ کی حقیقت کہ کہ اس حالت میں خدا دستگیر ہے

ایک دفعہ امام صاحب حج کے جنگل میں جا رہے تھے اور اللہ اللہ کہتے تھے۔ امام صاحب نے عرض کی یا اللہ میرے پاس کپڑا نہیں ہے جو تہبند ہے۔ فوراً ہاتھ میں عمدہ کپڑا آگیا۔ ہیبت نے سامنے ہوا اور کہا اے آقا میں اللہ کہنے میں تمہارے ساتھ شریک تھا۔ اپنا پرانا کپڑا مجھے دیدے۔ امام صاحب کو یہ بات اچھی لگی اور پرانا کپڑا اسے دیدیا۔ ابو حنیفہ کوفی سفیان ثوری اور بایزید بسطامی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت فیض رساں میں رہے اور تربیت پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۸۰ ہجری (اسی ہجری) میں ہوئی اور ۶۸ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۱۳۸ ہجری میں اس جہان سے دارالبقا تشریف لے گئے۔

سا (بخش الٰہی حرف عطا الٰہی ہے جو محمود المحمود ہے)

Marfat.com

حضرت ابویزید طیفور بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ اعظم اولیا اور اکبر مشائخ اور قطب عالم ہوئے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ریاضت ہائے اور کرامات بے شمار ہیں۔ اور حقیقتوں کے بھید پر ان کی نظر مکمل تھی اور ہمیشہ مقامات قرب میں انس و محبت میں مستغرق رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا جسم مجاہدہ میں پیوست اور دل مشاہدہ میں غرق رہتا تھا۔ کسی اور کو طریقت کے معانی اور علم کی حقیقتوں سے اس قدر بہرہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا:۔

کہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ ہمارے درمیان وہی فضلیت رکھتے ہیں

جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیگر ملائیکہ پر ہے

اور یہ توحید کے میدان میں چلنے والوں کی نہایت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں کی ابتدا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے دادا محترم پہلے آتش پرست تھے مابعد مشرف اسلام ہوئے اور حضرت ابویزید رحمتہ اللہ علیہ کے والدہ بسطام کے بزرگوں میں سے تھے جو تیس سال شام کے جنگلوں میں گھومتے رہے اور ریاضیت کرتے رہے ۔ اور ہمیشہ بیخوابی اور بھوک برداشت کرتے رہے اور ایک سو تیرہ پیروں کی خدمت کی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل کیا اور تربیت پائی ۱۳۰ ہجری میں انتقال صد ملال ہواء۔ حضرت امام فخرالدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابویزید مشائخ میں سب سے افضل ترین ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی صفائی کرتے تھے۔ (یعنی پانی بھرتے تھے) ایک روز امام صاحب نے فرمایا کہ وہ کتاب جو طاق صفہ میں رکھی ہے لے آؤ۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ طاق کونسا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اتنی مدت سے یہاں رہتے ہو اور گھر

Marfat.com

کے طاق نہیں جانتے بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ:۔

میں صرف اس لئے آیا ہوں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھتا
رہوں اور فیض پاتا رہوں نہ کہ طاق دیکھنے میں نظر ضائع کروں

امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تیرا کام مکمل ہو چکا ہے۔ پس اپنا جبہ ان کو پہنا دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بایزید یحیی بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور ۲۶۴ ہجری میں وصال صدا ملال ہوا۔ سید شریف جرجانی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح واقف میں ذکر کیا ہے کہ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے روحانی حقائق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل کئے لیکن معجم البلدان میں لکھا ہے کہ .سطام ایک بڑا شہر ہے اور میں نے ابویزید لیفور بن عیسیٰ بن سروسان زاہد .سطامی رحمتہ اللہ علیہ کو شہر کے بازار کے کنارے دیکھا ہے اور اسی شہر سے ابویزید لیفور بن آدم بن عیسیٰ بن علی .سطامی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابویزید لیفور .سطامی رحمتہ اللہ علیہ دو شخص ہیں ایک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں تھا اور دوسرا یحیٰی بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں تھا۔ نقل ہے کہ احمد خضرویہ بایزید کو دیکھنے گئے۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اے احمد کب تک سیاحت کرتے رہو گے۔ احمد نے کہا پانی ٹھہرا رہے تو گندہ ہو جاتا ہے۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے احمد دریا کیوں نہیں ہو جاتا ہے کہ نقص پیدا ہی نہ ہو۔ ایک دن احمد نے بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے دعا کی کہ اے رب میری امیدوں کو اپنے آپ سے نہ کاٹ۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے دعا کی کہ یا رب میری امیدوں کو اپنے سے کاٹ دے۔ خواجہ عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ:۔

جو کچھ احمد نے کہا وہ عام بات ہے اور بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے
کہا وہ خاص ہے۔

Marfat.com

نقل ہے کہ جب حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچے تو رطب اللسان ہوئے اسلام علیک یا سید المرسلین۔ آواز آئی وعلیک اسلام اے سلطان العارفین۔ ایک دفعہ حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد پیش امام نے پوچھا کہ تمہیں روزی کہاں سے ملتی ہے۔ بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

ذرا ٹھہر جائیں میں نماز لوٹا لوں پھر تجھے جواب دونگا۔۔۔ کیونکہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ بیٹھا ہوں جو رزاق کو نہیں پہنچاتا

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ:۔

ایک رات اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیری طرف راستہ کس طرح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے آپ سے گذر جا مجھ تک پہنچ جائیگا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول بھی ہے کہ:۔

بہشت اور جو کچھ اسمیں ہے اور دونوں جہانوں کی مالکی مجھے دیں اسکو اللہ تعالیٰ کے شوق اور یاد میں نکلی ہوئی ایک آہ سحر گاہی کے بدلے نہ لوں بلکہ ایک سانس کہ اس کے داد محبت میں لوں اپنی اور ہزار عالم کی ملکیت اسکے برابر نہ ہو

آپؒ کا ہی قول ہے:۔

کہ تیس سال خدا کو یاد کرتا رہا جب صاف نظر آیا وہ خود میرا حجاب تھا۔

حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ کونسا ہے تو فرمایا کہ:۔

Marfat.com

تو راستہ میں سے اٹھ جاکہ بے خبر حق تک پہنچ جائے۔ اندھا
اور بہرہ اور گونگا بن کر۔

ان کا قول ہے:۔

نفس کو بھولنا حق کو یاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو کوئی حق کو
حق سے پہنچانے زندہ ہو جاتا ہے اور جو کوئی حق کو اپنے سے
پہچانے خالی ہو جاتا ہے۔

انہوں نے فرمایا:۔

جو کوئی حق کا عارف ہے جاہل ہے اور جو کوئی حق سے جاہل ہے
عارف ہے [1]

ایک دفعہ خلوت میں ان کی زبان مبارک سے نکلا میں سبحان ہوں میری کیا اونچی شان ہے؟ جب اپنے آپ میں واپس آئے مریدوں نے اس حال سے خبردار کیا تو فرمایا:۔

بایزید کی خدائی کے دشمن رہو۔ اگر دوبارہ یہ بات سنو مجھے
ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور ہر کسی کو ایک ایک چھری دیدی۔ جب
دوبارہ ان کی زبان سے نکلا تو مریدوں نے ان کے کہنے کے
مطابق ارادہ کیا تو دیکھا کہ تمام گھر حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ
سے پر ہے۔ مرید چھریاں مارتے تھے مگر کارگر نہیں ہوتی تھیں۔
جب ایک ساعت گذری وہ حالت ختم ہوئی۔ کچھ چڑیاں محراب
میں مردہ پڑی تھیں۔ اور حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ میں جان
آئی تو فرمایا کہ وہ بایزید نہ تھا۔ بایزید یہ ہے۔ جسکو اب دیکھتے ہو۔

---

[1] جو کوئی حق کا عارف ہے اقبال نہیں کرتا تاکہ اسے عرفان ہے جو دعوے کرتا ہے وہ عارف نہیں (مترجم)۔

Marfat.com

آخر کار اس کمال و عروج جلوہ افروز ہوئے کہ جو کچھ ان کے دل پر گذرتا تھا اسی وقت ظہور پذیر ہو جاتا تھا۔ اور جب یاد الٰہی میں ہمہ تن گوش ہوتے تو پیشاب کی بجائے خون جاری ہو جاتا تھا۔ ان کا قول ہے کہ:۔

تیس سال حق آئینہ رہا اب میں خود آئینہ ہوں یعنی جو کچھ میں تھا نہ رہا۔ اب حق تعالیٰ خود میرا آئینہ ہے اور جو کچھ کہتا ہوں وہ حق تعالیٰ میری زبان سے کہتا ہے اور میں درمیان سے غائب ہوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال صد ملال ۱۵ شعبان ۲۶۱ ہجری بمقام بسطام ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار اقدس وہیں ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

زمانہ کا شرف اور اپنے وقت کے یکتا نہایت بزرگ تھے۔ وقت کے سب اولیا ان کی مدح کرنیوالے تھے۔ ان کی نسبت سلطان العارفین ابویزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے اور سلوک میں ان کی تربیت شیخ ابویزید رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت نے کی۔ شیخ ابو الحسن کی پیدائش حضرت شیخ ابویزید رحمتہ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آواز میں کچھ فرق تھا الحمد کو الحد کہتے تھے۔ عشاء کی نماز خرقان میں پڑھتے اور بسطام چلے جاتے اور حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی تربت پر منہ خاک پر رکھتے اور کہتے یااللہ جو کچھ بایزید کو دیا ہے حضرت ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ کو بھی نصیب فرما دے اور واپس آکر فجر کی نماز دوستوں کے ساتھ خرقان میں پڑھتے۔ جب اس طرح بارہ سال گذر گئے تو حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ کی تربت مبارک سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن اب وقت آگیا ہے کہ بیٹھ جاؤ۔ حضرت خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نے عرض کی کہ اے بایزید رحمتہ اللہ علیہ میں ان پڑھ ہوں اور قرآن نہیں پڑھا ہے آواز آئی کہ جو کچھ مجھے ملا تیری برکتوں کی وجہ سے تھا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی یہ کس طرح ہوا آپ رحمتہ اللہ علیہ تو بیس سال پہلے رحلت فرما گئے۔ حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے جب میں خرقان سے گذرتا تھا ایک نور دیکھتا تھا کہ آسمان تک جاتا تھا۔ تیس سال میں ایک حاجت کی وجہ سے عاجز تھا۔ آواز آئی اس نور کو وسیلہ بناؤ تاکہ حاجت روا آئے۔ میں نے پوچھا کیا ہے؟ ہاتف غیبی نے کہا یہ ایک بندہ کا نور ہے کہ اسکو ابوالحسن کہیں گے۔ پس ابوالحسن واپس خرقان آئے۔ چوبیس دن میں کلام پاک پڑھ لیا۔ اور اس مقام پر پہنچے کہ جسے پہنچنا کہتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ رات کو نماز پڑھتے تھے کہ:۔

آواز سنی اے ابو الحسن چاہتا ہے کہ جو تیرے بارے میں ہم جانتے ہیں خلقت کو بتا دیں۔ تاکہ تجھے سنگسار کر دیں۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی:۔

یااللہ پسند کرے گا کہ جو تیری رحمت کے بارے میں جانتا ہوں ظاہر کر دوں تاکہ کوئی سجدہ نہ کرے۔ آواز آئی کہ نہ تم کہو نہ ہم کہتے ہیں۔

لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ صوفی کون ہے۔ فرمایا کہ:۔

گودڑی اور سجادہ سے صوفی نہیں بنتا۔ صوفیوں کی سی رسم اور عادتوں سے صوفی نہیں بنتا۔ صوفی وہ ہے کہ خود باقی نہ ہو اور انہوں نے فرمایا صوفی وہ ہے کہ ان کو سورج کی حاجت نہ ہو اور رات کو چاند ستاروں کی ضرورت نہ ہو اس طرح نیست ہو جائے

Marfat.com

کہ ہستی کیلئے کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ اخلاص کیا ہے؟ جواباً" فرمایا کہ:۔

جو کچھ حق تعالیٰ کیلئے کرے اخلاص ہے اور جو مخلوق کیلئے کرے ریا ہے۔

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا یہ چاہتا ہوں کچھ نہ چاہوں۔ حضرت خرقانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بھی ایک خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

سب دلوں سے روشن وہ دل ہے کہ جس میں مخلوق نہ ہو۔ اور بہترین کام یہ ہے کہ صوفی کی زندگی حق کے ساتھ ہو

اور فرمایا کہ آج چالیس سال ہوئے کہ ایک ہی وقت (حالت) میں ہوں کہ حق تعالیٰ میرے دل کو دیکھتا ہے اور اپنے سوا اور کسی کو نہیں پاتا آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال صد ملال بروز منگل کی رات عاشورے کے دن ۴۲۵ ہجری میں ہوا۔

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ عارف ربانی اور قطب صمدانی تھے۔ اپنے وقت میں ان کا ثانی نہ تھا۔ تمام طالبوں کو اس بات پر اعتماد تھا کہ مریدوں کے حالات و واقعات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہیں۔ غیر معمولی دانش ظاہر تھی اور انواع علوم کے ماہر تھے۔

صاحب کشف المحجوب المخدوم السید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مجھ پر ایک واقعہ پڑا اور میرے لئے اس کا حل دشوار تھا۔ شیخ ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ کی طرف گیا اور ان کو مسجد میں پایا جو ان کے مکان کے سامنے تھی اور اکیلے بیٹھے تھے۔ میرے واقعہ کو اس طرح بیان کیا کہ مجھے بغیر پوچھے جواب مل گیا۔ میں نے کہا اے شیخ یہ کس طرح ہے؟ فرمایا اے بیٹے اس ستون کو اللہ نے

Marfat.com

میرے ساتھ گویا کر دیا تاکہ وہ میرے سے یہ سوال کرے (مجھے معلوم ہو گیا)۔

آپؒ کی علم باطن میں دو طرف نسبت ہے ایک شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسری شیخ عثمان مغربی رحمتہ اللہ علیہ سے جن کو فیض بو علی کاتب رحمتہ اللہ علیہ سے اور ان کو علی رودباری نور اللہ مرقدہ' سے ملا تھا اور علی رودباری رحمتہ اللہ علیہ کو فیض حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ سے ملا۔ نقل ہے کہ جس وقت حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ اور ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ طوس میں ایک تخت پر بیٹھے تھے اور تمام مریدان ان کے سامنے کھڑے تھے۔ حضرت شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جو چاہے کہ دو بادشاہ ایک وقت میں ایک تخت پر دیکھے تو کہے

ایک درویش جو حاضر تھا اس میں دو نو بزرگوں نے دیکھا حق تعالیٰ نے اس کی آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے اور شیخ کے قول کی سچائی اس پر ظاہر ہو گئی۔

درویش نے دل میں کہا کیا ان دونوں سے بزرگ تر کوئی آدمی روئے زمین پر نہیں۔ حضرت شیخ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا مختصر ملک ہو گا جس میں ہر روز ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ اور ابو سعید جیسے ستر ہزار آدمی پیدا نہ ہوں اور ستر ہزار مر نہ جاتے ہوں' ابوالقاسم نور اللہ مرقدہ' کا قول ہے کہ

سب گناہوں کے کرتے وقت انسان ہوش میں ہوتا ہے سوائے نشہ کے وقت کے کہ عقل جس سے سلیمانی کرتا ہے کس طرح معزول ہو جاتی ہے اور غصہ اور شہوت کے قوی کہ دیو ہیں خروش میں آتے ہیں اور انسان کی ولایت خراب کرتے ہیں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال پر ملال ۴۵۰ ہجری میں ہوا۔

حضرت شیخ ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا نام فضل بن عمر ہے۔ خراسان کے شیخ الشیوخ اور اپنے وقت کے پیشوا تھے۔ شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور حضرت ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ سے تربیت پائی اور جب طوس میں آئے شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ٹھہرے اور لمبی مدت تک مختلف قسم کی ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول رہے پھر شیخ نے مجلس وعظ کا حکم دیا اور اپنے لڑکے کو اس کام سے ہٹا دیا۔ حضرت خواجہ فارمدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ حضرت شیخ ابوالقاسم نور اللہ مرقدہ' مجھے مجلس بلانے کے لئے کہیں حضرت شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ مہنہ سے طوس آئے تھے میں ان کی خدمت میں گیا انہوں نے کہا اے علی جلد ہی ہو گا کہ تجھے طوطی کی طرح گفتگو میں لائیں گے۔ شیخ ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ کو مجلس کا حکم دیئے زیادہ وقت نہ گزرا کہ مجھ پر سخن کشادہ ہو گیا۔ حضرت ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس وقت جب استاد ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا جو حالت مجھ پر ظاہر ہوتی ان سے کہتا۔ وہ مجھ سے کہتے اے بیٹے جا علم سیکھنے میں مشغول رہ۔ تین سال علم سیکھنے میں مشغول رہا ایک دن قلم دوات کے اندر سے سفید نکلا۔ میں نے استاد سے بتایا انہوں نے فرمایا جب علم تیرے سے ہاتھ کھینچتا ہے تو بھی اسے چھوڑ دے اور معاملہ (طریقت) میں مشغول ہو جا۔ ایک دن استاد اکیلا حمام گیا تھا۔ میں نے پیچھے جا کر چند ڈول ان کے حمام میں ڈال دیئے۔ استاد نے حمام سے نکل کر نماز ادا کی پھر پوچھا یہ کون تھا؟ جس نے پانی حمام میں ڈالا تھا۔ میں نے کہا میں تھا۔ استاد نے کہا اے ابو علی جو کچھ ابوالقاسم رحمتہ اللہ علیہ نے ستر سال میں حاصل کیا تو نے ایک ڈول پانی ڈال کر حاصل کر لیا۔ پس کچھ عرصہ استاد کی خدمت میں رہ کر مجاہدہ کیا یہاں تک کہ ایک دن مجھے

Marfat.com

چاشنی ملی کہ اس حالت میں گم ہو گیا۔ یہ واقعہ میں نے استاد سے بتایا۔ انہوں نے کہا اے ابو علی میرا طریقہ اس سے اوپر نہیں لے جا سکتا۔ تو اس سے اوپر ہے اس کا راستہ مجھے بھی نہیں آتا۔ میں نے سوچا اب مجھے ایسے پیر کی ضرورت ہے جو اس سے اوپر کے مقام پر لے جائے میں نے شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ کا نام سنا تھا اس لئے طوس کا راستہ لیا اور ان کی خدمت میں پہنچ گیا۔ انہوں نے سر اٹھایا اور کہا آ اے ابو علی کیا چاہتا ہے ؟ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا اور انہیں اپنا واقعہ سنایا شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا تیری ابتدا مبارک ہو۔ ابھی کسی درجہ پر نہیں پہنچا ہے اگر تجھے تربیت ملے تو درجہ بزرگ پائے گا۔ میں نے سوچا یہی میرا پیر ہے اور ان کی خدمت میں رہ کر مجاہدہ میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے مجلس برپا کرنے کا حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۴۳۵ ہجری میں ہوئی اور ۵۱۱ ہجری میں رحلت فرمائی۔

حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی نور اللہ مرقدہٗ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ صاحب حال اور عطاء کثیرہ اور مقامات بلند رکھتے تھے۔ وقت کے غوث اور قطب زمانہ تھے۔ اٹھارہ سال کے تھے کہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے اور بہت سے جید علماء سے بغداد، اصفہان اور سمرقند میں احادیث کی سماعت کی۔ اس کے بعد تعلیم طریقہء عبادت کو داغ مفارقت دے کر طریقہء عبادت ریاضت و مجاہدہ اختیار کیا اور شیخ ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ سے نسبت قائم کی اور شیخ عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ جوینی اور شیخ حسن سمنانی نور اللہ مرقدہ سے بھی صحبت تھی اور ساٹھ سال سے زیادہ ارشاد کے سجادہ پر مرو میں گزرے بڑے مقبول تھے اور بہت ہی مخلوق خدا نے فائدہ حاصل کیا۔ ولادت باسعادت آپ

رحمتہ اللہ علیہ کی ۴۴۰ ہجری میں ہوئی اور انتقال پرملال ۵۳۵ ہجری میں نقل ہے کہ بغداد کے نظامیہ میں وعظ کہہ رہے تھے کہ ایک فقیہہ ابن سقا نام اٹھا اور ایک مسئلہ پوچھا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹھ جا۔ تیری گفتگو سے کفر کی بدبو آتی ہے میرا خیال ہے کہ تیری موت دین اسلام پر نہ ہو گی کچھ عرصہ بعد عیسائی ایلچی قیصر روم کا خلیفہ کی طرف آیا۔ ابن سقا نے اس کی صحبت اختیار کی اور اس کے ساتھ قسطنطنیہ چلا گیا بادشاہ روم کا مصاحب ہو گیا اور عیسائی مذہب اختیار کیا اور اسی دین پر مرا۔ کہتے ہیں ابن سقا کو قران حفظ تھا۔ مرض موت میں اس سے پوچھا گیا کہ قران سے تجھے کچھ یاد ہے۔ اس نے کہا کچھ باقی نہیں رہا سوائے اس آیت کریمہ کے " رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ قیامت کے دن کافر تمنا کریں گے کاش ہم مسلمان ہوتے۔ اور بعض ابن سقا کے قصہ کو دوسری طرح بیان کرتے ہیں۔ حضرت شیخ السید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے احوال میں کتابوں میں تحریر ہے کہ بغداد شریف میں ایک قوی بزرگ تھے جن کو شیخ کہتے تھے۔ ایک دفعہ شیخ عبد اللہ جو علماء شام سے تھا۔ ابن سقا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ان کی زیارت کو جا رہے تھے کہ راستہ میں ابن سقا نے کہا اس سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب اسے نہیں آئے گا اور عبداللہ نے کہا کہ مسئلہ اس سے پوچھوں گا اور دیکھوں گا کہ کیا کہتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے کہا معاذ اللہ کیا ان سے کچھ پوچھوں ؟ جاتا ہوں اور انکے انتظار کی برکت حاصل کروں گا جب یہ پہنچے تو دیکھا کہ بزرگ اپنی جگہ پر نہیں ہیں۔ ایک ساعت کے بعد دیکھا کہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے غصہ سے ابن سقا کی طرف دیکھا اور کہا افسوس تجھ پر اے ابن سقا مجھ سے مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب مجھے نہ آئے۔ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے اندر شعلہ مارتی ہے۔ اس کے بعد عبداللہ سے کہا مجھ سے مسئلہ

Marfat.com

پوچھنا چاہتا ہے کہ میں اس کا جواب کیا دوں گا ؟ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ دیکھ رہا ہوں دنیا تجھے کان سے پکڑے گی۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ سے کہا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا ہے اس ادب سے جو تم کرتے ہو میں دیکھتا ہوں کہ بغداد شریف میں منبر پر کہہ رہے ہو " قدمی ھذا اعلیٰ رقبتہ کل ولی اللہ " اور تینوں دوستوں کو جو کچھ کہا تھا پیش آیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ بزرگ حضرت غوث خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ قطب زمانہ تھے اور اپنے زمانہ میں یکتا تھے۔ اپنی روش کو غیروں سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ان کے والد خواجہ عبدالجمیل رحمتہ اللہ علیہ ملک روم میں زمانہ کے پیشوا تھے جن کو حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ حضرت عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ کی بشارت دی تھی کچھ عرصہ بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد روم سے غجدوان آکر اقامت پذیر ہوئے جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ آپ کو ذکر قلبی جوانی میں حضرت خضر علیہ السلام سے حاصل ہوا جس پر ہمیشگی کی۔ شروع زندگی سے آخر تک لوگوں میں مقبول رہے۔ جب شیخ الشیوخ عارف ربانی خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ بخارا تشریف لائے خواجہ عبدالخالق ان کی خدمت میں پہنچے اور جب تک حضرت خواجہ یوسف رحمتہ اللہ علیہ بخارا میں رہے وہیں حاضر رہے۔

اگرچہ حضرت خواجہ یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے مصاحبین کا طریقہ ذکر جہر تھا لیکن خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے تلقین ذکر خفی کی لی تھی ذکر خفی شروع کیا۔ خواجہ یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے اس میں تبدیلی نہ کی اور فرمایا جس طرح سے مامور ہو کرتے رہو۔ جب حضرت خواجہ یوسف رحمتہ اللہ علیہ خراسان

Marfat.com

چلے آئے تو حضرت خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ ریاضت میں مشغول ہوئے رفتہ رفتہ اتنی ترقی ہوئی کہ ہر نماز کے وقت کعبہ اللہ میں چلے جاتے تھے اور آ جاتے تھے۔ ایک درویش نے خواجہ موصوف کے سامنے کہا اگر اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ اور بہشت میں اختیار دے تو میں دوزخ اختیار کروں کیونکہ میں نے تمام عمر نفس کی آرزو نہیں مانی اس لئے بہشت الجھیں جانا میرے نفس کی مراد ہو جائے گی اور دوزخ جانا حق تعالیٰ کی مراد۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بات رد کر دی اور فرمایا

بندہ کو اختیار سے کیا کام۔ جہاں کا حکم ہو چلا جائے جس جگہ کہا جائے رہو تو رہے۔ یہ بندگی ہے نہ کہ وہ جو تو کہتا ہے۔

اس درویش نے کہا کہ شیطان کو طریقت کے راستہ پر چلنے والوں پر کوئی دسترس نہیں۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

ہر چلنے والا جو فنائے نفس کی حد کے شروع پر پہنچا جب غصہ میں ہوتا ہے اس پر شیطان قابو پا لیتا ہے لیکن وہ جو فنا نفس کی تکمیل کر چکے ہیں ان کو غصہ نہیں آتا۔ غیرت آتی ہے اور جہاں غیرت ہو گی وہاں سے شیطان بھاگتا ہے اور فناء نفس والوں کی یہ صفت تسلیم شدہ ہے کہ رخ حق کے راستہ پر ہوتا ہے۔ کتاب حق تعالیٰ دائیں ہاتھ میں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں اور ان کے درمیان سلوک کا راستہ ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ کے اقوال سے آٹھ کلمہ ہیں جو خواجگان نقشبندیہ کے طریقہ کی بنیاد ہیں۔

(۱) ہوش در دم۔ (۲) نظر بر قدم - (۳) سفر در وطن۔ (۴) خلوت در انجمن

(۵) یاد کرد۔ (۶) بازگشت۔ (۷) نگہداشت۔ (۸) یادداشت۔
اور ان کلمات کی شرح سلسلہ کی کتابوں میں درج ہیں۔

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ کے تین خلیفہ تھے۔ خواجہ احمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ ' خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ اولیا کلان رحمتہ اللہ علیہ۔ جائے پیدائش و مدفن خواجہ عارف رحمتہ اللہ علیہ کا ریوگر ہے کہ بخارا کے دیہات سے ایک گاؤں ہے جو نجدوان سے ڈیڑھ میل ہے۔ خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفوں میں سے خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت و ارادت خواجہ عارف رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ عارف رحمتہ اللہ علیہ کے کامل و افضل مریدوں میں سے ہیں۔ خلافت و اجازت ارشاد سے ممتاز ہوئے۔ ان کی جائے پیدائش انجیر فغنوی ہے جو بخارا کے علاقہ میں موضع واحکن کے قریب ایک گاؤں ہے جو شہر سے چار میل کے فاصلہ پر ہے خواجہ محمود واحکن میں رہتے تھے اور مزار مبارک وہیں ہے۔ ان کا پیشہ گلکاری تھا جس سے اپنی روزمرہ کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ خواجہ نے طالبوں کی مصلحت (حالت) سے ذکر جہر اختیار کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس وجہ سے ذکر جہر اختیار کیا تو کہا سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے اور راہ پر لانے کے لئے۔ خواجہ علی راستینی رحمتہ اللہ علیہ کہ ان کے صاحب کمال مصاحبین میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ کسی درویش کو خواجہ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو پوچھا اس زمانہ میں کس شیخ کے ہاتھ پر اقتدا کی جائے حضرت خضر علیہ السلام نے خواجہ محمود فغنوی کہا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علی رامتینی رحمتہ اللہ علیہ

خواجہ محمود رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں اور اس سلسلہ میں ان کا لقب عزیزان ہے۔ مقامات عالی اور ظاہری کرامات سے مالا مال تھے اور باشندگی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ عارف جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے کہ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اشارت بانشان ہے جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

گر نہ علم حال فوق قال بودے کے مشدے

بندہ اعیان بخارا صاحب نساج را

ترجمہ۔ اگر حال کا علم قال سے اعلیٰ مرتبہ پر نہ ہوتا تو بخارا کے شرفا حضرت نساج کے تابع نہ ہوتے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت قصبہ رامتین میں ہوئی جو بخارا سے تین میل ہے۔ آپ کا مزار مبارک خوارزم میں مرجع خلائق ہے۔ شیخ فخر الدین نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ جو زمانے کے جید عالم تھے انہوں نے ایک دن حضرت رامتینی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ روز ازل سوال ہوا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے ہاں میں جواب دیا لیکن یوم حشر کو جب حق سبحانہ تعالیٰ کہے گا کہ آج کس کی بادشاہیت (لمن الملک الیوم) ہے تو کوئی بھی جواب نہیں دے گا یہ کیوں۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

یوم ازل شرعی لوازمات تھیں اس لئے شرعاً" کہا گیا اور حشر کو شرعیہ لوازمات دور ہونے کا دن ہے اور عالم حقیقت کی ابتدا ہو گی اور حقیقت" کہنے میں نہیں آ سکتی ضروری ہوا کہ حق سبحانہ تعالیٰ خود جواب دے کہ بادشاہی صرف اللہ واحد القہار کی ہے۔

ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں۔

Marfat.com

باہر کہ نشتے و شبہ جمع ولت
وز تو نرمید زمت آب و گلت
از صحبت وے گر ترا نہ کنی
ہرگز نکند روح عزیزان بحلت

ترجمہ :- جس کے پاس بیٹھنے سے تیرے دل کو جمعیت حاصل نہ ہو اور تیری پریشانی دور نہ ہو اگر اس کی صحبت سے بیزاری نہ کرے تو روح عزیزان تجھے کبھی معاف نہ کرے۔

چوں ذکر بدل رسد قلب درد کند
آن ذکر بود کہ مرد را فرد کند
ہر چند کہ خاصیت آتش دارد
لیکن دو جہاں بدل تو سرد کند

ترجمہ :- جب ذکر اللہ دل میں پہنچتا ہے تو دل میں درد ہوتا ہے اس ذکر سے آدمی مدھم عاجز ہو جاتا ہے حالانکہ اس میں آگ کی خاصیت ہے لیکن دونوں جہانوں سے تیرے دل کو سرد کر دے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال پر ملال ۷۲۱ ہجری میں ہوا۔

حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت عزیزان رحمتہ اللہ علیہ کے مصاحبین میں سب سے بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت سماس میں ہوئی جو رامتین کے دیہات سے ہے اور شہر سے ایک میل دور ہے آپ کی قبر مبارک بھی وہیں ہے۔ آپؒ نے حضرت خواجہ بہاالدین رحمتہ اللہ علیہ کو فرزندی میں قبول کیا۔ وہ اس طرح کہ جب بھی آپؒ کا گزر

Marfat.com

قصر ہندوان سے ہوتا تو فرماتے کہ اس خاک سے ایک مرد کی خشبو آتی ہے اور جلد ہی قصر ہندوان قصر عرفان ہو گا ایک دن کلال نے کہ آپ کے خلفا سے تھا قصر مذکور کی طرف توجہ کی تو فرمایا وہ خوشبو زیادہ ہو گئی ہے شاید کہ وہ مرد تولد ہو گیا ہے۔ جب آپ رحمتہ اللہ علیہ پہنچے تو حضرت خواجہ بہاالدین رحمتہ اللہ علیہ کو پیدا ہوئے تین دن ہوئے تھے۔ ان کے جد نے بڑی نیاز سے خواجہ محمد باباؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ہمارا فرزند ہے اور ہم نے اس کو قبول کیا اور مصاحبین کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ اس مرد کی خوشبو بتاتی ہے کہ یہ زمانہ کا پیشوا ہو گا اور امیر سید کلال رحمتہ اللہ علیہ کو فرمایا کہ میرے فرزند حضرت بہا الدین نور اللہ مرقدہ' کے حق میں تربیت اور مہربانی سے دریغ نہ کرنا اگر قصور کرے گا تو معاف نہ کروں گا۔ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر وصیت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ میں قصور کروں تو مرد نہیں۔ حضرت خواجہ بہا الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں نے چاہا کہ اہل اللہ سے ہو جاؤں تو میرا دادا مجھے بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گیا کہ ان کے قدموں کی برکت سے منزل پر پہنچوں۔ جب آپؒ کے دیدار کا شرف ملا تو پہلی کرامت جو دیکھی یہ تھی کہ رات کو میرے اندر شکر گزاری کی کیفت اور رقت پیدا ہوئی۔ میں اٹھا اور مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز گزاری اور سر سجدہ میں رکھ کر عاجزی و زاری شروع کی اور میری زبان سے نکلا کہ یا اللہ اپنی بلا کو اٹھانے کی اور محنت کو برداشت کرنے کی قوت دے اور اپنی محبت عطا فرما۔ جب صبح کو خواجہ بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے بیٹے دعا میں یہ کہنا چاہئے کہ الٰہی جس حالت میں تیری رضا اس میں اپنے فضل و کرم سے رکھ اگر اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے اپنی دوستی میں بلا بھیجے تو اپنی عنایت سے اس دوست کو اس کے اٹھانے کی قوت دیتا ہے اور اس کی حکمت اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے اختیار

Marfat.com

سے بلا طلب کرنا نہایت سختی ہے اور گستاخی ہے۔ ایسا نہیں چاہئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ ہجری کو سماس میں ہوا اور وہیں پر آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے۔

حضرت سیّد امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کی ارادت صحبت، تعلیم سلوک و طریقت کے آداب اور ذکر اذکار آپ رحمتہ اللہ علیہ کے زیر تربیت ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و کرامات عجیب تھیں۔ جب امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ جوان ہوئے تو کشتی کیا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے گرد ہنگامہ ہوتا تھا۔ ایک روز ایک شخص کے دل میں خیال آیا کہ شریف سید زادہ زور آزمائی و کشتی گیری کرتا ہے اس کا کیا فائدہ؟ یہ اہل بدعت کا طریقہ ہے۔ جب وہ شخص سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ دلدل میں گر گیا اور عاجز ہو گیا اچانک دیکھا کہ امیر سید کلال رحمتہ اللہ علیہ ظاہر ہوئے اس کے دونوں بازوں پکڑ کر اس کیچڑ سے باہر نکالا اور فرمایا کہ میں زور آزمائی ایسے دنوں کے لئے کرتا ہوں۔ ایک دن حضرت محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کے اکھاڑے کی طرف سے گزرے اور ٹھہر کر ان کو دیکھتے رہے۔ بعضے مصاحب جو ساتھ تھے سوچنے لگے کہ بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ ایسے بدعتی پر کیوں متوجہ ہیں۔ خواجہ سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس دنگل میں ایک مرد ہے جس کی صحبت سے بہت سے مرد کمال کے درجہ ء روحانیت پر فائز المرام ہوں گے میری نظر اس پر ہے۔ چاہتا ہوں اسے شکار کروں۔ اس دوران امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کی نظر آپ رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے جذبہ نے امیر کو ہلا دیا۔ جب خواجہ صاحب چل پڑے سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ بے طاقت ہو گیا اور اکھاڑہ چھوڑ کر آپؒ کے پیچھے

روانہ ہو گیا۔ جب خواجہ صاحب گھر پہنچے تب ہی امیر کلال پہنچ گئے۔ امیر کو طریقہ بتایا اور فرزندی میں قبول کیا اور امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ کو ایک دوسرے اکھاڑے یعنی طریقت میں اتار دیا۔ بیس سال متواتر خدمت و حاضری خواجہ محمد بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ میں رہے ہر ہفتہ میں دو بار اپنے گاؤں سوخار سے سماس کو جاتے یہ کوئی آٹھ میل کا فاصلہ ہے اور طریق پر شغل و اذکار کئے کہ کسی کو ان پر اطلاع نہ تھی۔ تربیت خواجہ میں تکمیل و ارشاد کے درجہ کو پہنچے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت نماز فجر ۸ جمادی الاول کو قصبہ سوخار میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۸ جماد الاول ۷۷۲ ہجری بروز جمعرات ہی ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک قصبہ سوخانہ میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت محرم الحرام ۷۱۸ ہجری میں ہوئی اوائل عمر میں ہی ولایت کے آثار اور کرامت کے انوار چہرہ مبارک سے ظاہر تھے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو اسی عمر میں حضرت خواجہ بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرزندی میں قبول کیا اور تعلیم سلوک و طریقت امیر سید کلال رحمتہ اللہ علیہ نے کی لیکن اویسی طریقہ سے تربیت حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت کر رہی تھی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ سلسلہ خواجگان میں خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ سے امیر سید کلال رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں ذکر خفی اور ذکر جہر کو جمع کر دیا گیا تھا جب زمانہ ظہور حضرت خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کا آیا تو اس وجہ سے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ خواجہ عبدالخالق رحمتہ اللہ علیہ سے مامور تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر خفی اختیار کیا اور ذکر جہر سے اجتناب کیا۔ ایک مجمع عظیم میں امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب سے فرمایا کہ فرزند بہا الدین خواجہ محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ کا حکم آپؒ کے

Marfat.com

بارے میں بجا لایا انہوں نے فرمایا تھا کہ جو تربیت تمہاری کی ہے وہ تم فرزند بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کے لئے پوری کر دینا۔ میں نے ویسا کر دیا۔ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ

پستان آپ کو فیض دیکر خشک کر دئے ہیں۔ آپ کا روحانیت کا پرندہ بشریت کے انڈے سے باہر نکل آیا ہے لیکن تمہارے مرغ کی پرواز بلند ہے اب اجازت ہے کہ وہ جگہ جہاں تمہیں خوشبو آئے۔ وہاں سے طلب کریں۔

ایک دن امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ نے خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ جب استاد شاگرد کو تربیت دیتا ہے تو ہر طرح چاہتا ہے کہ اپنی تربیت کا اثر شاگرد میں دیکھے تاکہ اعتماد ہو جائے کہ تربیت نے جگہ پکڑی ہے۔ اگر شاگرد کے کام میں خلل دیکھے اس کی اصلاح کرے اور پھر فرمایا میرا فرزند امیر برہان رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہے اور کسی نے اس پر تصرف نہیں کیا اور تربیت نہیں کی ہے اس کی تربیت میں مشغول ہوں اس کے نتیجہ پر معلوم ہو گا اور آپ کی روحانی تحصیل پر اعتبار ہو گا۔ خواجہ امیر کلال برہان رحمتہ اللہ علیہ کے باطن پر متوجہ ہوئے ان کے باطن میں تصرف کیا فوراً اس کا اثر امیر برہان رحمتہ اللہ علیہ کے باطن پر ظاہر ہوا اور بڑا حال ان پر ظاہر ہوا۔ حقیقی مدہوشی کا اثر ظہور ہوا۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا آپ کے طریقہ کی بنیاد کن باتوں پر ہے۔ فرمایا

خلوت در انجمن یعنی بظاہر خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ اور فرمایا آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ[1] میں اشارہ اس طرف ہے کہ یقین کی طریقہ میں اس جسم طبعی کی نفی کرنی چاہیے تاکہ اثبات معبود حقیقی کا ظہور ہو اور فرمایا کہ وجود

[1] النساء: ۱۳۶

Marfat.com

کی نفی میرے نزدیک سب سے قریبی راستہ ہے لیکن اختیار کے ترک اور اپنے اعمال کے قصور دیکھنے کے بغیر یہ حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارا طریقہ صحبت ہے۔ خلوت اختیار کرنے میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے۔ خیریت جمعیت میں ہے اور جمعیت ہم نشینی میں ہے۔ بشرطیکہ دونوں نفی پر عمل پیرا ہوں۔

اور آپؒ کا قول ہے کہ توحید کے بھید تک پہنچنا آسان ہے لیکن معرفت کی شرط کے ساتھ پہنچنا مشکل ہے۔ مولانا جلال الدین خالدی نور اللہ مرقدہ' سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کا طریقہ متاخرین میں کن سے مناسبت رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ اویس کی بات دو سو سال پرانی ہے۔ ولایت کے آثار جو حضرت خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ پر عنایت الٰہی سے نازل ہوئے ہیں متاخرین میں سے کسی پر بھی نہیں ہوئے۔ آپ کا وصال صد ملال بروز پیر بوقت رات ۳ ربیع الاول ۷۹ ہجری کو ہوا۔ مزار پر انوار قصر عارفان میں ہے جو بخارا سے ڈیڑھ میل ہے اور یہی جائے پیدائش تھی۔

حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کے عظیم مصاحبین میں سے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز تھے۔ ان کی اصل چرخ سے ہے کہ غزنی کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ حضرت خواجہ بہا الدین رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت علاؤ الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں چلے گئے۔ مولانا یعقوب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عنایت سے جب طریقت کے راستہ کی طلب پیدا ہوئی تب حضرت خواجہ بہا الدین نور اللہ مرقدہ' کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ آپ نے فرمایا میں خودکشی قبول نہیں کرتا۔ آج رات دیکھوں گا کیا اشارہ ہوتا ہے؟ اس فکر میں کہ قبول کیا جاتا

Marfat.com

ہوں کہ نہیں وہ رات مجھ پر بڑی سخت گزری کہ عمر میں اور کوئی ایسی رات نہ تھی۔ ڈرتے۔ خوفزدہ جب صبح کی نماز ان کے ساتھ پڑھی تو فرمایا مبارک ہو کہ بشارت قبول کے لئے ہوئی پھر اپنے مشائخ کا سلسلہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ سے شروع کر کے بیان کیا اور مجھے وقوف عددی میں مشغول کر دیا اور فرمایا پہلا قابل علم یہ سبق ہے۔ اس کے بعد اور اشغال میں رہا یہاں تک کہ مجھے سفر کی اجازت دی اور فرمایا کہ جو کچھ تمہیں یہاں سے ملا ہے خدا کے بندوں تک پہنچاؤ۔ اور فرمایا کہ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ سے صحبت رکھنا۔ خواجہ صاحب کے وصال مبارک کے وقت میں بدخشان پڑا تھا اور خواجہ علاء الدین صفانیاں میں تھے۔ انہوں نے اس فقیر کو خط لکھا کہ وصیت خواجہ نور اللہ مرقدہ' اس طرح تھی کہ ہم اکٹھے رہیں۔ تمہاری کیا مرضی ہے۔ میں صفانیاں چلا گیا اور ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ ان کا وصال اقدس ہو گیا۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا یعقوب شیخ زین الدین خوافی کے ساتھ مصر میں ہم سبق تھے اور شیخ شہاب الدین سیرانی رحمتہ اللہ علیہ کے تلمند رشید تھے ایک دن مولانا نے مجھ سے پوچھا کہ تو خراسان رہا ہے کہتے ہیں کہ شیخ زین الدین مریدوں کے خوابوں کی تعبیریں دیا کرتے تھے اور اس پر کافی اعتبار کرتے تھے۔ میں نے کہا ہاں واقعا " مولانا نیکیوں پر دسترس رکھتے تھے۔ ان کا طریق ایسا تھا کہ گھڑی گھڑی بے خود ہو جاتے تھے اور گھڑی بعد سر اٹھاتے اور یہ شعر پڑھتے۔

نہ میں شب ہوں نہ شب پرست ہوں کہ خواب کی باتیں کروں
چونکہ بالکل سورج ہوں۔ سب مثل آفتاب کہتا ہوں

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۵ صفر المظفر ۸۵۱ ہجری کو بلغور میں ہوا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک وہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۸۰۶ ہجری میں رمضان المبارک کے مہینہ میں ہوئی۔ اوائل عمر سے ہی نیکی و بزرگی کے آثار دکھائی دیتے تھے اور اللہ جل مجدہ، کی طرف سے ایک نسبت حاصل تھی۔ کہتے تھے جب میں بچپن میں مکتب آیا جایا کرتا تھا تو ہر وقت حق تعالیٰ کی حاضری نصیب تھی اور جب تک شرعی طور پر بالغ ہوا یہ شرف حاصل رہا اور نہیں جانتا تھا کہ لوگوں کو اس سے غفلت ہو جاتی ہے۔ آپ نے بائیس سال کی عمر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں سے ملاقات کی۔ دو سال ماوراالنہر اسی شغل میں رہے۔ چار سال ہرات میں مقیم رہے۔ حضرت سید قاسم تبریزی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ بہا الدین عمر رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض باطن بھی حاصل کئے۔ انتیس سال کی عمر میں واپس وطن مالوف چلے گئے اور زراعت کا کام کیا۔ مرید حضرت چرخی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ بتاتے تھے کہ اول ہی روز جب مولانا کی خدمت میں گیا نہایت ہی کرم نوازی فرمائی۔ دوسرے روز بڑے غصہ کا اظہار کیا۔ ایک ساعت کے بعد پھر مہربانی اور عنایت کا اظہار کیا اور حضرت خواجہ بہا الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ملاقات کی کیفیت بیان کی۔ پھر ہاتھ بڑھایا کہ آ بیعت کر لے۔ میری طبیعت بیزار تھی میں نے ہاتھ نہ پکڑا۔ وہ فورا" سمجھ گئے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنی صورت تبدیل کر کے ایسی صورت پر ظاہر ہوئے کہ میں بے اختیار ہو گیا۔ قریب تھا کہ بے خودی میں " اچھل پڑوں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پھر ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ حضرت خواجہ بہاالدین رحمتہ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا ہے اور فرمایا ہے کہ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے جس ہاتھ کو تو پکڑے گا اس کو میرا ہاتھ تھامے گا۔ میں نے حضرت مولانا یعقوب رحمتہ اللہ علیہ کا فورا" ہاتھ پکڑ لیا۔ انہوں نے خواجگان کے طریقہ کی تعلیم دی اور فرمایا جو کچھ خواجہ بزرگ سے ہمیں پہنچا ہے یہ

ہے اگر تم بطور جذبہ طالبوں کی تربیت کرو تو تمہاری مرضی ہے۔ نفحات الانس میں مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مولانا یعقوب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو عزیز حصول فیض کے لئے خدمت میں آئے چاہئے کہ خواجہ عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرح چراغ بتی اور گندھک ساتھ لائے تاکہ روشن ہو جائے۔ حضرت عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کی زراعت میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ بیشمار مویشی اور املاک اور مال و دولت ہو گئی جس کے بارے میں مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب یوسف زلیخا میں ذکر کیا ہے۔ حضرت عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ

(۱) کوئی چیز حقیقت انسانی کو اتنا پاک صاف نہیں کرتی جتنی بلا اور محنت اگر میں سنوں کہ خطا میں کوئی کافر مشائخ کی باتیں سناتا ہے تو میں جاؤں اس کی منت کروں اور صحبت اختیار کروں

(۲) ذکر مثل تیشہ ہے جس سے ول کے خس و خاشاک کاٹتے ہیں

(۳) ذکر میں استغراق اس طرح کرے کہ نہ ذوق بہشت کا ہو نہ خوف دوزخ کا ہو۔

(۴) معراج صوری اور باطنی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک بری عادتوں کی بجائے اچھے اخلاق اختیار کرنا۔ اور دوسرے ماسوا سے حق تعالیٰ کی طرف انتقال کرنا۔

(۵) لوگ گمان کرتے ہیں کہ کمال انالحق کہنے میں ہے۔ کمال وہ ہے کہ انا کو پیچھے پھینک دے اور ہرگز پھر اس کی یاد نہ آئے۔ فنائے مطلق کا معنی یہ ہے کہ فنا ہونے والے کو اپنی صفات اور حال کا ہوش نہ رہے۔ بلکہ اپنی عادتوں اور صفات سے گم ہو جائے۔ نفی کر دے اور فاعل حقیقت کا اثبات کرے۔

Marfat.com

(۶) آخری درجہ کمال کہ اولیا کاملین کو حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ ان سے مشاہدہ غائب ہو جائے۔ اور معشوق حقیقی کے استغراق میں رہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا بروز ہفتہ ۱۹ ربیع الاول ۸۹۵ ہجری کو وصال پر ملال ہوا۔

حضرت خواجہ محمدؐ زاہد وخشی رحمتہ اللہ علیہ

آنجناب اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ کے قرابتداروں میں سے تھے کچھ آپ کو ان کا نواسہ کہتے ہیں۔ ولادت موضع وخش واقعہ ملک حصار (افغانستان) میں ہوئی۔

اوائل عمر سے ہی نہایت عبادتگذار تھے اور ذکر و اشغال میں مشغول رہا کرتے تھے جب حضرت خواجہ عبید اللہؒ احرار کے علم و فضل کی شہرت سُنی تو ان کی خدمتِ اقدس میں سمرقند پہنچے اور وہاں مخدومانہ میں اقامت گزیں ہوئے۔ ایک دن صاف ستھرا لباس پہن کر ان کی خدمت میں جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ دوسری طرف حضرت خواجہ احرارؒ کو بھی بذریعہ کشف اس کا علم ہوگیا۔ چنانچہ وہ بھی اونٹ پر سوار ہو کر مع مریدین ان کی طرف روانہ ہوئے جب رستے میں ملاقات ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور پھر ان کو شرف بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپ کی وفات ربیع الاول سنہ ۹۲۶ھ مطابق سنہ ۱۵۲۹ء موضع وخش میں ہوئی اور وہیں مزار بنا۔ اس زمانے میں ہندوستان پر ظہیر الدین بابر حکمران تھا۔

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ درویش محمدؒ سے چلا۔

حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ درویش محمدؒ اپنے مرشد حضرت خواجہ محمد زاہدؒ کے جانشین تھے جنھوں نے بذات خود انکی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ فرمائی اور علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے زمانہ کر دیا۔ آپ تفسیر حدیث، فقہ اور دیگر علوم کے معتبر عالم تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زاہدؒ قدس سرہ العزیز سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا۔ بیعت ہونے کے بعد پندرہ سال تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے اور یہ حالت تجرید و تفرید بے خود و بے خواب بیابانوں اور ویرانوں میں رہا کرتے تھے انھیں ایام میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ دنیاوی شہرت سے بہت ڈرتے تھے اس لیئے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے جب شیخ نورالدین خوانی آئے تو انھوں نے لوگوں کو آپ کے مقامات بلند و ارجمند سے آگاہ کیا۔

آپ کی وفات ۱۴ محرم الحرام سنہ ۹۷۰ھ مطابق سنہ ۱۵۶۲ء میں بروز پنج شنبہ موضع اسفزار متصل شہر سبزوار میں ہوا اور وہیں مزار اقدس بنا۔

آپ کے وصال کے بعد سلسلہ نقشبندیہ حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگی سے چلا۔

Marfat.com

حضرت خواجگی المعروف آمکنگی رحمتہ اللہ علیہ

اسم مبارک محمد تھا۔ والد ماجد حضرت مولانا درویش محمدؒ تھے چونکہ رہائش موضع امکنہ (من مضافات) بخارا تھی اس لیے امکنگی کہلائے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اپنے والد مکرم سے بعیت و خلافت پائی اور تیس سال تک مسند خلافت پر رونق افروز رہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۹۱۸ھ مطابق ۱۵۱۲ء میں ہوئی۔ تمام عمر درس و تدریس اور سلسلہ کے فروغ میں بسر کی۔ اپنے حالات کے اخفاء میں کوشاں رہتے تھے

نہایت متواضع قسم کے بزرگ تھے۔ مہمانوں کی خدمت گذاری میں کوئی فروگذاشت نہ اٹھا رکھتے بلکہ خود ان کی اور ان کی سواریوں کی نگہداشت کرتے تھے۔

آپ کے زہد و ورع کے باعث آپ کی شہرت دُور دور تک تھی۔ توران کے حاکم عبداللہ خاں نے آپ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی دربانی کرتے دیکھا تو نیازمندانہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

ایک دفعہ پیر محمد خاں نے پچاس ہزار سوار کے ساتھ سمرقند پر حملہ کیا۔ باقی محمد خان حاکم سمرقند کے پاس چودہ ہزار سوار و پیادہ تھے۔ جب اس نے آپ سے استمداد طلب کی تو آپ نے اس کے حق میں دعائے خیر کی۔ اور پیر محمد خان شکست کھا کر بھاگ گیا۔

آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

آپ کا وصال شنبہ ۶ ربیع ۱۰۰۷ھ مطابق ۱۵۹۹ء بعمر ۸۹ سال موضع امکنہ میں ہی ہوا۔ جو بخارا سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ ان ایام میں ہندوستان پر شہنشاہ جلال الدین اکبر کی حکومت تھی۔ آپ نے وفات سے چند روز قبل حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ اپنے خلیفہ اعظم کو خط لکھا تھا جس میں یہ دو اشعار تحریر فرمائے۔

زماں تا زماں مرگ یاد آیدم — ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا — دگر ہر چہ پیش آید ہم شایدم

Marfat.com

حضرت سید رضی الدین محمد باقی المعروف خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی سید رضی الدین محمد باقی تھا آپ کو خواجہ بیرنگ بھی کہا جاتا ہے۔ مگر دنیائے تصوف میں حضرت خواجہ محمد باقیؒ باللہ کے نام نامی سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی تھا جو کہ ایک متبحر عالم تھے۔ انھوں نے کابل میں شادی کی تھی۔ اور اس عفیفہ سے حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ تولد ہوئے۔ ولادت باسعادت سنہ ۹۷۱ھ مطابق سنہ ۱۵۶۳ء کابل میں ہوئی۔ آپ حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور مولانا محمد صادق حلوائی کے درس میں شامل ہوئے۔ پھر ان کے ساتھ بلخ، بخارا، بدخشاں اور ماوراالنہر تک کا سفر تحصیل علوم و فنون کے لیے کیا۔ بے شمار شیوخ زمانہ سے تحصیل علم کی اور پھر ہندوستان تشریف لے آئے۔ بلند ہمتی اوائل عمر سے ہی آپ کی پیشانی مبارک سے نمایاں تھی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کو بیعت و خلافت حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ سے حاصل ہوئی۔ عبادت و ریاضت میں بے نظیر تھے۔ نماز عشاء سے نماز تہجد تک دو قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ اور پھر تہجد سے صبح کی نماز تک اکیس مرتبہ سورت یٰسین کی تلاوت کرتے تھے۔ اور یہ روزمرہ کا معمول تھا۔ قیام لاہور میں بہت سے سالکوں اور مجذوبوں سے ملاقات کی۔ سنہ ۱۵۹۳ء میں آپ لاہور تشریف لائے اس زمانہ میں نواب مرتضیٰ خان شیخ فرید بخاری بھی لاہور میں تھا۔ اس نے آپ کے تمام مصارف کی ذمہ داری اپنے پر لی۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی اپنی تالیف "زبدۃ المقامات" میں لکھتے ہیں کہ اس وقت بہت سے علماء و فضلاء نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فیضان پایا۔ اس دوران آپ کا لاہور میں قیام ایک سال کے قریب رہا۔ پھر ماوراالنہر کی طرف چلے گئے۔ اس سفر میں حضرت شیخ الہ داد نقشبندی لاہوری آپ کے ہم سفر تھے۔ قیام لاہور میں

آپ کو ایک مجذوب جو صاحبِ احوال تھا، ملا۔ آپ اس کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے۔ وہ جس وقت آپ کو دیکھتا سوائے گالیاں دینے کے کچھ نہ کہتا۔ کبھی آپ پر پتھر پھینکتا اور کبھی دور بھاگ جاتا مگر آپ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بالآخر آپ نے اس سے اپنا مقصد حل کر لیا۔

۱۵۹۹ء میں دوسری مرتبہ مدینۃ الاولیاء لاہور تشریف لائے "حضرات القدس" مصنفہ بدرالدین سرہندی اور "زبدۃ المقامات" مصنفہ محمد ہاشم کشمی میں لاہور کے بہت سے واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔

فرمایا ہمارے طریقے کا دار و مدار تین باتوں پر ہے۔

۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدمی

۲۔ آگاہی

۳۔ عبادت

آپ اپنے وقت کے امام اور مقتدائے زمانہ، جامع کمالات ظاہری و باطنی۔ زاہد، عابد اور متقی با اوصاف کریمہ تھے۔ کم گو، کم خورد اور کم خواب تھے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح آپ پر ظاہر ہوا کرتی تھی اور فقہی مسائل میں ان ہی کے مقلد تھے۔

آپ کے خلیفہ اعظم امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی تھے جن سے تمام ہندوستان اور افضلائے عالم میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی نشر و اشاعت ہوئی۔ مکتوبات امام ربانی میں بیس مکتوب آپ کے نام ہیں یہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا زمانہ حکمرانی تھا۔

امرائے دربار میں سے نواب مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری۔ نواب قلیچ خاں اندجانی حاکم پنجاب۔ خانِ اعظم مرزا عزیز کوکہ امیر الامراء مرزا عبدالرحیم خانِ خاناں۔ صدر الصدور نواب صدر جہاں۔ مرزا حسام الدین احمد بہنوئی علامہ ابوالفضل اور دیگر جلیل القدر

Marfat.com

امراء وزراء اور سپہ سالاران آپ کے عقیدت مند تھے۔

پھر دہلی تشریف لے گئے اور اس کو اپنا مستقل مستقر بنا لیا اور تلقین وارشاد کی محافل برپا کیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کے بے حد عقیدت مند وارادت مند تھے۔

خلفائے مقام میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی۔ حضرت شیخ تاج الدین سنبھلی۔ خواجہ حسام الدین احمد۔ شیخ اللہ داد اور خواجہ محمد نور بہت معروف ہیں۔

صاحبزادگان میں حضرت خواجہ عبیداللہ (خواجہ کلاں) اور عبداللہ (خواجہ خورد) تھے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی:۔

"کہ میری وفات کے بعد گنبد نہ بنانا"

چنانچہ مرزا حسام الدین احمد نے ایک بلند چبوترے پر آپ کی قبر بنا دی۔ اللہ کی قدرت دیکھیے کہ اس چبوترے پر موسم گرما میں بھی پاؤں کو تکلیف وحرارت محسوس نہیں ہوتی۔

آپ کا وصال ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مطابق ۱۶۰۳ء بروز شنبہ بوقت عصر اپنے مکان واقع کوٹلہ فیروز شاہ میں ہوا۔ عمر پاک ۴۰ سال ہوئی۔ مرزا پرانوار قطب روڈ سے اجمیری دروازہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں قدم شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک قبرستان میں ہے۔

آپ کی وفات کے وقت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جن سے آپکا سلسلہ نقشبندیہ آگے چلا، اس وقت لاہور میں تھے۔ وفات کی خبر سنتے ہی فوراً جانب دہلی روانہ ہو گئے۔

Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی غوث صمدانی شیخ احمد فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی حضرت مخدوم عبدالاحد چشتی صابری کے ہاں شہر سرہند میں ۱۴ شوال المکرم ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء بوقت شب جمعہ پیدا ہوئے۔ مولانا کمال الدین کاشمیری سے مروجہ علوم و فنون کی تکمیل کی قرآن پاک حفظ کیا۔ شیخ یعقوب کاشمیری سے کتب احادیث پڑھیں۔ حدیث کی سند قاضی بہلول بدخشانی سے حاصل کی۔ یہاں تک کہ جوانی میں تمام مروجہ علوم میں یکتائے زمانہ بنے۔ حضرت شیخ محدث دہلوی اپنی تالیف "اخبار الاخیار" میں لکھتے ہیں کہ آپ کا نسبی سلسلہ حضرت فاروق اعظم تک ۲۸ واسطوں سے ملتا ہے۔ حضرت فرید الدین گنج شکر کا نسب بھی شیخ شہاب الدین ملی ملقب بہ فرخ شاہ کابلی سے ملتا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی کے پندرہویں جد میں سے تھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت و خلافت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی سے تھی جب اکبر آباد پہنچے تو آپ کے علم و فضل کی دھوم مچ گئی۔ علامہ ابوالفضل اور فیضی نے جب آپ کی آمد کی خبر سنی تو حاضر خدمت ہوئے۔ اس زمانہ میں آپ نے بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" کی تصحیح فرمائی۔ پھر آپ کو ان کے ملحدانہ عقائد کی بناء پر نفرت ہو گئی اور آپ اپنے وطن مالوف واپس آ گئے۔

پھر آپ کی شادی حاجی سلطان تھانیسری کی دختر نیک اختر سے ہو گئی۔ ۱۰۰۷ھ مطابق ۱۵۹۸ء میں آپ کے والد بزرگوار انتقال کر گئے۔ تو اگلے سال آپ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ دہلی پہنچے۔ تو حضرت خواجہ باقی باللہ سے ملاقات ہو گئی اور ان کی خدمت اقدس میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ چند سے قیام کے بعد سرہند

Marfat.com

شریف واپس تشریف لے آئے ۔ اور گوشہ نشینی اختیار فرمالی ۔ عبادت و ریاضات میں مشغول ہوئے ۔ جب آپ نے ملکی حالات دیکھے کہ کس طرح بادشاہ مذہب اسلام کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور نئے جھوٹے مذہب دینِ الٰہی کی ترویج و اشاعت میں مصروفِ عمل ہے ۔ تو آپ نے اصلاحِ اُمّت کا بیڑہ اٹھایا اور ۱۶۰۲ء میں تجدید کا کام شروع کر دیا ۔ یہ تجدید احیائے دین کا پہلا سال تھا ۔ ۱۶۰۴ء میں آپکو حضرت شاہ سکندرؒ قادری کیتھلی نے آپ کو حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ کا خرقہ مبارک پیش کیا ۔ جو حضرت سید تاج الدین عبدالرزاقؒ سے آپ کو نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا رہا ۔ تجدید کے بارہویں سال آفتابِ پنجاب ملا عبدالحکیم سیالکوٹی آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے ۔ شہنشاہ نورالدین جہانگیر آپ کے ان تجدیدی کاموں سے بوکھلا گیا ۔ کچھ اس کی بیگم ملکہ نورجہاں نے ورغلایا ۔ جس پر اس نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں محبوس کر دیا ۔ یہ ۱۶۱۸ء کا واقعہ ہے اس پر امراء اور سپہ سالار دربارِ شاہی مثلاً عبدالرحیم خان خاناں ۔ صدرالصدور سید صدر جہاں ، مہابت خاں ۔ مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری ۔ خانِ اعظم مرزا عزیز ۔ خانِ جہاں لودھی قاسم خاں ۔ حیات خاں سکنہ رلودھی ، تربیت خان اور دریا خان جیسے اعیانِ سلطنت جن کو آپ کے پیر و مرشد اور آپ سے بے حد عقیدت تھی ۔ بادشاہ کے خلاف ہو گئے ۔

جب جہانگیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آپ کو رہا کر دیا گیا مگر اس نے اپنی تصنیف "توزکِ جہانگیری" میں آپ کا ذکر مغرورانہ انداز میں کیا ہے ۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ شاہی لشکر کے ساتھ رہیں اور تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھیں یہ سلسلہ تین چار سال تک قائم رہا ۔ اس سے جہانگیر کا ذہن بدل گیا ۔ اور وہ اسلام کی طرف زیادہ توجہ دینے لگا ۔

۱۶۲۴ء میں آپ حضرت سلطان الہند سید معین الدین چشتیؒ اجمیری کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے دیر تک مراقبہ میں رہے ۔ اس سفر میں حضرت خواجہ محمد ہاشمؒ

کشمی بھی ساتھ تھے۔

آپ کی تصنیفات یہ ہیں۔ مکتوبات امام ربانی۔ رسالہ در ردّ روافض۔ اثبات النبوۃ۔ رسالہ تہلیلیہ۔ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔ مبداء و معاد۔ مکاشفات غیبیہ رسالہ معارف لدنیہ۔

آپ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ کے والد حضرت شیخ عبدالاحد کو خواب آیا کہ آپ کے گھر ایک عالی مرتبت ولی اللہ تولّد ہوگا۔ حضرت خواجگی امکنگیؒ حضرت احمد جامؒ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی کی پیشگوئیاں بھی تھیں اور حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی کا جُبّہ مبارک حضرت شاہ سکندرؒ کیتھلی کے ذریعے آپ تک پہنچا۔ یہ تمام باتیں اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ آپ سرزمین ہندوستان میں ایک صحیح اسلامی حکومت قائم فرمائیں گے اور حقیقتاً ایسا ہی ہوا۔ مگر بقائے دوام کے دربار میں آپ کو مکتوبات کیوجہ سے جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔

ان مکتوبات شریفہ کے تین دفتر ہیں۔

(۱) دفتر اوّل (دار المعرفت) مرتبہ خواجہ یار محمد مدید بدخشانیؒ طالقانی یہ ۲۱۲ ہیں۔

(۲) دفترِ دوم (نور الخلائق) مرتبہ حضرت خواجہ عبدالحی حصاری شادمانی یہ ۹۹ ہیں۔

(۳) دفتر سوم (معرفت الحقائق) مرتبہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی بُرہان پوری یہ ۱۱۴ ہیں۔

یہ مکتوبات آپ نے شہنشاہ جہانگیر۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ۔ مرزا حسام الدین احمد۔ مرزا النعمان بدخشانی۔ خواجہ محمد اشرف کابلی، ملّا عبدالغفور سمرقندی۔ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی وغیرہ کے علاوہ صدر الصدور میراں صدر جہاں۔ خانِ اعظم مرزا عزیز کوکہ نواب خانِ جہاں حسین قلی بیگ۔ مرزا عبدالرحیم خانخاناں۔ نواب قلیچ خان اندجانی۔ نواب مرتضیٰ خان شیخ فرید بخاری۔ جعفر خان لودھی۔ وغیرہ کو لکھے۔

مدینۃ الاولیاء لاہور کے ان بزرگان کو خط لکھے۔

Marfat.com

شیخ محمد مکی ولد حاجی قاری موسیٰ لاہوری ۔ شیخ عبدالمجید شیخ محمد تقی لاہوری ۔ شیخ العالم مولانا حاجی محمد لاہوری ۔ ملا عبدالواحد لاہوری ۔ حافظ محمود لاہوری ۔ ملا طاہر لاہوری ۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی مدینۃ الاولیاء لاہور میں کئی مرتبہ تشریف لائے اور لوگوں کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمایا ۔ ۱۶۱۳ء میں جب آپ لاہور تشریف لائے تو سارا شہر آپ کی طرف امڈ پڑا ۔ پھر آپ نے علمائے لاہور سے ملاقاتیں کیں ۔ صوفیائے کرام کے مقابر پر حاضری دی ۔ فاتحہ خوانی کی ۔ لاہور کی یہ محافل اور مجالس اہالیانِ شہر کے لیے نعمتِ عظمیٰ سے کم نہ تھیں ۔ اہالیان لاہور نے آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ اور آپ کی ذاتِ گرامی سے ان کے قیام لاہور کے دوران بہت سے فیوض و برکات حاصل کیے ۔ اب بھی مغل پورہ ریلوے سٹیشن کے پاس مسجد نور ہے جس میں ان دونوں بزرگان نے نماز ادا کی تھی ۔

آپ کے سینکڑوں کی تعداد میں خلفائے کرام تھے جن کو آپ نے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک خلافت دے کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لیے روانہ کیا ۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں ۔ مولانا بدرالدین سرہندی مصنف حضرت اقدس حضرت میر صفر احمد رومی متوفی ۱۶۲۰ء ۔ حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری م ۱۶۴۲ء ۔ حضرت مولانا محمد ہاشم زہ کشمی برہان پوری ۔

حضرت مولانا یار محمد جدید چشتی طالقانی جامع مکتوبات شریف

حضرت شیخ محمد صادق کابلی م ۱۶۰۹ء ۔ حضرت مولانا امان اللہ لاہوری وغیرہ ۔

اس کے علاوہ آپ کے مریدین باصفا کی تعداد تو ہزاروں میں تھی جو سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی ۔

بیرون ملک شام ۔ ترکستان ۔ روم ۔ کاشغر ۔ توران ۔ بدخشاں ۔ خراسان ۔ قبچاق وغیرہ تک آپ کے خلفاء گئے

Marfat.com

اولاد پاک میں حضرت خواجہ محمد صادقؒ م ۱۶۱۶ء۔ حضرت خواجہ محمد سعیدؒ م ۱۶۵۹ء حضرت خواجہ محمد معصومؒ م ۱۶۶۸ء۔ حضرت خواجہ محمد فرخؒ م ۱۶۱۶ء۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ م ۱۶۱۶ء۔ حضرت خواجہ محمد اشرفؒ م ۱۶۱۶ء۔ حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ م ۱۶۸۴ء کے علاوہ تین صاحبزادیاں بی بی رقیہ بانو۔ بی بی اُمّ کلثوم اور بی بی خدیجہ بانو تھیں۔

۱۶۰۲ء میں آپ قیّوم اوّل بنے۔

آپ کا وصال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۶۲۴ء بروز سہ شنبہ سرہند شریف میں ہوا۔ عمر پاک ۶۳ سال پائی۔ آپ کے بھتیجے شیخ بہاؤالدین نے غسل دیا حضرت مولانا بدرؒ الدین سرہندی صاحب "حضرات القدس" پانی ڈالتے رہے آپکو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

نماز جنازہ آپ کے فرزند رشید حضرت خواجہ محمد سعیدؒ نے پڑھائی۔ مزار مبارک اس قبہ منورہ میں ہے جو آپ نے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد صادقؒ کی تربت پر تعمیر کرایا تھا۔ موجودہ مقبرہ کو حاجی سیٹھ ولی محمد و حاجی ہاشم خلف حاجی دادا ساکن دوراجی ملک کاٹھیاواڑ گجرات نے دوبارہ بنوایا ہے۔ قبہ قدیمہ کو بحال رکھ کر اس کے اوپر سنگِ مرمر کا عالیشان گنبد تعمیر کیا گیا ہے اس جدید عمارت پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے اس زمانے میں خرچ ہوئے۔ اور پانچ سال میں مکمل ہوا۔

جنوبی دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار پر انوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رحمت اللہ علیہ۔

ایں روضہ منورہ بتاریخ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء تعمیر یافت

Marfat.com

قُطب الاقطاب حضرت سیّد آدم بنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳ شعبان ۹۹۹ ہجری بروز جمعرات بوقت بعد نماز عشا قصبہ بنور میں ہوئی جو سرہند شریف سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید اسماعیل قدس سرۃ العزیز تھا۔ کسی وجہ سے انہوں نے ترک وطن کر کے بنور میں سکونت اختیار کرلی تھی۔

ایک روز تنہائی میں سوچ رہے تھے کہ میرے حصول علم کا وسیلہ کہاں سے ہو گا کہ اسی اثناء میں ہاتف غیبی نے کہا کہ اے آدم تم قرآن الحکیم کیوں نہیں پڑھتے۔ جواب دیا میں امی ہوں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ معاً ایک ہاتھ نمودار ہوا جس سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ ہاتھ آہستہ آہستہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سینہ مبارک کی طرف بڑھنے لگا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ پیچھے ہٹنے لگے مگر اس ہاتھ نے ہٹنے نہ دیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کے سینے مبارک کو مس کیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ علوم [illegible] تے جا رہے تھے اور چشم روشن میں علوم کی دولت سے نواز دیا گیا۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ علیہ روانی سے قرآن پاک پڑھنے لگے جب کہ سامنے قرآن پاک موجود نہ ہوتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے علم لدنی سے سرفراز فرمایا اور جب بھی کوئی دقیق مسئلہ درپیش ہوا تو بذریعہ الہام مدد فرمائی۔

حضرت تاج العارفین قطب الاقطاب عبدالنبی شامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ مجموعۃ الاسرار کے مکتب نمبر ۵۸ میں حضرت سید آدم بنوری قدس سرہ العزیز کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اس عالی مرتبہ کے خدمت میں جس نے وہ طریقہ احسنیہ معلوم کیا جو محبت اور محبوبیت کے درجات سے ملاقات کراتا ہے۔ اے اللہ! ہم اس کی تعریف کس طرح کریں جب کہ تو نے اسے قطب الاقطاب کے لقب سے مخاطب کیا ہے اور جو غموں کو دور کرنے والا ہے۔"

ابتداء میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فوج میں ملازم ہو گئے لیکن جلد ہی ملازمت چھوڑ کر فقراء کی خدمت اختیار کی لیکن باطنی تشفی نہ ہوئی۔ ایک روز ایک گوشہ نشین فقیر کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے فرمایا تمہارا حصہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نور اللہ مرقدہ کے پاس ہے جو کہ اس وقت تمام اولیاء امت سے افضل ہیں۔ اسی وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سرہند شریف کا رخ اختیار کیا۔ ملتان میں حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ حضرت حاجی خضر خان افغان رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہو گی۔ کچھ عرصہ ان کی خدمت اقدس میں رہے مگر وہاں تسکین خاطر نہ ہونے کی وجہ سے حاجی صاحب نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں اجمیر شریف روانہ کر دیا کیونکہ ان دنوں حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نور اللہ مرقدہ اجمیر تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو قبول فرمایا اور نسبت خاصہ کے ارتقاء سے مشرف فرمایا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اس طریقہ عالیہ میں فنا و بقا کے تمام منازل سے مشرف ہوئے ۔ "نکات الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ ہمارے ہزار سالہ سلوک سے بہتر اور افضل ہے۔ اسی نے ہمیں قرب پروردگار کے انتہائی مقام پر پہنچایا تو آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم پر رب العزت کا بہت شکر واجب ہے کہ تمہیں وہ کمالات نصیب ہوئے۔ جو اس وقت کسی کو کم ہی نصیب ہوں گے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ یہ سب کچھ جناب کی توجہ مبارک کے طفیل حاصل ہے۔ چنانچہ اجمیر شریف میں مجھے خدمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر مامور فرمایا۔ اجمیری میں حقیقت قرآنی کی بشارت عنایت فرمائی جب کہ سرہند شریف میں ۱۴ رمضان ۱۰۲۷ ہجری کو بروز پیر بوقت قبل از نماز عصر خلافت عطا کی اور آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اعظم ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد مزار پر انوار پر دو سال مقیم رہا اور عین زندگی کی ہی طرح افادہ پایا۔ آپ رحمتہ

اللہ علیہ زہد و اتقا۔ اتباع سنت اور دفع بدعت میں مشہور تھے۔ شریعت اور طریقت میں استقامت کے مقام پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے نیک اور صالح درویش پوری جمیعت اور کامل طہارت کے ساتھ لنگر تیار کرتے اور سب کو برابر تقسیم فرماتے۔

ایک مرتبہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ قحط سالی کا شکار ہو گیا تو منتظمین نے عرض کیا کہ یا حضرت جو غلہ سر دست موجود ہے چند دنوں میں ختم ہو جائے گا تو اس کے بعد خانقاہ کا کام کیسے چلے گا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے غلہ دان کے پاس لے چلو۔ وہاں پہنچ کر حکم دیا کہ غلہ دان کا منہ اوپر سے بند کر کے مٹی کا ردا چڑھا دو اور نیچے سے سوراخ کر کے غلہ نکالتے رہو اللہ تبارک و تعالیٰ برکت دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لنگر کا کام کئی ماہ تک چلتا رہا جس میں روزانہ ایک ہزار طالبین حق کے لئے کھانا تیار ہوتا تھا۔ جب نئی فصل بازار میں آگئی تو اس غلہ دان کا منہ کھولا گیا تو منتظمین یہ دیکھ کر حیران ہو گے کہ اس میں جتنا غلہ پہلے تھا اتنا ہی موجود ہے۔

نزہتہ الخواطر کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک ہزار خلفا اور چار لاکھ مرید تھے۔ جن میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ العزیز اور حضرت حاجی محمد شریف متقی شاہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ نمایاں تھے۔ جب ۱۰۵۶ھ میں لاہور تشریف لائے تو ان کے ہمراہ تقریباً ۱۲ ہزار مسلح مرید تھے جو اس منظر کو دیکھ کر حاسدون نے شاہ جہان کو خبر کر دی کہ کہیں یہ ملک پر قابض نہ ہو جائے لہٰذا بادشاہ نے اپنے مشیر نواب سعد اللہ خان کو حالات معلوم کرنے کے لئے سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا آپؒ نے اس کی کوئی تعظیم تکریم نہ کی بلکہ اس کو ترک دنیا کے متعلق چند ایک نصائح کئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہونے کی ترغیب فرمائی۔ نواب مذکورہ نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ سید صاحب اپنے خدمت کے لئے چند ایک آدمی رکھ لیں یا پھر ملک کو خیر آباد کہہ

Marfat.com

دیں۔ بادشاہ نے دوسری مرتبہ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت سید صاحب کی خدمت اقدس میں بھیجا مگر وہ قائل نہ کر سکا۔ حضرت سید صاحب نے فرمایا میں نے ان لوگوں کو جمع نہیں کیا بلکہ یہ لوگ خود بخود آئے ہیں اس لئے میں انہیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اب تم چلے جاؤ البتہ میں ملک چھوڑ جاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مریدین کے ہمراہ سفر مدینہ منورہ اختیار کیا۔

حضرت مولانا نے ناکام واپس ہو کر بادشاہ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس وقت اتفاقاً" شہزادہ عالمگیر دربار میں حاضر تھا اس نے سنا اور کہا کہ اگر حکم ہو تو میں سید صاحب کو واپس لے آؤں ۔ چنانچہ بادشاہ سے اجازت لے کر جب شہزادہ سید صاحب کے پاس پہنچا تو اس وقت پالکی میں سوار بمبئی کا عزم کئے ہوئے تھے اور ایک مجمع کثیر پالکی کے نیچے کندھا دیئے ہوئے لئے جا رہا تھا۔ شہزادہ بھی اسی میں شامل ہو گیا اور ابھی تقریباً" ۵۱ قدم ہی چلا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پالکی ٹھہرانے کا حکم دیا اور شہزادے سے ملاقات فرمائی۔ شہزادے نے واپسی کی التجا کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو قبول فرمانے کی بجائے دعا دی کہ فقیر کی پالکی کو کندھا دِئے ہوئے جتنے قدم آپ چلے ہو اللہ تبارک و تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ایک ایک سال کی حکومت تمام ہندوستان پر عنائیت فرمائے گا۔ اس کے بعد منزل کی طرف روانہ ہوئے ۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی مبارک پر لفظ "اللہ" عیاں تھا اور جب اس کا ذکر آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو اس پر بہت متغیر ہوئے اور اس کے اظہار سے منع فرمایا اور اسی وقت اپنا دست مبارک پیشانی پر پھیر دیا اور اس کے ظہور کو مخفی کر دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ اور رفقاء نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضری دی۔ اس وقت آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ عبداللہ نامی پانچ خلفاء تھے ۔روضہ اقدس کی جالی کے سامنے سب دستہ بستہ کھڑے ہوئے اور انتہائی عقیدت کے ساتھ درود و سلام کے پھول نچھاور کرنے

Marfat.com

میں مصروف ہو گئے۔ اس اثنا میں روضہ اطہر کے اندر سے ایک خوش الحان آواز آئی "عبداللہ تمہیں اجازت ہے اندر چلے آؤ"۔ اور یہ آواز تین مرتبہ سنی گئی۔ چنانچہ ہر ایک باری باری روضہ اطہر کے دروازے پر پہنچا لیکن درواز بدستور بند رہا۔ حضرت سید عبداللہ کو ہائی المعروف بہ حاجی بہادر رحمتہ اللہ علیہ پیر و مرشد کے دائیں طرف کھڑے تھے تو جب آپ رحمتہ اللہ علیہ دروازے پر پہنچے تو دروازہ فورا" کھل گیا مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ نے قدم روک لیا اور پیر و مرشد سے التجا کی کہ آپ بھی میرے ہمراہ اندر تشریف لے چلیں چنانچہ مرشد آگے آگے اور مرید پیچھے پیچھے روضہ اطہر کے اندر پہنچ گئے تو مرقد انور سے آواز آئی۔ جس کا روئے سخن پیرومرشد کی طرف تھا۔ " مرحبا! یا ولدی!" افرین میرے فرزند اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بارہ نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو روحی بیعت و فیضان باطنی سرور دو عالم حضرت محمد مصطفے صلی اللہ والہ واصحابہ وسلم سے حاصل ہوئے اور خرقے خفی و جلی ۲۵ صادر ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک ہزار خلفاء ہوئے ہیں جن میں مشہور حضرت سید عبداللہ کوہائی المعروف بہ حاجی بہادر، عبداللہ لاہوری حضرت عبداللہ کاشغر حضرت عبداللہ شاہجہان آبادی، حضرت عبداللہ فرخ آبادی، حضرت شیخ ابولفتح، حضرت میر سید علیم اللہ، حضرت شیخ نور محمد انبالوی، حضرت شیخ عبدالخالق حضوری، حضرت شیخ سعدی بلخاری لاہوری، حضرت حاجی محمد اسماعیل غوری، حضرت خواجہ یار محمد غزنوی، حضرت مولانا محمد رنگی اور حضرت مولانا گل محمد ہنساری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۹ شوال ۱۰۵۳ ہجری بروز جمعرات بوقت بعد از نماز تہجد مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک جنت البقیع میں حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں واقع ہے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۵۴ سال ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخی وصال "فخر آدم حق" شیخ زمان آدم" میں مضمر [illegible] کی تشریح حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

فخر آدم ہادی حق

ن	خ ر	آ د م	ہ ا د ی	ح ق
۸۰	۴۰۰	۲۰۴	۱۰۴	۸

۸۸۰ + ۴۵ + ۲۰ + ۱۰۸ = ۱۰۵۳

شیخ زمان آدم

ش ی خ	ز م ا ن	آ د م
۳۰۰ ۱۰ ۶۰	۷ ۴۰ ۱ ۵۰	۱ ۴ ۴۰

۹۱۰ + ۴۸ + ۴۵ = ۱۰۵۳

حضرت حاجی محمد شریف متقی رضی اللہ عنہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت با سعادت شاد آباد میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ قطب الاقطاب حضرت سید آدم بنوری قدس سرہ العزیز کے اعظم مخلصین اور اکمل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ عالم دوران اور فقیہ کامل تھے۔ صاحب تجمل وقار اور اہل فقر افتخار تھے۔ رضا توکل و تسلیم و اخلاص و تحمل میں اپنے جملہ اقران سے سابق القدام تھے اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں بے نظیر تھے آپ رحمتہ اللہ علیہ جب سے ارشاد و خلافت پر متمکن ہوئے مخلوقات کی ہدایت اور درستی میں خاص رونق و زینت ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے شیخ فرمایا کرتے تھے کہ محمد شریف میرے باغ کی رونق اور میری افتخار کے باعث ہیں۔ متقی کا لقب ایک حالت واقعہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے ملا تھا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ کے خاص اور محرم راز تھے بلکہ خلوت و جلوت سفر و حضر میں آپ کے سوا ان کا کوئی محرم راز نہ تھا اور یہی وجہ تھی کہ جس وقت حضرت سید آدم بنوری قدس سرہ العزیز نے سفر حرمین شریفین اختیار فرمایا اس وقت آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہی سلسلہ ہدایت و تلقین طالبین سپرد فرما کر اختیار فرمایا اور شیخ کی وفات کے وقت آپ

رحمتہ اللہ علیہ کے مشورہ سے دفن و کفن کا انتظام ہوا۔ اس کے بعد شیخ کی وصیت کے مطابق آپ رحمتہ اللہ علیہ نے وطن مالوف کا قصد فرمایا اور طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت فرمائی اور بے شمار مخلوقات کو درجات عالیہ تک پہنچایا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۱۰۸۳ ہجری میں ہوا اور آپ کا مزار مبارک شاہ آباد میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

حضرت حاجی محمد عبداللہ سلطانپوری رضی اللہ عنہ

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہندوستان میں ہوئی آپ رحمتہ اللہ علیہ کو خاندان چشت سے فیض باطنی حاصل تھا حضرت حاجی محمد شریف متقی شاہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ کے کامل و مکمل خلیفہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی شیخ محمد سلطانپوری حضرت سید آدم بنوری قدس سرہ العزیز کے خلیفہ تھے۔

منقول ہے کہ جب بادشاہ وقت نے بے دینوں کی محبت سے متاثر ہو کر کلمہ طیبہ کی بجائے اپنے نام کا کلمہ پڑھنے کا حکم صادر فرمایا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ جو خطاب مخدوم الملک و شیخ الاسلام میں ممتاز تھے۔ اسلامی غیرت کے جذبہ میں آکر اس کی سخت مخالفت کی اور فرمایا کہ یہ طریقہ جہنمیوں کا ہے اور کفر ہے اس بنا پر بادشاہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو ہندوستان سے نکل جانے کا حکم صادر فرمایا۔ شیخ مسجد میں تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے دوبارہ حکم دیا کہ یہ ملک میرا ہے۔ اس پر آپ رحمتہ اللہ علیہ حرمین شریف تشریف لے گئے کچھ عرصہ کے بعد حضرت سید آدم بنوری قدس سرۃ العزیز کی وفات کے بعد حب الوطنی کے باعث اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ ہندوستان واپس آگئے۔ اس وقت تک وہی بادشاہ حکمران تھا۔ کہتے ہیں کہ بحکم شاہی آپ رحمتہ اللہ علیہ کو کسی طریقہ سے زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تالیفات میں کشف الخمسہ و منہاج الدین و عفیفہ الانبیا مشہور ہیں آپ رحمتہ اللہ علیہ کا وصال شریف ۱۰۰۶ ہجری میں سلطانپور میں ہوا اور وہیں آپؒ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف بہ "باباجیؒ"

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں جالندھر ہوشیار پور شاہراہ پر ایک قصبہ شام چوراسی واقع ہے۔ یہ بستی بہت قدیم اور تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ اس کی بنیاد مہاراجہ ہرش وردھن کے عہد میں رکھی گئی۔ جس کا دورِ حکومت (۶۰۷ء — ۶۴۸ء) تک رہا۔ لیکن فی الحقیقت قصبہ شام چوراسی کی اصل وجہِ شہرت اس بنا پر ہے کہ یہ مقام تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ "باباجی" شامی صاحب کا مولود منشاء اور آخری آرامگاہ ہے۔

خاندان

حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد دیوان بوہڑہ مل بہل کھتری مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر (عہد ۱۵۵۶ء تا ۱۶۰۵ء) کے دور فرمانروائی علاقہ ہوشیار پور کے کاردار مقرر تھے اور چوراسی گاؤں کا مالیہ وصول کرکے اُسے سرہند شریف کے سرکاری خزانہ میں جمع کروایا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے دیوان صاحب کے ہاں کوئی اولادِ نرینہ نہ تھی اور یہ غم انہیں برابر کھائے جاتا تھا۔ وہ

یٰحیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

بزغ الحبیب المجتبیٰ

برگزیدہ محبوب کی روشنی

فی سحمۃ اللیل الدجیٰ

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کالشمس تشرق فی الضحیٰ

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اکثر سیاسیوں اور ہندو فقیروں سے دُعا کے طلبگار رہتے تھے۔ حسنِ اتفاق سے ایک مرتبہ موصوف سرہند شریف مالیہ جمع کروانے گئے تو بغرض زیارت حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اُس وقت حضرت مجدّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں مشغول تھے۔ سرکار مجدّدؒ کے خادم نے دیوان صاحب سے کہا کہ آپ تشریف رکھیں اور اِنتظار کریں۔ چند ثانئے کے بعد حضرت مجدّد الف ثانیؒ اپنے حجرہ مُبارک سے باہر تشریف لے آئے اور دیوان سے بکمال شفقت ملے۔ دیوان صاحب اپنی دِلی مدعا بیان بھی نہ کر پائے تھے کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک سال بعد آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ دیوان صاحب یہ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ آپؒ کے خدام حیران تھے کہ حضرت صاحب تو بادشاہ وقت سے بھی یُوں لطف و عنایت سے پیش نہیں آتے، لیکن یہ کیا کہ آپؒ خلافِ معمول ایک غیر مسلم سے یُوں ملاقی ہوئے اور اس پر خصوصی عنایت فرمائی۔ آپؒ کو بذریعہ کشف اپنے خادم کے وسوسے کا علم ہو گیا اور اِرشاد فرمایا: اِس بندے پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص کرم ہونے والا ہے اور اُس کے ہاں ایک مردِ کامل پیدا ہو گا۔

ولادت

اِس واقعہ کے ایک سال بعد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی پیش گوئی کے عین مطابق دیوان صاحب کے ہاں بروز پیر ۲۹، رمضان المبارک ۱۰۲۸ ہجری مطابق ۳۰، اگست ۱۶۱۹ء کو بیٹا پیدا ہوا۔ اُس

یٰحیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیٰ

آپؐ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدیٰ

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْبَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

ساعت تمام گھر میں ایک روشنی نمودار ہوئی۔ جس سے گوشہ گوشہ منور ہوگیا۔ نومولود نے سارا دن اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا، البتہ شام کو افطاری کے وقت دودھ پیا۔ اس طرح آپؐ نے گویا پہلا روزہ رکھا۔ جب آپؐ بڑے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے بچپن میں قوتِ گویائی عطا فرمائی تھی مگر میں نے کلام نہ کیا کہ مجھے جن یا بھوت سمجھ کر کہیں گزند نہ پہنچائیں۔ آپؐ کا ہندوانہ نام لالہ بھوپت رائے رکھا گیا۔ اُس وقت شام چوراسی میں مسلمانوں کی آبادی بہت قلیل تھی اور ہندوؤں کا بہت زور شور تھا۔

ابتدائی تعلیم

دیوان صاحب نے بیٹے کی تعلیم کے لئے ایک مسلمان اُستاد کی خدمات حاصل کیں۔ اس ذہین بچے نے سات سال کی عمر میں شیخ سعدیؒ کی گلستان ختم کر کے بوستان شروع کی۔ ایک روز دورانِ سبق جب آپؐ ان اشعار پر پہنچے ؎

خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محال است سعدی کہ راہ صفا تواں یافت جز در پئے مصطفیٰؐ

تو آپؐ کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ آپؐ کا سُکھ چین برہم ہوگیا اور کسی کام میں جی نہیں لگتا تھا۔ بالآخر آپؐ نے اپنے اُستاد سے کہا کہ مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر کے راہِ صفا دکھا دیں آپؐ

یٰحیٰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَوْمُ

وَھُوَالرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپؐ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ تُرْتَجٰی

آپؐ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپؐ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

کے اُستادِ محترم کچھ عرصہ تک ٹالتے رہے، مگر اِس ٹال مٹول سے آپؐ کے قلب کی کیفیت دِگرگوں ہونے لگی۔

قبولِ اسلام

قبولِ اسلام کے شوق نے جب آپؐ کو سخت بے چین کر دیا تو ایک رات خواب میں فخرالانبیاء رسالت مآب سرورِ کائنات رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپؐ کو بنفسِ نفیس کلمۂ طیبہ کی تلقین فرمائی۔ جب آپؐ نے اپنے استاد محترم کو یہ خوشخبری سُنائی تو وہ اِنتہائی مسرور ہوئے اور آپؐ کو مُبارک دی اور پھر آپؐ کو حضرت سیّد عبدالوہابؒ[1] قادریؒ کے پاس لے گئے۔ جنہوں نے آپؐ کو کلمۂ طیبہ پڑھایا اور دینِ اسلام کے ارکان کی تعلیم دی۔ آپؐ کا الہامی نام عبدالنّبی رکھا گیا۔

جناب عبدالنّبی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر ابتداء ہی سے کچھ ایسی کیفیت وارد ہوتی تھی جسے دیکھکر آپؐ کے اہلِ خاندان اور قصبّہ کے دیگر لوگ حیران پریشان ہو جاتے تھے۔ آپؐ کو دینِ حق کی راہ سے ہٹانے کے لئے قبیلہ والوں نے آپ پر بہت سختیاں کیں۔ مگر آپؐ نے انہیں بخوشی برداشت کیا۔ لیکن راہِ حق سے ہرگز نہ ہٹے۔ جب آپؐ کے مسلمان ہونے کی خبر آپؐ کے خسرلالہ راماں مل کوہلی جو سری گوبند پور کے رہنے والے تھے تو انہوں نے اپنے داماد کو ترکِ اسلام

[1] آپؒ حضرت جان محمد حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں اور آپ کا مزار مُبارک گڑھی شاہو لاہور میں واقع ہے۔

Marfat.com

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

عَشِقَ الْاِلٰہَ لِوَجْہِہٖ

آپؒ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

انسانی عقلیں آپؒ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپؒ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!

کی تاکید و نصیحت کی۔ آپؒ نے جواباً یہ دوہا لکھ بھیجا۔

تھالی بھن رکابی تے چونکا بھن سیت
آکھیں سُوہرے رامے نوں ساڈی اللہ نال پریت

بیعت

ایک روز کسی بات پر خفا ہو کر آپؒ کے والد مارنے کے لئے اُٹھے، لیکن آپؒ بھاگ اُٹھے، گھر چھوڑا اور شام چوراسی کو خیرباد کہا۔ چلتے چلاتے سُلطان پور لودھی (ضلع کپورتھلہ) مشرقی پنجاب کے نواح میں پہنچے تھے کہ وہاں کے ایک مردِ کامل پیر طریقت حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (جو پالکی میں سوار شہر سے کہیں باہر جا رہے تھے) کو رُوحانی طور سے آپؒ کی آمد کی اطلاع ہوئی، انہوں نے کہاروں کو پالکی ٹھہرانے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ "وہ ایک مردِ خدا آ رہا ہے" تھوڑی دیر بعد سامنے سے گرد اڑتی دکھائی دی اور چند ساعت بعد عبدالنبی صاحبؒ موجود تھے حاجی صاحبؒ پکار اُٹھے کہ یا اللہ کا پیارا بندہ آگیا ہے۔ آپؒ نے حاجی صاحبؒ کو سلام عرض کیا اور اُن کے ہمراہ سُلطان پور چلے آئے۔ سُلطان پور لودھی اُس زمانہ میں علومِ اسلامی کا ایک بڑا مرکز تھا۔ مسلم سلاطین کے عہد میں ایک بارونق شہر تھا۔ شہزادہ، داراشکوہ، اورنگ زیب عالمگیر اور دیگر کئی ایک مغل شہزادوں کی ابتدائی اسلامی تعلیم یہیں ہوئی تھی۔

Marfat.com

یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَیُّوْمُ

نَطَقَ الْحَجَرُ لِکَلَامِہٖ

پتھر آپؐ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپؐ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپؐ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی (مگر آپؐ نے منظور نہ فرمائی)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو !!

شیخ عبدالنبی صاحبؒ کا باطن تو پیدائش کے وقت سے ہی انوارِ الٰہی سے روشن تھا۔ لیکن علوم ظاہری کی تکمیل آپؒ نے حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ صحبت سے بہم پہنچائی۔ حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہو گئے۔ حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ آپؒ پر خصوصی توجہ فرماتے اور بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے، لیکن آپ کو خرقۂ خلافت اپنے پیر بھائی قطب عالم حضرت حاجی سیّد محمدؒ طاہر عالم پوریؒ سے حاصل ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپؒ کے پیر و مرشد حاجی محمد عبداللہ قطبُ الاقطاب حضرت سیّد آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، لیکن خرقۂ خلافت انہیں اپنے پیر بھائی غوثِ زمان حضرت حاجی محمد شریف مُنتقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ یاد رہے کہ حضرت سیّد آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ براہِ راست حضرت مُجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور آپؒ کے خلیفہ اول تھے۔

پیر و مرشد قطبِ عالم حضرت حاجی سیّد محمدؒ طاہر عالمپوریؒ کے اجمالی حالات

موصوف کا سادات کابل کے ایک معزز خاندان سے تعلق تھا۔ آپؒ کے والد ماجد صاحب مرتبہ بزرگ تھے۔ اُن کا اسمِ گرامی سیّد عبدالرحمٰن تھا۔ پیشہ گھوڑوں کی سوداگری تھا۔ ایک بار کابل سے دہلی گئے اور ایک مجذوب کا شہرہ سُن کر اُسے ملنے گئے۔ وہ مجذوب ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا تھا اور کسی پر مُلتفت نہ ہوتا تھا۔ مگر آپؒ کو دیکھتے ہی اس نے عارفانہ انداز میں گفتگو

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَلِہَ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ

تعریف کرنے والا آپؐ کی مدح پر عاشق ہے

کُلُّ الْمَدِیْحِ بِوَصْفِہٖ

مدح آپؐ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِہٖ لَاَلَا الْمَلَا

آپؐ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر دُرود اور سلام بھیجو !!

کی اور فرمایا کہ بے ثبات دُنیا کے کس دھندے میں لگے ہوئے ہو۔ مجذوبانہ کیفیت کا اثر آپؒ کی طبع پر ایسا پڑا کہ آپؒ نے فوراً اپنا سارا مال ومتاع فی سبیل اللہ غربا میں تقسیم کر دیا۔ آپؒ نے بارہ برس دہلی میں قیام فرمایا اور خدمتِ خلق میں مصروف رہے۔ چنانچہ لوگوں کو پانی پلانے، مفت کپڑے دھونے اور خط بنانے کی خدمات انجام دیتے رہے۔

ایک روز آپؒ دہلی کے ایک دروازے پر بڑے اُداس کھڑے تھے کہ یکایک ایک درویش نے آپؒ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: یا شیخ! "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" اور فرمایا کہ آپ کڑی شریف میں تشریف لے جاویں۔ وہاں ایک شخص شاہ محمد نامی طریقہ نقشبندیہ میں درجہ کمال رکھتا ہے آپ کا مہرۂ فیض اُن کے ہاں ہے۔ سیّد محمد طاہر عالمپوریؒ یہ خوشخبری سُن کر بہت خُوش ہوئے اور جانب مقصود روانہ ہوئے۔

جب آپ وہاں پہنچے تو وہی صورت درویش وہاں موجود تھے۔ جنہوں نے آپ کو کڑی شریف پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اِس کرامت کو دیکھ کر آپؒ کی ارادت، صدق وعقیدت میں تبدیل ہو گئی اور فوراً بیعت کے لئے درخواست کی جو کہ منظور ہو گئی۔ حضرت شاہ محمدؒ نے آپؒ کو حکم دیا کہ ہماری مسجد میں پانی کے گھڑے بھر بھر کر دریائے بیاس سے لا کر نمازیوں کے وضو کے واسطے پانی موجود رکھا کرو، لہٰذا آپؒ ہر روز اپنے سر مُبارک پر ایک سو چالیس گھڑے پانی کے لایا کرتے تھے اِسی

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپؒ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپؒ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپؒ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!

طرح چھ سال گزارے۔ گھڑے اٹھاتے اٹھاتے آپؒ کے سر مبارک میں زخم ہو گئے اور کیڑے پڑ گئے۔ ایک دن اتفاق سے پاؤں پھسل گیا اور گھڑا گر کر ٹوٹ گیا اور سر مبارک سے ایک کیڑا بھی زمین پر گر پڑا۔ آپؒ نے فوراً اُسے اٹھا کر سر مبارک پر رکھ لیا اور فرمایا کہ میں تو بے وطن ہوں تو کیوں بے گھر ہو رہا ہے۔ گویا آپؒ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی سُنّت ادا کر دی۔ جب یہ معاملہ آپؒ کے پیر و مرشد کو معلوم ہوا تو آپؒ نے حضرت شیخ العالمؒ کے سر مبارک پر اپنا لعاب لگایا۔ جس سے آپؒ کا سر مبارک فوراً ٹھیک ہو گیا اور فرمایا کہ اب آپؒ مجھے وضو کرایا کریں اور دریا سے پانی لانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد آپؒ کو حکم ملا کہ اب آپؒ حضرت محمد شریف متقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ جب آپ شاہ آباد کے قصد سے روانہ ہوئے۔ اتفاقاً راستہ میں سلطان پور سے گزر ہوا۔ اُن دِنوں میں حضرت محمد شریف متقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دستار خلافت و اجازت عطا فرما کر اپنا مجاز بنا کر سلطان پور میں بھیج دیا تھا، چنانچہ آپؒ نے باقی ماندہ رُوحانی تربیت حضرت حاجی عبداللہؒ سے حاصل کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ حضرت حاجی عبداللہؒ بعد میں شاہ جہان کے زمانے (۱۶۲۷ء ـــ ۱۶۵۶ء) میں صدر الصدور کے عہدے پر متمکن ہوئے۔

حضرت قطب عالم حاجی سیّد محمد طاہرؒ جب حج سے واپس تشریف لائے تو شاہ عالم

یٰحیّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یٰقیوم

وَلَكُمْ بِهٖ مِنْ حُجَّةٍ

ہمارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّوْرِ جَالِي ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِي الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

(۱۷۰۷ء — ۱۷۱۲ء) نے آپؒ کا استقبال کیا اور آپؒ سے "القارعتہ ما القارعہ" کا مطلب پوچھا۔ آپؒ نے فرمایا کیا اس کا مطلب بیان کر دوں یا کہ مشاہدہ کرا دوں۔ بادشاہ بہت حیران ہوا، وہ جانتا تھا کہ آپ اُمّی ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر مشاہدہ ہو جائے، تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ آپؒ نے اس آیتِ کریمہ کا بادشاہ کو مشاہدہ کرا دیا اور وہ آپؒ کا بے حد معتقد ہو گیا۔

آپؒ کا وصال بروز منگل ۱۷، جمادی الاوّل ۱۱۱۹ھ مطابق ۵، اگست ۱۷۰۷ء کو عالمپور میں ہوا، وہیں آپؒ کا مزار مُبارک ہے۔ آپؒ نے سن ہجری کے مطابق ۱۱۸ سال عمر پائی۔

قُطبِ عالم شیخ سیّد محمّد طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے تین روز قبل حضرت تاجُ العارفین کو کسی کام سے روانہ کر دیا تھا، کیونکہ آپؒ کو معلوم تھا کہ حضرت تاجُ العارفین صدمہ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ آپؒ نے وصال سے قبل ایک مرید سے پانی منگوایا اور اس پر دَم کر کے اُسے دیا کہ یہ شیخ عبدالنّبی کو دے دینا۔ پھر ایک خادم کو اپنا عمامہ اور دوسرے کو کُرتہ دے کر تاکید کی کہ یہ شیخ عبدالنّبی کی امانت ہیں، اُنہیں دے دی جائیں۔ اُس کے بعد آپؒ واصل بحق ہو گئے۔

حضرت عبدالنّبی رحمۃ اللہ علیہ کو واپسی پر یہ امانتیں ملیں، لیکن مرشد کی جدائی سے آپؒ بہت ملول ہوئے۔ آپؒ نے مرشد کا دم کیا ہوا پانی علیحدگی میں جا کر پیا تو فوراً آپؒ پر نئے نئے اسرار و

Marfat.com

یٰحیّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

رموزِ روحانی کھلنے لگے۔ دستارِ مبارک اور کرتے کی بابت حضرت سید حاجی محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائش کی۔ آپؒ نے دونوں چیزیں انہیں پیش کر دیں۔ لیکن شیخ موسیٰؒ وہ بارِ امانت نہ اٹھا پائے۔ چنانچہ ہر دو تبرکات لوٹا دیئے گئے۔

مغل شہنشاہ شاہ عالم اوّل نے حضرت شیخ العالمؒ کو دہلی میں طلب کیا، لیکن بادشاہ کے اہلکار کے وہاں پہنچنے سے تین روز قبل اُن کا انتقال ہو گیا تھا، چنانچہ اُن کی جگہ حاجی فیروز شاہؒ دہلی گئے اور بادشاہ سے ملاقات کی۔ آپؒ نے بادشاہ کو بہت سے نصائح فرمائیں اور اُسے روحانی توجّہ اور دعائیں دیں۔ دوسری بار جب آپؒ دہلی گئے تو آپؒ نے ایک نہایت مشکل فقہی مسئلہ کو حل فرمایا۔ جو کچھ عرصہ سے بادشاہ اور علماء کے مابین اختلاف باعث تھا۔ کئی علمائے حق کو آپؒ کے وسیلہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ بادشاہ نے خانقاہی مصارف وغیرہ کے لئے آپؒ کو جاگیر پیش کی، لیکن آپؒ نے قبول نہ کیا۔ جب بادشاہ نے اِصرار کیا تو آپ نے بدیں شرط قبول کیا کہ صاحبزادہ حضرت محمد موسیٰ، حضرت تاج العارفین و حضرت حاجی محمد اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام جاگیر دے دی جائے اور اُس میں سے کچھ حصہ لے لیں گے۔

Marfat.com

یٰحَیُّ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰقَیُّوْمُ

شَقَّ الْقَمَرُ بِمَرَامِہٖ

آپؐ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَآءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپؐ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپؐ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو !!

آپؒ کا فنافی الشیخ کا درجہ

حضرت تاج العارفینؒ رحمۃ اللہ علیہ نے تزکیہ نفس کی خاطر ریاضت و عبادت کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کو بھی مقدم رکھتے، چنانچہ آپؒ مساجد کے وضو خانوں میں پانی بھرتے اور کئی ایک مزدوروں کے کام میں مدد کر دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ عوام کی بہبود کے لئے کئی ایک ایسے جسمانی مشقت والے کام سرانجام دیتے کہ جن سے عالم اور پیر لوگ عموماً احتراز کرتے اور عار سمجھتے

حضرت تاج العارفینؒ ہمیشہ اپنے آپ کو فقیر ہی نہیں بلکہ حقیر لکھا کرتے تھے۔ نقل ہے کہ آپؒ نے روحانیت کی ایک لاکھ چالیس ہزار منزلیں طے کر کے فنافی الشیخ کا درجہ حاصل کیا۔ اس ضمن میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "عین الفقر" میں رقم طراز ہیں کہ فقر کے ستر ہزار مقامات ہیں۔ فقیر جب تک ان مقامات کو طے نہیں کر لیتا فقر کا (روحانی) نظارہ نہ خود کر سکتا ہے نہ دوسروں کو دکھا سکتا ہے۔ اُسے فقیر کہنا ہی غلط ہے درحقیقت وہ فقیر نہیں، بلکہ صرف اپنے نفس کے لئے فقیر بنا ہوتا ہے نہ کہ خدا کے لئے اور جب فقیر ان تمام مقامات سے گزر کر عرش تک رسائی پاتا ہے تو اُسے افراد کی اور ان کے مراتب کی

Marfat.com

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنے کے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اصطلاح سُلوک میں کامل فقیر اُسے کہتے ہیں کہ جو عرش و کُرسی سے بھی گزر جاتا ہے۔ اُس کا مقام کسی کے فہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا، بلکہ وہ سرّ ہوتا ہے۔ عبد و معبُود کے درمیان، جس کا کشف کسی بشر سے ممکن نہیں، مگر خدا تعالیٰ عالمِ مطلق ہے۔ جس پر چاہے۔ یہ راز ظاہر کر سکتا ہے۔

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے اپنے مرشدِ اول سُلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سُلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کیں۔ لیکن آپؒ نے زیادہ مدت عالمپور میں قطبِ عالم حضرت سیّد حاجی محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں بسر کی۔ آپؒ نے اپنے پیر و مُرشد کی جس طرح خدمت کی، اس کا صلہ یہ ملا کہ آپؒ کو اعلےٰ کمالاتِ باطنی حاصل ہوئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے فضل و کرم سے علم و معرفت کے دروازے کھول دیئے تھے اور علمِ لُدنّی عطا فرمایا۔

حضرت عبداللہ کوہائیؒ المعروف بہ حضرت حاجی بہادرؒ سے ملاقات

حضرتِ تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ قطبُ الاقطاب حضرت حاجی بہادر کوہائیؒ قدس سرہٗ لاہور تشریف لے

Marfat.com

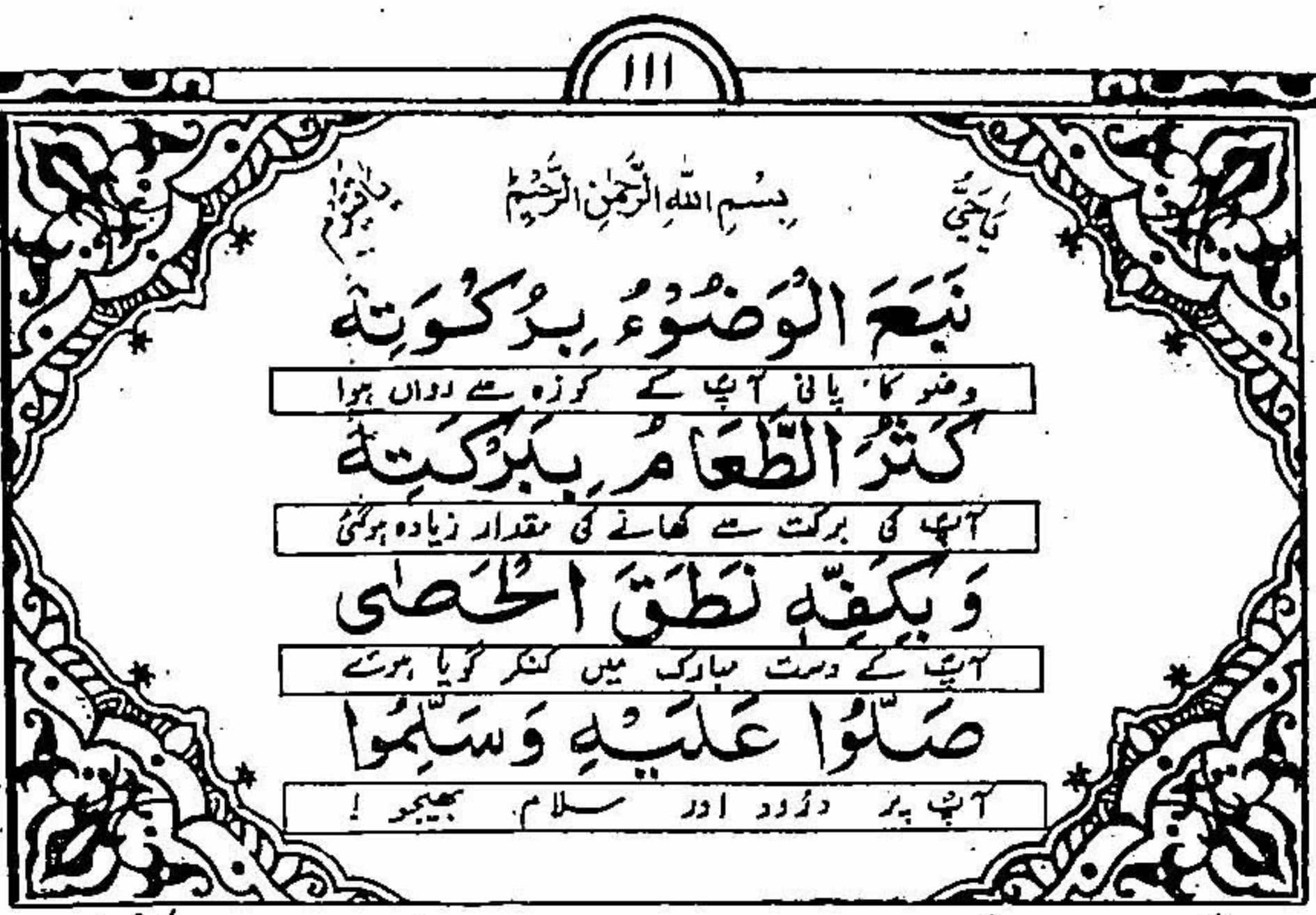

گئے اور متواتر پانچ ماہ وہاں پر قیام فرمایا۔ اِس عرصہ میں مقامی عوام وطلباء کو رُشد وہدائیت کرنے میں آپؒ مصروف تھے۔ جس وقت آپؒ اپنے وطن واپس جانے کی تیاری کرنے لگے تو لاہور کے بلند پایۂ علماء اور عارفین جنہیں ظاہری اور باطنی علوم میں کمالِ دسترس تھی، سب یک جا ہو کر وفد کی صورت میں صاحبِ خدا بینؒ سے ملے اور آپؒ سے عرض کیا کہ آپؒ مہربانی کر کے اِستفادہ کے لئے علم التصوّف وعلمِ لُدنّی کے معارف وحقائق ایسی جامع ومختصر عبارت میں بیان کر دیں، جس طرح کہ " اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ "، کی سورۃ قرآن مجید میں مختصر اور جامع ہے۔ یہ سُن کر آپؒ نے خاموشی سادھ لی، تھوڑی دیر کے لئے سر مُبارک گریبان میں ڈالا اور سوچ میں پڑ گئے۔ اس کے بعد سر مبارک اُٹھایا اور پاکیزہ کلمات ارشاد فرمائے۔ جنہیں حاضرین نے قلم بند کر لئے:

"اِنْ نَظْرُ الْعَارِفِ بَعْدَ الظُّہُوْرِ عِلْمِ لَدُنِّیٍّ اِلَّا صَلِّ عَلٰی وَجْمِعِیْنِ اَلَادَّلُّ اِلَی الذَّاتِ بِالْحُضُوْرِ فِیْہِ۔ اَلْحُضُوْرُ تَجَلُّوْا اَلْمُحْضَ تَعَلُّقُ الْمَعْلُوْمِ وَالثَّانِیْ اِلَی الصِّفَاتِ مَعَ الْکَمَالَاتِ وَمُقْتَضَیَاتُہَا یَتَعَلَّقُ الْمَعْلُوْمِ بِلَاکَیْفِیَّتِہٖ بِنَفْسِ حَضُوْرِ الْعِلْمِ وَعِلْمِ الْحُضُوْرِیْ وَبِکَیْفِیَّتِہٖ وَبِظُہُوْرِ عِلْمِ

یا حَیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ

آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں رہتیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ

دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوتے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی

آپ کی دُعا سے نابینائی دور ہوتی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

الحَضُوْرِیُ فِیْ مَرَاتِبِ عِلْمِ الْحَصُوْلِیْ بِالْعُرْفَانِ لِلْعِرْفَانِ

ترجمہ: عارف کی نظر صحیح علم لدنی کے حاصل ہونے کے بعد دو چیزوں پر ٹھہر جاتی ہے۔ پہلی کیفیت تو اس کی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کا دھیان حضوری کی کیفیت کے ساتھ جما رہتا ہے اور اُسے یہ حضوری محض اللہ تعالےٰ کے علم کی وجہ سے ہی حاصل ہو جاتی ہے یعنی مشاہدہ کے لئے علم سبب بن جاتا ہے اور عارف کی دوسری نظر اللہ تعالیٰ کی صفات و کمالات اور اُن کے تقاضوں (یعنی صفات سے جو ظہور پذیر ہوتا ہے) پر جمی رہتی ہے اور یہ نظر صفات کے صرف علم کی وجہ سے ہی حاصل ہو جاتی ہے اور علم حضوری یعنی مشاہداتِ ربانی کے علم کا حصول بھی کسی علوم کی طرح درجہ بدرجہ ہوتا ہے، لیکن اس میں معرفت معرفت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں کسب کا دخل نہیں ہوتا۔

میرے بھائیو! حق تعالیٰ جل جلالہٗ اپنے خاص دوستوں کو علم لدنی عطا کرتا ہے۔ اس وسیع علم کے مقابلہ میں علماء کے ظاہری کتابی علم کی حیثیت ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابل میں قطرہ۔

پیر و مُرشد کی پیش گوئی

ایک مرتبہ آپؒ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ بیٹا عبدالنبی مجھے اُس روز خوشی ہوگی کہ جب تمہاری

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ ثَنَاءً

خدا کی قسم میں آپؐ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلُہٗ مِنْ رَّبِّنَا

جو ہمارے رب نے آپؐ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کر سکتا

فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپؐ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

خانقاہ میں سے مجھے دھکے ملیں گے۔ آپؒ معروض ہوئے کہ یہ بات تصوّر میں بھی نہیں آسکتی۔ چند روز گزرے کہ موضع شام چوراسی میں شہزادہ معظم بیگ کا وُرود ہوا اور وہ شیخ عبدالنبیؒ کی درگاہ پر برائے ملاقات گیا۔ اِسی دوران حضرت قطبِ عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں پہنچے تو پہرہ داروں نے آپؒ کو معمولی فقیر سمجھ کر دھکے دے باہر کیا۔ آپ قصبّہ کے باہر ندی کنارے ایک تکیہ میں فروکش ہوگئے اور شیخ عبدالنبی شامیؒ کو ایک آدمی کے ذریعہ اطلاع کرائی۔ حضرت شامیؒ اُسی دم ننگے پاؤں چل پڑے۔ بڑی عزت و تکریم سے قطبِ عالم کو آستانہ پر لائے۔ شہزادہ اور دیگر اہلکاروں نے آپؒ کو تعظیم دی۔ حضرت شامیؒ کثیر دعاؤں سے نوازے گئے اور قطبِ عالم کی پیشگوئی بھی یوں پوری ہوگئی۔

آپؒ کے خلیفہ مولانا شہر یارؒ کی لاہور بدری

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لاتے تو اپنے خلیفہ حضرت مولانا شہر یارؒ کے پاس مسجد چینیاں والی میں قیام فرماتے۔ حضرت مولانا شہر یارؒ کو بادشاہ احمد شاہ ابدالی نے شہر بدر کر دیا تھا، کیونکہ حضرت شہر یارؒ نے اپنے شاگرد مولانا محمد صدیقؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "دو بیٹے! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کون سا ظلم ہے جو ان حملہ آور پٹھانوں نے اہلِ لاہور پر روا نہیں رکھا۔ انہوں نے امن پسند شہریوں پر جبر و تشدّد کی انتہا کر دی ہے۔ کئی مرتبہ بادشاہ سے فریاد

Marfat.com

یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

أَنَا كَيْفَ أَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا

کیونکر ادا کرسکوں

أَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالْلَّدَى

آپ اپنی فنا فی منی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!!

کی گئی، مگر اُس نے کوئی تدارک نہ کیا، نہ سپاہیوں کا ہاتھ روکا، نہ سرداروں کو سرزنش کی، اسلام ایسے بادشاہ کو عادل کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔" آپؒ کے یہ الفاظ سُن کر گرد و پیش کھڑے ہوئے لوگ تھرّا اُٹھے۔ احمد شاہ ابدالی نے آپؒ کو خاموش کرنا چاہا، مگر آپؒ نے سلسلۂ کلام جاری رکھا، آخر احمد شاہ ابدالی نے کہا! حضرت آپ کس کے بارے میں اور کس کے سامنے باتیں کر رہے ہیں؟ مولانا شہر یارؒ نے فرمایا! میں خوب جانتا ہوں کہ میرا مخاطب احمد شاہ ابدالی ہے۔ احمد شاہ نے کہا۔ اس گفتگو کا انجام بھی آپؒ کو معلوم ہے تو مولانا نے فرمایا: ہاں شہادت یا جلا وطنی، مگر میں دونوں کے لئے تیار ہوں۔ لہٰذا آپؒ کو احمد شاہ ابدالی نے جلا وطن کر دیا اور مولانا نے ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں یہ ذِکر کر دینا ضروری ہے۔ مولانا محمد صدیقؒ نے مسجد وزیر خان میں نماز عید کے خطبہ کے دوران احمد شاہ ابدالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے سُلطان العادل کہا تھا۔ جس پر حضرت مولاناؒ نے احتجاج کیا اور ملک بدر ہوئے۔ یہ سب کچھ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا کہ حق بات کہہ دی جائے خواہ اس سے بادشاہ ہی کیوں نہ ناراض ہو۔

شادی مُبارک

آپؒ کی شادی موضع سری گوبند پور ضلع امرتسر (بھارت) میں ہوئی تھی۔ سسرال کا

یٰحیی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے پرسے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہوئے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

تعلق بیدی کھتری قبیلہ سے تھا۔ جب دوبارہ آپؐ نے شام چوراسی سکونت اختیار کی تو اپنے بیوی بچوں کو لینے کے لئے سری گوبند پور تشریف لے گئے اور وہاں ایک مسجد میں قیام کیا۔ یہ مسجد دریائے بیاس کے راستہ میں واقع تھی۔ یہاں سے اہلِ ہنود کی عورتیں دریائے بیاس پر نہانے دھونے کے لئے گزرتی تھیں۔ کئی عورتوں نے آپؐ کو پہچان کر آپؐ کے سسرال کے ہاں خبر کر دی۔ خود آپؐ نے بھی اپنی بیوی کو اپنی آمد کی اطلاع کر دی۔ وہ اپنے ماں باپ سے چوری آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ رہنے کا ارادہ ہے تو مسلمان ہو جاؤ۔ وہ رضا مند ہو گئی۔ دونوں بیٹے اور آپ کی زوجہ اپنے زیورات سمیت اگلے روز حاضر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ زیورات لانے کی ضرورت نہیں، والدین کے ہاں چھوڑ آؤ۔ جب آپؐ اپنی بیوی بمعہ بچوں کے ہمراہ دریا کے کنارے پہنچے تو اُس وقت کوئی کشتی وہاں موجود نہ تھی۔ آپؐ ابھی انتظار کر رہے تھے کہ آپؐ کے سسرال والے بہت سے مسلح لوگوں کی معیت میں آتے دکھائی دیئے۔ آپؐ نے اپنا مصلّا پانی پر بچھا دیا اور اُس پر بیٹھ کر بمعہ بیوی بچوں دریائے بیاس عبور کر گئے۔ یہ کرامت دیکھ کر سب موجود لوگ ٹھٹک گئے اور اُن میں سے اکثر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپؐ بخریت شام چوراسی پہنچے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ یا قیوم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ هِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

پیر و مرشد کے ساتھ ہمسفری

ایک مرتبہ شیخ عبدالنبی صاحبؒ کے پیر و مرشد شام چوراسی تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارا ارادہ ہندوستان کی طرف جانے کا ہے۔ آپؒ نے اس سفر میں معیّت کی سعادت حاصل کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ دونوں بزرگ تبلیغ حق کے لئے روانہ ہوگئے اور یہ عرصہ تقریباً بارہ برس محیط رہا۔ اس تمام عرصہ میں آپؒ نے نہ تو بیوی بچوں کو یاد کیا اور نہ ہی آپؒ کو وطن سے جدائی کی پریشانی ہوئی۔ اس طرح آپؒ نے سنّت ابراہیمی بھی ادا کر دی، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہؓ اور فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے عرصہ بارہ سال علیحدہ رہے۔ پورے بارہ سال کا عرصہ گزرنے پر واپسی ہوئی تو آپ بمعہ پیر و مرشد کے شام چوراسی پہنچے بارہ سال بعد خالی ہاتھ گھر آئے۔ اگر خود اکیلے ہوتے تو پڑھ کر سو جاتے، مگر ساتھ پیر و مرشد بھی تھے۔ اُن کی خدمت و آسائش اور خاطر و مدارت کا فکر دامن گیر ہوا، اور جب آپؒ نے اپنا قدم مبارک گھر کی دہلیز پر رکھا تو اندر سے آپؒ کی بیوی صاحبہ فوراً تعظیم کے لئے کھڑی ہوگئیں اور چہرہ مبارک سے اندازہ کر گئیں کہ طبیعت میں ملال ہے۔ آخر کار زوجہ سے ذکر کیا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں اور ہمراہ پیر و مرشد ہیں۔ بیوی نے فوراً ایک روپیہ پیش کیا اور کہا جو چاہو حضرت کے واسطے لے آؤ۔ آپؒ نے پوچھا تمہارے پاس یہ روپیہ کہاں سے آیا۔ بیوی نے عرض

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یَا اٰلَ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَةِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسول علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کیا کہ آپؒ نے اپنا سکہ پہچانا نہیں۔ یہ وہ روپیہ ہے جو آپؒ سفر پر جاتے وقت مجھے خرچ کے لئے دے گئے تھے۔ آپؒ اس پر بہت حیران ہوئے اور دل ہی دل میں بیوی کے ایثار پر بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ ایک مُکلّف کھانا تیار کروایا اور اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؒ نے اپنی بیوی صاحبہ سے پوچھا کہ میرے بعد گزارہ کیسے چلتا رہا تو بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ برخوردار عبدالواحد باہر سے لکڑیاں لے آیا کرتا تھا اور برخوردار عبدالحق گھاس لے آتا تھا۔ وہ بازار میں دو چار آنے کا فروخت ہو جاتا تھا۔ بس اس طرح ہم نے بارہ سال ختم کر دیئے۔ آپؒ یہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور اپنے پیر و مرشد سے بھی ان واقعات کا ذکر کیا۔ جس پر شیخ العالمؒ بہت خوش ہوئے اور بیوی صاحبہ کے لئے دُعا فرمائی اور ساتھ ہی حضرت تاج العارفین کے حق میں ترقی دولت و نعمت دین و دنیا کی دعا فرمائی۔

(۱) تذکار مقدّس حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ

فخر الانبیاء رسالت مآب سرورِ کائنات رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کو عالمِ رؤیا میں بنفسِ نفیس کلمہ طیبہ کی تلقین فرمائی اور آپ کے اُستاد مخدوم کو بھی خواب میں ارشاد فرمایا بلکہ تاکید فرمائی۔ اُس وقت آپؒ کی عمر مُبارک سات سال تھی۔

تذکرۃ المشائخ قادریہ میں جناب محمد دین کلیم صاحب صفحہ ۱۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

فَتَحَدِّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتٰی

اے نوجوا میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

ابوالفرح حضرت سید محمد فاضل الدین شاہ صاحبؒ قادری بٹالوی کے ایک مرید خلیفہ شیخ نصیر الحق تھے۔ ایک شخص شام چوراسی سے بٹالہ گیا ہوا تھا۔ شیخ نصیر الحق نے اُس سے دریافت کیا کہ کیوں بھئی عبدالنبی راضی ہے، اُس نے گویا آپؒ کے نام مُبارک کو بے ادبی سے ذکر کیا۔ اُسی رات جناب رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُسی کے پیر ابوالفرح حضرت سیّد مُحمّد فاضل الدین شاہ صاحبؒ قادری بٹالوی کی معرفت اُسی پر عتاب فرمایا کہ تاجُ العارفین اپنے وقت کے قُطب ہیں۔ اُن کا نام بے ادبی سے کیوں لیا گیا؟ جب یہ خبر شیخ نصیر الحق تک پہنچی تو اُنہوں نے اِس امر کی معافی چاہنے کے واسطے شام چوراسی آنے کا قصد فرمایا مگر وہ ڈرتے تھے کہ میں اکیلا نہ جاؤں۔ میں اپنے پیر و مرشد کو اپنے ہمراہ رتھ میں سوار کرا کے شام چوراسی لے کر پہنچے اور جب تاجُ العارفینؒ کو اُن کے کی اطلاع ملی تو آپؒ نے ان کا خاص طور سے اِستقبال فرمایا اور ابوالفرح حضرت سیّد مُحمّدؒ فاضل الدین شاہؒ سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا اور ساتھ ہی اُسی وقت یہ فرمایا کہ آپ حضرات نے کیوں تکلیف کی میں نے تو اُسی وقت معاف کر دیا تھا۔

(۲) حضرت خواجہ خضر علیہ السّلام کا واقعہ

آپؒ کے خادموں میں سے ایک خادم حضرت حافظ مُحمّد مُکمّل ستکوہیؒ بھی تھے جنہوں نے حضرت تاجُ العارفین کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت! خواجہ خضر علیہ السّلام کو بعض لوگ نبی

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

ذِکْرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیْرُہٗ

آپؐ کے در کے گدا عبدالنبیؒ نے

عَبْدُ النَّبِی مُعَطِّرُہٗ

جو آپؐ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِیْ کُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسٰی

تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

کہتے ہیں اور یہ کہ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور بعضوں کا قول ہے کہ اِن کا انتقال ہو گیا ہے

میرا دِل چاہتا ہے کہ آپؒ کے طفیل اُن کی زیارت کروں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اول تو یہ امر مقاصد میں سے نہیں، لیکن اگر اشتیاق زیارت حد درجہ ہے تو فلاں دُعا ایک ہفتہ تک ندی کے کنارے بیٹھ کر پڑھا کرو۔ ساتویں روز ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دورانِ ملاقات حضرت خضر علیہ السّلام نے حافظ صاحب سے فرمایا! کہ "حافظ تم نے ہماری زیارت کا شوق کیوں کیا! کیا تمہارا پیر ہم سے کم ہے" حافظ صاحب یہ کلام سُن کر بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آئی تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت تاجُ العارفین کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت، خواجہ خضر علیہ السّلام کی زیارت ہوئی، لیکن وہ عام لباس میں تھے۔ اُن کی اصل ہئیت اور نورانیت کیا ہے۔ اُس سے میں محروم رہا۔ جواباً ارشاد کیا کہ تم اُن کو اُس حالت میں دیکھنے کی کہاں تاب رکھتے تھے۔ صورت مثال میں دیکھکر تو تم بے ہوش ہو گئے۔

حافظ صاحب موصوف نے حضرت شیخ عبدالنبیؒ کے مکتوبات شریف کی کتابت کی اور پھر کتابی شکل میں آپؒ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور اُسے "مجموعۃ الاسرار" کے نام سے موسوم کیا۔

(۳) سلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سلطانپوریؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ محمد بٹالوی سلسلۃ اولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب قطبِ عالم حضرت حاجی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی

محبوب کی روشنی

فِیْ سُحْمَةِ اللَّیْلِ الدُّجٰی

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

سید محمد طاہر عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا، فانی سے تشریف لے گئے تو آپؒ کے صاحبزادے حضرت محمد موسیٰؒ مہمانوں کی آمد و رفت سے قرض دار ہو گئے تو صاحبزادہ نے حضرت تاج العارفینؒ کو ساتھ لے کر لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں عقیدتمندوں کے ہاں بطور مہمان رہے دورانِ سفر بہت فتوحات حاصل ہوئیں۔ جو مجموعی طور سے تین لاکھ روپے تھی۔ واپسی پر آپؒ نے تمام قرضداروں کا حساب بے باک کیا۔ اس واقعہ کا علم جب سلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سلطان پوریؒ کو ہوا۔ تو آپ نے حضرت تاج العارفینؒ کو ایک خط تحریر کیا اور فرمایا کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف راغب نہیں ہونا چاہیئے۔ فقیروں کو امراء اور اہل ثروت کے دروازے پر نہیں جانا چاہیئے۔ آپؒ نے جواباً تحریر فرمایا کہ حضرت قبلہ۔ بندگانِ سلامت! یہ فقیر اس معاملہ میں بے اختیار اور مجبور تھا کیونکہ خود جناب نے ہی اس خاکسار کی رسّی حضرت سید محمد موسیٰ قلندر کے ہاتھ دے رکھی ہے۔ مجھ غریب کو وہ جس جس طرف کھینچتے رہے میں تعمیل کرتا رہا۔ حضرت سلطان پوریؒ جواب پڑھ کر بار بار الحمد اللہ، الحمد اللہ کہتے رہے اور فرمانے لگے کہ ایسا صاحب اعتقاد اور روحانی وارث ہماری جماعت میں موجود ہے۔ سبحان اللہ۔

(۴) قطبِ عالم حضرت حاجی سیّد محمد طاہر عالم پوری رحمۃ اللہ علیہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ العالم نے حضرت تاج العارفین سے فرمایا: عبدالنبی سُنا ہے کہ شام

یٰحیّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یٰقیوم

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیٰ

آپؐ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدٰی

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْیَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

چوراسی میں گاجریں بہت عمدہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپؒ دوسرے تیسرے روز گاجر پلاؤ تیار کرا کے ہنڈیا اپنے سر مبارک پر رکھ کر وہاں سے پیدل ۴۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جایا کرتے تھے اور ایک روز جا رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہونے لگی اور ہنڈیا کی سیاہی روئے مبارک پر بہہ نکلی۔ درگہ مرشد پر پہنچے تو رات ہو چکی تھی۔ شب بھر اُس حالت میں ہنڈیا سر پر اُٹھائے دروازے پر کھڑے رہے۔

صبح ہوئی تو مرشد نے بیٹا عبدالنبی کہہ کر آپؒ کو آواز دی۔ "سرکار میں حاضر ہوں"۔ حضرت شیخ نے آپؒ کا چہرہ مہرہ دیکھا تو فرمایا۔ اے لوگو! آج جو چاہے وہ میرے بیٹے کے سونے کے سہرے کو دیکھ لے۔" اور فوراً اُٹھ کر آپؒ کو سینے سے لگایا اور دعا فرمائی۔ "اللہ پاک تمہیں دین و دنیا میں سرخرو فرمائے اور کرم خاص سے نوازے۔" اور ہاں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے آپؒ کو ایسا نوازا کہ ولی کامل کے درجہ پر فائز کیا اور علم لدنی سے مالا مال کر دیا۔

⑤ عالیجناب حضرت شاہ محمد غوث لاہوری بن حضرت سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "اسرار طریقت" میں فرماتے ہیں کہ لاہور کی طرف دوآبہ میں بیام چوراسی نام ایک گاؤں میں میاں شیخ عبدالنبی نقشبندیہ میں ایک نومسلم بزرگ رہتے تھے۔ کسی تقریب سے لاہور میں تشریف لائے۔ میں بھی دو بار اُن کی زیارت کے لئے گیا۔ ہمیشہ شغل میں رہتے، بڑے

یٰحیٰ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَیُّوْمُ

وَھُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ تُرْتَجٰی

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ہی کم گو اور مؤثر تھے۔ چنانچہ اکثروں کو اُن کے فیضِ صحبت سے اثر ہوا۔ ان کی مجلس میں بہت کم گفتگو ہوتی تھی۔ مراقبہ کے سوا کچھ کام ہی نہ تھا۔ مجھ کو خلوت میں اُن کی خاص صحبتیں میسر ہوئیں۔ ذات بحت کی نسبت توجّہ کرتے تھے۔ چنانچہ وہ بیخودی اور بیرنگی کی نسبت غلبہ کرتی تھی۔ اس نسبت کی اور دیگر شغل اور مراتب ذِکر کی اجازت فقیر کو دی۔ اس کے بعد کچھ مدت تک وہ نسبت غالب رہی اور اس کے بعد کبھی کبھی غلبہ کرتی رہی۔

(۶) حضرت علّامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "نزہتہ الخواطر"، جلد ششم میں رقم طراز ہیں کہ شیخ عبدالنّبی بہت بڑے عارف تھے۔ اپنے زمانے کے قومی النسبت بزرگ تھے۔ ان کی ولایت اور جلالتِ شان پر اُس زمانے کے لوگوں کا اتفاق ہے۔ سلسلہ احمدیہ نقشبندیہ کے مطابق انہیں مالکانِ طریقت کی تعلیم و تربیت میں کمال حاصل تھا۔ جلیل القدر رہنمائے طریقت تھے۔ اپنے مریدوں کو راہ سلوک کی منزلیں طے کرا کے اعلےٰ مدارج پر پہنچا دیتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں اُن کا ایک مکتوب لطیف نقل کیا ہے۔ انہوں نے "فصوص الحکم" کی ایک شرح لکھی ہے۔ اگرچہ انہوں

Marfat.com

یا نبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

عَشِقَ الْاِلٰہَ لِوَجْہِہٖ

آپؐ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

انسانی عقلیں آپؐ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپؐ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

نے علومِ عربیہ حاصل نہیں کئے تھے، لیکن اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اُن پر علم ومعرفت کے دروازے کھول دیئے تھے۔

(۷) حضرت وجیہ الدین اشرف لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

بحرِ زخار میں رقم طراز ہیں کہ:

"شیخ عبدالنبی ابتدا میں ہندو کھتری تھے جو شیخ عبدالوہاب قادریؒ کے دستِ حق پرست پر اسلام لائے۔ مدتوں اُن کی صحبت میں رہے، فیض حاصل کیا۔ پھر انہوں نے شیخ عبداللہ سُلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ کا دامن تھاما، وہ شیخ حاجی محمد شریف مُتقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ جب شیخ عبداللہؒ نے حجاز کا سفر کیا یعنی حجاز تشریف لے گئے تو شیخ عبدالنبیؒ اُن کے خلیفہ حضرت شیخ سیّد محمّد طاہر عالمپوریؒ کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اُن سے فیض پایا اور "شرح فصُوص الحکم" لکھی۔"

شیخ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ سلوک اور تصوّف پر بہت سی کتابیں اور مکتوبات

Marfat.com

یٰحیٰی　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یٰمریمُ

نَطَقَ الْحَجَرُ بِکَلَامِہٖ

پتھر آپؐ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپؐ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپؐ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی (مگر آپؐ نے منظور نہ فرمائی)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو !!

یادگار چھوڑے ہیں۔

(۸) حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "انتباہ فی سلاسل اولیاء" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اب تھوڑی روش طریقہ احسنیہ کی جو حضرت شیخ سیّد آدم بنوریؒ سے منسوب ہے، ذکر کرتا ہوں۔ اسی ضمن میں مکتوب شیخ عبدالنبی سیام چوریؒ کا کہ جو اُس زمانے میں طریقہ احسنیہ کے مُقتدار تھے اور سب اس طریقہ کے جمہور اس امر پر متفق ہیں کہ سالکوں کی تربیت میں اس طریقہ کی روش میں اُن کا قدم راسخ تھا۔ ایک عزیز صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا۔ یہ مکتوب شیخ عبدالنبی کا ہے اور اُن کے نام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے اُن کے پاس سے لکھ لیا۔"

(۹) حضرت سیّد علیم اللہ شاہ چشتی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "مصفّات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ

تعریف کرنے والا آپؐ کی مدح پر عاشق ہے

کُلُّ الْمَدِیْحِ بِوَصْفِہٖ

مداح آپؐ کے وصف سے عاجز ہیں!

وَبِشَوْقِہٖ لَاَلَا الْمَلَا

آپؐ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!!

"میں بعض لوگوں سے حضرت تاجُ العارفین کی تعریف سُن کر شام چوراسی حضرت کی خدمت میں بغرض بیعت پہنچا اس وقت دِن تقریباً چار گھنٹے باقی تھا اور میں نمازِ عصر سے فارغ ہو کر حضرت کی خدمت میں بیٹھ گیا تو مغرب تک میں نے چھتیس کرامتیں دیکھیں اور آنحضرتؒ نے مراقبہ فرما کر اِس خاکسار کے قلب پر توجہ فرمائی اور دستِ مُبارک میرے قلب کی طرف لائے تو میرے حواس ظاہری بالکل معطل ہو گئے۔ اتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اُس نے آپؐ کا دستِ مُبارک میری طرف سے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نے مراقبہ سے سر مُبارک اُٹھایا اور فرمایا کہ سیّد صاحب آپؐ کا حصہ اہلِ چشت کے ہاں ہے۔ آپ میراں سیّد بھیک کڑھامی کی خدمت میں تشریف لے جائیں۔"

(۱۰) حضرت مولانا جان مُحمّد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

جب آپ کو علوم باطنی کی تحصیل کا شوق دامن گیر ہوا تو پہلے دہلی میں حضرت سیّد حسن

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپؐ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپؐ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپؐ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

رسُول نما رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور پھر جب آپؒ نے فرمایا کہ پنجاب میں ایک کامل قُطب حضرت عبدالنبیؒ شام چوراسی میں ہیں اور آدھے قطب حضرت شیخ نجم الدینؒ موضع میانوال ضلع جالندھر میں ہیں۔ چنانچہ مولانا موصوف شام چوراسی پہنچے اور حضرت عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا رُخ کیا۔ وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ جمع ہیں اور لنگر تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ نفسِ نفیس حضرت کھانا خود تقسیم کر رہے تھے۔ حالانکہ اُس وقت آپؒ کی عمر شریف ۱۰۰ سال سے اُوپر تھی۔ یہ ماجرا دیکھ کر مولانا نے خیال کیا کہ اُن کو تو میں قُطب وقت سمجھ کر آیا تھا اور ہونا یُوں چاہیئے تھا کہ آپ ذِکر اور شغل میں لگے ہوتے اور یہ ہیں کہ کھانا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت میں فخر کا مادہ موجود ہے۔ جونہی مولانا کے دِل میں یہ وسوسہ گزرا تو حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا۔ مولوی صاحب ہم کو کوئی فخر یا بدلہ مقصود نہیں۔ ہم تو اِن سب کو اللہ تعالیٰ کے واسطے کھانا کھلا رہے ہیں۔ اِس کو سُن کر مولوی صاحب کی طبیعت درست ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اپنا ارادہ بیعت ہونے کا ظاہر کیا۔ آپ نے مراقبہ فرمایا اور بیعت اُن کی قبُول فرمائی، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آپ کا خاص حِصّہ حضرت شیخ نجم الدین صاحبؒ ساکن میانوال کے ہاں معلوم ہوتا ہے۔ اُن کی خدمت میں

Marfat.com

یا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یا قَیُّوْمُ

وَلَکُمْ بِہٖ مِنْ حُجَّۃٍ

تمہارے واسطے آپؒ کی ذات ایک دلیل ہے

کَالنُّوْرِ جَالِی ظُلْمَۃٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دُور کرتی ہے

فِی الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَھٰی

ابتداء میں بھی اور اِنتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو

چلے جاؤ۔ اِس جواب سے مولوی صاحب کو مایوسی ہوئی اور دِل میں ارادہ کیا کہ اَب کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اِتفاق سے اُسی روز حضرت شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ جالندھر تشریف لاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جب یہ سُنا کہ آپؒ جالندھر تشریف لائے ہیں تو آپؒ حضرت نجم الدینؒ کی خدمتِ بابرکت میں پہنچے، مکان پر جاکر دستک دی۔ اُس وقت حضرت شیخ نجم الدینؒ مراقبہ میں تھے۔ دستک سُن کر ایک خادم نے فرمایا کہ باہر ایک مولوی ہے، جان محمدؐ اُس کا نام ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اُس کو کہہ دو کہ ہم تو علومِ ظاہری سے فارغ التحصیل نہیں ہیں۔ دوسرے ہم آدھے پکے ہیں۔ ہمارے مرید تو اکثر دھوبی کنجڑے اور غریب لوگ ہوا کرتے ہیں۔ تم کسی دوسری جگہ چلے جاؤ۔ بس خادم نے جاکر یہ پیغام پہنچایا، اور اُدھر حضرت شیخ نجم الدینؒ نے اِسمِ ذات "اللہ" بلند آواز سے فرمایا۔ اُسی وقت مولوی صاحب مُرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ کچھ دیر بعد طبیعت میں سکُون آیا تو دِل کے تمام شکوک و شبہات دُور ہو چکے تھے۔ چنانچہ صدقِ دِلی سے مرید ہوئے۔ جب بیعت سے فراغت ہوئی تو حضرت نجم الدینؒ نے فرمایا کہ مولانا آپ اِس کے قابل تو نہ تھے کہ بیعت کیا جائے مگر کیا کریں، حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اُوپر ترحم فرماتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں۔

Marfat.com

یٰحیی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپؐ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپؐ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپؐ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

(۱۱) حضرت سیّد حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ

آپؒ کے مشہور کمالات میں سے ایک یہ کمال تھا کہ جو شخص آپؒ سے بیعت کرتا تو اُسی شب اُسے فخر الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا۔ اسی لئے رسول نما مشہور ہوئے۔ ایک دفعہ ایک شخص کابل سے چل کر آپؒ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت مجھے آپؒ ان ظاہری آنکھوں سے سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کرا دیں تو آپؒ نے فرمایا کہ اس عاجز کی اتنی بساط نہیں۔ ہاں البتہ قصبہ شام چوراسی چلے جاؤ۔ وہاں حضرت تاج العارفینؒ ہیں۔ اُن سے تمہارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ وہ شخص آپؒ کے فرمانے کے مطابق شاہجوراسی پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ صاحبؒ حسبِ معمول گجریلے کی ہنڈیا سر پر اُٹھائے اپنے پیر و مرشد کی خدمتِ اقدس میں حاضری کے واسطے گئے ہوئے تھے۔ وہ شخص بھی آپؒ کے پیچھے روانہ ہوا۔ آپؒ اُس وقت عالمپور سے ہو کر شاہجوراسی واپس تشریف لا رہے تھے۔ دونوں کی ملاقات موضع ہیجم کے متصل ہوئی۔ پس اُس شخص نے اپنا مقصد بیان کیا۔ آپؒ کو اُس کے لمبے سفر کرنے اور اُس کی طلب اور غلبہ شوق اور محبت پر رحم آیا۔ پس آپؒ نے وضو فرمایا۔

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِہٖ

آپؐ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپؐ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپؐ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو ! !

اُس کو بھی وضو کے واسطے کہا اور مراقبہ کے واسطے کہا۔ چنانچہ وہ شخص حضور سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضرت حسن رسول نماؒ کا مزار مبارک پنجکویاں روڈ دہلی میں واقع ہے۔

(۱۲) ابوالفرح حضرت سیّد محمد فاضل الدین شاہ صاحب قادری بٹالویؒ

کتاب "شرایف غوثیہ" میں تحریر ہے کہ :

"حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بٹالہ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت سیّد فاضل الدین بٹالویؒ اپنے حلقہ نشینوں میں تشریف رکھتے تھے، فرمانے لگے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اُن کے واسطے جگہ چھوڑ دو۔ حاضرین نے آگے پیچھے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا تو وہیں بیٹھے رہے۔ آپؒ نے تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی طرح فرمایا۔ مگر حاضرین پھر اِدھر اُدھر دیکھ کر بیٹھے رہے آخر کار آپؒ نے تیسری بار بہت سی تاکید سے فرمایا تو انہوں نے جگہ خالی چھوڑ دی مگر کوئی شخص آتا ہوا دکھائی نہ دیا۔ جس کے واسطے

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

یہ جگہ خالی کرائی گئی تھی۔ اسی اثناء اچانک تاج العارفین حضرت عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ اُن کو دیکھ کر تب حاضرین مجلس کی سمجھ میں آیا کہ آپ ہی کی طرف اشارہ تھا۔"

(۱۳) حضرت مولانا غلام حسین ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد عبدالسلام ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ "تذکرہ خیر و برکت" میں تحریر فرماتے ہیں:

"کہ حضرت مولانا نے فارسی اور حساب کی تعلیم مکمل کر کے امرتسر کے نواح میں ایک سکھ سردار کے ہاں ملازمت اختیار کر لی اور ہر چھ ماہ بعد گھر پر پارچات اور نقدی بھیجتے رہے۔ دورانِ ملازمت ایک دن اچانک منشی خانے کی چھت گر پڑی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے آپ اس طرح محفوظ رہے، کہ چھت کی لکڑیاں آپ کے سامنے دیوار کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔ اسی حالتِ غنودگی میں حضرت شیخ عبدالنبی شامیؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ غلام حسین اگر بچ گیا تو کیا کرے گا عرض کیا کہ دین کی خدمت کروں گا۔ اس کے بعد جب لوگوں نے ملبہ

Marfat.com

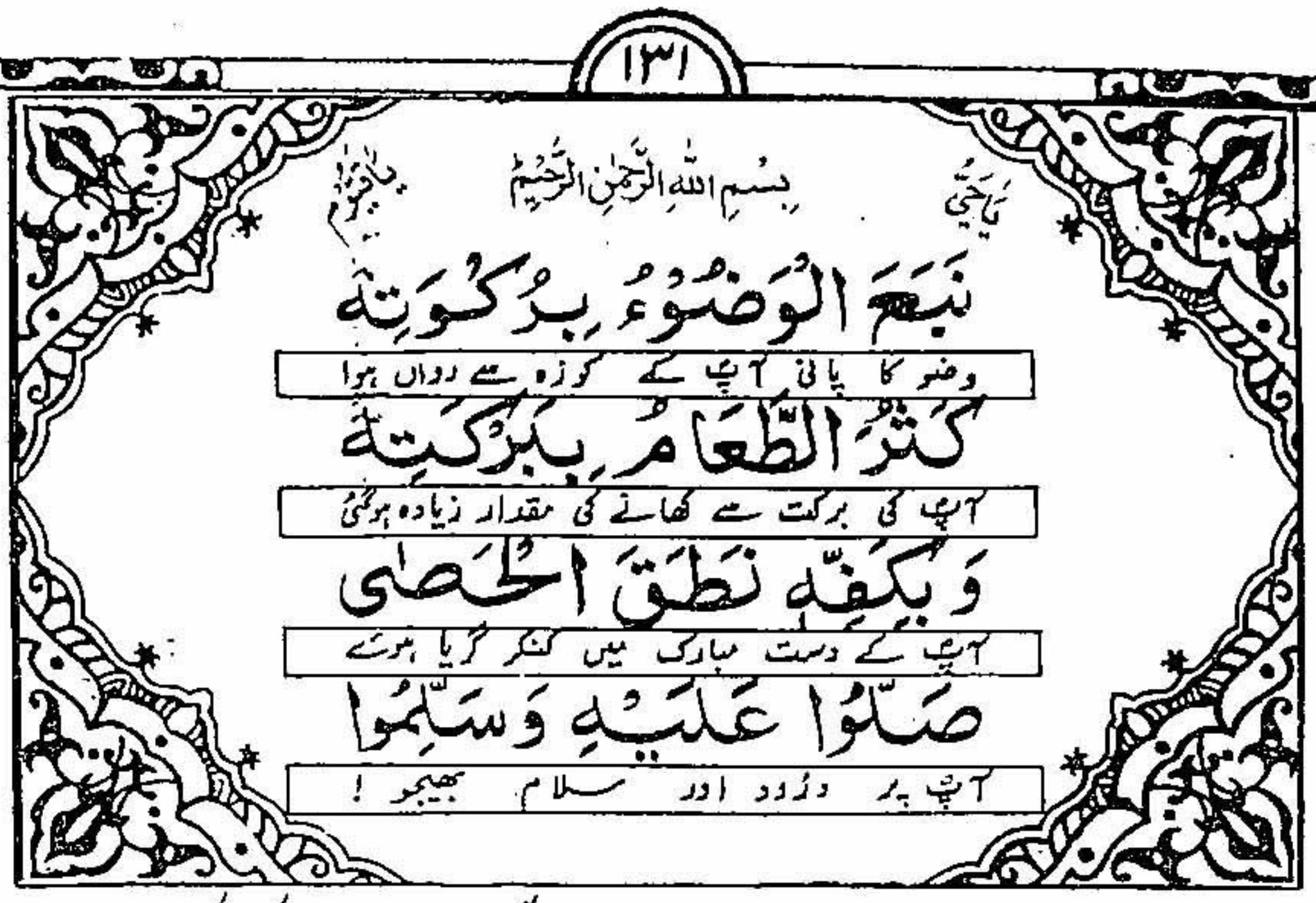

اُٹھایا تو بفضلہٖ تعالیٰ حضرت بخریت زندہ برآمد ہوئے۔ جب کہ ایک سکھ دربان مرا ہوا پایا گیا۔ غلام حسین نے ملازمت فی الفور ترک کی اور سواری کا گھوڑا فروخت کر دیا۔ جالندھر کے مضافات میں پہنچکر ممتاز علماءِ وقت سے علومِ شرعیہ کی تحصیل و تکمیل میں مشغول ہوئے اور درجۂ ولایت پر سرفراز ہوئے۔"

(۱۴) الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری مدظلہ العالی

حضرت تاجُ العارفین عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ کے "مجموعۃ الاسرار" کی بابت فرماتے ہیں کہ:

"آپ کے مکتوبات شریف کی اگر تشریح کی جائے تو ایک ایک مکتوب کی بڑی بڑی ضخیم کتابیں مرتب ہو جائیں اور اگر حضور کے کشف و کرامات کا تذکرہ کیا جائے تو شمار سے باہر ہیں۔ بندہ جو کہ قصبہ نندا چور میں سکونت پذیر تھا جو کہ حضور پُر نور حضرت تاجُ العارفین عبدالنبی شامیؒ کی نگری شام چوراسی سے تقریباً سات میل جانب شمال واقع ہے۔ حضرت

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ

آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ

دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی

آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی رُوحانی تجلیات کی روشنی سے فیض یاب ہو رہا ہے۔"

(۱۵) پروفیسر جناب میاں مشتاق احمد بھٹی صاحب

جنہوں نے آپؒ کے مکتوبات شریف "مجموعۃ الاسرار" کا اُردو ترجمہ عرصہ تیرہ ماہ میں مکمل کرکے اپنی علمی استعداد و قابلیت کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ "مجموعۃ الاسرار" کے دیباچہ میں آنحضرتؒ کے حوالہ سے یُوں رقمطراز ہیں کہ:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین، کارکُشا، کارساز

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی ویسی ہی زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن بندوں کی زندگیاں سراپا تبلیغ دین ہوتی ہیں۔ برصغیر ہند میں اسلام کی روشنی انہی نفوسِ قُدسیہ کی بدولت پھیلی، اسلام کا یہ صوفیانہ سلسلہ ایسا ہے جو اپنے قول و فعل سے اکثر و بیشتر دل کی توجّہ کو جذب کرتا ہے اور دل کے ذریعے دماغ پر اثر ڈالتا ہے۔ اِن لوگوں کی باتیں مرورِ ایام سے پُر اسرار بن جاتی ہیں اور

Marfat.com

یَاحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَاقَیُّوْمُ

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ ثَنَا

خدا کی قسم میں آپؐ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلُہٗ مِنْ رَبِّنَا

جو ہمارے رَبّ نے آپؐ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَالنَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپؐ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درُود اور سلام بھیجو

عام آدمی کی سمجھ سے ماورا ہونے کی وجہ سے خود وضاحت طلب بن جاتی ہیں، ان کے اقوال افعال کرامتیں بن جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو صرف عقل و خرد کی رہنمائی کے عادی ہوتے ہیں نہ سمجھتے ہوئے اُن کا انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ کسی شئے کے نہ سمجھنے سے اُن کا وجود کالعدم نہیں ہوتا۔ حضرت عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی اُنہی نفوسِ قدسیہ میں سے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے نُور سے رُوشنی پائی اور اُس سے مستفیض ہو کر نہ صرف اپنے زمانے میں خلقِ خُدا کو اسلام کے نُور سے فیض یاب کیا، بلکہ آج بھی اُن کا فیض برابر جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں کا کیا کہنا۔ آذر بُت پرست کے گھر میں ابراہیم علیہ السّلام بُت شکن پیدا ہوتے ہیں اور حضرت نوح نجی اللہ علیہ السّلام کے ہاں نافرمان بیٹا جنم لیتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے علاقے کے ایک ہندو بُت پرست کاردار کے ہاں پیدا ہوئے، لیکن سلامتی طبع کی بدولت انہوں نے عہدِ طفولیت میں اسلام کی حقانیت کو قبول کرلیا۔ اُس دَور میں فارسی سرکاری زبان اور عربی علمی اور دینی زبان تھی۔ چنانچہ آپؒ نے مروجّہ علوم کی تحصیل مسلمان علماء اور صوفیاء سے کی اور اُنہیں کی بدولت اسلام کی دولت سے فیض یاب ہوئے۔ آپؒ نے دینی مسائل کو ان کی سادہ و پاکیزہ شکل میں سیکھا اور مدّت العمر علمائے عصر اور اولیائے زمانہ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

یٰحَیُّ یٰقَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنَا کَیْفَ اَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَکَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا

کیونکر ادا کرسکوں

اَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالنَّدٰی

آپ اپنی فیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

رہے اور پھر تبلیغِ دین میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہوگئے۔

آپؒ کے بیشتر مکتوبات شریف تصوّف و الہامات کے بارے میں ہیں۔ جو مسائل حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ابھی سادہ تھے۔ صدیاں گزر جانے کے بعد پیچیدہ اور مبہم ہوگئے تھے۔ مختلف قسم کی موشگافیوں کا سلسلہ لامتناہی ہو رہا تھا۔ چنانچہ آپؒ نے سلوک کے رہ نوردوں کو عرفانِ حقیقت کی مختلف منزلیں طے کرنا سکھایا۔

آپ نے تصوّف کے مختلف مسائل کی تعلیم دی، ان مسائل میں زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، جمال و جلال، شاہد و مشہود، غیب و حضور، نورِ ظلمت، وحدت الوجود، وحدت الشہود، جبر و قدر، تقلید و تحقیق۔ امر بالمعروف و نہی المنکر صحتِ جسمانی اور صحتِ رُوحانی وغیرہ ہیں۔

آپؒ کا مقام اور علمی قابلیت

آپؒ کا رُوحانی رابطہ نہ صرف رسولِ خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست تھا۔ بلکہ اللہ جلّ شانہٗ عمّ نوالہٗ سے بھی بذریعہ الہام تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس زمانہ کے نہ صرف علمائے دین، مشائخ، مفتی، بادشاہ وقت اور دوسرے اعلیٰ حکام آپؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر بیعت ہوتے اور اپنے اپنے مسائل حل کرواتے، بلکہ

یٰاَیُّھَا الْقَوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا الْحَیُّ

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

اُس وقت کے جلیل القدر اولیاء کرام آپؒ کی خدمت میں حاضری دیتے۔ نیز خط و کتابت بھی کرتے۔ مثال کے طور پر اشرف الاخوان حضرت میاں محمد اشرف قدّس سرہٗ العزیز فرزندِ ارجمند عروۃ الوثقیٰ قیوم ثانی معصوم ربّانی حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے متعدد بار آپؒ سے خط و کتابت کی۔ حالانکہ اللہ جلّ شانہٗ نے آپؒ کے خاندان کو نہ صرف قیومیت عطا کی تھی، بلکہ تاقیامت قطبیت بھی عطا فرمائی۔ یہاں یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے، کہ حضرت تاج العارفین شیخ عبدالنبّی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سات ہزار خلفاء میں سے تھے۔ اِسی طرح قطبُ الاقطاب حضرت سیّد محمد آدم بنوری قدس سرّہٗ العزیز کے خلیفہ متقی و سیّدی حضرت سیّد علیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپؒ سے رجوع کیا اور حضرت حاجی عبداللہ کوہاٹی المعروف حاجی بہادر قدّس سرّہٗ العزیز کے فرزند مخدوم زادہ حضرت محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپؒ سے رجوع کیا۔ حالانکہ اُن کا گھرانہ بہت بڑا پیر خانہ تھا۔

آپؒ کو دنیاوی علوم پر کامل عبُور حاصل تھا۔ آپ نے اپنی حیاتِ طیّبہ میں نہ صرف قرآن پاک کا بغور مطالعہ فرمایا، بلکہ آپؒ نے اپنشد[1]۔ زبُور۔ توریت اور انجیل مقدّس کا بھی

---

[1] داراشکوہ نے "سرِاکبر" میں "اُپنشد" کو الہامی کتاب لکھا اور "کتابِ مکنون" سے تعبیر کیا، جس کا ذکر قرآن پاک میں سورۃ واقعہ آیت ۷۸ میں درج ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ ھِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

بھرپور مطالعہ فرمایا۔ خاص و عام آپؒ کی خانقاہ پر حاضری دیتے اور اپنے اپنے مسائل حل کرواتے الغرض کوئی علمی مسئلہ ہو، خواہ علم فقہ، حدیث و علم تفسیر کا ہو یا پھر ہندوست کا ہو۔ آپؒ اسے نہایت سادہ اور عام فہم انداز سے حل فرما دیا کرتے تھے۔ آپؒ عربی اور فارسی کے اعلیٰ پایہ کے شاعر بھی تھے۔ اس ضمن میں آپؒ کے مکتوبات شریف "مجموعۃ الاسرار" اور "درود شریف" منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ذاتِ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے آپؒ پر اپنے خاص فضل و کرم سے نہ صرف علم و معرفت کے دروازے کھول دیئے تھے بلکہ آپؒ کو علمِ لدنی سے بھی مالا مال کر دیا تھا۔ آپؒ نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی کتاب "فصوص الحکم" پر بھی شرح تحریر فرمائی۔ جو وحدت الوجود کے بارے میں ہے۔ ایک فاضلانہ تشریح فرمائی۔

"وحدت الوجود سے مراد یہ ہے کہ کل کائنات اللہ سبحان تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ نہ کہ بذاتِ خود اللہ ہے، بلکہ اس میں وحدت اس لئے پائی جاتی ہے کہ اس کا خالق ایک ہے، وحدت الوجود کے قائلین اپنے نظریہ کو ہمہ اوست و بعد ہمہ از اوست کی صورت پیش کرتے ہیں۔ آپؒ نے مسئلہ ہمہ اوست کی گمراہ کن تبلیغ کی پوری تردید فرمائی اور صحیح مفہوم اور صحیح عقیدے کی تعلیم دی کہ ہمارا مسلک اوست نہیں، بلکہ ہمہ از اوست ہے۔"

Marfat.com

یٰحیٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا یوم

یَا رَهْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَةِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسول علیہ السلام کے نیفیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فَدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

یہ مہیں :

کیا مسجد کیا مندر میں جلوہ ہے وجیہ اللہ کا
چل شہر میں سنکھ بجا جوگی چل شہر میں دھونی رچا جوگی

یعنی یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خداوند قدوس کی ذات کے ہی پرتو ہیں، بلکہ یوں سمجھیئے کہ رضائے الٰہی کا مظہر مسجد ہے اور اس رضا، خوشنودی مولیٰ سے بُعد و حرمان کا نام ضلالت ہے جو کہ ناراضگی خداوندی کا سبب ہے اور جو مندر میں مقیّد ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ حضرت علی احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ سے بندوں کے متبرک مقام ہر دوار اور خانہ کعبہ کے بارے میں فرق دریافت کیا۔ جس کا آپؒ نے نو صفحات پر مدلّل اور مفصل جواب تحریر فرمایا۔ آپؒ نے قرآن مجید اور حدیث قدسی کی الفاظ کی قرابت، نور محمدی، حدیث قدسی کی تحقیق، فنافی الشیخ کی تربیت، معروف و منکر میں فرق، حامد و محمود پر اظہار خیال احمد بلا میم، سالک کے قبض و بسط، لفظ اللہ کی تشریح، وعدہ الٰہی اور وعدہ لوہی، مقام محمود اور مقام نصیر اکے مضامین پر تفصیل سے اظہار فرمایا ہے۔ حضرت محمد نافع پشاوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ سے تسمیہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ جس کا آپؒ نے تفصیلی جواب دیا۔

جو تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے :

Marfat.com

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَتَحَدَّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا

اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

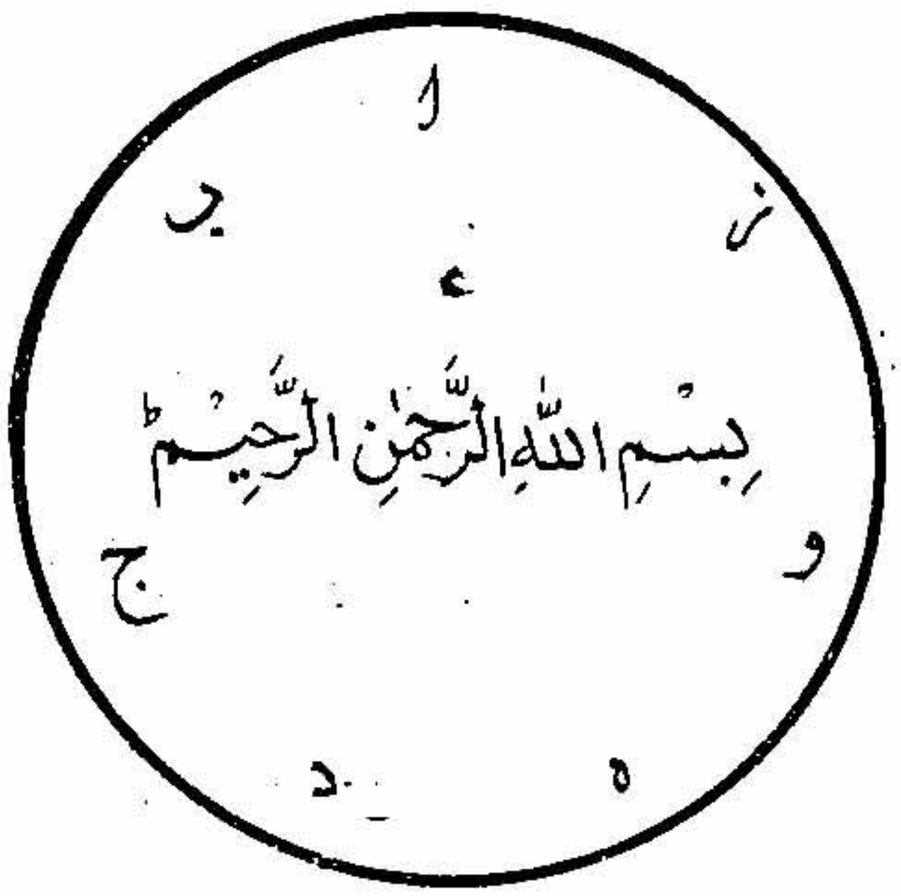

(ا) چشمۂ اوّل میں جو لام کی طرف ہے، تین سو اسماء جو زبور میں درج ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) رحمٰن کے نام کے اسرار کُتب انبیاء میں ایک ہزار ہیں اور ان کے علاوہ چار اور مذکور ہیں، جن میں ہمارے نبیؐ پر تسبیح کی گئی ہے۔

(ج) رحیم کے نام کے اسرار ایک ہزار ہیں۔ جن کی تسبیح ملائکہ کرتے رہتے ہیں اور ہر اسم کا تعلق ایک دوسرے کے خط سے معلوم ہوگا۔

Marfat.com

یا حبیبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا کریم

ذِکْرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیْرُہٗ

آپؐ کے در کے گدا عبدالنبی نے

عَبْدُ النَّبِی مُعَطِّرُہٗ

جو آپؐ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِیْ کُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسٰی

تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

(د) چشمۂ ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ ان کا ذکر انجیل میں ہے اور اللہ کے نام میں چار انبیاء کا ذکر ہے۔ ہمارے نبی پر سلام و درود۔

(ہ) لامِ ثانی میں تین سو اسماء ہیں، کہ اُن کا ذکر توریت میں موجود ہے۔

(و) اور لامِ اوّل میں قرآن میں مذکور ۹۹ نام ہیں اور یہ تمام اسماء پر محیط ہیں۔

(ز) لام کے ساتھ میم کے اتصال سے اسم اعظم ملاحظہ ہو کہ الف میں تمام اسماء جمع ہیں۔

اور جان لینا چاہیئے کہ اسم رحیم کے ایک ہزار اسرار حق الف اور لام اوّل میں مندرج ہیں، کیونکہ اسم رحمٰن کے مراتب لام اور الف کے حقائق کے مظاہر ہیں اور اسم رحیم کے مراتب لام کے حقائق کا ظہور ہیں ---------- !

حضرت تاج العارفینؒ خوابوں کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السّلام کی طرح کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت فیض اللہ بیگ لاہوریؒ نے آپؒ کو تحریر کیا کہ:

"مراقبہ کی حالت میں ایک روز رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف توجّہ کئے ہوئے تھا کہ میرے دل نے یہ آواز سُنی کہ حضورؐ تشریف لاتے ہیں زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ شام چوراسی کی طرف سے کئی شعلے اُٹھے

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی

برگزیدہ محبوب کی روشنی

فِیْ سُحْمَةِ اللَّیْلِ الدُّجٰی

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اُسی وقت مجھے ایک باغیچہ نظر آیا، جو نور سے معمور تھا۔ اسی اثناء میں رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میری طرف تشریف لائے اور مجھ سے ملاقات کی اس کی تعبیر کریں۔ اس پر حضرت باباجیؒ نے مکتوب نمبر ۱۰۱ میں تحریر کیا کہ سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور کا آغاز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اعتقاد و خلوص کا کمال ہے؟ شاید کہ تیرے رَبّ کی رحمت تیری سچائی کے مطابق تجھ پر چھا جائے اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا سبب بن جائے اور اس طرح ظلمت کے مقام سے ترقّی، تجلّی کی نشان دہی کرتی ہے اور بزرگی کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے اور شام چوراسی کی طرف شعلوں کا اُٹھنا اِس فقیر (باباجیؒ) کی نااہلی کے باوجود سلسلۂ نقشبندیہ کے انوار کی بدولت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اسرار کو پاک کرے۔"

حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے براہِ راست تعلق تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل عرضداشت سے ظاہر ہوتا ہے:

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس کی تعریف کرتے

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیْ

آپؐ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدٰی

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْبَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

ہوئے۔ جس نے اپنا بھید[1] انسان کی حقیقت کے ساتھ ظاہر کیا اور اس پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے جو اللہ کے نور سے ہے اور جس کے نور سے اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا۔ اے لوگو! اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ اے میرے اللہ اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام بھیج۔ اُس کی بزرگی میں اضافہ کر اُسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر، اُسے برکتیں دے، جو عرب وعجم کا سب سے زیادہ سعادت مند ہے، امام کعبہ وحرم ہے، علم وحکمت کا منبع ہے، خلق واحسان اور سخاوت وکرم کی کان ہے جو عرش وروح کا مظہر ہے، جو کلام قدیم کا ترجمان اور معلم ہے، جو ہمارا سیّد، ہمارا رہبر، ہمارا شفیع ہے، جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلّم ہے صلوٰۃ وسلام ہو تم پر اے احمد، اے اللہ کے حبیب، تم پر صلوٰۃ و سلام۔ اے حمید تم پر صلوٰۃ وسلام۔ اے اللہ کی دلیل تم پر صلوٰۃ وسلام، اے اللہ کے برگزیدہ حامد تم پر صلوٰۃ وسلام، اے اللہ کے دوست محمود، تم پر صلوٰۃ وسلام، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلّم، اے اللہ کے رسول تم پر صلوٰۃ وسلام۔

---

[1] انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

Marfat.com

یٰحیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یٰقیوم

وَھُوَالرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ تُرْتَجٰی

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اے مخلوق میں سے سب سے زیادہ فیاض، دنیا کے عطیہ میں سے مجھ پر مہربانی فرما، اس دنیائے حوادث میں تیرا وجود ہی کافی ہے۔ مجھ پر ٹوٹ پڑنے والے حوادث آپؐ پر اللہ کے عطا کردہ علم کی بدولت ظاہر ہیں، پاپی کا یہ گناہگار غلام عبدالنبی جو جنّت کی آرزو میں مستغرق ہے، عاصی اور شکستہ پا ہے۔ آپؐ کے قدموں اور آپؐ کے روضۂ مبارک کی زیارت سے اب تک محروم ہے، جو سب سے زیادہ خسارہ پانے والا اور سب سے بڑا گناہگار ہے، وہ اپنے احوال کی عین حالت گناہ میں التماس و التجاء کرتا ہے کیونکہ آپؐ کا علم سب سے زیادہ وسیع اور آپؐ کا خلق سب سے زیادہ بسیط ہے۔

میرا دینی بھائی نعمت اللہ المعروف بہ سلیمان اپنے کمال کے ذریعے زیارت حرمین الشریفین کا ارادہ رکھتا ہے، چنانچہ اُسے حرم شریف کی زیارت حاصل ہو جائے تو اُسے آپؐ کے کمال کرم سے اُمید ہے کہ اس کی نظر آپؐ کے لطف کریمانہ پر ہے تاکہ وہ ان دونوں وسیلوں کے طفیل حرم کے جوار میں مقیم ہو اور وہاں قیام کرنے کے ثمرات سے بہرہ یاب

Marfat.com

یٰحیّ یٰقیّوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَشِقَ الْاِلٰہَ لِوَجْہِہٖ

آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ہو اور اس سے زیادہ کی التجا سوئے ادب ہے۔"

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے عربی زبان میں مندرجہ بالا درود شریف سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں تحریر فرمایا۔ جس میں آپؒ نے تقریباً ۳۱ معجزات قلم بند کئے۔ جس سے آپؒ کی عربی زبان میں قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپؒ کا شاہجورا سی میں قیام

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے تقریباً آخری چالیس سال شاہجوراسی میں گزارے اور مجاہدہ و مراقبہ اور عبادت میں مشغول رہے۔ ایک درسگاہ قائم کی۔ جس میں متعدد علمائے کامل درس کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے اور حافظوں کی تعداد عموماً چھوٹے بڑے ایک سو چالیس سے تجاوز تھی اور آپؒ کے لنگر خانہ سے عام حاضرین بھی کھانا کھاتے، جو معتقدین دُور دراز سے آتے۔ اُن سب کی خوراک کا بندوبست بھی آپؒ کے مطبخ سے ہوا کرتا تھا۔ اکثر اُن کی تعداد چار پانچ ہزار تک پہنچ جاتی تھی اور کھانے میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈال دیتے کہ بعض اوقات اس کھانے سے مزید ہزار ڈیڑھ ہزار آدمی بھی سیر ہو جاتے۔ لوگ دُور دراز سے آتے، مرادیں مانگتے اور دنیوی اور دینی مقاصد کے حصول کے لئے آتے اور

یٰحیٰی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یٰقوم

نَطَقَ الْحَجَرُ لِکَلَامِہٖ

پتھر آپؒ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپؒ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپؒ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی (مگر آپؒ نے منظور نہ فرمائی)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!!

بامراد واپس لوٹتے۔ یہ زمانہ مغل بادشاہ بہادر شاہ اوّل (۱۷۰۷ء ـــــ ۱۷۱۲ء) کے عہدِ حکومت کا تھا۔ بادشاہ ایک مرتبہ خود بھی تاجُ العارفینؒ کی خدمت میں کمالِ عقیدت سے حاضر ہوا، اور آپؒ کی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ اور ایک لعل گراں بطور نذرانہ پیش کیا۔ اُس زمانے میں صوبہ لاہور کا گورنر نواب عبدالصمد خان (۱۷۱۳ء ـــــ ۱۷۳۷ء) تھا، جو حضرت ناصرالدین خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھا، انتظام الدولہ، نواب جانی خان اور میر معین الملک عرف میر منو جو بالترتیب افواجِ پنجاب کے سپہ سالار اور حاکم پنجاب تھے۔ (۱۷۱۹ء ـــــ ۱۷۵۲ء) عنایت اللہ خان وزیر اور اُن کے علاوہ خانصاحب میر نعمت اللہ خان، خانصاحب اغر خان، میاں رستم خان اور مہربان خان جو کہ حکومت کے اعلےٰ اور اہم عہدوں پر فائز تھے۔ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے۔

آپؒ کی عظمت اور بزرگی کا تذکرہ

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے موقعہ وصال پر آپؒ کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ نے مرثیہ مع تاریخ وصال مندرجہ ذیل الفاظ میں آپؒ کی شانِ اقدس میں تحریر فرمایا:

Marfat.com

نعتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدحیہ

وَلَهُ الْوَصِيفُ بِمَدْحِهٖ

نعت کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے

كُلُّ الْمَدِيحِ بِوَصْفِهٖ

مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِهٖ لَا الْمَلَا

آپ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

حضرت شیخ عبدالنبیؒ کے وصال پر پہلا مرثیہ مع تاریخ وصال

(۱) افسوس ! ہماری ظاہر بیں نگاہوں سے اولیاء کے چراغ کا نُور اوجھل ہوگیا۔

(۲) وہ سالکوں کے لئے شام افروز چاند اور صبحِ ہدایت کے آفتاب کی روشنی تھا۔

(۳) وہ ایسی محفل کی شمع تھا، جس کی شان میں آیا ہے کہ "وہ اس دارِ فانی سے رخصت ہوکر مرتے نہیں"

(۴) اُس نے حریمِ خداوندی کا احرام باندھ کر دارِ بقا کا سفر اختیار کر لیا ہے۔

(۵) وہ اہل اللہ کا بادشاہ اور صوفیاء کی پناہ گاہ تھا، وہ نیک لوگوں کا پیشوا اور پاک لوگوں کا سرتاج تھا۔

(۶) وہ قدر و منزلت کا قبلہ اور مرکزِ اعتبار تھا۔ وہ عزّت کی شان اور عظمت و بزرگی کی جان تھا۔

(۷) وہ صاحبِ عرفاں، صدق کا نُور، دین کا رہنما، حق الیقین کا مالک اور ہدایت کا ماہِ کامل تھا۔

(۸) وہ ہدایت کا منبع اور رہنمائی کے سُمندر کا ماخذ تھا۔

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپؐ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپؐ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپؐ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

(۹) وہ شخص پیر و مرشد حضرت عبدالنبیؒ تھا، جو اہلِ توحید و سلوک کے لئے مایۂ افتخار تھا۔

(۱۰) وہ آسماں کے مرتبہ والا ایسا برگزیدہ اِنسان تھا کہ مہر و ماہ بھی نُور حاصل کرنے کے لیے اُس کی خاک سے التجا کرتے تھے۔

(۱۱) اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے اُس کی پاک رُوح پر ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرماتا رہ!

(۱۲) اُس کے مرقد سے دوستوں کے باغ میں ابرِ فیض سے پھُول کھلاتا رہ!

(۱۳) افسوس! اُس کے دل افروز فیض کے سُورج کو گہن لگنے سے روشن صبح، شام کی طرح تیرہ و تار ہو گئی۔

(۱۴) دنیا دیکھنے میں تاریک ہو گئی۔ شمع کے بغیر اہلِ خانہ کے لئے اندھیرا چھا گیا۔

(۱۵) قضا کے شرر بار قلم کے دھوئیں نے دِل کو جلا دیا اور اُسے زخم زخم کر دیا۔

(۱۶) موت کی آگ سے دل کباب ہو گیا۔ اس نے جہاں کو اِنتہائی بلندی سے اِنتہائی پستی میں پھینک دیا۔

(۱۷) آنکھوں سے خون کے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا، جس نے رستے کے ہر پُل کو توڑ پھوڑ دیا۔

(۱۸) اِس جگر سوز اور ہولناک واقعہ کو دیکھکر آسماں حیرت زدہ ہو گیا۔

(۱۹) اُس عالی جناب کی تاریخِ وفات کے لئے جب دل نے سوچ بچار کی،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

وَلَكُمْ بِهٖ مِنْ حُجَّةٍ

تمہارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّوْرِ جَالِي ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِي الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

(۲۰) تو حسنِ طلب کے آخر کی بدولت اُسے معلوم ہوا کہ آفتابِ ہدایت گہن میں آگیا۔

○

دوسرا مرثیہ مع تاریخِ وصال

(۱) وہ باصفا اور علمِ لدنی (خداداد علم) کا مالک تھا۔ وہ عرفان کا سمندر اور خدا کے نُور کا مَظہر تھا۔

(۲) اُس کے وجُود سے دُنیا نے فیض پایا ہے اور آخرت بھی چمک اُٹھے گی۔

(۳) اُس نے لفظ اور معنی دونوں کی تحقیق کی۔ وہ نکتہ داں، دستگیر اور ہمارا پیر و مُرشد تھا۔

(۴) اے اہلِ ذہانت، اگر آپ ایک حرف بھی سمجھیں، تو ہر مصرع کے شروع میں اس کا نام آئے گا۔

(۵) میں اس عالی جناب کی پھر تعریف کرتا ہوں۔ وہ عالمِ ناسُوت (دنیا) اور عالمِ ملکُوت (عالمِ ارواح) کا ہُما (ایک مبارک پرندہ) تھا۔

(۶) اُس قُطبِ عالم اور غوثِ اعظم رہنما نے دو سانسوں میں عالمِ جبرُوت (اللہ کے مرتبۂ صفات)

Marfat.com

یٰحَیُّ یٰقَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپؐ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپؐ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپؐ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

اور عالمِ لاہوت (اللہ کے مرتبۂ اسماء) کے مقامات کو طے کر لیا۔

(۷) اُس نے امامت کے اندر خلافت کا مرتبہ پایا اور انبیاء کے مقامِ نبوت و ولایت سے بھی حصّہ لیا۔

(۸) وہ اَولیاء اللہ کا سرتاج، نبوتِ احمدیؐ کے کمالات سے بہرہ ور ہوا۔

(۹) وہ صدق و خلوص میں ابوبکرؓ، عدل و انصاف میں فاروقؓ، شرم و حیا میں عثمانؓ اور علم و فضل میں علی کرّمؓ اللہ وجہہ کی مثال تھا۔

(۱۰) وہ اجتہاد میں ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ تھا اور فہمِ شریعت میں مالکؒ اور حنبلؒ تھا۔

(۱۱) وہ حقیقت اور طریقت میں خاص الخاص تھا۔ وہ معرفت کے میدان میں خصوصی رہنما تھا۔

(۱۲) اُس کی بدولت دِل، رُوح اور سر روشن تھے۔ وہ چودھویں کا چاند 'خفی' میں بھی 'خفی' تھا۔

(۱۳) جب وہ مہرِ عالم تاب اِس جہانِ فانی سے جہانِ باقی کو چلا گیا،

(۱۴) تو دنیا میں اندھیرا چھا گیا اور ساتوں زمینیں اور نو کے نو آسمان تیرہ و تار ہو گئے۔

(۱۵) جب میں نے عقل سے بڑے صدق و خلوص سے اس کی تاریخِ وصال پوچھی،

(۱۶) تو ہاتف نے کہا کہ 'بخشش'، 'جود' (سخاوت) 'کرم'، 'حلم' (بردباری) اور 'حیا' بے سروپا ہو گئے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِہٖ

آپؐ نے چاند کو اپنی نبوّت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپؐ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپؐ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو ! !

(۱۷) نُور اُس کے روضہ کے گرداگرد قربان ہوگیا۔ خُدا کرے کہ ہدایت کا نُور اس کی دستگیری کرے۔

○

تشریح تاریخ ہائے وصال

پہلے مرثیہ میں حضرت شیخ عبدالنبیؒ کی تاریخِ وصال بحروف ابجد نکالی گئی ہے۔ چونکہ اکثر حضرات کو حروفِ ابجد کے اعداد سے آگاہی نہیں اور انہیں اس بات کا علم نہیں کہ عربی اور فارسی (اور ان کے تتبع میں اُردو) کے ہر حرف کے عدد مقرر ہیں، اس لئے بطورِ تعارف حروفِ ابجد کے اعداد بھی بیان کئے جاتے ہیں، تاکہ تاریخ کے سمجھنے میں سہولت رہے اور پوری طرح محظوظ ہُوا جا سکے۔

حُروفِ ابجد اور اُن کے اعداد :

ابجد	ہوّز	حُطی	کلمن	سعفص
ا ب ج د	ہ و ز	ح ط ی	ک ل م ن	س ع ف ص
۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷	۸ ۹ ۱۰	۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰	۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰

Marfat.com

یٰحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یٰقَیُّوْمُ

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپؐ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپؐ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپؐ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپؐ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

قرشت	تخذ	ضظغ

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

پہلی تاریخ وصال منظوم فارسی:

یہ تاریخ مرثیہ کے آخری شعر

یافتہ از غایتِ حُسن طلب　　منکشف گردید مہرِ ابتدا

(آفتابِ ہدایت کو گہن لگ گیا)

میں پوشیدہ ہے۔ "غایتِ حُسنِ طلب" کا مطلب اس ترکیب کے آخری حرف 'ب' کے عدد کو دوسرے مصرعہ "منکسف گردید مہرِ ابتدا" کے اعداد میں جمع کرنا ہے، جس سے تاریخِ وصال نکلتی ہے، جو نہایت موزوں اور بامعنی ہے۔

تشریح:

منکسف	گردید	مہرِ	ابتدا	
م ن ک س ف	گ ر د ی د	م ہ ر	ا ہ ت د ا	+ ب
۴۰ ۵۰ ۲۰ ۶۰ ۸۰	۴ ۱۰ ۴ ۲۰۰ ۲۰	۴۰ ۵ ۲۰۰	۱ ۴ ۴۰۰ ۵۱	+ ۲
(۲۵۰)	+ (۲۳۸)	+ (۲۴۵)	+ (۴۱۱) + ۲ = ۱۱۴۶ھ	

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِرُکُوَتِہٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

کَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرَکَتِہٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِکَفِّہٖ نَطَقَ الْحَصٰی

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

دوسری تاریخ وصال نثر میں :

دوسری تاریخ وصال نظم کی بجائے نثر میں "خلیفۂ عالی برحق" کی بامعنی ترکیب میں کہی گئی ہے۔ اس کی تشریح حسب ذیل ہے :-

خلیفہ	عالی	برحق
خ ل ی ف ہ	ع ا ل ی	ب ر ح ق
۶۰۰ ۳۰ ۱۰ ۸۰ ۵	۷۰ ۱ ۳۰ ۱۰	۲ ۲۰۰ ۸ ۱۰۰
(۷۲۵)	+ (۱۱۱)	+ (۳۱۰) = ۱۱۴۶ھ

تیسری تاریخ وصال فارسی نظم میں :

دوسرے مرثیہ میں تاریخ وصال نہایت عمدہ اور مرموز پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔ اس مرثیہ میں تاریخ وصال مرثیے کے آخری سے پہلے شعر ؎

گفت ہاتف بے سروپا می شدند بخشش وجود وکرم، حلم وحیا

میں پوشیدہ ہے۔ اس میں رمز یہ ہے، کہ 'بخشش'، 'جود'، 'کرم'، 'حلم' اور 'حیا' کے الفاظ کو اگر "بے سروپا" کر دیا جائے، یعنی ان الفاظ کے پہلے اور آخری حرف کو کاٹ دیا جائے، تو باقی ماندہ حروف کے اعداد کے مجموعہ سے تاریخ وصال نکل آئے گی، تشریح حسب ذیل ہے :

Marfat.com

یا نبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قوم

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ

آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ

دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی

آپ کی دعا سے نابینائی دور ہو گئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

بخشش	جود	کرم	حلم	حیا
ب خ ش ش	ج و د	ک ر م	ح ل م	ح ی ا
۶۰۰ ۳۰۰	۶	۲۰۰	۳۰	۱۰

۹۰۰ + ۶ + ۲۰۰ + ۳۰ + ۱۰ = ۱۱۴۶ھ

اس میں فن تاریخ کے علاوہ شعری خوبی یہ ہے کہ حضرتؒ کی وفات سے بخشش، جود، کرم، حلم اور حیا کے سر اور پیر کٹ گئے، گویا حضرتؒ کے اٹھنے سے یہ صفات بھی دنیا سے اٹھ گئیں، اور لوگ ان کی برکتوں سے محروم ہو گئے۔

○

کرامات اولیاء اللہ

ہر زمانے میں انسانوں کا ایک گروہ روحانیت اور کرامات کا منکر پایا گیا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا گروہ ہے، جو اولیاء اللہ سے والہانہ عقیدت رکھتا ہے اور ان سے

Marfat.com

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ ثَنَا

خدا کی قسم میں آپ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلُہٗ مِنْ رَبِّنَا

جو ہمارے رب نے آپ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

ایسی باتیں منسوب کرتا ہے، جو انہیں کئی مقامات پر شرک کا مرتکب بنا دیتا ہے۔ حقیقت اس کے بین بین ہے۔ کراماتِ اولیاء اللہ حق ہے اور ہر زمانے میں ان کرامات کا صدور ہوتا رہا ہے۔ اللہ سبحان تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو اِس دُنیا کی چیزوں پر تصرّف بخشتا ہے اور اُن سے خوارق عادات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔

کرامت وہ خرقِ عادت ہے جو کہ ایک وَلی کے ہاتھ سے ظاہر ہو اور جب خرقِ عادت کسی نبیؐ کے واسطہ سے ظہور پذیر ہو۔ اُسے معجزہ کہا جاتا ہے۔ حضرت علّامہ شہاب الدینؒ نے وَلی کی مندرجہ ذیل چار نشانیاں بتلائی ہیں:

۱۔ جس کا ظاہر اصلاح پر مبنی ہو۔
۲۔ وہ کسی نبیؐ کا متبع ہو اور اُس کی شریعت کا پابند ہو۔
۳۔ اُس کا اعتقاد صحیح ہو۔
۴۔ اُس کے اعمال صالح ہوں۔

مندرجہ بالا اُمور کے ماسوا کوئی خرقِ عادت ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے، کرامت نہیں۔ وَلی اللہ کا تصرّف اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیّت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا غلط ہے کہ اولیاء اللہ کا تصرّف ہر وقت اُن کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے، ایسا تصرّف

یٰحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یٰقَیُّوْمُ

اَنَا کَیْفَ اَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَکَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا

کیونکر　　ادا　　کر سکوں

اَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالْلَّدَیٰ

آپ اپنی فنا فی اللہ کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کبھی الہام سے کبھی نیند سے کبھی اُن کی دُعا سے کبھی اُن کے فعل سے اور کبھی بغیر قصد اور شعور سے واقع ہوتا ہے۔ بے شک یہ سب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔

کرامات اولیاء اللہ بعد از ممات

جس طرح شہید شہادت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ اسی طرح ولی اللہ کی وفات کے بعد اس کی کرامت منقطع نہیں ہوتی، بلکہ پہلے سے زیادہ اظہر اور قوی ہوتی ہے۔ علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ عقلاً اولیاء اللہ کی کرامات قبل الموت سے اُن کی کرامات بعد از موت زیادہ ظاہر اور روشن ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ان کی رُوح موت کے بعد زیادہ لطیف اور نُورانی اور دنیا کی آلائشوں سے صاف ہو جاتی ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں:

اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا وَ اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا۔

ترجمہ: ہمارے رُوح ہمارے جسم ہیں اور ہمارے جسم ہمارے رُوح ہیں۔

اِن اولیاء اللہ میں بہت سے ایسے ہیں جو کہ اپنے احباب کی مدد فرماتے رہتے ہیں اور اُن کے دشمنوں کو مٹاتے رہتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ چاہے، اُن کی ہدایت بھی فرماتے رہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کوئی ایسا قول ثابت نہیں ہے۔ جس سے نفیٔ کرامت بعد الموت

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

ثابت ہو۔ اس کے علاوہ تینوں مذاہب یعنی شافعیہ۔ مالکیہ اور حنبلیہ کی کسی کتاب میں ایک حرف بھی ایسا ثابت نہیں ہوا جو کہ ان حضرات کی کرامات بعد الموت کی نفی کر سکے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وفات جب غسل دینے لگے تو آپ کے پہلو پر ایک سطر لکھی ہوئی نظر آئی۔

یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

ترجمہ: اے تسلی یافتہ رُوح اپنے ربّ کی طرف چل در آنحالیکہ تو راضی کی گئی ہے۔ پس میرے مُقرّب بندہ کے گروہ میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پھر دائیں ہاتھ پر یہ لکھا ہوا نظر آیا۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ: اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

بائیں ہاتھ پر یہ عبارت نظر دیکھی گئی۔ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

یَاحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاقَیُّوْمُ

وَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرُّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ ھِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

ترجمہ: ہم نیکوکاروں کے اعمال کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔

آپ کے بطن مبارک پر لکھا ہوا پایا گیا۔

یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ۔

ترجمہ: اُن کو اپنا رَبّ اپنی رحمت اور رضوان اور باغات عطا کرنے کی خوش خبری دے گا۔ اُن باغات میں اُن کے لئے ہمیشہ کے لئے نعمتیں ثابت ہوں گی۔"

جب آپؐ کو جنازہ پر رکھا تو ہاتف نے آواز بلند کر کے کہا۔

"اے اپنے لمبے قیام سے راتوں کو جاگنے والے زیادہ تہجد پڑھنے والے اور زیادہ روزے رکھنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہشت عطا کی ہے۔"

جب قبر میں رکھے گئے تو ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا۔

"تیرے لئے جنّت کے باغ اور باغیچے اور جنّت کی نعمتیں ہیں۔"

حضرت علّامہ امیر شیخ عبدالسلام مالکیؒ نے اپنی کتاب الجوہرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"جب کرامت کا صدور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ولی کی حیات اور موت

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الْقَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰحَیُّ

یَا رَھْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَۃِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسولؐ علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فَدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپؐ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ایک بات قابل غور ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ خیال ہے کہ ولی اللہ مستقل طور پر جب چاہیں اور جیسے چاہیں، کرامت دکھانے پر قادر ہیں تو ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔"

سیّد شمس الدینؒ حنفی اپنے زمانہ کے قُطب تھے۔ آپ نے مرض الموت میں فرمایا کہ جس کسی کو کوئی حاجت پیش آ جائے وہ میری قبر کے پاس آ کر حاجت طلب کرے تو میں اس کی حاجت کو پورا کر دوں گا۔ مزید فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد مٹی میرے تصرّف کے لئے باعثِ حجاب نہیں بن سکتی۔

حضرت امام حافظ عبدالعظیم رحمۃ اللہ علیہ منذری نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ:

"کہ ایک صحابی نے ایک قبر کے اُوپر خیمہ نصب کیا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایسے شخص کی قبر ہے جو کہ سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا ہے۔ وہ صحابی تلاوت سُنتا رہا یہاں تک کہ سورۃ ختم ہو گئی۔ صحابی نے اپنا ماجرا حضُور سرور دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا۔ حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورۂ ملک عذاب

Marfat.com

یٰاَیُّھَا یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا یٰقَیُّوْمُ

فَتَحَدِّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتٰی

اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

قبر سے نجات دینے والی ہے، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد کہ اس شخص مذکور کی کرامت بعد الموت پر ایک واضح دلیل ہے۔"

کَشْفُ الصُّدُوْر

روایت ہے کہ:

(۱) ایک دفعہ حضرت تاجُ العارفین، حضرت مولوی جان محمدؒ کے ہاں جالندھر تشریف لے گئے۔ ایک نابینا حافظ آپؒ کی شہرت سُن کر کسی گاؤں سے جالندھر آپؒ کی زیارت کرنے کے لئے پہنچا اور دِل میں خیال کر رہا تھا کہ اگر ہماری خبر نہ ہوئی تو ملاقات کا کیا فائدہ۔ آخر کار اُس نے دِل میں یہ ٹھہرایا کہ حضرت نے مجھے اپنے پاس بٹھلا کر کھانا کھلایا اور میری اچھی طرح سے خاطر کی تو میں سمجھوں گا کہ آپؒ صاحب کمال ہیں۔ وہ دیہاتی پوچھتا پوچھتا آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ کے خدام اور حاضرین مجلس کی اُس وقت اتنی بڑی تعداد تھی کہ اس بے چارے کو اندر جانا بھی نصیب نہ ہوا اور دل میں افسوس کرنے لگا۔ حضرت تاجُ العارفین اُس وقت اندر تشریف رکھتے تھے۔ اُسی وقت آپؒ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور مراقب ہو گئے۔ حضرت

یا حبیبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیْرُہٗ

آپؐ کے در کے گدا عبدالنبی نے

عَبْدُ النَّبِی مُعَطِّیْرُہٗ

جو آپؐ کی توصیف کی خاطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِیْ کُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسٰی

تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

مولوی جان محمدؒ صاحب نے اس معاملہ کو سمجھ لیا اور اُس نابینا کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے اور خود حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے شریک طعام بنا لیا، جس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے حضرتؒ کا خادم بن گیا۔

(۲) اس زمانے کے دو بڑے شاعر مُقبلؔ اور واقفؔ تھے۔ وہ دونوں حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شاہجورا سی پہنچے۔ اُس وقت آپؒ کی طبیعت ناساز تھی اور آپؒ زنان خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کو اُن دونوں کے آنے کی اطلاع کرائی گئی۔ آپؒ نے ملاقات سے معذوری کا اظہار کیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کہنا ہے، لکھ کر بھیج دیں۔ اِن دونوں صاحبوں نے اپنے دِل میں یہ خیال کیا کہ حضرت بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اب تو آپؒ کی توجّہ اور قوتِ جذب میں ضُعف آگیا ہو گا۔ اُنہوں نے ایک عریضہ لکھا جس میں شوقِ ملاقات اور اپنی عقیدت اور بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ رقعہ مذکورہ جب آپؒ کے پاس پہنچا تو آپؒ نے اس کے پُشت پر تحریر فرمایا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے اندر جذب اور توجّہ کی قوت نہیں رہی، لہٰذا آپ صاحبان کسی دوسری جگہ تشریف لے جائیں اور کسی کامل صاحب جذبہ کی تلاش کر لیں۔ جب اِن کو یہ جواب ملا، تو

Marfat.com

یٰحیٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَوْمُ

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی

برگزیدہ محبوب کی روشنی

فِیْ سُحْمَةِ اللَّیْلِ الدَّجٰی

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

بہت تر مسار ہوئے اور کچھ عرصہ وہیں مقیم رہے اور جب آپؒ کی طبع درست ہوئی اور بیرون خانہ آمدورفت ہوئی تو یہ دونوں صاحب بصدقِ دل آپؒ سے بیعت ہوئے اور خادموں میں شامل ہو گئے۔

(۳) حضرت حافظ محمدؐ مکملؒ آپ کے خادموں میں سے تھے اور آپ کے والد بزرگوار نے حضرت تاجُ العارفینؒ سے درخواست کی کہ اَب حافظ صاحب کو رخصت عنایت فرمائی جاوے۔ لہٰذا حافظ صاحب اپنے گاؤں سکوہہ میں رہنے لگے مگر جذبہ عشق اور ارادتِ کامل کا اس قدر جوش تھا کہ کبھی کبھی آدھی رات کو اُٹھ کر شاچوراسی کا راستہ پکڑتے اور علی الصبح دریائے بیاس عبور کر کے شاچوراسی پہنچ جاتے رہتے ہوتے آپکا یہ سفر اس قدر جلدی طے ہونے لگا کہ آپ عشاء کی نماز سکوہہ میں پڑھتے اور صبح کی نماز حضرت تاجُ العارفینؒ کے ساتھ پڑھ کر واپس روانہ ہو جاتے۔ ایک دن آپ کے والد محترم کو معلوم ہوا تو وہ بھی خفیہ طور پر حافظ صاحب کے پیچھے ہو لئے اور تیزی کے ساتھ دریائے بیاس کے کنارے پر پہنچے، حافظ صاحب تو بالکل خشک قدم دریا عبور کر گئے۔ مگر اُن کے والد محترم کھڑے ہو کر دیکھنے لگے ساری رات وہاں منتظر رہے۔ حافظ صاحب نے حسب معمول صبح کی نماز سے

یَاحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَاقَیُّوْمُ

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیْ

آپؐ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدٰی

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْبَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

فراغت پائی تو حضرت تاج العارفینؒ نے فرمایا کہ حافظ صاحب جلدی اپنا راستہ لو۔ آپ کے والد دریا کے کنارے کھڑے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

(۴) ایک دفعہ ایک ہندو جوگی حضرت مولوی جان محمدؒ کی موجودگی میں مسلمان فقیروں کا لباس پہن کر حاضر خدمت ہوا۔ راستے میں یہ خیال کیا کہ دیکھیں یہ میری عزت وتکریم مسلمان فقیروں جیسی کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر مسلمان فقیروں کی سی عزت سے پیش آئے تو سمجھ لونگا کہ بس خالی ہیں۔ اور اُن کو میرے ہندو ہونے کا پتہ بھی نہ لگے گا۔ چنانچہ جب وہ سامنے گیا تو آپؒ سیدھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے اور گلے لگا کر ملے، بیٹھ گئے تو وہ ہندو فقیر دل ہی دل میں ہنسا کہ آپؒ اس کے دھوکے میں آگئے ہیں۔ اس قسم کے خطرات دل میں گزر ہی رہے تھے کہ فوراً حضرت تاج العارفینؒ نے مولوی جان محمدؒ کو مخاطب ہو کر فرمایا، مولوی صاحب ہم نے تو فقیرانہ لباس کی تعظیم کی ہے نہ کہ اس ہندو جوگی کی۔ اس پر وہ ہندو جوگی بہت پشیمان ہوا اور اُس نے اُسی وقت حضرت تاج العارفینؒ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا اور آپؒ کے خادموں میں شامل ہوگیا۔

(۵) ایک فقیر جو اپنے آپ کو صاحب تصرّف و جذبہ ظاہر کرتا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ

یَا حَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا قَیُّوْمُ

وَھُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپؐ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ تُرْتَجٰی

آپؐ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپؐ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

جب کبھی وہ اولیاء اللہ سے ملتا تو بہت خوش ہوتا اور معانقہ کرتا اور اُن کی نسبت سلب کر لیتا یعنی اُن کا ذوقِ شوق عبادت جذب کر لینا تھا۔ وہ اسی طرح ۷۲ اشخاص کے احوال کو سلب کئے ہوئے تھا۔ ایک دن اُس کو یہ خیال ہوا کہ آج حضرت تاج العارفینؒ سے بھی یہی سُلوک کروں، کیونکہ آجکل اُن کی شہرت بہت سُنی جارہی ہے۔ لہٰذا وہ شخص جب آپؒ کے سامنے آیا تو آپؒ نے فوراً ہی اس کی نیت کو بھانپ لیا اور آپؒ نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے ہی اُس کی نسبت سُلب کر لی اور دو سال تک وہ ذلیل و خوار پھرتا رہا۔ آخر کار آپؒ ہی کے دَر پر بیٹھ گیا۔ حضرت تاج العارفینؒ کو ایک دن اُس پر رحم آگیا اور اُس پر نظرِ کرم عنایت فرمائی، اور اس کو صاحب کشف و مواجعہ بنا دیا۔

(۶) ایک دفعہ آپؒ کی مجلس میں دو پوستی آئے اور آپس میں باتیں کرتے تھے، کہ آپؒ کی شہرت تو بہت ہے اور دوسرے نے کہا کہ شہرت کیا ہے۔ مزہ تو جب آئیگا۔ اگر ہم کو اعلےٰ درجہ کا کھانا کھلائیں، تب ہم سمجھیں گے کہ صاحبِ کمال ہیں۔ اتفاق سے آپؒ کی مجلس میں اسی قسم کا کھانا جو وہ چاہتے تھے، تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص لایا اور وہ اس قدر افراط سے تھا کہ سب کو حصہ ملنے کے بعد باقی

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

عَشِقَ الْاِلٰہَ لِوَجْہِہٖ

آپؒ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

انسانی عقلیں آپؒ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپؒ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیّر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!

بچ رہا۔ آپؒ نے فرمایا یہ محفوظ رکھو۔ دو کتے آویں گے۔ اُن کے آگے رکھ دینا۔ جب وہ دونوں آئے تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا رکھ دیا جائے۔ بس اُنہوں نے کھانا تو کیا کھانا تھا۔ بس دِل ہی دِل میں آپؒ کے ہو گئے اور کھانے کے بعد آپؒ سے معافی چاہی اور آپؒ سے بیعت کی درخواست کی اور ایک عرصہ تک آپؒ کی صحبت شریف میں رہے اور درجہ کمال کو پہنچے۔

(۷) ایک واقع منقول ہے کہ آپؒ کے خلفاء میں سے ایک حافظ صاحب تھے کہ اُن کی موجودگی میں کوئی دوسرے حافظ صاحب حضرت تاجُ العارفینؒ کی خدمت میں آئے آپؒ کے خلیفہ حافظ صاحب نے اُن کے ساتھ کسی بات پر مباحثہ شروع کر دیا اور وہ حافظ صاحب جو مہمان تھے، وہ بھی تیز طبع تھا۔ آخر ان دونوں میں جھگڑا ہو گیا اور جب اس واقع کا علم حضرت تاجُ العارفینؒ کو ہوا تو آپؒ نے اپنے خلیفہ حافظ صاحب سے سب احوال سلب کر لئے، حتیٰ کہ اُن کو اِس پریشانی میں قرآن پاک بھی یاد نہ رہا۔ اور علوم ظاہری بھی بھول گئے۔ ایک عرصہ تک وہ کسمپرسی میں پڑے رہے۔ آخر بعض خلفاء اور مقربین کی سفارش سے آپؒ نے اس کے حال پر رحم فرمایا اور سب احوال وسوا جید اور حفظِ قرآن اور علوم ظاہرہ اُن کو عنایت فرما دیئے اور اُن کو معاف کر دیا۔

Marfat.com

یٰحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یٰقَیُّوْمُ

نَطَقَ الْحَجَرُ لِکَلَامِہٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے منظور نہ فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

(۸) نواب جانی خان، نواب قمرالدین خان وزیر احمد شاہ بادشاہ دہلی کا فرزند تھا۔ آپؒ کو دینی تعلیم کا شوق تھا۔ آہستہ آہستہ آپ کی طبیعت اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کی طرف راغب ہوگئی۔ چنانچہ حضرت تاجُ العارفینؒ کی شہرت سُن کر شاہجہانپور اسی پہنچا اور بیعت ہونے کے لئے عرض کی۔ جس پر آپؒ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ رہو۔ پھر دیکھا جائے گا۔ لہٰذا نواب جانی خان آپؒ کے لنگر خانہ میں کام کرتے رہے اور اُنہوں نے آپؒ کے خدام سے کہا کہ حضرت کے پاس سفارش کریں کہ انہیں سلسلہ میں داخل کر لیا جاوے۔ چنانچہ آپؒ نے نواب جانی خان کو بلوایا اور فرمایا کہ کیا تم جانی بننا چاہتے ہو یا خان بننا چاہتے ہو۔ نواب صاحب نے جواب دیا کہ سرکار جانی بننا چاہتا ہوں آپ نے تین مرتبہ پوچھا اور نواب جانی خان نے یہی جواب دیا۔ اتنے میں ایک شخص خربوزوں کا ایک ٹوکرہ لے کر آیا اور آپؒ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کیا۔ آپ نے حاضرین کے درمیان ایک ایک خربوزہ تقسیم کر دیا اور ایک خربوزہ نواب جانی خان کو بھی عنایت کیا لوگ ویسے ہی کھانے لگے۔ مگر نواب جانی خان نے چاقو مانگا۔ اس پر آپؒ نے فرمایا کہ ابھی تک آپ کے دماغ سے خانی نہیں نکلی ہے۔ لہٰذا کچھ عرصہ اور خدمت میں رہو تو پھر بیعت کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب نواب صاحب کی طبیعت درست

Marfat.com

یٰحیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یٰقیوم

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ

تعریف کرنے والا آپؐ کی مدح پر عاشق ہے

کُلُّ الْمَدِیْحِ بِوَصْفِہٖ

مدح آپؐ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِہٖ لَا لَا الْمَلَا

آپؐ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درُود اور سلام بھیجو !!

ہوگئی تو اُن کو بیعت کیا اور وہ آپؒ کے خادموں میں رہنے لگے اور علم باطنی کا فیض حاصل کرتے رہے اور گھر جانے کا مطلقاً خیال نہ کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ اے جانی تم جانی خان بننا چاہتے ہو، یا جانی ہی رہنا چاہتے ہو تو نواب صاحب نے عرض کی کہ سرکار جانی ہی رہنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ نہیں اب آپ کو نواب جانی خان بنایا جائے گا اور فرمایا کہ تمہارے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور گدی کی نسبت چرمے گوئیاں ہو رہی ہیں کہ بڑے لڑکے کا تو پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ چھوٹے لڑکے کو گدی دے دی جائے، چنانچہ آپؒ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو۔ جب نواب صاحب نے آنکھیں بند کرکے کھولیں تو اپنے آپ کو محل میں پایا اور حسبِ دستور لوگوں نے آپ کو باپ کی گدی پر متمکن کر دیا۔ نواب جانی خان کی قبر مُبارک آپ کے پائینتی کی جانب ہے۔

(۹) ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، کچھ خدام بھی موجود تھے کہ دفعتاً حجرہ میں تشریف لے گئے اور چند منٹ کے بعد واپس تشریف لائے تو خُدام نے دیکھا کہ آپؒ کے کندھے اور چہرہ مُبارک پر ریت لگی ہوئی ہے۔ لوگوں نے پوچھا، حضرت یہ ریت کیسے لگ گئی۔ آپؒ نے فرمایا کہ ایک سوداگر کا جہاز بھنور میں پھنس گیا تھا۔ اللہ پاک کا حکم تھا

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور اِنَّا فَتَحْنَا اور وَالضُّحٰی کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کہ اس کو جا کر نکال دو۔ اس واقعہ کے کوئی چھ ماہ بعد وہ سوداگر شاکر مجبوراً اسی آپؒ کی قدم بوسی کے لئے آیا اور آپؒ کی خدمتِ عالیہ میں پانچ سو روپیہ کا نذرانہ پیش کیا۔

آپؒ کی کرامات

حضرت شاہ محمد بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۃ الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

(۱) ایک دفعہ حضرت تاج العارفینؒ اپنے سر مبارک پر گجریلے کی ہنڈیا اٹھائے عالمپور جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جذامی نے آپؒ سے سوال کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ۔ آپؒ نے جواب دیا کہ اس وقت ہنڈیا کا منہ بندھا ہوا ہے۔ میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری کے بعد واپس آؤنگا تو گجریلے کا اپنا حصہ تم کو کھلاؤنگا۔ اتنی دیر صبر کرو۔ جب آپؒ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا بیٹا سائل کو محروم کیوں چھوڑ آئے؟ آپؒ نے عرض کی حضور میں نے ازراہِ ادب ہنڈیا کا منہ نہیں کھولا اور اس سے وعدہ کیا کہ واپسی پر اپنا حصہ دے دونگا۔ جب آپؒ واپس آئے تو آپؒ نے اس جذامی کے ساتھ بیٹھ کر گجریلا کھایا اور اپنا لعاب اس

Marfat.com

یٰحیّ یٰقیّوم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَکُمْ بِہٖ مِنْ حُجَّۃٍ

ہمارے واسطے آپؒ کی ذات ایک دلیل ہے

کَالنُّوْرِ جَالِی ظُلْمَۃٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دُور کرتی ہے

فِی الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَھٰی

ابتداء میں بھی اور اِنتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درُود اور سلام بھیجو

جذامی کے جسم پر مل دیا تو وہ آپؒ کی صحبت کی برکت اور پیر و مرشد کی دعا سے وہ جذامی سائل صحت یاب ہوگیا اور آپؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپؒ اُسے اپنے پیر و مرشد کے پاس لے آئے اور قُطب عالم حضرت سیّد حاجی محمّد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مُبارک پر بیعت ہو کر آپؒ کے خدام میں شامل ہوگیا اور عالمپور میں رہنے لگا۔

(۲) حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ مائی دولتے ایک روز آپؒ کے وضو کیلئے کنویں سے پانی لینے لنگر کے صحن کی طرف آئی۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک عورت بیٹھی ہے۔ جس کا قد و قامت بہت بڑا تھا۔ دیکھکر خوف زدہ ہو گئی۔ فوراً دروازہ بند کر کے بھاگ کر حضرت تاجُ العارفینؒ کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت باہر صحن میں کوئی جن عورت بیٹھی ہے۔ جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہے۔ مجھے تو اس سے ڈر لگتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا جاؤ، اس سے جاکر پوچھو تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ کون ہو؟ اُس نے پاس جاکر ڈرتے ڈرتے پوچھا تو جواب ملا کہ میں ایک جن عورت ہوں اور بھوکی ہوں اور آپؒ کے لنگر سے کچھ کھانے کے لئے مانگتی ہوں۔ بہت دِنوں سے یہاں آئی ہوں، لیکن حضرت کے لنگر سے مجھے کچھ نہیں ملا۔ حضرت سے درخواست کرو کہ مجھے کھانے کو کچھ دیں۔ خادمہ نے آکر آپؒ کو یہی پیغام دے دیا

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

آپؒ نے اس جن عورت کو کہلوا بھیجا کہ کل ہمارے ہاں تمہاری دعوت ہے۔ چنانچہ آپؒ نے دوسرے روز نمازِ فجر کے بعد لنگر والوں کو حکم دیا کہ آج ہمارے ہاں ایسے مہمان آئے ہیں۔ جو غیر مسلم ہیں اور جس چیز پر "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ اُسے نہیں کھاتے۔ بغیر بسم اللہ پڑھ کر پکایا ہوا کھانا زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں، مخلوقِ خدا ہیں اور درویش کے در پر سائل ہیں۔ آج کھانا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھے بغیر تیار کیا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور کھانا تقسیم کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کھانا تو سب نے کھایا مگر سب کے سب بھوکے رہ گئے اور کھانا بھی ختم ہو گیا۔

(۴) ایک مرتبہ جوگیوں کی ایک جماعت آپؒ کی کرامات کا ذکر سُن کر شامچوراسی آئی اور اُنہوں نے اپنے جادُو کے زور سے حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا قصد کیا اور آپؒ کو اپنی آمد کی اطلاع کی۔ آپؒ بذریعہ کشف اُن کی آمد کا مقصد جان کر خود اُن کے پاس پہنچ گئے۔ بڑے جوگی نے آپؒ کی بہت تعظیم کی۔ آپؒ نے توجّہ فرمائی تو اُسی وقت وغیب سے اُن سب کے لئے کھانا "حلوہ اور نان" حاضر ہو گیا۔ جسے سب نے کھایا۔ آپؒ کی یہ کرامت دیکھکر جوگی فوراً اپنے ارادے سے باز آئے اُن میں سے اکثر مسلمان ہو کر آپؒ کے خُدّام میں شامل ہو گئے اور باقی نے راہِ فرار

Marfat.com

یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَیُّوْمُ

شَقَّ الْقَمَرْ لِمَرَامِہٖ

آپؒ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَكُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپؒ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپؒ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو ! !

اختیار کی۔ اس طرح آپؒ کی بے شمار کرامات ہیں، جنہیں سُن کر بہت سے ہنود جو آپؒ کے مخالف اور آمادۂ آزمائش رہتے تھے، آپؒ کے باطنی کمالات کے معترف ہو گئے۔ آپؒ کی بہت تعظیم و تکریم کرنے لگے اور ایمان لے آئے۔

(۴) آپؒ کے پیر و مرشد کا ایک باغ تھا۔ جس کا نام نقشبند پور تھا اور یہ باغ ۲۴ گھاؤں کے رقبہ میں تھا۔ اِس باغ کے اِرد گرد خندق کھودنے کا ارادہ تھا۔ حضرت شیخ العالم نے جملہ فقرا کو خندق کھودنے کے واسطے کہا۔ اِس حُکم کو حضرت تاجُ العارفینؒ نے بھی سُنا اور اُسی رات بھر اکیلے خندق کھودتے رہے۔ صبح تک خندق مکمل ہو گئی۔ صبح کو لوگوں نے خندق لگی ہوئی دیکھ کر تعجب کیا اور حضرت شیخ العالم کی خدمت میں اس امر کا بیان کیا۔ آپؒ نے وہ خندق دیکھ کر فرمایا کہ یہ کام سوائے حضرت عبد النبیؒ کے کسی دوسرے کا نہیں تو پھر آپؒ نے حضرت تاجُ العارفینؒ کے حق میں خصوصی دُعا فرمائی۔

(۵) آپؒ جب اپنے پیر و مرشد کو ملنے کے لئے عالم پور تشریف لے جاتے، تو کبھی کبھی راستے میں اپنی ہمشیرہ کے ہاں موضع ایچر پور بھی تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ آپ گئے تو گُنے کی عورتوں نے آپؒ کی ہمشیرہ صاحبہ کو طعنہ کے طور پر کہا کہ لے وہ آگیا ہے تیرے

یَاحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاقَیُّوْمُ

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ملنے کو اور سونے کی چوڑیاں بنوا کر لایا ہے۔ جا جلدی مل اور چوڑیاں لے۔ آپؓ کی ہمشیرہ اِس طعنہ سے غمگین ہو کر جو کچھ اُن عورتوں نے کہا تھا۔ آپؓ کی خدمتِ اقدس میں عرض کر دیا اور اِلتماس کی کہ جب آتے ہیں تو یہ عورتیں مجھے طعنہ زنی کرتی ہیں، لہٰذا آپؓ اچھے لباس میں تشریف لایا کریں۔ آپؓ یہ الفاظ سُن کر فرمانے لگے کہ بی بی فقیر کی تو ایک گودڑی ہے، یہی سب کچھ ہے اور اِسی میں سے خدا ہم کو سب کچھ دیتا ہے اور آپ نے کلیم مُبارک کا ایک کونہ اٹھایا اور فرمانے لگے کہ اگر وہ تم کو چوڑیاں کا طعنہ دیتی ہیں، جونسی وضع کی سونے کی چوڑیاں تجھے پسند ہیں، اُٹھالے۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے جب نظر ڈالی تو وہاں کئی قسم کی سونے کی چوڑیاں موجُود پائیں۔ اِس واقعہ کے بعد آپؓ نے اپنی ہمشیرہ کے ہاں آنا جانا بہت کم کر دیا۔

(۶) ایک بادشاہ اپنے ایک نواب سے ناراض ہو گیا اور حکم دیا کہ اس کو دیگ میں ڈال کر جلا دیا جائے۔ چنانچہ جب نواب کو دیگ میں ڈالا گیا اور آگ جلا دی گئی، جو کئی گھنٹوں تک جلتی رہی۔ جس وقت بادشاہ نے خیال کیا کہ اَب اس کی ہڈیاں بھی گھل گئی ہوں گی، تو حُکم دیا کہ دیگ کا ڈھکن اُتار دیا جائے۔ جب دیگ کا ڈھکن اُتارا گیا تو سب لوگ یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ نواب صاحب بالکل صحیح و سلامت ہیں۔ بادشاہ نے اس کا

Marfat.com

یَاحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاقَیُّوْمُ

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِرُکُوَتِہٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

کَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرَکَتِہٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِکَفِّہٖ نَطَقَ الْحَصٰی

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

سبب نواب صاحب سے پوچھا۔ آپ نے کہا کہ میں نے اپنے پیر و حضرت شامیؒ کی مدد اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے آگے آگ ٹھنڈی کرنے کیلئے چاہی تھی۔ چنانچہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے مجھ پر یہ آگ ٹھنڈی کر دی۔ اس واقع پر حضرت شاہ محمدؐ بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شانِ اقدس میں یوں ہدیہ تبرّک پیش کیا:

گراماں اے باو خدمت گرامی — سلامِ من بصد عجز و تمامی
بگو باصد ہزاروں خوش کلامی — کہ اے شاہِ سریرِ نیک نامی

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

کہ چوداں طبق کی تم کو ہے شاہی — ہوئے مقبُول تم درگہ الٰہی
دِکھو اَب حال میرا در تباہی — کہ ہوں بندہ بہت عاجز گناہی

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

شامی پیر صاحبِ باکرم ہے — شامی کا عرش اُوپر قدم ہے
خدا کا لطف تجھ پر دم بدم ہے — گدا کو شاہ کو تجھ سے کرم ہے

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ

آنکھیں آپؒ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ

دل آپؒ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی

آپؒ کی دعا سے نابینائی کور ہو گئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

تمہارا نام جو عبدالنبیؒ ہے　　تمہارے پر بہت رحمت دلی ہے
جو تجھ پر مہربان حضرت نبیؐ ہے　　کہ تجھ سے فیض یاب عالم بھی ہے

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

شہہ عبدالنبیؒ قطبِ شامی　　خواص و عام سے لائق غلامی!
قطب اور غوث ہیں تم کے سلامی　　گدا ہوں بے نوائے ذوالکرامی!

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

اغثنی المدد یا قطبِ عالم　　نہایت بیکسم اندرونِ عالم
دلا تردد تقلبنی سوالم　　مدد کُن فی سبیل اللہ بحالم

مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

Marfat.com

یا حیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ ثَنَا

خدا کی قسم میں آپؒ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلِہٖ مِنْ رَبِّنَا

جو ہمارے رَبّ نے آپؒ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَالنَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپؒ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں !

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو

شامی پیر کو جس نے دھیایا مطالب دین اور دنیا کا پایا
تیرے سر شیخ طاہر جیؒ کا سایا تیرا عالی قدر سب توں سوایا
مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

عتابِ شاہ جو بر سرِ نواب آیا تو اُس کو دیگ میں پا کر جلایا
و لیکن نام تیرا اوس دھیایا کہ تا الحرز جان آتش سے پایا
مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

رجا دارم لقا اپنا دکھاؤ تمامی رنج اور زحمت گواؤ
حقیقت کا سبق مجھ کو بتاؤ مطالب دین و دنیا کے پوچاؤ
مدد کُن المدد قطبِ شامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

کہ جب ہووے زیارت تب رہانی کہوں میں شاہ کو کچھ مہربانی
ولایت میں نہ کوئی تیرا سہے ثانی کرو رحمت میرے پہ ناگہانی

Marfat.com

یٰحَیُّ یٰقَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنَا کَیْفَ اَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَکَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا

کیونکر ادا کرسکوں

اَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالْلَّدَیْ

آپ اپنی فیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

مدد کن المدد قطب شامی

کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

محمد شاہ گر فریاد داری ۔۔۔ یہ پھر پاؤ گے تم امید ساری

کہ ہے وہ شاہ مقبول غفاری ۔۔۔ کرے یہ وِرد پھر لیل و نہاری

مدد کن المدد قطب شامی

کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

○

روایت ہے کہ:

(۱) ایک یہودی عربی نژاد اِس تذبذب کا شکار تھا کہ حضور پُرنور سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو معراجِ رُوحانی ہوا یا جسمانی اور آپؐ سات آسمانوں کی سیر کرکے جب واپس تشریف لائے تو رات کا وقت تھا، بستر گرم تھا اور وضو کا پانی رواں تھا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ وہ یہودی وارد ہندوستان ہوا اور اُس نے تاجُ العارفین حضرت عبدالنّبی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سُنا۔ شاہجوراسی پہنچ کر وہ حضرت کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور مندرجہ بالا سوال عرض کیا۔ اُس وقت آپ نمازِ

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ

وَلَقَدْ اَنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے پرسے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

عشاء سے فارغ ہو کر بارش کی وجہ سے مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ نے اُسی وقت اپنا کُرتہ مُبارک اُتار کر اس کو دیا اور کہا کہ جاؤ ندی کے کنارے اِسی وقت دھوبی سے دُھلا لاؤ۔ اُس یہودی نے کہا کہ یا حضرت رات زیادہ ہو گئی ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے۔ بھلا اِس وقت دھوبی کہاں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں جو کہتا ہوں، جاؤ اور وہی کرو، چنانچہ مجبور ہو کر وہ شخص کُرتہ لے کر چل دیا۔ جس وقت اُس نے قدم مسجد سے باہر رکھا تو دیکھتا کیا ہے کہ دوپہر کا وقت ہے، تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ وہ حیران اور پریشان ندی کے کنارے جا پہنچا۔ اُس نے وہاں دیکھا، کہ دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں۔ ایک دھوبی نے اس شخص کو دیکھکر کہا کہ لاؤ، میاں میں تمہارا کُرتہ دھو دوں، چنانچہ وہ شخص کُرتہ دھلوانے کے بعد اُسے سکھوا کر واپس مسجد میں آگیا۔ جب اُس نے مسجد میں قدم رکھا تو دیکھا کہ وہی رات کا وقت ہے اور بارش ہو رہی ہے۔ اس شخص کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی، لیکن اُس نے آپؐ کو کرتہ دے کر کہا کہ سرکار آپؐ نے میرے سوال کا جواب ابھی نہیں دیا، لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے، بے حد حیران کُن ہے۔ آپ نے فرمایا:

احمق! کیا ابھی تمہارے سوال کا جواب نہیں ملا؟ تو اُسی کُرتہ لے کر گیا۔ اتنی دیر ٹھہرا

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ هِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کُرتہ دُھلوا کر سکھوایا۔ اِن سب باتوں کے باوجُود جب تم واپس یہاں پہنچے تو وہی وقت تھا۔ جب تم کُرتہ لیکر یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ کیا ابھی تک یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔ جب اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے مجھ جیسے ادنیٰ ناچیز بندے کو اِس قدر قدرت بخشی کہ رات کو دن اور دن کو رات دکھاؤں تو کیا اُس حاکم الحاکمین اور رب العلمین کو یہ قوّت نہیں کہ اپنے پیارے محبُوبؐ کو مع جسم کے آسمانوں کی سیر ایک لمحے میں کرا دے۔ کیا تو کُن فیکُون کو بھُول گیا، اس پر وہ یہودی مکمّل طور پر مطمئن ہوگیا، اور آپؐ کی بے پناہ علمی قوت اور کرامت کی برکت سے اِس قدر متاثر ہوا کہ آپؐ کے قدم پکڑ کر دینِ اسلام میں داخل ہونے کی درخواست کی اور بیعت کا خواستگار ہوا۔

(۲) ایک دفعہ یہ یہودی حضرت تاجُ العارفین کے ساتھ مسجد میں موجود تھا اور اُنہیں دنوں حج کا موقعہ تھا تو اُس نے آپؐ سے عرض کی کہ یا حضرت اِس وقت حج کا موقعہ ہے۔ آپؐ مجھے حج کرا دیں۔ چنانچہ آپؐ نے اُس شخص سے کہا کہ آنکھیں بند کرو، اور جب آنکھیں کھولنے کا حکم دیا گیا تو اس شخص نے اپنے آپ کو مع مسجد کے مکہ مُعظّمہ میں پایا۔ حج کرنے کے بعد وہ شخص وہیں رہ گیا اور آپؐ مع مسجد شام چوراسی تشریف لے آئے۔ اُس شخص نے اُس مقام پر اپنا مکان تعمیر کروایا۔ جہاں وہ مسجد پہنچی تھی

Marfat.com

یٰاُخْتِی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَبَتِ

یَا رَهْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَةِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسولؐ علیہ السلام کے نیفیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فَدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپؐ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

اور بعد میں وہاں بہت سے مکانات تعمیر ہونے شروع ہوگئے اور اس ابادی کا نام محلہ شامیاں رکھا گیا، جو کہ اب تک مکہ معظمہ میں قائم و دائم ہے۔

(۳) ایک دفعہ آپؒ عالمپور سے شام چوراسی واپس آرہے تھے کہ راستے میں چند مغل سپاہیوں کا ایک دستہ دکھائی دیا، اُن میں سے ایک سپاہی نے کسی غریب آدمی کو بیگار میں پکڑا ہوا تھا اور اُس کے سر پر ایک برتن اچار کا اٹھوایا ہوا تھا اور وہ بیچارہ تھک گیا ہوا تھا، مگر سپاہی اُس کو کہتا تھا کہ چلو چلو ہم تم کو اگلے گاؤں میں چھوڑ دیں گے مگر اُس کو نہ چھوڑا، کیونکہ دوسرا بیگاری نہ مل سکا تھا۔ حضرت تاج العارفینؒ نے سپاہی کو نصیحت فرمائی، اِس غریب پر ظلم مت کرو تو اُس نے کہا کہ اگر آپؒ کو اسکے حال پر اتنا رحم آرہا ہے تو اُس کا بوجھ اُٹھائیں۔ میں اِس کو چھوڑ دیتا ہوں، حضرت تاج العارفین نے اُسی وقت بسم اللہ کرکے وہ برتن اپنے سر پر رکھ لیا اور غریب بیگاری کو کہا کہ تم چلے جاؤ۔ آپ برتن اُٹھا کر اُس سوار سپاہی کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ اِس سوار سپاہی نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ نیا بیگاری آرہا ہے یا نہیں تو کیا دیکھتا ہے کہ برتن مذکورہ آپؒ کے سر مبارک سے ایک نیزہ بھر اُونچا جارہا ہے اور ہوا میں ساتھ ساتھ چل رہا ہے، سوار نے یہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یٰاَیُّهَا الرُّوْمُ

فَتَحَدَّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا

اے نوجوا! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

حال دیکھا کہ فوراً گھوڑے سے اُتر کر آپؐ کے قدم مُبارک پکڑ لئے اور رُو رُو کر معافی مانگتا، باقی گھوڑ سوار بھی آگئے اور آپؐ سے طالب معافی ہوئے، سب نے آپؐ کے مرید ہونے کی درخواست کی۔ آپؐ اُس وقت عالمپور سے زیادہ دُور فاصلہ پر نہ تھے، چنانچہ فرمانے لگے کہ تم لوگ میرے پیر و مرشد کے پاس چلو اور اُن کی بیعت کرلو، جب آپؐ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچے تو حضرت شیخ العالم نے فرمایا عبدالنبی! آپ ہی اِن کو بیعت کرلیں، چنانچہ آپؐ کے حکم سے اِن سب کو حضرت نے تلقین فرمائی اور آپ کے فیضان صحبت سے وہ سب اللہ والے بن گئے۔

(۴) نقل ہے کہ نمازِ عصر اور مغرب کے درمیان اگر کوئی غیر مسلم آپؐ کے سامنے آجاتا تو خود بخود کلمہ شریف پڑھنے لگتا اور اُس کے قلب سے اللہ اللہ کی آواز نکلنے لگتی۔ اہل ہنود آپؐ کے سامنے سے ایسے وقت میں نہ گزرتے تھے۔ ایک دفعہ دو ہندو لڑکیاں، جن کی شادیاں شاہجوراسی میں ہوئی ہوئی تھیں، اتفاق سے اس خاص وقت میں آنحضرتؐ کے سامنے سے گزریں اور اُسی وقت ان کی زبان سے کلمہ شہادت جاری ہوگیا اور وہ مسلمان ہوگئیں۔ ان کے سُسرال والوں نے اور خود اُن کے والد نے جو لاہور میں ناظم عدالت عالیہ تھا، لڑکیوں کو بہت سمجھایا، مگر اُن کی

Marfat.com

یا نبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا رسول

ذِکرَ الصَّلوٰۃَ فَقِیرُہٗ

آپؐ کے در کے گدا عبد النبی نے

عَبدُ النَّبِی مُعطِیرُہٗ

جو آپؐ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِی کُلِّ صُبحٍ وَالمَسَیٰ

تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

طبیعت پر ایسا کامل اثر ہوا کہ وہ اسلام سے منحرف نہ ہوئیں، پایانِ کار لڑکیوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور وہ بیچاری حضرت تاجُ العارفینؒ کے گھر پر آگئیں آنحضرتؐ نے اُن کو اپنی اولاد کی طرح اپنے گھر میں رکھا اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے دو خلیفوں سے اُن کی شادی کر دی۔

(۵) ایک دفعہ ایک سو جوگیوں کا قافلہ آپ کی شہرت سُن کر شاہجہانپور اسی آیا اور ایک باغ میں جلسہ عام کرنے کا ارادہ کیا۔ آپؐ کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو آپؐ نے اس جلسہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور اپنے خاص خادم اللہ دین کو ساتھ لیکر اُن کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا جوگی ایک سرس کے درخت کے نیچے ایک تخت پوش پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے ایک کاہن کی کرامات بیان کر رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو متعدد مثالی اجسام کی شکل میں ظاہر کر سکتا تھا۔ چنانچہ اُن کی تیرہ سو عورتیں تھیں، ہر ایک کے پاس ایک ہی وقت میں اپنے اجسامِ مثالیہ کے ساتھ موجود ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اُس کو کہا کہ تو بڑا سخی ہے کہ کسی سائل کو محروم نہیں بھیجتا۔ میرے پاس ایک عورت بھی نہیں اور تیرے پاس تیرہ سو عورتیں ہیں، تو ایک عورت مجھے دیدے اُس نے کہا تو میری سب عورتوں کے پاس چلا جا،

Marfat.com

یٰحیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

بَزَغَ الحَبِیبُ المُجتَبیٰ

برگزیدہ محبوب کی روشنی

فِی سُحمَۃِ اللَّیلِ الدُّجیٰ

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمسِ تُشرِقُ فِی الضُّحیٰ

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

جہاں تو مجھ کو نہ پائے تو اس عورت کو تو لیجانا۔ چنانچہ وہ سب عورتوں کے پاس گیا اور سب کے پاس کاہن کو موجود پایا۔ جب وہ جوگی تمام حکایت بیان کر چکا تو حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوگی صاحب یہ کیا کمال کی بات ہے اگر اس قسم کی باتوں پر کمالات کا توقف ہے تو اہل اسلام میں معمولی لوگ بھی یہ تماشا دکھا سکتے ہیں۔ اِس سے ہمت و عزم کی کوئی خاص خوبی تو ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپؒ نے جوگیوں کو اشارہ کیا کہ وہ درخت پر نظر ڈالیں۔ سب نے دیکھا کہ ہر پتے پر آنحضرتؐ نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ آپؐ مجمع میں اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ کرامت دیکھ کر اُن میں سے تیرہ جوگی فوراً ایمان لے آئے۔

(۶) آپؒ کے ایک مرید کو ایک مُنکر نے طعنہ دیا اور اہانت سے کہا کہ تیرا پیر وہی تو ہے جو انگیٹھی اور ہنڈیا سر پر رکھ کر عالمپور لے جایا کرتا ہے۔ اِس مرید صادق نے کہا کہ میرے پیر نے سر پر کبھی ہنڈیا نہیں اُٹھائی، بلکہ ہنڈیا آپؒ کے سر مُبارک سے اُونچی اُونچی ساتھ جایا کرتی ہے۔ اُس مُنکر نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ میں نے تو اُن کو کئی بار اِس طرح ہی دیکھا ہے کہ انگیٹھی اور ہنڈیا سر پر ہوتی ہے اچھا کل اُن کے جانے کی باری ہے، اگر وہ سر پر رکھے جاتے دیکھے گئے تو میں تیری

Marfat.com

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیْ

آپؐ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدٰی

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْیَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

گردن مار دوں گا، ورنہ تو مجھے قتل کر دینا۔ الحاصل اسی طرح کا معاہدہ ہو گیا۔ دوسرے روز آپؐ نے عالمپور جانا تھا۔ چنانچہ دونوں شخص چھپ کر راستہ میں منتظر بیٹھ گئے۔ ابھی آپؐ دور سے ظاہر ہوئے ہی تھے کہ اس منکر کی نظر آپؐ پر پڑ گئی کیا دیکھتا ہے کہ ہنڈیا سر مبارک سے ایک نیزہ کی مقدار بلند ہے اور ساتھ ساتھ چلی آرہی ہے۔ آپؐ کی اس کرامت کو دیکھ کر اپنے انکار پر بہت ہی افسوس کرنے لگا اور آنحضرتؐ سے معافی چاہی۔

(۷) آپؐ کے روضۂ مبارک کے احاطے میں ایک کنواں تھا۔ جس میں آپؐ نے اپنی لعاب مبارک ڈالی تھی۔ اس کا پانی پینے سے پیٹ کی ہر بیماری دور ہو جاتی تھی۔ لہٰذا اس کنواں کا پانی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں کپیوں میں بند ہو کر جانے لگا۔ ۱۹۰۵ء میں جب ہندوستان میں طاعون کا عام مرض پھیلا۔ گھر گھر اموات ہونے لگیں، اور ملک بھر میں کہرام مچ گیا۔ اس وقت اس کنویں سے آواز آئی کہ جو کوئی اس کنویں کا پانی پیئے گا۔ اس پر طاعون کا اثر ہرگز نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس کنویں کے پانی کی بہت اہمیت ہوگئی اور اس کنویں کا پانی خیبر سے کلکتہ تک جانے لگا اور جس کسی نے یہ پانی نوش کیا۔ وہ اس موذی مرض سے محفوظ رہا۔ مگر یہ کنویں ۱۹۲۵ء میں

Marfat.com

یٰحیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَھُوَالرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ نَرْتَجٰی

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ حَمَدَ اللّٰظٰی

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

خشک ہوگیا۔ ہر چند کوشش کی گئی کہ اِس کنویں کا پانی دوبارہ جاری ہوجائے مگر بے سُود۔

شیخ مولا بخش ولد شیخ غلام جیلانی جو کہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے نواسوں میں سے تھے، نے ایک کنواں لگوایا تاکہ روضۂ مُبارک پر پانی کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ یہ کنواں بفضل حق تعالیٰ اَب تک موجود ہے اور برابر پانی دے رہا ہے اگرچہ روضۂ مُبارک کے احاطے میں اَب دو مزید ہینڈ پمپ غیر مسلموں نے لگوا دیئے ہیں تاکہ عرس مُبارک کے موقع پر عام لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ ۱۹۸۳ء میں ایک ہینڈ پمپ کا پانی بالکل بند ہوگیا تھا تو جناب گورشرن سنگھ شامی نے جس غیر مسلم نے وہ لگوایا تھا۔ اُس کے والد کو اطلاع دی کہ ہینڈ پمپ کا پانی بند ہوگیا لہٰذا اُسے درست کرادیں۔ مگر اُس نے اِس پر ہرگز توجّہ نہ دی۔ عُرس مُبارک کے تقریباً ایک ماہ پہلے وہ غیر مسلم آیا اور ہینڈ پمپ مرمت کروا گیا اور کہا کہ میرے لڑکے کو خواب آئی تھی کہ ہینڈ پمپ کا پانی خشک ہوگیا ہے، لہٰذا اُس نے مجھے دوبئی سے تحریر کیا کہ فوراً حضرت شامی صاحبؒ کے مزار پر جاکر ہینڈ پمپ ٹھیک کرادو۔

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

عَشِقَ الْاِلٰہَ لِوَجْہِہٖ

آپؒ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

اِنسانی عقلیں آپؒ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپؒ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درُود اور سلام بھیجو!

(۸) پشت در پشت سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ آپؒ کے روضۂ مبارک پر ایک شیر صفائی کے لئے آتا تھا اور ایک بہت بڑا سانپ رات کے وقت ہر جمعرات کو آیا کرتا تھا صبح کو آدمی کے پاؤں کی آہٹ سُن کر سانپ روپوش ہو جایا کرتا تھا۔ شیر بھی بہت عرصہ تک آتا رہا۔ ایک دن اُسی شیر نے کسی شخص کی گائے کھالی اور آپؒ نے اُسے آئندہ آنے کے لئے منع فرما دیا۔ چنانچہ وہ جاتا جاتا اپنا پنجہ ایک بہت لمبی کھجور پر لگا گیا۔ جس سے کھجور ٹیڑھی ہو گئی اور پھل بھی ٹیڑھا دینے لگی۔ اس کھجور کا پھل نہایت لذیذ اور میٹھا ہوتا تھا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؒ کا روضہ مُبارک ایک امن کی جگہ ہے۔ جہاں اِنسان کیا، بلکہ ہر چرند اور پرند کو بھی امن ملتا ہے۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں جن لوگوں نے وہاں جا کر پناہ لی، نہ صرف وہ محفوظ رہے، بلکہ کئی ایک نے تو ولایت حاصل کی۔ ایک مثال مائی روڈی کی ہے۔ جس نے اگست ۱۹۴۷ء میں روضۂ مُبارک میں پناہ لی اور آخری دم تک وہیں رہی اور وہیں دفن ہوئی۔ اُن ایّام میں جو بُری نیت سے اس طرف رُخ کرتا تھا۔ وہ اندھا ہو جاتا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی آپؒ کی بے شمار کرامات سُننے میں آئی ہیں۔ آج بھی آپؒ کا مزار مُبارک مرجع خلائق ہے اور لوگ بالخصوص غیر مسلم جُوق در جُوق ہر جمعرات کو

یاحیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یاقیوم

نَطَقَ الْحَجَرُ بِکَلَامِہٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے مسترد فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

یہاں حاضری دیتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء سے آپ کا عرس مُبارک کا اہتمام بھی غیر مسلم بڑی دُھوم دھام سے کرتے ہیں جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہزارہا ہندو سکھ دُور دراز کا سفر طے کر کے شرکت کرتے ہیں۔

الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری فاضلی چشتی مدظلہ العالی

مُصنّف ریاض السالکین فی انوار العارفین و انوارِ معرفت و رُوحانی معالج المعروف عملِ فقیری و تجلّیات رسُول اور انوارِ رسُول فرماتے ہیں کہ ہم نے اکثر پُرانے بزرگوں سے سُنی ہوئی یہ روایت ہے کہ:

(۱) حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے لئے سر مُبارک پر ایک مٹی کی بھڑولی میں اُوپلے ڈال کر اس میں آگ جلا لیتے اور اس بھڑولی پر مٹی کی ہنڈیا جس میں دُودھ میٹھا اور گاجریں وغیرہ ڈال کے منہ بند کر کے شاچھوراسی سے پیدل چل پڑتے اور منزلِ مقصود پر پہنچنے تک گجریلا تیار ہو جاتا تھا۔ آپؒ کا یہ معمول بارہ برس تک رہا۔ ایک روز رات کے وقت میں آندھی اور بارش کا طوفان اس قدر اُٹھا کہ گھر سے باہر نکلنا دشوار تھا۔ لیکن آپؒ اس طوفان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ذکر و شغل میں بدستور مشغول ہو کر معمول کی طرح گجریلا لے کر روانہ ہوئے۔ ابھی نصف منزل پر ہی

Marfat.com

یا حیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ

تعریف کرنے والا آپؐ کی مدح پر عاشق ہے

کُلَّ الْمَدِیْحُ بِوَصْفِہٖ

مدح آپؐ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِہٖ لَا الْمَلَا

آپؐ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو ! !

پہنچے تھے کہ طوفان کی وجہ سے آپؒ ایک اندھیرے ویران کوئیں میں گر گئے۔ اس کوئیں میں بہت سانپ تھے۔ انہوں نے پاؤں کے نیچے اپنی اپنی سریاں دے کر آپ کو کوئیں سے باہر نکال دیا۔ لیکن آپؒ کی ہنڈیا میں کوئی جُنبش نہ ہوئی اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کا کوئی گزند پہنچا۔ اِسی حالت میں پیشوا کامل نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا عبدالنبی آپ نے اِتنی دیر کیوں کر دی۔ آپؒ نے عرض کی کہ حضُور میری غلطی ہوگئی پہلے آپؒ نے راستے کے واقعہ کا کوئی ذکر نہ کیا کہ اِس بناء پر دیر ہوئی۔ قطب عالم پیشوائے کامل نے ارشاد فرمایا کہ شامی صاحب آج آپؒ کی منزل مکمل ہوگئی۔ اَب آپؒ گجریلا نہ لایا کریں، ہم آپؒ کے پاس پہنچ جایا کریں گے۔ لیکن اَب کی مرتبہ آپؒ کے پاس آنے میں جھگڑا ہو جائے گا۔ بہرکیف چند روز کے بعد حضرت قطب عالم سید محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ شام چوراسی تشریف لے آئے۔ باباجی صاحبؒ اُس وقت اپنے وظیفہ میں مشغول تھے اور ایک خادم کو حکم دے رکھا تھا کہ کسی کو بھی ہمارے پاس ملاقات کے لئے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ خادم نے اپنے آقا کے حکم کے مطابق آپ حضور قطب عالم کو ملاقات نہ کرنے کا کہا کہ آپ ملاقات نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اِس بات پر تکرار بڑھ گئی۔ خادم نے کچھ گستاخی سے آپ کو جھڑک دیا۔ حضور قطب عالم نے ارشاد

Marfat.com

یاحیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یاقیوم

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

فرمایا کہ جاؤ شامی صاحبؒ سے کہہ دو کہ باہر ایک آدمی طاہر و طاہر و نامی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ خادم اس بات پر رضامند ہوگیا اور آپ کے نزدیک جاکر کہا کہ طاہر و طاہر و آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس بات کا سُننا تھا کہ آپ تسبیح مُصلّہ چھوڑ کر وہاں سے بھاگے اور پیشوا کامل کے قدم بوس ہوئے۔ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے آپؒ کے خادم کو سینے سے لگا کر معرفت سے اُسکا سینہ معمور کر دیا کہ تو نے اپنے آقا کی فرمانبرداری کی ہے۔ اس کے بعد حضرت باباجی صاحبؒ کو سینے سے لگا کر لپٹ گئے۔ پھر جو ہوا سو ہوا اور مقام ولایت عطا فرما دیا حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی حضور میں آپؒ کو اپنے گھر تک پہنچانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کروں۔ میرے لئے تو ایک یہی طریقہ بہت ہی اچھا نظر آتا ہے کہ میں اپنی پگڑی بچھاتا ہوں۔ آپؒ اس پگڑی پر پاؤں رکھ کر چلیئے۔ حضرت باباجی صاحبؒ اپنی پگڑی پیچھے سے اکٹھی کرتے جاتے اور آگے بچھاتے جاتے تھے۔ اسی طرح اپنے گھر میں حضرت قطب عالمؒ کو ہمراہ لے آئے۔ مخلوقات میں یہ ایک قسم کا تماشہ بن گیا تھا۔ لوگ جوق در جوق اکٹھے اس تماشہ کو دیکھتے تھے کہ مرید کا خلوص اور ادب انتہا درجہ کا ہے۔ جس کی مثال آج تک کسی نے بھی پیش نہیں کی۔

Marfat.com

یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَیُّوْمُ

وَلَكُمْ بِهٖ مِنْ حُجَّةٍ

تمہارے واسطے آپؒ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّوْرِ جَالِی ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِی الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰی

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو

حضور قطب عالم حاجی سیّد محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ جب گھر میں تشریف لے آئے تو آپ کو چارپائی پر نیا بستر بچھا کر بٹھایا گیا اور کھانے کا اہتمام ہوا، کھانا کھانے سے پیشتر سُنّتِ رسُول کے مطابق آپؒ نے اپنے ہاتھ دھونے کے لئے کوزہ میں پانی منگوایا۔ حضُور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی صاحبہ نے عرض کی کہ حضُور پیر و مرشد کے ہاتھ میں دھلاؤں گی۔ جب آپؒ کی صاحبزادی صاحبہ پانی کا لوٹا بھر کر ہاتھ دھلانے کے لئے لائی اور آپؒ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو حضُور قطب عالمؒ کی نگاہِ پاک اُس بچی کی پیشانی پر جم گئی اور پانی کا لوٹا ہاتھوں پر ویسے ہی روندھا لیا۔ صاحبزادی دوسرا لوٹا بھر کر لے آئی۔ آپؒ نے اُسی طرح دوسرا لوٹا بھی اپنے ہاتھوں پر روندھا لیا۔ صاحبزادی پھر تیسرا لوٹا پانی کا بھر کر لے آئی۔ آپ نے تیسرا لوٹا پانی کا بھی اُسی طرح سے اپنے ہاتھوں پر روندھا لیا اور صاحبزادی صاحبہ کو کہا کہ بس اب پانی نہیں چاہیئے۔ حضُور باباجی صاحبؒ کے دل میں خیال گزرا کہ شاید میرے پیر و مرشد کی نظر صاحبزادی پر آگئی ہے آپ نے حضُور قطب عالم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضُور آپؒ پہلے میری صاحبزادی سے عقد پڑھا لیں، پھر کھانا تناول فرمائیں، میرے جیسا بھی کوئی خوش قسمت ہو گا، جس کا پیشوا کامل لڑکی لے کر خوش ہو جائے، حضُور باباجیؒ صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ جناب پیر و

Marfat.com

یٰحَیُّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰقَیُّوْمُ

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپؐ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپؐ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپؐ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

مرشد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور فرمانے لگے کہ شامی صاحب آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ میرا پیشوا میری صاحبزادی پر عاشق ہے، یہ صاحبزادی تو میری بیٹی ہے۔ میں نے لوحِ محفوظ پر دیکھا کہ اس کی اولاد گنہگار ہو گی فقیر نے تین لوٹوں کے پانی سے صاحبزادی صاحبہ کی تین پشت تک کی اولاد کے گناہ دھو ڈالے ہیں تاکہ ان کی اولاد نہایت صالح اور نیک ہو اور متقی اور پرہیزگار ہو، اور آپؒ نے دعا دی کہ شامی صاحب آپؒ کا خاندان اور آپؒ کی اولاد خوب پھلے پھولے گی اور صاحب ثروت ہو گی اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی عزت اور وقار قائم رہے گا اور کسی کی محتاج نہ ہو گی۔ پھر آپؒ نے صاحبزادی صاحبہ اور حضور باباجیؒ کے ہمراہ کھانا تناول فرما کر واپس عالم پور تشریف لے گئے۔

(۲) آپؒ کی شہرت بہت دور دور ہو چکی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک کھتری کی لڑکی برائے فراغت اجابت شام کے وقت کھیتوں میں چلی گئی۔ کچھ اندھیرا سا چھا گیا اجابت سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ لڑکی اپنے گھر کو واپس آ رہی تھی تو ایک اونٹوں کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ قافلے کے سردار نے لڑکی اکیلی دیکھ کر زبردستی اٹھا کر اپنے کجاوے میں ڈال لیا باوجود منت سماجت کے بھی اس سردار نے لڑکی کو

Marfat.com

یٰحیّ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِہٖ

آپ نے چاند کو اپنی نبوّت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

آزاد نہ کیا۔ حتیٰ کہ وہ قافلہ اپنی منزلیں طے کرتا ہوا اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا اور لڑکی کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اُس کمرہ میں آموں کے ٹوکرے لگے ہوئے تھے اور مکان کے صحن میں اناروں کے درخت تھے۔

جب لڑکی اپنے گھر واپس نہ آئی تو لڑکی کے والدین کو تشویش ہوئی اور چپہ چپہ انہوں نے تلاش کیا۔ لیکن لڑکی کا کوئی بھی سُراغ نہ ملا۔ پھر لڑکی کے والدین اکٹھے ہو کر جناب باباجی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی پریشانی اور لڑکی کی گمشدگی زار و قطار رُو رُو کر عرض کی۔ جناب باباجی صاحبؒ نے اُن کو تسلی دی اور کہا کہ میرا یہ رقعہ لے جائیں۔ بازار میں ایک کُھسرا ناچ رہا ہے۔ یہ رقعہ اس کو دیدیں۔ چنانچہ وہ لوگ باباجی صاحبؒ کا رقعہ لے کر جب بازار میں آئے تو وہاں پر ایک کُھسرا ناچ رہا تھا اور ناچ میں چینا پھڑ رہا تھا اور کہتا تھا کہ یعنی کہ "چینا انج چھڑی دایار۔ چینا اَنج چھڑیدا یار"۔ لڑکی کے والد نے حضور باباجیؒ کا رقعہ اُس کو دے دیا۔ اُس مُخنث نے رقعہ لے کر چوما اور جیب میں ڈال لیا اور پھر اس طرح چینا پھڑنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ اپنا کام مکمل نہ کر پایا تھا کہ زور زور سے کہنے لگا کہ:

"اَمبیاں والی کوٹھڑی اناراں والا ویہڑہ چل نی نڈیہے تیرا گھر کھیڑا"

Marfat.com

یَاحَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَاقَیُّوْمُ

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ا

اِتنا کہا اور ہوا میں ہاتھ پھیلا کر بالوں سے پکڑ کر لڑکی کو اُس مجمع میں حاضر کر دیا لوگ یہ بات دیکھ کر لڑکی کی طرف متوجّہ ہوئے ہی تھے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ مُخنث صاحب وہاں سے غائب ہو گئے جو تلاش کرنے پر بھی نہ ملے۔ جب لڑکی کو والدین نے وہاں پایا اور دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا ماجرا ہوا تو لڑکی نے رُو رُو کر کہا کہ ایک قافلہ مجھے اُٹھا کر لے گیا تھا اور مجھے ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا تھا۔ اُس کوٹھڑی میں آم بھی تھے۔ اور صحن میں اناروں کے پودے لگے ہوئے تھے۔ میں پریشان حال تھی کہ اچانک ہوا کا سخت جھونکا آیا اور مجھے وہاں سے اُٹھا کر ایک لمحے میں یہاں لے آیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہیں۔ پھر وہ سب لوگ وہاں سے لکھے ہو کر لڑکی کو ہمراہ لے کر حضُور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف میں حاضر ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔ یہ کرامت دیکھ کر کئی ہندو اور سکھ مسلمان ہو گئے۔

جناب باباجیؒ کے ہاتھوں پر بہت سے ہندو اور سکھ مسلمان ہوئے۔ آپ نے اِس کفرستان کے علاقہ میں توحید کا ڈنکا بجایا۔ آپؒ کا فیض ہر ایک کے لئے اب تک جاری و ساری ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپؒ کے روضۂ مُبارک پر تا ابد اپنے نُور کی رحمت برسائے۔ "آمین ثم آمین"

Marfat.com

یَا حَیُّ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یَا قَیُّوْمُ

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِرُکُوَتِہٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

کَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرَکَتِہٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِکَفِّہٖ نَطَقَ الْحَصٰی

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

دُرود شریف کی برکت

مشہور صحافی جناب صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی کے بڑے بھائی صاحبزادہ ضیاء الرحمٰن شامی پیر الحاج فیض الرحمٰن شامی نے بیان کیا کہ میں مع اہل وعیال ماہ جون ۱۹۷۰ء میں بذریعہ کار ساہیوال سے کراچی روانہ ہوا تو میری والدہ ماجدہ صاحبہ نے حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے دُرود شریف کے چند ایک نسخے کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ دیئے۔ ہم لوگ ایک روز ملتان ٹھہرنے کے بعد صبح سویرے کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور راستے میں ہم نے رحیم یار خاں میں رُکنا تھا۔ اِس لئے میں نے اپنی کار نہر کی پٹڑی پر ڈال دی جو کہ سڑک سے تقریباً سولہ فٹ بلند تھی۔ نہر لبالب پانی سے بھری ہوئی تھی۔ نہر کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ شیشم کے درخت دونوں جانب لگے ہوئے تھے اور تمام طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔ اچانک میری کار پھسلنا شروع ہوئی۔ کیونکہ بیلداروں نے پٹڑی پر چھڑکاؤ کیا ہوا تھا اور کار بار بار پھسل رہی تھی ایک طرف سولہ فٹ نیچی سڑک جو درختوں سے اَٹی ہوئی تھی اور دوسری جانب پانی سے لبالب نہر بھری ہوئی تھی اور نظر یہی آتا تھا کہ اَب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ معاً میں نے حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے مدد کی درخواست کی اور دوسرے ہی لمحے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے ہماری کار پٹڑی سے اُٹھا کر سولہ فٹ نیچے زمین پر رکھ دی۔ کار کا انجن بھی چل رہا تھا

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ

آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ

دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی

آپ کی دعا سے نابینائی دور ہو گئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

آس پاس کے لوگ اِس صورتِ حال کو دیکھ کر بھاگ کر آئے کہ کار اُلٹ گئی، لیکن حیرانی کی بات یہ تھی کہ جب ہم سب صحیح سلامت کار سے باہر نکلے تو دیکھا کہ جن دو درختوں کے درمیان کار پٹڑی سے نیچے گری۔ اُن کے درمیان اِتنا ہی فاصلہ تھا کہ کار بمشکل نکل سکتی تھی۔ میرے بڑے بیٹے عامر ضیاء نے کار سے اُترتے ہی کہا کہ ابُو یہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے درُود شریف کی برکت ہے جو دادی اماں نے چلتے وقت کار میں رکھ دیئے تھے۔ یہ واقعہ ایک حقیقت تھی۔ ہم لوگ اُسی وقت سجدہ ریز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے کہ اُس نے اپنے ولیِ کامل کے طفیل نہ کہ ہمیں بالکل صحیح و سلامت رکھا اور کسی قسم کی کوئی خراش تک نہ آئی، بلکہ کار بھی بالکل محفوظ رہی۔ یہ ایک ایسی کرامت تھی کہ کوئی شخص بھی اِس پر یقین نہیں کر سکتا تھا۔ سبحان اللہ! ولیوں کی کتنی بلند شان ہوتی ہے کہ جب بھی صدقِ دل سے پکارا جائے۔ مدد کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

آپؒ کی بشارتیں

(۱) حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ "مجمُوعۃُ الاسرار" کے مکتوب نمبر ۵۳ صفحہ نمبر ۵۹۷ میں رباعی کی شکل میں فرماتے ہیں:

روزی فلک ہر آئینہ بر ما جفا کند — وز دوستاں ہمدم مارا جُدا کُند

آساں کنی از مرگِ خدایا ہر آن کسے — کیں نسخہ من نخواند مارا دُعا کُند

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ ثَنَاکَ

خدا کی قسم میں آپؐ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلُہٗ مِنْ رَّبِّنَا

بلکہ ہمارے رَبّ نے آپؐ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپؐ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں !

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

ترجمہ : بے شک آسمان ہم پر کسی دن ظلم کرتا ہے، ہمیں اپنے عزیز دوستوں سے جُدا کر دیتا ہے۔ اے خُدا! اُس شخص کی موت آسان کر دے جو میری یہ کتاب پڑھے اور میرے لئے دُعا کرے۔

یہ مکتُوب شریف حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عزیز کے نام حسب ذیل مضمون کے ضمن میں تحریر فرمایا تھا۔

چوں کہ بے رنگی اسیرِ رنگ شد　　موسیٰؑ با موسیٰؑ در جنگ شد

چوں بہ بے رنگی رسی کانداشتی　　موسیٰؑ و فرعون دارند آشتی

ترجمہ : جس وقت بے رنگی رنگ میں قید ہوگئی تو موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ لیکن جس وقت بے رنگی ملی تو صورت یہ ہوئی کہ موسیٰؑ اور فرعون کے درمیان صلح ہوگئی۔

پہلی رُباعی میں غور طلب بات یہ ہے کہ جس وقت مکتوب شریف تحریر کیا گیا تھا۔ کتاب کا وجود ہرگز نہ تھا مگر آپؒ نے لفظ "کتاب" تحریر فرما کر پہلے ہی پیش گوئی فرما دی، جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عرصہ تین سو سال بعد پایۂ تکمیل کو پہنچی اور ایک حقیقت پذیر ہوئی۔ نیز آپؒ نے اپنی حیات طیّبہ میں اِس کتاب کا نام "مجمُوعۃُ الاسرار" فرمایا تھا۔ مگر

Marfat.com

یٰحیّ یٰقیّوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَنَا كَيْفَ أَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا

کیونکر ادا کر سکوں

أَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالْلَّدَى

آپ اپنی نیابتی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

حیرت کی بات یہ ہے کہ اِس عرصہ دراز میں تصوّف پر بے شمار کتابیں پایۂ تکمیل کو پہنچیں مگر کسی بھی مُصنّف نے ایسا نام نہیں رکھا۔

الحمدللہ! یہ سعادت مؤلّف کو نصیب ہوئی جو محض اللہ پاک کے فضل حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے اور پیر و دستگیر حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی توجّہ کی برکت سے نہ صرف "مجموعۃ الاسرار" پہلی مرتبہ منظرِ عام پر آیا بلکہ زیرِ نظر کتاب "تذکرہ تاج العارفین" بھی مکمل ہوئی۔ جسکا شکریہ اگر باقی ماندہ زندگی ہر لمحہ بھی ادا کیا جائے تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپؒ کے خاندان میں بے شمار صاحبِ ثروت، اہلِ علم اور اہلِ قلم فرزندان موجود تھے اور حکومت کے اعلےٰ عہدوں پر متمکن تھے مگر یہ سعادت صرف ایک ایسے انسان کو نصیب ہوئی۔ جو خاندان میں بے وسیلہ بے سروسامان اور شکستہ پا تھا۔ درحقیقت یہ بھی آپؒ کے تصرّفات میں سے ایک تصرّف تھا جو عرصہ تین سو سال بعد ظہور پذیر ہوا۔ اس حقیقت کے علاوہ آپؒ نے کئی بشارتیں دیں جو حقیقت بن گئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولیوں کی کیا شان ہوتی ہے کہ جو کچھ فرما دیں یا تحریر کر دیں۔ وہ حقیقت بن کر دنیا فانی میں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

(۲) تقریباً ۱۳ سال قبل یعنی ۱۹۸۰ء میں مولوی عبدالحق صاحب ٹانڈہ والوں نے ایک

Marfat.com

یا حیّ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یا قیوم

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے پرسے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

خواب دیکھا اور تحریر کر کے صاحبزادہ محمد ناظم کو برائے تعبیر ارسال کیا۔ آپ نے خواب بیان کیا کہ: "صحن سے مشرقی دیوار کا سایہ اُس تخت پر پڑ رہا تھا۔ یہ وہ تخت پوش تھا۔ جس پر میرے والد بزرگوار مخدوم غلام نقشبند صاحب اور اُن کے والد بزرگوار محمد فتحیاب جیو رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھا کرتے تھے۔ تخت پوش کی نُورانی کیفیت تفصیل سے باہر تھی۔ میں نے تشریف لانے کے لئے عرض کی، اور اس ماحول میں اُن کے ہمراہ کوئی نوجوان خادم بھی موجود تھا۔ میں نے تخت پوش پر چڑھنے کی کوشش کی، لیکن اس میں ناکام رہا۔ اُس بزرگ نوجوان نے بھی کوشش کی، لیکن نہ چڑھ سکے۔ خادم دُور سے دیکھ کر ہنسی اُڑا رہا تھا۔ رہ گئے! نہ چڑھ سکے۔ دوسری مرتبہ پھر کوشش کی، لیکن دونوں ناکام رہے۔ پھر کوشش کی، پھر ناکام رہے۔ آخر میں نے جس طرح چھوٹا بچہ بڑی چارپائی پر چڑھا کرتا، پہلے اپنے ہاتھ بڑھا کر سینے کو بڑھا کر اس تخت پوش پر رکھا اور کہنیوں کو اڑا کر جسم کو سکیڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ الحمدللہ کہ میں اُس تخت پر چڑھ گیا۔ وہ بزرگ نوجوان نے چڑھنے کی کوشش فرمانے لگے اور چڑھ آئے اور ایک قلمی کتاب میرے

Marfat.com

یٰاَبَتِ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یٰاَیُّوْمُ

وَتَجَسَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَسَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ هِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

آگے رکھدی۔ اس کو دیکھو۔ میں نے کتاب کو دیکھا تو وہ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات تھے۔ مختلف جگوں کو دیکھتے دیکھتے ایک سمت پر حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ محرّرہ الفاظ نظر آئے:

"ایھا الناظر فی ھذہ الاقوال انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال"

(تفسیر) اے اِن مکاتیب کو مطالعہ کرنے والے طالب! تو دیکھ غور کر، سوچ اور فکر کر اِن ہدایات کو جو اِس کتاب میں پیش کی گئی اور نہ تنقید کر اُس شخص کی شخصیت پر کہ کون ہے! کیسا ہے! کیا ہے! اُس کا مشرب کیا ہے! اُس کی ذات کیا ہے! تو مسلم ہے یا جدّی مسلمان ہے! عربی ہے؟ عجمی ہے؟ سیّد ہے؟ وغیرہ (خواب ختم)

آپ نے آخر میں تحریر کیا کہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کی ایک کاپی تو راولپنڈی والے شیخ وحید الزمان صاحب کے پاس تھی۔ دوسری کاپی نندا چور والے صاحبزادگان کے پاس تھی۔ خواب میں جو کاپی دیکھی گئی وہ تو نندا چور والے صاحبزادگان والی کاپی تھی اور کافی ضخیم طلب تھی۔

اللہ اکبر! اللہ تبارک وتعالےٰ کے ولیوں کی کیا شان ہوتی ہے کہ ہر آنے والے

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا رَھْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَۃِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسالت علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپؐ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

واقعات کو اپنے دوستوں کے ذریعے پہلے ہی آگاہ کر دیتے ہیں۔ اس خواب کے کافی عرصہ بعد جناب مولوی صاحب لاہور تشریف لائے تو بندہ نے جو مکتوبات شریف نند اچور والے صاحبزادگان سے حاصل کئے تھے۔ اُن کی خدمت میں پیش کئے اور یہ مکتوبات شریف مع اُردو ترجمہ ماہ اپریل ۱۹۸۶ء میں بندۂ ناچیز کے ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

(۳) صاحبزادہ غلام ابراہیم صاحب پسر صاحبزادہ رحمت مند نے مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مؤلف کو خط تحریر کیا۔ جس میں بیان کیا کہ:

"گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بڑا غبارہ تھا۔ جسے میں نے اُوپر اُڑانے کے لئے باہر کھلی جگہ پر کھولا تو اس میں ہوا بھرنے لگی اور وہ آہستہ آہستہ بلند ہونے لگا۔ غبارے سے نہایت سُریلی آواز میں یہ شعر نشر ہونے لگا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی نوُری پہ رُوتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اِس خوش کن آواز میں موسیقی کی آمیزش بھی تھی۔ یہ غبارہ شمال کی جانب

Marfat.com

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَتَحَدّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اِحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتٰی

اے نوجوا! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہوتا جاتا تھا اور برابر آواز آتی گئی"

خواب سے آنکھ کھلی تو میرے دل میں فوری خیال آپ کا اور عزیزم مجیب الرحمٰن کا آیا۔

شیر کی آمد

جناب مرزا سراج احمد عادل صاحب ساکن مکیریاں ضلع ہوشیار پور حال سپرنٹنڈنٹ ہائی وے پنجاب نے بیان کیا کہ:

"سنہ ۱۹۳۰ء میں ان کے چچا عبدالعزیز کو اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ وہ اپنے والد محترم کے ہمراہ جنگلات سے لکڑیاں کٹوانے کے لئے ہوشیار پور کی جانب گئے ہوئے تھے کہ کافی رات ہو گئی۔ جمعرات کا دن تھا۔ سوچا کہ کیوں نہ آج رات حضرت خواجہ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس پر گزار کر صبح واپس چلیں۔ دونوں مزارِ اقدس کی طرف چل دیئے سفر کی وجہ سے بھوک اور تھکان بہت تھی۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد سونے کے لئے مزار کے احاطہ میں بیٹھے ہی تھے کہ اچانک ایک شخص کھانا لے کر آگیا اور پکارا کہ مکیریاں سے کون مہمان آئے ہیں اور یہ کھانا اُن کے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا نَبِیُّ — یَا رَسُوْلُ

ذِکْرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیْرُہٗ

آپؐ کے در کے گدا عبدالنبی نے

عَبْدُ النَّبِی مُعَطِّرُہٗ

جو آپؐ کی تعریف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِیْ کُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسٰی

تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

لئے ہے۔ خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور فوراً ہی نیند کا غلبہ ہونے لگا۔

چاندنی رات تھی اور تمام دنیا محوِ استراحت تھی۔ والد صاحب تو سو گئے مگر مجھے ابھی نیند نہیں آئی تھی کہ اچانک کسی وزنی چیز کے چلنے کی سی آہٹ محسوس ہوئی۔ جب گردن کو اُٹھا کر دیکھا تو ہوش خطا ہو گئے۔ کیونکہ ایک شیرِ ببر آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا مزار اقدس کی طرف چلا آ رہا تھا۔ اُس کے تنفس کی آواز کو اپنے سرہانے کی جانب سُنا۔ دل میں خیال آیا کہ اَب خیر نہیں۔ یہ درندہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ مگر معاً خیال آیا کہ جن کے درِ اقدس پر پڑے ہیں، غوثِ زمان ہیں۔ موت بھی آئی تو اللہ کے ولی کامل کے آستانہ پر آئے گی۔ دم بخود ہو کر لیٹے رہے۔ شیر خراماں خراماں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ کی چوکھٹ کی طرف بڑھا اور اگلے پاؤں نیچے کر کے گردن چوکھٹ پر جھکا دی۔ کچھ دیر دم سادھے اسطرح سے رہا اور کچھ ایسا معلوم ہوا کہ درِ اقدس کو چاٹ رہا ہے۔ پھر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹا اور پچھلے پاؤں سے واپس چلتا ہوا نظروں سے اُوجھل ہو گیا۔"

صبح سویرے جب یہ واقع بیان کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایسے بے شمار واقعات دیکھنے اور سُننے میں آئے مگر آج تک کسی شخص کو کسی قسم کا کوئی گزند نہ پہنچا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی

محبوب کی روشنی

فِیْ سُحْمَةِ اللَّیْلِ الدُّجٰی

کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی

جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

حضرت بابا نظام شاہؒ (پشت ساتویں) کی کرامت

شیخ اقبال احمد شامی پسر شیخ مولا بخش رئیس شاہچوراسی سے روایت ہے کہ:

(۱) "فتح الدین نامی نمبردار شاہچوراسی کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی، چنانچہ وہ ایک دن حضرت بابا نظام شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز کی ساتویں پشت سے تھے، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہو، کیونکہ آپ ولی اللہ کی اولاد میں سے ہیں، اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اپنی آدھی زمین آپ کے نام لگوا دوں گا۔ آپ نے اس شخص کے لئے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، مگر جب وہ نمبردار حضرت بابا نظام شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا کہ یا حضرت لڑکی پیدا ہوئی ہے اس شخص نے اس لئے جھوٹ بولا تاکہ اسے اپنی زمین نہ دینی پڑے

یا حیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَھُوَالضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیٰ

آپ ایسی روشنی ہیں جس سے سب تنزلی روشنی ہو جاتی ہیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدیٰ

آپ کے نور سے ہدایت نمودار ہوتی ہے

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْبَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

حضرت بابا نظام شاہؒ نے اُس شخص سے تین بار پوچھا، لیکن ہر بار اُس شخص نے یہی جواب دیا کہ یا حضرت لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اِس پر آپ نے فرمایا کہ "جا پھر لڑکی تے لڑکی ہی سہی" اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ وہ لڑکا اُسی وقت لڑکی کی جنس میں تبدیل ہو گیا اور اِس کرامت کا سارے علاقے میں دُور دراز تک چرچا ہونے لگا۔ شیخ مولا بخش صاحب حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی آل میں سے تھے اور اُن کے دادا محترم شیخ نُصرت اللہ صاحب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر رہ چکے تھے۔ شیخ اقبال احمد شامی پاکستان بننے کے بعد مع اپنے اہل و عیال کے شاہجورای سے ہجرت کر کے لاہور میں آباد ہوئے۔ اُن کا بیان تھا کہ حضرت "باباجیؒ" کے طفیل ہم شاہجورای میں اگست ۱۹۴۷ء میں بالکل بخیریت رہے اور کسی غیر مسلم نے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا۔ حالانکہ وہ شاہجورای میں اپنے محلہ میں اہل و عیال کے ساتھ رہائش پذیر تھے اور اُن کے اِرد گرد تمام ہندو ہی ہندو آباد تھے۔ یہ صرف حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی

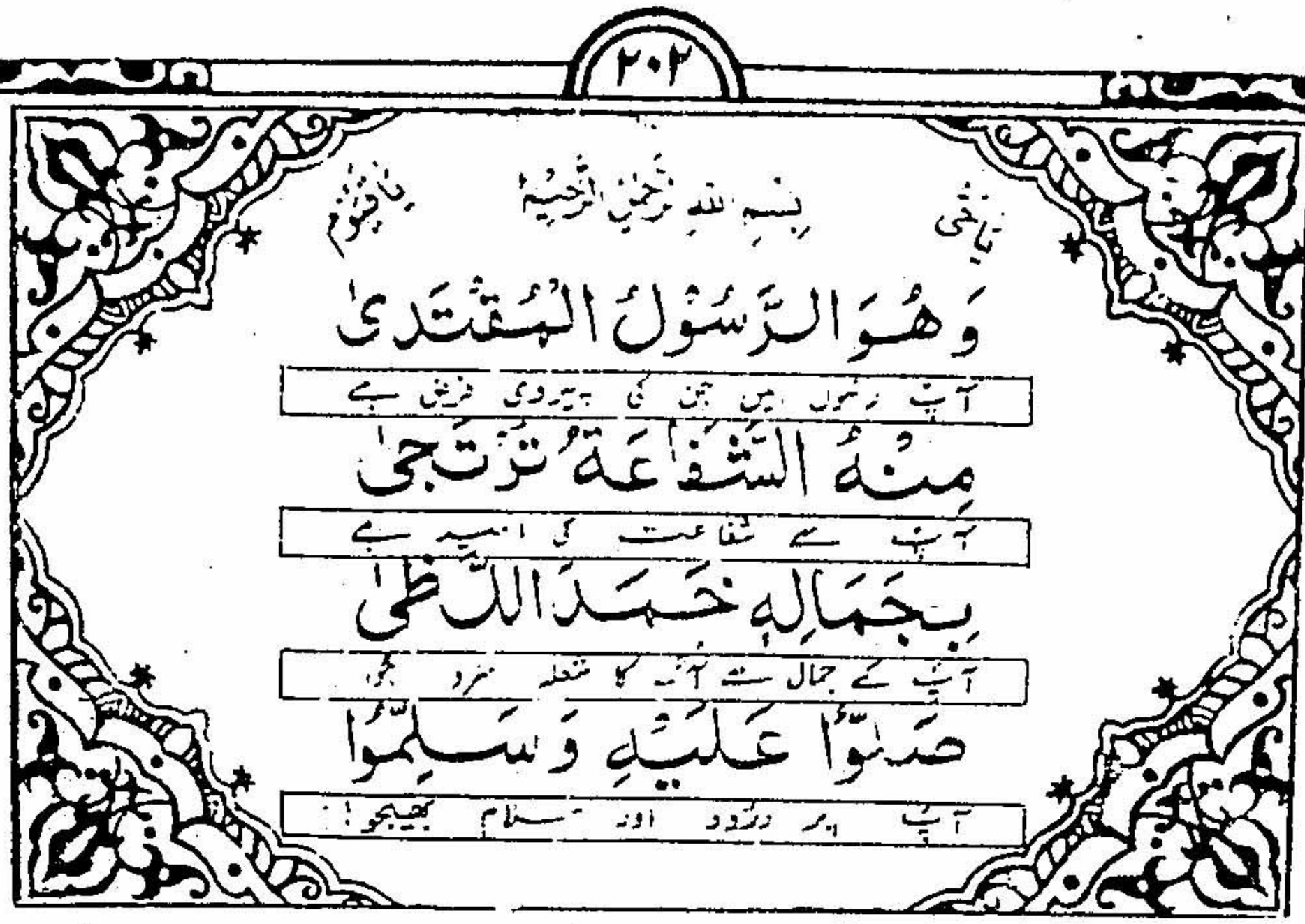

کرامت کا نتیجہ تھا کہ ہم نہ صرف وہاں محفوظ رہے، بلکہ خیر و عافیت کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے۔

آل و اولاد کے لئے آپؒ کی دُعا

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے نو صاحبزادے تھے۔ مگر آپؒ نے اُس وقت کسی ایک کو بھی خلافت عطا نہیں کی، بلکہ اپنے شاگردوں، مریدین اور خدام میں سے نو خلفاء مقرر کئے۔ جن کے اسماء گرامی شجرۂ طریقت میں درج ہیں۔ آپؒ نے فرمایا تھا کہ میری آل و اولاد قلم دوات کی کمائی کھائے گی، لہٰذا آپؒ کی پیش گوئی بالکل درست ہوئی، ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ زمانہ کے ہر دور میں آپؒ کی آل و اولاد ہی میں سے حکومت کے اہم اور اعلیٰ عہدوں پر متمکّن ہوتی رہی۔ مثال کے طور پر انگریز کے عہدِ حکومت میں جن اسامیوں پر انگریز مقرر ہوتے تھے۔ مندرجہ ذیل حضرات مقرر ہوئے۔

۱۔ صاحبزادہ شیخ احمد بخش، جنہوں نے بطور پٹواری ملازمت اختیار کی، جبکہ ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

۲۔ خان بہادر صاحبزادہ شیخ عبدالرشید، سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

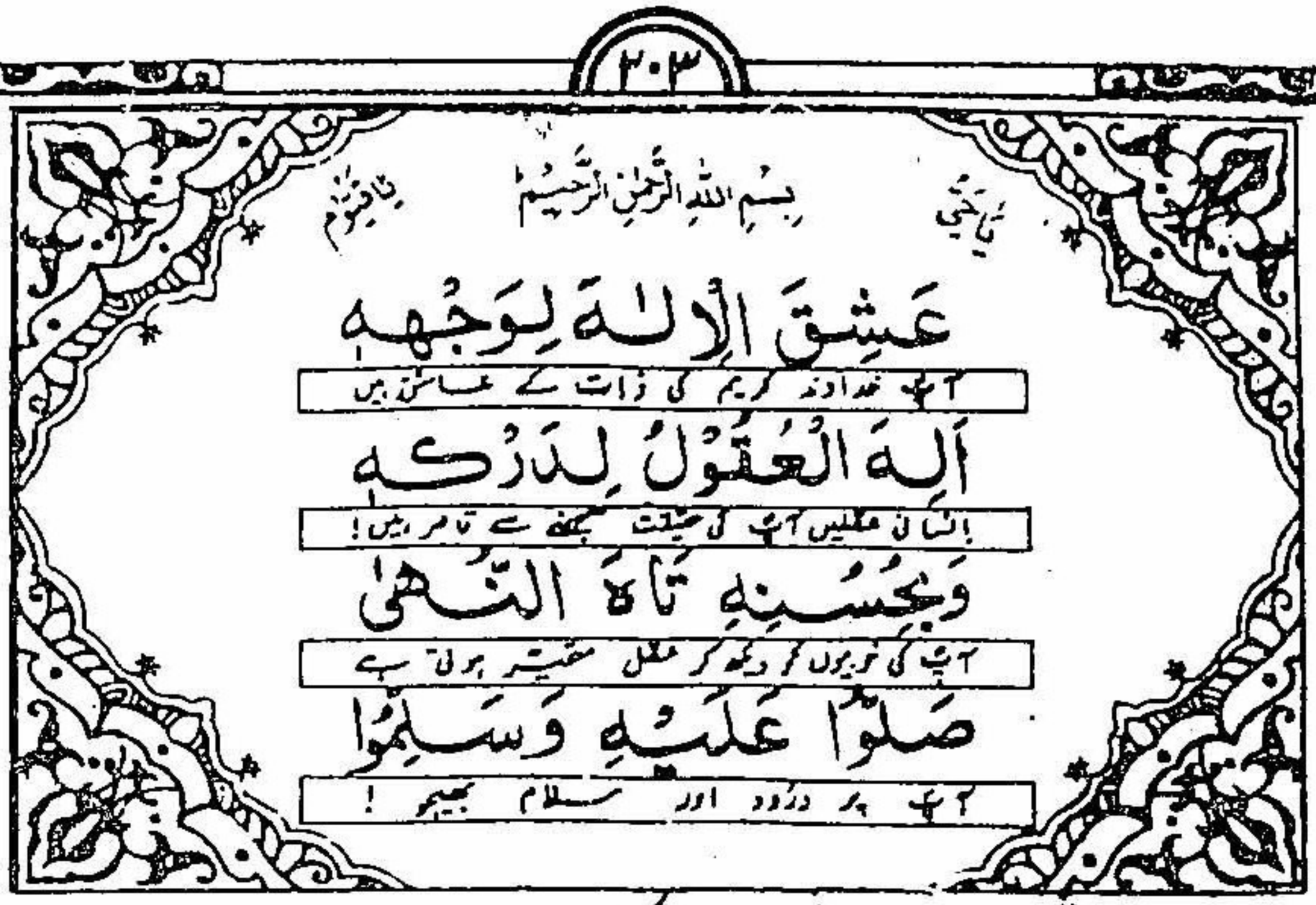

۳۔ صاحبزادہ شیخ عبدالصمد، سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن بلوچستان۔

۴۔ صاحبزادہ شیخ امیرالدین ڈپٹی کلکٹر انہار۔

۵۔ خانصاحب صاحبزادہ شیخ عبدالرحمٰن، سپرنٹنڈنٹ، وارچ اینڈ وارڈ، ای، آئی۔ ریلوے۔

۶۔ صاحبزادہ غلام جیلانی، وزیر مال ریاست مالیر کوٹلہ

۷۔ صاحبزادہ شیخ محمد اقبال شامی، سپرنٹنڈنٹ، ریفارمیٹری سکول، دہلی۔

جبکہ پاکستان بننے کے بعد بھی آپؒ ہی کی اولاد میں سے مندرجہ ذیل حضرات اہم اور اعلےٰ عہدوں پر متمکن رہے:

۱۔ صاحبزادہ شیخ اکرام الحق چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان اور قائم مقام گورنر بھی رہے۔

۲۔ صاحبزادہ شیخ انعام الحق، چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ریلویز۔

۳۔ صاحبزادہ شیخ نثار الحق، مینجنگ ڈائریکٹر ایم۔سی۔پی

۴۔ صاحبزادہ شیخ سجاد احمد جان، جج سپریم کورٹ آف پاکستان سے ریٹائر ہونے کے بعد چیف الیکشن کمشنر مقرر ہوئے۔

۵۔ صاحبزادہ شیخ اعجاز احمد، سینئر سپیشل جج اینٹی کرپشن حکومت پنجاب

۶۔ صاحبزادہ شیخ عزیز الحمید، جنرل مینجر اور سیکرٹری پاور واپڈا۔

Marfat.com

یٰاَیُّھَا الْقَوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ

نَطَقَ الْحَجَرُ بِکَلَامِہٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی فربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے منظور نہ فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

۷۔ صاحبزادہ شیخ سعید الحمید، ڈپٹی سیکرٹری ہوم، حکومت پنجاب

۸۔ صاحبزادہ شیخ وحید الحمید، ڈپٹی سیکرٹری، ہیلتھ، حکومت پنجاب

۹۔ صاحبزادہ ابونصر وائس پرنسپل گھوڑا گلی کالج۔

۱۰۔ صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن شامی، ڈائریکٹر محکمہ ٹیلیفون۔

۱۱۔ صاحبزادہ شیخ محمد ناظم شامی، جنہوں نے بطور کلرک ملازمت اختیار کی، جبکہ ڈپٹی چیف پرسونل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

۱۲۔ صاحبزادہ قمر احمد شامی، کرنل

۱۳۔ صاحبزادہ نثار محمد شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۱۴۔ صاحبزادہ احسان الحق لیفٹیننٹ کرنل

۱۵۔ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد اعتزاز الدین شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۱۶۔ صاحبزادہ شیخ ہمایوں اختر عادل، ممبر بورڈ، نیشنل بنک آف پاکستان

۱۷۔ صاحبزادہ شیخ سرور الحق، پروجیکٹ مینجر۔ سوئی ناردن گیس لمیٹڈ

۱۸۔ صاحبزادہ شیخ عطاء الغفور، ڈپٹی چیف میکینکل انجینئر۔ پاکستان ریلویز۔

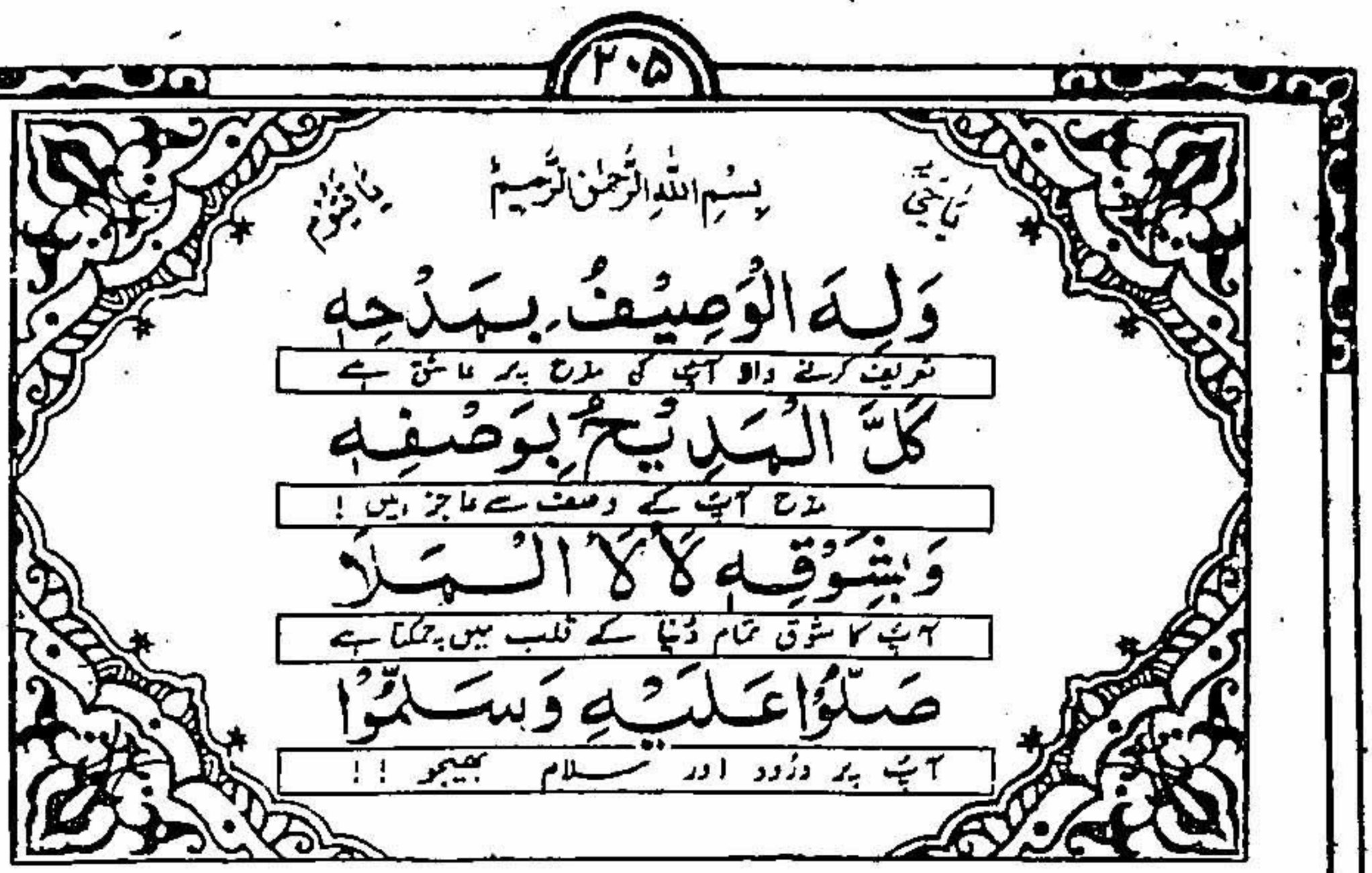

۱۹۔ صاحبزادہ شبیر احمد شامی سپرنٹنڈنٹ پولیس، پاکستان ریلویز۔

۲۰۔ صاحبزادہ وحید الزمان شامی، سپرنٹنڈنٹ تحقیق و ارتقاع واہ آرڈیننس فیکٹری۔

۲۱۔ صاحبزادہ شیخ محمد یوسف شامی، جوائنٹ سیکرٹری، حکومتِ پاکستان۔

۲۲۔ صاحبزادہ پروفیسر شیخ انثار احمد شامی، کنسلٹنٹ عبدالعزیز یونیورسٹی مکہ۔

۲۳۔ صاحبزادی خالدہ شامی، پروفیسر عبدالعزیز یونیورسٹی، مکہ

۲۴۔ صاحبزادہ شیخ محسن رشید شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۲۵۔ صاحبزادی ڈاکٹر رفعت رشید صاحبہ، پروفیسر اینڈ ڈین آف آرٹس پنجاب یونیورسٹی

۲۶۔ صاحبزادہ شیخ حسن رشید شامی، کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد جنرل منیجر ایم سی پی مقرر ہوئے۔

جبکہ صاحبزادہ بریگیڈیر احسن رشید شامی نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی بقا کی خاطر اپنی جانِ عزیز کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رُتبہ پایا۔ اُن کا عُرس مُبارک ہر سال ۶ ستمبر کو لوگ مصطفیٰ آباد (للیانی) ضلع قصور میں بڑی شان و شوکت اور عقیدت کے ساتھ مناتے ہیں۔

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور اِنَّا فَتَحْنَا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اَب موجودہ دور یعنی ۱۹۹۲ء میں بھی۔

۱۔ صاحبزادہ وسیم سجّاد، چیئرمین سینٹ آف پاکستان

۲۔ صاحبزادہ شیخ ظہیر سجّاد، ممبر بورڈ آف ریونیو، پنجاب۔

۳۔ صاحبزادہ شیخ مصباح الدین شامی، چیئرمین، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن

۴۔ صاحبزادہ شیخ محمد یونس شامی، سپرنٹنڈنگ انجنئر ہائی ویز۔ پنجاب

۵۔ صاحبزادہ سعید اقبال شامی، وائس کمشنر شوشل سیکورٹی، پنجاب

۶۔ صاحبزادہ عتیق ظفر، ڈائریکٹر ایثارِ قدیمہ حکومتِ پاکستان

۷۔ صاحبزادہ نوید ظفر اے۔ وی پی۔ یو بی ایل

۸۔ پروفیسر ڈاکٹر نعیم الحمید، سپرنٹنڈنٹ، ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی

۹۔ صاحبزادہ ڈاکٹر تبریز اسلم شامی، پروفیسر انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

۱۰۔ صاحبزادہ ڈاکٹر سجّاد اسلم شامی۔ پروفیسر قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۱۔ صاحبزادہ ضیاء الرحمٰن شامی، مینجنگ ڈائریکٹر، نیشنل سیمنٹ انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی

۱۲۔ صاحبزادہ سفیر الرحمٰن شامی، جنرل منیجر، کمرشل اینڈ فنانس، پاک الیکٹرون لمیٹڈ، لاہور

۱۳۔ صاحبزادہ محمد اسلم شامی: ایڈیشنل سولیسٹر پنجاب

Marfat.com

۱۴۔ صاحبزادی زاہدہ اعجاز شامی صاحبہ، پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین لاہور

۱۵۔ صاحبزادی ساجدہ شامی صاحبہ پروفیسر گورنمنٹ کالج، سمن آباد، لاہور۔

۱۶۔ صاحبزادی زبیدہ شامی صاحبہ پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین لاہور۔

کے عہدوں پر فائز ہیں۔ علاوہ ازیں آپؒ کی آل و اولاد میں سے بے شمار صاحبان حکومت کے اعلےٰ عہدوں سے ریٹائر ہوئے اور موجودہ حکومت میں برسرِ اقتدار ہیں۔ اگر اُن کے اسماء گرامی تحریر کئے جائیں تو ایک طویل فہرست مرتب ہو جائیگی۔ صحافت کے میدان میں بھی صاحبزادہ شیخ مجیب الرحمٰن شامی کو وہ مقام حاصل ہے۔ جو آج تک کسی صحافی کو اتنی کم مدت میں نصیب نہیں ہوا۔ یہ تمام انعامات و احسانات نہ صرف تاج العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاؤں کا نتیجہ ہیں، بلکہ ان میں آپؒ کے پیر و مرشد قُطب عالم حضرت سید محمد طاہر عالمپوری قدس سرہٗ العزیز کی دُعاؤں کا بھی اثر ہے۔

وصال

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۲ ربیع الاوّل ۱۱۴۶ھ بمطابق ۲۲ اگست ۱۷۳۳ء کو شاہجہانپور اسی میں ہوا۔ جہاں آپؒ کا روضۂ مُبارک پچاس کنال رقبہ

یٰحَیُّ یٰقَیُّوْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپؒ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپؒ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپؒ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؒ پر درود اور سلام بھیجو!

میں واقع ہے۔ آپؒ نے تقریباً ۱۱۸ سال کی طویل عمر پائی اور ساری عمر اسلام کی سربلندی کے لئے ہمہ تن کوشش رہے۔ حتیٰ کہ آپؒ نے ابتدا میں وطن مالوف شاہجہانی کو خیرباد کہا، بلکہ اپنی بیوی بچوں اور والدین سے بھی کافی عرصہ جدا رہے۔

جب حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا وقتِ وصال قریب تھا تو آپؒ کے ایک مرید نواب جانی بیگ خان نے آپؒ سے عرض کی کہ سرکار آپؒ کا روضۂ مبارک کس طرز کا بنایا جائے میرا ارادہ ہے کہ آپؒ کا روضۂ مبارک ایسا تعمیر کراؤں کہ ہندوستان میں اس کی نظیر نہ ملے آپؒ نے اس سے منع فرمایا اور وصیت کی کہ ہماری تربت ہمارے پیر و مرشد قطب عالم حضرت سیّد محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کچی ہونی چاہیئے۔ اللہ اللہ یہ تھا ادب کا مقام کہ آپؒ نے اپنے پیر و مرشد کی قبر مبارک کا اس قدر خیال رکھا تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ آپؒ کی قبر مبارک کافی عرصہ تک کچی رہی۔ اس کے بعد آپؒ کی قبر مبارک برساتی ندی کے پانی سے کافی نقصان پہنچا تو پھر آپ کے خلیفہ حضرت شہریار رحمۃ اللہ علیہ نے تین شب و روز روضۂ مبارک میں رہ کر بہت منت سماجت سے مراقبہ میں اجازت اس قدر حاصل کی کہ اچھا چار دیواری بنا دی جائے۔ مگر میرے پیر و مرشد کی چار دیواری سے ہرگز اونچی نہ ہو تاکہ بے ادبی نہ ہونے

Marfat.com

یٰاُخْتِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَبَتِ

شَقَّ الْقَمَرُ بِمَرَامِہٖ

آپؐ کے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ

فرشتے آپؐ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپؐ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو ! !

پائے۔ آپؒ نے بعد از وصال بھی اپنے پیر و مرشد کے ادب کا خیال ملحوظ رکھا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپؒ کے روضۂ مُبارک کی چار دیواری صاحبزادہ میراں بخش نے بنوائی، جبکہ آپؒ کی تُربت مُبارک کا قُبّہ صاحبزادہ شیخ قدرت مند نے ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء میں تعمیر کروایا۔

دُنیا کے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے نام تو صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں، مگر جو کاملین فنا اللہ اور بقا اللہ کے منازل طے کر لیتے ہیں۔ اُن کے نام مُبارک ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ لوگ ہر سال اُن کا عُرس مُبارک نہایت عقیدت اور شان و شوکت سے مناتے ہیں، لہٰذا پاکستان بننے کے بعد لالہ موتی لعل مہل جو باقاعدہ نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ آپؒ کے روضۂ مُبارک کی ۱۹۶۵ء تک دیکھ بھال کرتے رہے اور اس کے بعد جناب جی۔ ایس۔ شامی یعنی گورشرن سنگھ شامی، جس کا نام مؤلّف نے غلام صادق شامی رکھ دیا تھا نے ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء تک نہ صرف دیکھ بھال کی، بلکہ ہر سال ۹، ۱۰، ۱۱ ستمبر کو عُرس مُبارک بھی منعقد کراتا رہا۔ جس کی کاروائی باقاعدہ طور پر ٹی۔ وی سے ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو سے نشر ہوتی تھی۔ عُرس مُبارک پر ہزارہا ہندو، سکھ اور مسلم دُور دراز کا سفر طے کر کے شرکت کرتے اور اپنی اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ آپؒ کی اولاد ہر سال ۲۲ ربیع الاوّل کو پاکستان کے مختلف شہروں میں آپؒ کا عُرس مُبارک بڑی عقیدت کے ساتھ مناتی ہے۔

Marfat.com

یٰحیّی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

لِعُرُوْجِہٖ نَزَلَ الْمَلَکُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنے کے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِہٖ رُفِعَ الْفَلَکُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْہِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں ارشاد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

جناب گورشرن سنگھ شامی نے اپنے آپ کو حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ چنانچہ اُس نے عرصہ ۲۳ سال یعنی ستمبر ۱۹۶۵ء سے لیکر ۲۹، ستمبر ۱۹۸۳ء تک خدمت کے فرائض انجام دیئے۔ وہ ریلوے میں آڈیٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ نے حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مُبارک کی چار دیواری کو دوبارہ تعمیر کروایا اور اس پر ایک بہت خوبصورت گرل لگوائی۔ جس کی وجہ سے آپؒ کے روضہ مُبارک کی خوبصورتی دوبالا ہوگئی۔ یہ تمام کام عرصہ تین ماہ میں مکمّل ہوا۔ جس پر جناب گورشرن سنگھ نے مبلغ پندرہ ہزار روپے اپنے جی۔ پی فنڈ سے نکلوا کر خرچ کیا۔ اس کے علاوہ اس نے روضہ مُبارک میں آٹھ عدد کمرے تعمیر کروائے۔ دو ہینڈ پمپ لگوائے اور روضۂ مُبارک میں بجلی بھی لگوائی علاوہ ازیں بے شمار پودے بھی روضۂ مُبارک کے احاطے میں لگوائے۔

افسوس کہ: مورخہ ۲۹، ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات بوقت ۲½ بجے دن، گورشرن سنگھ کو دو نوجوان سکھوں نے روضۂ مبارک میں پانچ گولیاں مار کر قتل کر دیا اور دونوں سکھ نوجوان بمعہ دو اور سکھوں کے تیسرے روز پولیس مقابلہ میں فی نار جہنم ہوگئے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

Marfat.com

بدرتحفة السالكين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الغني عن العلمين الذي اوصلنا
بحبي الى ذاته القرب المتين واصحابه الكرش
وصلني في البدائت الى نهايت
لمنتهي افضل الصلوة

الصلوة

Marfat.com

الصلوة والتسليمات في الوالمين من الله تعالى والملائكة
والناس اجمعين يكويد بنده بعجز موصول فقير غلام رسول
المتوسل بالطريق الاحنيته الا فضليته في الطريقته
النقشبندية المتشبث بذيل الواصل الكامل العارف
العالم بالله شيخنا ومولنا الجامع بين الشريعت والطريقة
مرشدي واستادي حضرت محمد شهريار سلمه الله الغفار
كه فضايل وكمالات مآب حافظ ام الكتاب شيخ محمد زرد ش
كه از عمده متوسلان دودمان اين طريقه ست از مدتي استدعاء
رساله مستقله متضمنه طريقه احنيه على صبها الرضوان والتحية
مينمود اما اين نا فهم نارسا بملاحظه صنعت استعداد وحضور
وزراجابت اين مسئولي متوقف مي نمود چون تقاضاي آن
عزيز بموجب حسن ظن از حد متجاوز شد ناچار اجابة
للسوال وان كان فيه الخجلت ولا نفعال در تشريح وتفصيل
معلومات سلوك مشروع نمودم بالله المستعان انه هو المستعان
المعين اولاً تبركاً پاره از كلام كمالات نظام شيخنا العارف

الکامل القطب الغوث فی زمان حضرت شیخ نامی عبد البیتی
تعالے
سامی قدس اللہ سرہ وروحہ واخلق علینا برکاتہ وفتوحہ
نقل کنم و بعد ازاں در بیان منازل سلوک و شروع عمارات
جملہ شیخین مذکورین بقدر فہم خود بنقل لفظی و معنوی
شروع بتفصیل تمام امید وارم کہ این رسالہ حاضرۃ الناس
المسمّی المسمّی ببدرقۃ السالکین از نظر اہل قبول فیض کمال
و پیرایۂ قبول یابد و زلات حظ و نسیان بقلم اصلاح کہ
عین صواب و اظہار حق خواہد بود لباس حسنات پوشد
کہ ہر کہ مریدرا بتوفیق مزید مطلق داعیہ ارادت درخواست
کاملی از مکلمان انیطرف پیدا شود اولاً او را بعمل باستخارہ
میفرمایند و طریق استخارہ اینست کہ بعد از نماز عشاء چون
وقت خفتن شود بتکلم معاش نماند و وضو تازہ کند بعد وضو
یکصد و یکبار استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ بصدق
تمام بخواند بہ نیت آنکہ از جمیع بدنی و روحی آنچہ از من
بوجود آمدہ توبہ کردم و از سر نو مسلمان شدم بعدہ بر خاستہ
دو رکعت

Marfat.com

دو رکعت نماز نیت استخاره کند که دو رکعت نماز استخاره
میخوانم تا حق سبحانه تعالی مرا بر متابعت رسول خود صلی الله
علیه و علی آله وسلم بواسطه حصول رضا پیر خود مستحکم دارد
در رکعت اول فاتحه و آیة الکرسی یکبار و در رکعت دوم
قل یا ایها الکافرون یکبار بخواند و بخشوع تمام خود را حاضر کرداند
و بگریه و زاری بردارد و بعد تمام نماز بکصد و یکبار درود
بخواند بعده بعجز و انکسار دست برداشته دعایی بخواند
بعده چون خواب غلبه کند بر همین بخسپد اگر معذور است
اختیار دارد و نخفته آنچه در خواب از بشارت ظاهر گردد پیش
مرشد ظاهر کند و اگر در روز اول بشارت نیاید سه روز استخاره
میکرده باشد در اعتقاد همچنان مستحکم که قبل ازین بوده
بشارت هست پس مرشد را باید که در خلوت تعلیم ذکر اسم الله
نماید که اسم ذاتی است باین طریق که زبان خود را بکام چسپاند
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و لوح قلب را بر نگ
سرخ چنان کرده نقش اسم ذات بآب قلم جلی تصور نموده

Marfat.com

نظر ظاهر بر بیند و مقام تجلی ذخیر بستان جیب قدر ودا نگذشت
و یقین بیند که درین مضغه لطیفه نورانی را ودیعت نهاده اند؟
که آنرا قلب گویند پس خود را بالکلیه متوجه مضغه دراز بطن
مضغه اسم الله را گویا ند و نقش مذکور در نظر خیال نصب العین
دارد و با یجیکه این اسم را غیر مسمی تواند یعنی غیری که از
حیثیت لفظی در اسم و مسمی واقع نشانه نظر برداشته از
روی مراد هر دو را عین یکدیگر دانسته ذات مسمی را از اسم
معظم حاضر بیکیف باید و این حیثیت را بوسع خود در هر نشست
و برخاست از دست ندهد و اگر احیاناً غفلت روی نماید
استغفار کرده باز حاضر نسبت مذکور گردد و قسمی دوم نماید
که ملکه همیشه زیاده شود و اگر طالب امی باشد یا ملاحظه نقش
اسم ذات او را دشوار باشد مجرد تعلیم الله کافی ست
بعده مرشد را باید که خود متوجه قلب او شود و معنی این توجه
اینست که همت خود را بسوی قلب مرید برگمارد و دهن قلب خود را
بر دهن قلب مرید تصور نماید بطوریکه خطره دیگر درمیان قلب

خود آمدن

خود آمدن ندهد و بخشوع تمام بجناب خداوند سبحانه التجا نماید
تا نور ذکر در دل سالک ظهوری و قوتی پیدا کند و بجذب قلبی
بمنتهی باطن قلب مرید را بسوی خود کشد یا یک ساعت یا زیاده
بدان حیثیت متوجه حال مرید باشد و ارواح متبرک اکابر این
طریق را شامل حال خود یافته درین طرف از ایشان امداد
داند فی الحال او فی الاستقبال بعده از مرید استفسار
نماید اگر خوب فهمیده است و آرام یافته آینده فاتحه خواند
و دست او را در دست گرفته بیعت نماید و او را آنچه سزاوار
و آگاه کند که این طریقه احسنیه در طریقه نقشبندیه از حضرت
خلیفة الزمان سید آدم بنوری است قدس سره چون
مرید منکر اسم ذات لذتی و جمعیتی پیدا کند بعده تعلیم کلمه
نفی اثبات کند و طریقه نفی اثبات این است و کلمه لا را بمدت دراز
از زیر ناف که لطیفه نفسی است بدم برکشد و زبان بکام چسپانده
و حبس دم نموده از ناف اندرون سینه مدرا بر آورده تا دماغ
رساند و کلمه الله از سینه کشیده بر دوش راست آرد تصور نماید

Marfat.com

که خیالات کونین بجاروب لا از سینه برآورده بحرکت سر پس
پشت انداختم در خیال وجود خود را و جمیع اشیاء را نیست
و نابود داند باشد کلمه لااله را بقوت تمام بر دل ضرب نماید چنانچه
حرارت ضرب در تمام اعضاء سرایت کند در هیوقت ملاحظه
اثبات هستی ذات مطلق مولی تعالی را حاضر بدل یقین بندد
همین طور این کلمه را باز لفظ نفی شروع نماید و تا سه [بار لا لا] نزدیک
باریک دم همین طور بگوید چون نفس تنگی کند بلفظ محمد رسول الله دم را
۳ بکشاید بعده از تنگی هم ترقی نموده طاق یعنی پنجبار یا هفت
بار مثلاً تا بیست و یکبار در یکدم رساند نهایت این عمل تا
بیست و یک است و زیاده برین اگر طاقت یابد مختار است اما مقصود
از نفی و اثبات همین ملاحظه یعنی مذکور است و وقوف نیز تبع آنست
حبس و در قوت غذاء حبس هم جا بر داشته اند و در غلبه سیری یاد کرد یکی
منع فرموده اگر بین نفی اثبات را منظور آورد و در عین اثبات
نفی ملحوظ نماید البته مفید استغراق است و حاصل این رفع
خطرات و تجرید تعلقات است هرگاه که بدوام ذکر استیعاب

ربع الحوال

Marfat.com

جمع احوال بلذت وجمعیت دست دهد و علامت صفای این لطیفه
که نمود برنگ سرخ است در عالم مثال مشاهده افتد شروع در طریق
ذکر چگونه میفرماید به نهجی که در بیضه قلبی که شش و محل آن بطرف
است زیر پستان راست قدری دو انگشت و شغل نفی و اثبات
هم بران قیاس که گفته شد هر گاه که در ین ذکر هم لذت و جمعیت
بهم رسد و نمود رنگ این لطیفه که مثل پنبه سفید فرموده اند بعاینه
شود باز مستعد ترقی شود چون مقصود از ذکر همین قدر لذت
و جمعیت است کافی است و اگر بعضی را بحسب استعداد درین هر دو
لطیفه تجلیات هم ظهور نماید اولی است اما ظهور آن ضرور نیست
کیفیت تعلیم لطیفه سری بطور مسطور میفرماید و محلشان در محل آن
وسط سینه و نمود آن برنگ سرخ فرموده اند بعد از ظهور لذت
و جمعیت درین لطیفه بتعلیم لطیفه خفی که محل آن در پستان چپ است
بطور مرقوم میفرمایند و نمود آن برنگ سیاه است و بعد از حصول
جمعیت تعلیم لطیفه اخفی همان طور میفرماید و محل او در وسط
و نمود آن برنگ سپید و نفی و اثبات همراه لطیفه بدستور سابق

تا اینجا ترتیب ذکر خفیه که بتکرار اسم ذات بود تمام شد
و این ذکر را در اصطلاح انیطریقه یاد و سیر لطائف گویند
سه تکرار باز سالک را بر لطیفه قلبی جای آرند و بجای تکرار اسم ذات بتعلیم
ذکر اسم ذات بیک آواز بمدد راز میفرمایند چنانچه از
راز قلب اندرون که نور محض ست بخیال برکند و رشته
آواز را مثل آوازه درایی داند مسمی از درایی کشتن
بند و چندانکه تواند و بحال بنظر خیال بجا قطعات نگهدارد
و اگر ناگاه غلطی رویی نماید باز مستغفر شده راز سری
توبه کند اما باید که ابتدای این آواز را از قلب بشعور
کرده در نظر دارد و بر انتهای آواز متوجه نشود
که تا کجا میرود زیرا که مقصود از یاد کرد و یاد داشت
اسمی که اطفال طریق را بمنزله الف و باست حصول ملکه
حضور میباشد او لا بوسیله تکرار اسم بعلم طالب را
قدری لذت و جمعیت حصول بهم میرسد و پس ازان از
تکرار اسم باز داشته بر آواز واحدی آرند و چون ازین آواز

نعیم بوری

Marfat.com

هم بوی تکرمی آید سمعه در از آواز اگرچه واحد باشد بمنزله
تکرار است لهذا ازین ترقی کنایند ه امر بملاحظه ذات
مسمّی واحد مطلق ست بواسطه الفاظ میفرمایند
بیمه او زراز ز فلک عرش گذرانیدن و بملاحظه لا تعین
امر فرمودن حاجت نیست که خلافت مقصود ست و بدان
اصطلاح حاجت نیست طریقه علیه الرضوان و النجیه می
شود شاید آن عزیز آن را وجهی بوده باشد و لکل وجهة
هو مولیها ست ترتیب سلوکی یا دداشت اسمی
و درین نسبت و در پیش و اثبات مدد از براسم ذات
میکشند و هر گاه که این آواز غلبه کند بملک قلب کرده
و بجد یکه در جمیع لطائف سرائیت کند بملک از جمیع اعضاء
بدن او ز هر سوئی ظاهر کرده این را ذکر سلطان گویند
لا لا لا لا لا لا
بواسطه حبد و الفاظ چون کار سالک تا اینجا رسید ذکری
ابواسطه حبد و الفاظ بود تمام درین ولا بجای ذکر توجه
بذات مسمی بوده بیکنفی بملاحظه حرف و صورت میفرمایند

وترتیب آن انست که در باطن قلب خود نظر کرده بیقین دل
وایمان محض مسمی این اسم را حاضر یابد و اقرب و محیط
دانسته و بکنفی و بی جهتی و بیمکانی و بی نشانی ذات
سبحانی را نصب العین ساخته و قلب خود را بر امی ذکر
مسمی ظرف بفهمیده همه اوقات را باین دید و دانش
مشغول دارد و بهیچگاه غفلت را بخود راه ندهد ابتدای
یاد داشت مسمی انست بعد ازان برای تقویت این
صور متخیله میفرماید برای این وجهه که صورت ما در خیال
خود پیدا کرده ملاحظه نمایند که قیام و ثبوت و وجود این
صورت خیال بقیومیت خیال منست و بدون توجه خیال
یکدم نتواند بماند پس صورت را در خیال خود قطع سازد
و فانی گرداند بدانکه خیالچه انسیت با وجود قرب معیت
خیال حادث و فانی ست و صاحب خیال ثابت و باقی است
همچنان وجود من و وجود جمله ماسوای حق سبحانه با وجود اقرب
و معیت حادث و فانی ست و او سبحانه قدیم و باقی

حاضر و ناظر

Marfat.com

حاضر و اقرب بجمیع ذرات کائنات است و خلاصه این نسبت
آنست که خود را در حضور و قرب و معیت نور جل شانه
مستهلک و فانی یابد و حق را در این همه حال محیط و حاضر
و باقی بیند علی هذا القیاس در حضرات دیگر خود را حقیر و
حق را غنی و خود را ذلیل و حق را عزیز و خود را عاجز
و حق را قادر الی غیر ذالک تمام دوام این ملاحظه نور
مسیمی دگر باطن سالک غلبه نماید و در مشاهده نور و شهود
مسیمی گویند این مرتبه در وسط این است و انتهایش
آنکه بر گاه که نفس مسیمی در جمیع احوال در خواب و بیداری
و حرکت و سکون و خوردن و نوشیدن و نشستن و برخاستن
بوصف حضور و استمرار و استقرار پذیرد این را حضور مسیمی
گویند در این حال همه ذرات کائنات در غلبه
نور ذاتی جل شانه چنان مشهود خواهد افتاد که
بجز نور وحدت حقیقی در دیدن بصیرت هیچ منظور
نخواهد ماند پس در این غلبه اگر خود را و جمیع اشیا را بجمله

شہود نور وحدت حق سبحانہ عین حق یابد و در یک
مغلوبی انوار کواکب در جنب نور قمر لیلۃ البدر و کلمہ
انی انا اللہ و انا الرب از باطنش بجوش زند این مرتبہ
را در اصطلاح صوفیہ وجودیہ توحید وجودی گویند
و اگر خود را و جمیع اشیاء را در احاطہ نور واحد گم کردہ در
یک گم شدن کواکب در ضوء شمس و مشاہدہ جمال
ذو الجلال در اشیاء دست دادہ این حالت را توحید
شہودی گویند کہ این ہر دو مرتبہ وصول بطفہ
قلبیہ و روحی است کہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
است سیری می نماید و تجلیات مشاہدات سابق
کہ در لطائف یادداشت مکشوف بود ہمہ در ظل ولایت
اویسیا بود اگرچہ اہل اصل ولایت خاصہ بہ نسبت
اہل ظل خود قرب و ولایت کمال دارند اما ہنوز وصول
مطلوب حقیقی بی حجاب است و بی لباس اشیاء میسر نشدہ
بہذا وصول این مرتبہ را فضل تسلیش نامند پس طالب
شہود

Marfat.com

مستعد باید که بزین تجلیات و مشاهدات و قرب و احاطه
مشهوده عزه و قانع نشود بلکه طلب ترقی نماید پس
اگر مرشد کامل مکمل ست بتوجه خود باطن او را از آنچه
بحسب استعداد او ناقص آید از مشهود و توجه الی المشهود
یافت مطلوب و حضور مشرط حیات مذکور داشت خالی
و پاک خواهد ساخت و تعلیم و رایت و نایافت خواهد
نرا هنت پس سالک بمن توجه مرشد نور مسمی را مشهود
بخواهد یافت بلکه ظهور انوار مشهود میرا در رنگ سحاب
بر عین آفتاب حجاب خواهد پنداشت ناچار تیزی
از وی لازم وقت دانسته بشغل نایافت خواهد پرداخت
یعنی آنچه در ذهن آورد حق و دولت حق راستقر زیافته
بود بلباس مشهود حق حقیق نموده هر چند بوجه لطیف
و لطف نمود از سعد آن را رفع نماید و لوح خیال را از نقوش
مشاهده آن ساده سازد و آئینه سر را از زنگ تجلیات
مشهود پاک نماید و همت خود را بالکلیه در فقدان توجه

Marfat.com

سابق بر کار و تا در باطن او نیست اثری از توجه الی المطلوب
و غیر المطلوب نماند بلکه بی توجهی چنان یقین صاف مطلوب
بر بندد که معلوم هیچ نماند بجز نور یقین صرف پس سالک
که در دفع توجهات توصورت است هنوز بدیهی و سالک
این مرتبه است و هر که مراد سیر بی او از آمد و رفت توجهات
صاف شد و بجای ایمان بالشهاده که منصب اهل شهود است
چنانچه صاحب این خیال بگوید بیت اینجا جمال دوست
چون بی پرده ظاهر است ؛ در حیرتم و عدهٔ فردا برای چیست
ایمان بغیب حقیقی پیدا کرد و بجای یافت نیافت آرام
یافت و بی توجهی خالص بی تکلف دست داد و اصل
کمالات ولایت اخص شد پس در ابتدای سلوک و این
نسبت از زبان حال او بر آید بیت چه گویم با تو از مرغی
نشانه ؛ که با عنقا بود هم آشیانه ؛ ز عنقا هست نام بیشه
مردم ؛ ز مرغی من بود آن نام هم کم ؛ و در وسط این نسبت
زبان او ناطق خواهد شد عجبی نیست که سرکشته شود

طالب دوست

Marfat.com

طالب دوست مصراع عجب است که من واصل سر کردانم
و در انتهای این مرتبه خواهد گفت پیش عنقا شکفت
کس نشنودم باز چنین = کانجا همیشه باد بدست است وام را
و این نسبت را ولایت ملاء اعلی و نایافت خوانند
و بعضی ولایت علیا نیز گویند در نیو ولایت و وصول
این نسبت خاصه لطیفه سری است از اینجاست که در این
مرتبه توجه در رنگ توجه الیه بچون مینماید هر چند این را
توجهی حقیقت نیست مشتبه بین العدم و الوجود اما بحسب
سیر سالک که از جمیع علوم و معارف و تجلیات و توجهات
تخلیص سر نموده و از حجب فارغ آمده بخلوص محض در مسامحه
حضور یقینی ایمان بغیب حقیقی پیدا کرده اطلاق توجهی
محض و اجتباء خالص توان کرد تا هنوز اجتباء ظلیت
و توجهی خفی موجود لیس بنا بر رفع اشتباه مخفی مرشد
مکمل توجه با تعلیم آگاه خواهد یافت که هر چند عارف را مکمل
بجای مشهود یقین نورانیت و اطمینان بغیب حقیقی

روی نموده بجای وصلت متلبش وصل عریان حاصل شده
وراز حق و دون حق که در مرتبه تجلیات مشهود بود و حلو
میسر آمد و اما هنوز توجه خفی بظل مخفی باقی است و خلو
متخیله از ماسوی حق بحقیقت حقیق حاصل نگشته زیرا که
درین مرتبه توجه غیر مجهول الکیف و معدوم نما میگردد و از بقا
است که کیفیت معلوم غیر معلوم است نه نفس معلوم که آن معلوم
و این حیثیت مجهول گویند لانه اله جاهل عن الحقیقة
المطلوب و این جهل است که هزاران هزار ترقیات بر
علم سابق دارد و در ولایت بجهت رفع این جهل و حصول
خلو حقیقی تلقین تقسیم جزء لایتجزی خواهد فرمود یعنی نشان
ازین که مرتبه جسمانی خود را اصل خود پنداشته خود را می
جهل بود و درین ولایت باید که ازان مرتبه نظر برداشته
غور نمائید که اصل این مرتبه کدام است چون دریابد که اصل
این مرتبه لطیفه است پس باید که خود را از مرتبه لطیفگی تصور
فرماید یعنی از مرتبه جسمانی فانی یابد و در مرتبه لطیفگی باقی

والتزیون

دانند چون درین فنا و بقا درست شود و بعد ازین هم نظر بر داشته
بر اصل لطیفه که عنصر مفصل ست نظر کند و از مرتبه لطیفه
فنا در مرتبه عنصر تقلید کند باز تلاشش اصل این عنصر
نمائید چون دریابد که اصلش عنصر مجمل ست بر او ناظر شود
و خود در همان مرتبه بپندارد و باز ازین اصل هم قطع
کرده بر اصل که روح اوست ناظر گردد و خود را همان مرتبه
بیند باز ازین هم نظر بر داشته بر اصل او که جد اصلی
محمدی ست صلی الله تعالی علیه و علی آله وسلم نظر در کارد
خود را در آن مرتبه شمارد و باز ازان هم نظر بر داشته
بر اصل او که روح محمد ست صلی الله تعالی علیه و علی آله
وسلم و آنرا نور اول مشهود اول هم میگویند ناظر شده
خود را در آن مرتبه شمارد و درین حال که از جمیع اصول
تحقانی فانی شده باین مرتبه اخیره که اصل الاصول
جمع مراتب مذکور ست رسیده باز باقی گردیده یقین
داند که این مرتبه آخر مراتب مخلوقات ست و نهایت

Marfat.com

سلسلۂ کائنات ست و ہمین مرتبہ ست کہ غیر حق تواند شد و قابلیت لباس شہود دارد و بعد ازین مظاہر شہود و نفس شہود را قدم کاہی نیست و آنکہ بعضی اعزہ از اہالی این طریقہ از نور اول نظر برداشتہ بر ظہور امر تقدیر ناظر میکنند و مرتبہ امر تقدیر را جزء لایتجزی قرار میدہند قرارنی ست بعید می نماید زیرا کہ بعد تقسیم جزء لایتجزی برای رفع توسط ظل محقق و توجہ مقصود ست و رفع ان بوصول اصل الاصول خود کہ مرتبہ آخریت از مراتب ظلال و منتہای سلسلۂ کائنات ست مقرر فرمودہ اند و درینجا جزء آخریت عادت سہ مثل جزء لایتجزی ست ہمین عین اولی اوست کہ در ضمن نور اول مندرج ست و نہایت مراتب شہود ہمین است یا بر تقدیری کہ مرتبہ غیبی وجودی ست و این مرتبہ ہرگز جز اینکہ بتوجہ شدنی نیست و نمیتواند شد پس این مرتبہ را چگونہ در تمثیل جزء لایتجزی قرار دادہ شود حالا آنکہ خلاف اصطلاح این طریقہ ست پس باید کہ

درین حال

درین حال اینقدر وایما و منظور نظر خود آرد که وجود اصلی
تعین اولی من در نور حمدی نور اول و منتهای مراتب
جسمانی و روحانی و نورانی اوست که مثل جز لا یتجزی است
و آنرا حقیقت انسانی و سر کمالات ربانی گویند و آن
قابلیتی است از قابلیات نور اول که نور محمدی است صلی
الله تعالی علیه و آله وسلم پس داند که این مرتبه آخر من
و مراتب آخر سه جمع مخلوقات ظهور امر تقدیر است
که مرتبه لوازمات صفات او تعالی است و حاصل این تقسیم
سه است که اصل هر شیء غیر حق است و در سیر نظری و نظر
عروجی بعرفان مراتب اصلی نفس خود چه سلسله ممکنات
تا مشهود اول منتهی شد و مقارم عارف روی سیر نظری
همان مقرر شد در سیوقت مکشوف خواهد شد که در ظهور
واحدیة قرآنیان که ظهور کمالات الهی بواسطه غیرات
هیچ چیز واسطه حجاب نمانده پس اینجا غیر کجا ماند که واسطه
و حجاب کردد لهذا درین حال که از توجه خفی نیز خلوتی سیر

خواهد وسوای واجب تعالی که ظاهر بظهور عینی حقیقی وحاضر
بحضور بیکنفی اطلاقی است هیچ نخواهد ماند واجمال واصل
هر سه مرتبه اخیره در یک آن خواهد شد پس در این وقت
بجای نایافت ظهور نفس حضور وعلم حضور خواهد ماند بود
واین مرتبه را علم حضوری گویند زیرا که چون کمالات را
بصفات وصفات را بذات حق سبحانه تعالی قرب و
معیت حقیقی است واز یکدیگر انفکاک ندارند پس سالک را
که ذات عین ظهور کمالات الهی جل شانه بواسطه تظهرت
نامه باذات وصفات او تعالی حضور بی حجاب وقرب
بی اسباب در یک آن بخلو محض وتخلیص سر می شود واین
وصول هر سه مرتبت بنظر اجمالی است اما بتفصیل وتحول
آین مراتب آن است هر چند سالک بعلم حضوری مشرف
شده از کیفیت علم حضوری مطلع نیست که این را بعلم عادی
حصولی است یا بعلم حضوری مشرف شده از کیفیت علم
حضوری مطلع نیست که این علم اورا بعلم عادی حصولیست

و یا بعلم

یا بعلم حضوری حق سبحانہ تعالیٰ چون حصل خاص الخاص
ظہور فرماید کشف خواہد یافت کہ این حصور مرا بعلم عامی
من نسبت تیز اکہ حصوصیات علم عامی حصولی را درین
مرتبہ درین مرتبہ ہرگز وخیلی نماندہ یک خواہد دانست
کہ این حصور علم او راست و او سبحانہ ہرچہ علم من میداند
بہرہ یابی حصوصیتی از حصوصیات علم واجبی میداند
وہمچنین جمع مراتب ذاتیہ وکمالات خود مظہر ذات
وصفات وکمالات او تعالیٰ خواہد یافت وحاصل نسبت
بکہ صفات وافعال خود را بمتقی و بحق منسوب خواہد نمود
یعنی ہرکجا علم است بعلم الٰہیت و ہرکجا سمع است بسمع
الٰہیت و ہرکجا بصر است بصر الٰہیت الی غیر ذالک من الصفات
والافعال و در خود بجز مظہریت ہیچ نخواہد دید این مرتبہ
را حضور علم و وصول صفات خواندند و درین نسبت مکشوف
خواہد شد حق سبحانہ تعالیٰ بحیوۃ و علیم بعلم و سمیع بسمع
و قدیر بقدرت و مرید بارادت و بصیر ببصر و متکلم بکلام

Marfat.com

اما از دانستن علیم و سمیع بسمیع مثلا بوی از اہدیت صفات بر ذات می آید و در طریق معروف از ین ہم ترقی یابد و این منع زائدیت یا عتبار توسط صفات است و در وصول او تعالی نیز اکه عارف در نظر خود وصول ذات بواسطۂ وصول صفات متحقق دارد و از ین جہت زایده میداند لہذا میخواهد که در وصول ذات ہیچ واسطہ لو وجوبا در میان نماند چون فضل لحض الخاص دستگیری او خواہد نمود رفع شائبہ زائدیت بر این وجہ خواہد کرد که ہر مرتبہ را از مراتب ولایت ابتدا و وسط و انتہای مقرر است و از ابتدای این مرتبہ علیه آخر بیت که مسمی بولایت انبیاست صلوات اللہ تعالی علی نبینا و علیہم السلام اجمعین محض سعی در خلو باطن بحیثیت حقیقت از یافت حق دون حق است و در وسط این مرتبہ خلو میسر است یا اطلاع بر حقیقت او و حقیقت خلو اطلاع است مظہریت صفات خود مر صفات واجبی را جل شانہ پس درین مرتبہ اگرچہ میداند که بعلم او تعالی

مر علیم

علیہم ہستم وبصیر او تعالیٰ بصیرم وبقدرت او تعالیٰ قادرم
این غیر ذالک اما ہنوز نسبت صفات باذات او تعالیٰ کما حقہ
این عارف را معقلاً وعلماً ظاہر نگشتہ پس ورا نہایتی
این مرتبہ بفضل بخواہد یافت کہ صفات او تعالیٰ زاید
بر ذات نیستند کہ عالم بعلم وبصیر ببصر این غیر ذالک توان
گفت بلکہ ذات او تعالیٰ بذات علیہم است وعلم قابلیت
ذاتیہ ذات است وکذالک فی جمیع الصفات باطلاق غیب
وباطلاق لیس عالم وباصر قادر حق است خود بخود سبحانہ واین
عارف بجز مطہریت نامہ ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امر دیگر
دیگر نیست ونماند مگر یقین صرف وایمان محض ودرین زمان
بنہایت درجہ مرتبہ کہ مسمی بکمالات نبوت ست مشرف
خواہد شد وبجای علم باللہ ایمان مومن خواہد گشت پھر ہم
ربطی بایمانہم وفرق در علم باللہ وایمان باللہ آنست
کہ علم ہرچند حضوری باشد تعلق بمعلوم حضوری دارد وایما
کہ عبارت از تصدیق صرف واطمینان وتسلیم محض است

Marfat.com

بمجرد حضور مومن به متحقق می شود و اگر بوجدان صرف یا بروت
واقع گردد چنانچه در ترک جوع و عطش و لذت خود
حاجت تصور و علم هرگز نیست لیس هم بوجدان محض
حاضر اند دلیل بران اینست که دیوانه علم و عقل نیست
اما جوع و عطش خود را میابد که طعام و آب می طلبد و از درد
بیتابی و از لذت ذوق نمیکند خلاصه این آنست که ذات
حق سبحانه خود بخود حاضر است یعنی بذات خود حاضر است
یعنی بذات خود بواسطه صفات کمالات و آنکه بعضی اینرا
که مرتبه وصول ذاتی میگویند ذاتیت بذات هم یک تعین است
آنرا باید برداشت تا از جمله شرکها پاک شود و من بطلق
بی قید ماند خلاف اصطلاح صاحب طریقه است علیه الرضوان
والتحیته و نهذا رد ولایت انبیا صلوات الله تعالی علی
نبینا و علیهم الصلوات والتسلیمات انواع شرک بلکه
نفس شرک را مدخل نیست و ذاتیت ذات را از نظر برداشته
خیال از دو وجه نیست اگر عارف از نظر خود ذاتیت پاک را

میگویند

Marfat.com

برد ارد پس باقی چه خواهد ماند عدم صرف پس بجای حضور
هستی مطلق عدم مطلق خواهد بود و بجای ایمان بالله کفر
بالله نقد وقت خواهد شد نعوذ بالله منها و اگر ذات حق
تعالی ذاتیه ذات خود را از خود بردارد و مثل صفات زائد
داند این خود ممنوع عقل است و نقل و قابل بهنده الزیا
احدمن اهل العلم والعرفان و علاوه آن اینکه بمبنی قول
قایل بر اطلاع تعینات و تنزلات مصطلحه صوفیه راه مرکز
دخل نداده و اگر کسی که مراد این عزیزان از نفی ذاتیت
تنزیه ذات بر وجه اکمل است نه نفی ذات گویم هرچند قابل
این قول التزام نفی ذات نکرده لیکن لازم این نفی صریح
و براصح است و در مرتبه وصول ذات که مقصود اتم و اهم
اثبات و ثبوت هستی مطلق بر وجه تنزیه انزه تقدیس
اقدس است و فوق این مرتبه مرتبه دیگر نیست که ترقی را ان
ضرور باشد که لیس وراء العباد آن قرینه ایمان صرف
و یقین محض هستی بحیث انکه خود بخود حاضر و ظاهر و علیم

Marfat.com

وسیع است. بنحیی باید که بوی از التزام ولزوم نفی ذات کے
محل بالمقصود است بمثال ایمان فایز نگردد پس یقین داند
که ذات حق سبحانه در مرتبه ذاتیه خود بذات خود حاضر است
بیواسطه شے دیگر واین حضور آن حضور ذاتیست که صفت
علم با وجود آنکه از روی ظهور خود بر سر ذات انسانی
حضوری بذات سبحانی دارد درین حضور ذاتی هیچ دخلی
نیست زیرا که مرتبه ذات فی ذاتیه از صفات هم مستغنی است
وآنچه بر صفات مرتب می شود ذات او تعالی تنها کدرآن
نمیکند یعنی بالعرض اگر صفات موجود نباشند مجرد ذات کاملہ
در ترتیب لوازم آنها کافیست وبا وجود این استغنا هر چند
صفات هم موجودند اما بذات بحسب او سبحانه بکمال ذاتی
خود برابر هر صفت شانی علیحده دارد که بان شان بغناء
مطلق موصوف است پس سبحانی بذات خود بر سر ذات
حقیقی انسانی حاضر و ظاهر است بحیثیت شان علم که مرتبه آن
از صفت علم فوق است درین بواسطه وجدان عارف
کے بنظر شان

Marfat.com

که مظہر شان علم الٰہی است بمظہریت خصوصیت اخفی ست بواسطہ
علم حضور و حضور علم تا اورا معلوم توان گفت پس بقول حضرت
پیر صاحب طریقہ علیہ الرحمۃ والتحیۃ راست آمد کہ ہیچ معلوم
نسبت مثل نیرہ تعالی و ازین مرتبہ را کہ مسمی بحضور است
وصول کمالات نبوت گویند و لایت مسمی باخص الخواص
است و بعد ازین مراتب وصول و ایل بر حسب مراتب
نبوت بر چہار قسم است یعنی اول مرتبہ علم نبوت مطلق است
کہ بدان نبی باشد دوم مرتبہ خاص رسالت کہ بدان
پیر سد سیوم مرتبہ اخص عزم کہ بدان اولوالعزم بود چہارم
مرتبہ اکمل است مرتبہ اصل خلافت است و این مسمی بمولات
انبیاست علیہم الصلوۃ والتسلیمات بالاضافت خاص
وذات اہل بیوت است علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام
واولیا امت تبعاً وطفیلاً بہرہ وری از کمالات آن
برتبہ اما اصالت و تحقیقاً لا ظلاً و تشبیہاً تا اینجا
سیر الی اللہ فی اللہ بطریق عروج کہ مخصوص این طریقہ

بود تمام شد بعد ازین اگر سیری واقع شود بحسب استعداد
بطریق تنزل خواهد بود یعنی عارف واصل در وقت
تنزل در هر مرتبه از مراتب تحتانی که نظر خواهد کرد اولا با
لذات ذات سبحانی حاضر و ظاهر بیظهور غیبی اطلاق
مع الصفات خواهد یافت یعنی عارف بر هر شیی که خواهد افتاد
اول ذات بکیف غیب مطلق را بحضور محض و بیقین
صرف حاضر و ظاهر خواهد دید و ثانیاً بواسطه نور ذات شیی
را ملحوظ خواهد بود چنانچه در رویت اشیا محسوسه عوام را
اولا نظر بر نفس اشیا می افتد بعد ازان بر نور آفتاب
همچنین عارف را اولا نظر بر نور آفتاب می افتد بعد ازان
نور او اشیا را می بیند در حقیقت وجود اشیا بدون نور
ذات واحد حقیقی در نظر عارف جلوه گر نمی شود اما هر دو
بیک نظر در یک آن بنظر جامع منظور خواهد یافت و کمالات
صفات را چون دو جهت است یکی جهت غیبی اطلاقی
دویم جهت شهودی تقییدی پس بدو در یک حال ملحوظ

Marfat.com

خواهد کرد اولا بعلم عرفانی ظاهر بظهور شهادی تقیدی
پس مشهود خواهد نمود ثانیا معلوم بعلم حضوری بحیثیت عینی
اطلاقی ظاهر فرمود و خلاصه سیر نزولی آنست که بنظر
یقینی و ایمانی محجوب صرف در اتقان محقق میباید که مرتبه
شهادة بذاته بهیچ نسبت مگر ظهور کمالات صفات
او تعالی یعنی هرچه بظاهر مشهودی از وجود توابع خود
بخشیده اند برای اظهار جلوه ذات و صفات خود که
ازلا باطن بظهور عینی اطلاقی است بتوسط عرفانی
محجوب ازلی بود بهذا فورد ذات مبدء کائنات نور الانوار
سید الابرار علیه الصلوة والسلام که مظهر اتم و اکمل ذات
و صفات و کمالات الهی بود بحیثیت جامعیت و مبعوثیت
در مرتبه شهادت پیدا فرمود مندرجات ضمنیه آن نور
بتدریج و ترتیب در اوقات مقدره از کمکن خفا بعرصه
شهود اورده خواهد آورد الی ماشاء الله تعالی
تا مظاهر مظهر خود را شناسند و دریابند که هرچه از وجود

وتوابع نهایت آن بماداده اند زمانیست اگر ذات ما نابست
مظهر ذات او تعالی است واگر علم وسمع وبصر ماست علم
وسمع اوست واگر افعال ماست مظهر افعال او تعالی
را قیام بخود نیست یکی همه قایم بذات واحد اند جل شانه
پس یقین میدانند که ذات واحد حقیقی برای جمیع مراتب
غیبی وشهادی قیوم حقیقی است پس حاضر وناظر
واظهر در جمیع مراتب وجوبی وامکانی ذات اوست
بذاته وعارف بجز مظهر نیست ویقین صرف دیگر بهره از
معرفت ذات وصفات هیچ نیست در یوقت نقد وقت
حضور است در حضور که عقل وفهم عقلا از ادراک آن عاجز
وقاصر است من لم یذق لم یدرک شاهد این حال است اذا
اتم الفقر فهو الله ابیت الحمد لله رب العالمین والصلوة
لحبیبه الامی الامین وآله واصحابه اجمعین هو الاول هو الآخر
هو الظاهر هو الباطن بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر
تمام شد رساله بدرقة السالکین

Marfat.com

ترجمہ
بدرقۃ السالکین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الغنی عَنِ الْعَالَمِیْنَ الّذی اوصل مُجتبیٰ الیٰ ذَاتِہِ الْقُرب المتین وَاَصحابِہِ الواصلین فِی البدایت اِلیٰ نھایت مُنتھیٰ افضل الصّلوٰۃ والتسلیمات فِی الْعَالَمِینَ مِنَ اللّٰہ تعالےٰ وَالْمَلائکتہِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِین۔

یہ بندہ عاجز فقیر غلام رسُول جسے طریقہ اَحسنیہ افضلیّہ نقشبندیہ سلسلہ کا توسّل حاصل ہے۔ جس کو رُوشنی کا آغاز ملا۔ ماتحتی میں واصل کامل، عارف عالم باللہ ہمارے پیر بزرگ مولانا شریعت اور طریقت کے جمع کرنے والے میرے مرشد اور اُستاد حضرت محمّد شہریار سلمہ اللہ الغفار سے اور حافظ قرآن پاک اور فضیلتوں اور کمال والے شیخ محمّد وارث جو اِس سلسلہ کے صاحب توسّل خاندانوں میں سے ہیں۔ ایک عرصہ سے تقاضا کر رہے تھے کہ ایک عمدہ رسالہ اُس اَحسنیہ طریقہ جس پر اللہ کی خوشنودی و برکت ہو کے بارے میں لکھوں۔ لیکن یہ کم عقل اپنی اِستعداد کی کمی کے پیش نظر اس فرمائش کے پوری کرنے میں لیت ولعل کر رہا تھا۔ جب اُن کا تقاضا بہت بڑھا تو بڑی خجالت سے سلوک کی تفصیلی معلومات اور ان کی شرح کے بارے میں لکھنا شروع کیا۔ اللہ تعالےٰ سے اِستعانت چاہتا ہوں۔ وہ ملا دینے والا ہے۔ پہلے تبرّک کے طور پر اپنے بزرگ کامل عارف زمانہ کے قُطبُ الغوث شیخ عبدالنّبی شامی قدس اللہ تعالےٰ سرہ (ان کے فیوض اور توجّہ ہمارے اوپر ہوں) کے کلام کا ایک ٹکڑا نقل کرتا ہوں اور اس کے بعد سلوک کی منزلوں

Marfat.com

کے بارے میں بزرگان کرام کی عبارات اپنی سمجھ کے مطابق لفظی اور معنوی طور سے تفصیل کے ساتھ نقل کروں گا۔ تاکہ یہ رسالہ بدرقۃ السالکین اہلِ تعلیم کو فیض پہونچائے اور قبولیت عامہ پائے اور جو غلطیاں اور بھول واقع ہوں، اُن کی دُرستی ہوکر صحت اور خوبی کا لباس پہنے جو کسی مُرید کو زیادہ توفیق اور کاملوں میں سے کسی کامل کی خدمت اور پیروی کرنے کا پکّا ارادہ ہو اُسکو اِستخارہ کرنے کا حکم دیں۔

اِستخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جب سونے کا وقت ہو، روزمرّہ کی گفتگو ختم ہو، تازہ وضو کرے۔ پھر ایک سو ایک دفعہ اِسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پورے صدق سے پڑھے۔ اِس نیّت سے کہ جو گناہ میرے تمام بدن سے رُوح سے مجھ سے سرزد ہوا ہو توبہ کی اور نئے سرے سے مسلمان ہوا ہوں اِس کے بعد اُٹھ کر دو رکعت نماز اِستخارہ کی نیّت کرے کہ دو رکعت نماز پڑھتا ہوں تاکہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی متابعت۔ اپنے مرشد کی رضا جوئی پر مضبوطی سے قائم کردے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایک دفعہ پڑھے اور عاجزی سے حضور دِل سے گریہ زاری کرے اور ایک سو ایک بار دُرود پڑھے۔ پھر عاجزی انکساری سے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے اور جب نیند غلبہ کرے تو زمین پر سو جائے۔ اگر معذوری ہو تو جیسے چاہے سو جائے۔ پھر جو بشارت خواب میں ملے۔ مرشد کے سامنے بیان کرے اگر پہلے دن بشارت نہ ہو تو تین دن متواتر استخارہ کرے۔ اگر اعتقاد اُسی طرح مستحکم ہو۔ جیسا اِستخارہ سے پہلے تھا۔ وہ بھی بشارت ہی ہے۔ بس مرشد کو چاہئے کہ تنہائی میں اسم اللہ کے ذکر کی تعلیم کرے کہ یہ اِسم ذاتی ہے۔ اِس طریقہ سے کہ زبان تالو سے چسپاں کرے اور خیال کی نظر قلب صنوبری پر جمائے۔ دل کی تختی کو سُرخ رنگ کا خیال کرے جس پر نقش اسم ذات سنہری رنگ موٹے قلم سے لکھا ہوا تصوّر کرے۔ ظاہری نظر بند

کرے اور دل کا مقام بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے اور مُرید یقین رکھے کہ اِس ٹکڑہ گوشت میں نورانی لطیفہ رکھا ہوا ہے کہ اِس کو قلب کہتے ہیں۔ پس پوری توجّہ سے باطنی طور پر اسم اللہ کہے اور خیال کی نظر میں مندرجہ بالا نقش جمائے۔ اِس اِسم کو مُسمّیٰ سے نسبت ہے۔ یعنی اسم کی لفظی حیثیت کو مُسمّیٰ سے جو غیریت ہے۔ اُس کو نظر سے اٹھا دے۔ اپنے مقصد کی رُو سے دونوں کو ایک دوسرے کا عین جانے۔ اِسم معظم سے مسمّیٰ کی ذات کو حاضر بے کیف پائے اور اِس حیثیت کو جہاں تک ہو سکے اُٹھتے بیٹھتے خیال سے نہ جانے دے اور اگر اتفاقاً غفلت ہو جائے۔ اِستغفار کرے۔ پھر مذکورہ نسبت کو حاضر کرے اور دوسری بار دیکھے تاکہ ہمیشہ ملکہ زیادہ ہوتا چلا جائے۔ اگر طالب اَن پڑھ ہو، یا اسم ذات کے نقش کا ملاحظہ (تصوّر) اُس کو مشکل نظر آئے۔ صرف اِسم اللہ کی تعلیم کافی ہے اور مرشد کو چاہیئے کہ خود اُس کے قلب کی طرف متوجّہ ہو اور اس توجہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ہمّت کو مُرید اور اُس کے قلب پر لگائے اور اپنے قلب کے مُنہ کو _____ مُرید کے قلب کے مُنہ پر تصوّر کرے۔ اِس طور سے کہ کوئی اور خیال دل میں نہ آنے پائے اور بڑی عاجزی سے خدا تعالےٰ سے اِلتجا کرے تاکہ ذِکر کا نور مُرید کے دِل میں ظہُور کرے اور قوت پیدا کرے اور تمام قوت جذب قلبی سے مُرید کے قلب کے باطن کو اپنی طرف کھینچے اور ایک گھنٹہ یا زیادہ اس طریقہ سے مُرید کے حال پر متوجّہ ہو اور بزرگان سلسلہ کی متبرک رُوحوں کو شامل حال جانے اور اس صورت میں ان سے امداد جانے وہ فوراً امداد فرمائیں گے۔ اِس کے بعد مُرید سے پوچھے کہ خوب سمجھ گیا ہے اور اطمینان ہوا ہے۔ پھر فاتحہ پڑھے اور اس کے ہاتھ کو کو ہاتھ میں لے کر بیعت کرے اور جو اُس کو دیا ہے۔ اُس کو آگاہ کرے کہ یہ اَحسنیہ طریقہ نقشبندیہ طریقہ میں جناب خلیفہ زمان سیّد آدم بنوری (قدسنا اللہ بسرہ) سے ہے جب مُرید کو اسمِ ذات پر جمعیت پیدا ہو اور لذّت محسوس کرے۔ پھر تعلیم کلمہ کی نفی اثبات

Marfat.com

کی کرے اور طریقہ اُس کا یہ ہے کہ کلمۂ طیّبہ کو لمبے مدّ کے ساتھ ناف کے نیچے سے کہ لطیفہ نفس ہے۔ سانس کے ساتھ کھینچے اور زبان تالو کے ساتھ لگا دے اور حبس دم کر کے سینہ کے اندرونی راستہ سے مد کو نکالے تاکہ دماغ تک پہنچے اور لفظ اللہ کو سینہ سے کھینچ کر دائیں کندھے پر لائے اور تصوّر کرے کہ دنیاوی خیالات بلکہ ہر دو عالم کے لاکے جھاڑو سے سینہ سے نکال کر سر کی حرکت سے پیٹھ کے پیچھے ڈال دیئے ہیں۔ اِس حالت میں اپنے جسم اور تمام چیزوں کو نیست و نابود جانے پھر لا اِلٰہ کے کلمہ کو پوری قوت سے دل پر ضرب کرے۔ چنانچہ اِس ضرب کی حرارت تمام اعضاء میں پھیل جائے اور اِس وقت اللہ تعالےٰ کے ذاتِ مطلق کے اثبات اور حاضر ہونے کو دل سے یقین کرے۔ اِسی طرح کلمہ کو پھر نفی سے شروع کرے اور تین دفعہ لا۔ لا۔ لا۔ لا اِلٰہ اِلا اللہ ایک ساتھ کہے اور اِسی طرح کہتا رہے، جب سانس گھٹنے لگے۔ محمد الرسول اللہ کے الفاظ کہہ کر سانس کھول دے۔ پھر اِسی مشق کو بڑھائے۔ تین سے پانچ پر لے جائے۔ پھر سات دفعہ پر۔ یہاں تک کہ ایک سانس میں اکیس دفعہ پر پہنچا دے۔ اِس عمل کی تکمیل اکیس دفعہ پر ہے اور طاقت ہو تو اور زیادہ مرتبہ ایک سانس میں کہے اور نفی اثبات کا مقصد وہی ہے، جو پہلے بیان ہوا۔ اس کی پیروی سے مہارت حاصل کرے اور کھانے کی مقدار پر بھی احتیاط درکار ہے۔ بہت پُر ہو کر کھانا اور بھوک دونوں منع ہیں۔ اگر عین نفی میں اثبات پر نظر ہو اور عین نفی میں اثبات میں نفی کو ملحوظ رکھے تو اِستغراق کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے حاصل یہ ہوتا ہے کہ خیالات دُور ہوں اور بے تعلقی پیدا ہو۔ ذِکر کی ہمیشگی سے تمام احوال جمع ہو کر اطمینان و مسرّت بخش ہوں۔ اس لطیفہ کی صفائی کا نشان سُرخ رنگ عالم مثال میں نظر آئے۔ پھر ذکرِ رُوحی شروع کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ اسی طریق پر جیسے کہ لطیفہ قلبی میں ذکر ہوا، اور اُس کا

Marfat.com

مقام دائیں طرف پستان سے نیچے دو انگل پر ہے اور نفی واثبات کا شغل کہ پہلے بیان ہوا شروع کرے۔ یہاں تک کہ اِس ذکر میں بھی لذّت واطمینان حاصل ہو جائے۔ اس لطیفہ کا رنگ روئی کی طرح سفید بتایا گیا ہے، معائنہ کرے۔ ترقی کے لئے مستعد ہو۔ جب ذکر سے اتنی لذّت واطمینان ہی مقصود ہو کافی ہے۔ بعض کو اپنی استعداد کے مطابق ان ہر دو لطیفوں میں تجلّیات بھی ظہور کرتی ہیں، لیکن ان کا ظہور ضروری نہیں۔ لطیفہ سرّی کی تعلیم بھی اسی طرح فرمائی گئی ہے۔ اُس کا مقام سینہ کا درمیان ہے اور اس کا ظہور سبز رنگ سے ہے۔ اس لطیفہ میں لذّت ہو۔ ہیبت کے حصول کے بعد لطیفہ خفی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس کا مقام پیشانی میں ہے۔ اُسی طریقہ سے جو پہلے بیان ہوا۔ اس کا رنگ سیاہ ہے۔ اس لطیفہ میں لذّت وجمعیت کے حصول کے بعد لطیفہ اخفیٰ کی تعلیم فرماتے ہیں۔ اس کا مقام دماغ میں ہے۔ اس کا ظہور بھی سیاہ رنگ سے ہے اور نفی و اثبات لطیفہ کے ساتھ پہلے دستور کے مطابق ہوگی۔ یہاں تک خفیہ ذکروں کی ترتیب کہ اِسم ذات کے تکرار سے تھی، ختم ہوئی اور ان کو اس طریقہ کی اصطلاح میں "یاد" اور "سیر لطائف" کہتے ہیں۔ پھر مُرید کو لطیفۂ قلبی پر لے آتے ہیں اور بجائے اِسم ذات کی تکرار کے ذکر اِسم ذات ایک آواز سے لمبے مد کے ساتھ فرماتے ہیں۔ چنانچہ قلب کے اندر سے کہ محض نُور ہے۔ خیال میں کھینچتے ہیں آواز کے دھلگے کو گھنٹہ کی آواز کی مانند سمجھے اور اس آواز کو مفقود نہ ہونے دے اور جہاں تک ہو سکے، خیال کی نظر سے حال میں حفاظت کرے۔ اگر اچانک غلطی ہو جائے۔ پھر اِستغفار کر کے نئے سرے سے کرے۔ لیکن چاہیئے کہ اِس آواز کی ابتداء قلب سے تصوّر کر کے نظر میں رکھے اور آواز کی انتہا پر توجّہ نہ دے کہ کہاں جاتی ہے۔ کیونکہ مقصد یاد سے ہے اور اِسم کی یادداشت کہ سلسلہ کے بچوں (شروع کرنے والے) کو الف۔ ب کی طرح ہے۔ کمال کا حصول حضوری اللہ تعالےٰ ہے۔ پہلے پہل اِسم معظم کی تکرار سے لذّت اور اطمینان کا حصول ہوتا

Marfat.com

ہے۔ پس اِس کے بعد تکرار چھوڑ کر ایک لمبی آواز کرتے ہیں اور اگرچہ یہ آواز لمبی اور واحد ہوتی ہے لیکن بمنزلہ تکرار کے ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سے ترقی کر کے حکم ہے۔ ذات مُسمّی کا ملاحظہ کرنا بغیر کسی الفاظ کے واسطے کے کہ آواز کو فلک عرش سے گزار کر لاتعین کے ملاحظہ کا حکم دینے کی حاجت نہیں ہے۔ چونکہ خلاف مقصد ہے اور بزرگان سلسلہ کی رُو سے اس پر اصطلاح کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید وہ عزیز اس کے لئے وجہ بنا ہو۔ ہر وجہ کا وہی مالک ہے۔ یہ ہے ترتیب سلوک "یاد داشت اِسمی" کی اور اس نسبت میں اور نفی اور اثبات میں اِسم ذات پر لمبا مد کھینچتے ہیں اور جس وقت بھی یہ آواز غلبہ کرے قلب میں سما جائے اور جس حد تک تمام لطائف میں سرایت کرے بلکہ تمام اعضائے بدن اور ہر بال سے ظہور کرے۔ اِس کو ذِکر سُلطانی کہتے ہیں جسم اور الفاظ کے واسطے سے۔ جب مرید کا کام یہاں تک پہونچ جائے۔ جسم اور الفاظ کے واسطہ سے ذِکر ختم ہوا اور ذکر کی بجائے توجہ مُسمّی ذات کی طرف کر کے حرف و آواز سے بے کیفی ملاحظہ کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اس کی ترتیب یہ ہے کہ اپنے قلب کے باطن میں نظر کر کے دِلی یقین اور کامل ایمان سے اس اِسم کے مُسمّی کو بے پردہ حاضر اور بہت قریب اور ہر طرف چھایا ہوا سمجھے اور بے کیفی اور بے طرفی اور بے مکانی اور بے نشانی ذات سُبحانی کو نصبُ العین بنائے اور اپنے قلب کو مُسمّی کی ذات کے لئے مکان سمجھے۔ ہر وقت اس دیدار اور یقین میں مشغول رہے اور کسی وقت غافل نہ ہو ابتدا "یاد داشت مُسمّی" کی یہ ہے۔ اس کے بعد اس کو طاقت دینے کے لئے خیالی صورتیں کرنے کا حکم ہے۔ اس وجہ سے کہ صورت کو اپنے خیال میں پیدا کر کے دیکھتے ہیں کہ اس صورت کے قائم رہنے، سالم رہنے اور اس کا وجود اپنے خیال کی قیومیّت سے ہے اور بغیر توجّہ خیال ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہتی۔ پس صورت کو اپنے خیال سے نکال دے اور فنا کر دے، سمجھ لے باوجود بہت قریب رہنے کے خیال حادث اور فانی ہے

اور صاحب خیال قائم رہنے والا اور باقی ہے۔ اسی طرح میرا وجود اور تمام ماسوائے حق تعالےٰ کا وجود باوجود بہت قریب ہونے کے حادث اور فنا ہونے والا ہے اور وہ ذات پاک ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور کائنات کے تمام ذرّوں سے بہت قریب ہے اور اس نسبت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو اللہ جلّشانہٗ کے ساتھ بہت قریب اور حضوری میں ہونے کے باوجود ہلاک ہونے والا اور فنا ہونے والا دیکھے اور اللہ تعالےٰ کو اِس تمام حال میں محیط۔ حاضر اور ہمیشہ رہنے والا دیکھے۔ اِسی طرح دوسری صفات میں خود کو حقیر اور اللہ تعالےٰ کو غنی۔ خود کو ذلیل اور اللہ تعالےٰ کو عزّت والا۔ خود کو مجبور اور اللہ تعالےٰ کو قادر دیکھے وغیرہ وغیرہ۔ ہمیشہ کے لئے یہ مُسمّیٰ کے نُور کا ملاحظہ (ذکر) سالک کے باطن پر غلبہ پائے اور ایک مشاہدہ میں سر سے پاؤں تک غرق کر دے۔ اس کو "نُور شہود مُسمّیٰ" کہتے ہیں۔ یہ مرتبہ وسط میں اس طرح ہے اور اس کی انتہا یہ ہے کہ جس وقت مسمی کا نفس تمام احوال نیند میں اور بیداری میں حرکت اور سکون میں اور کھاتے پیتے اُٹھتے بیٹھتے ہمیشہ کی حضوری اور قرار کی خصوصیت پکڑے۔ اس کو مقصود مُسمّیٰ کہتے ہیں۔ اس حال میں کائنات کے ذرّوں سے ہر ذرّہ کو اللہ تعالےٰ غلبہ نُور سے ایسا مشہود پائے کہ سوائے حقیقی نُور وحدت کے اور کچھ نظر نہ آئے۔ پس اِس غلبہ میں اگر اپنے آپ کو اور تمام اشیاء کو حق تعالےٰ کے نُور وحدت کے شہود کے غلبہ میں عین حق پائے۔ جیسے چودھویں کے چاند کے نُور کے غلبہ میں ستاروں کے نُور کی مغلوبی ہوتی ہے اور باطن سے کلمہ "انی انا اللہ وانا الرب" جوش مارے۔ اس مرتبہ کو صوفیہ کی اصطلاح میں "وجودیہ توحید وجودی" کہتے ہیں اور اگر اپنے آپ کو اور تمام اشیاء کو نُور واحد کے احاطہ میں گم کر دے اس صورت سے جیسے ستارے سُورج کی روشنی میں اور اللہ ذوالجلال کے جمال کا مشاہدہ اشیا میں ملے تو اس حالت کو "توحید شہودی" کہتے ہیں۔ یہ ہر دو مرتبے لطیفہ

قلبی و لطیفہ رُوحی کے نتیجے ہیں کہ ولایت خاصہ میں جو اُمت کے اولیا کو نصیب ہوتی ہے۔ میں نظر آتے ہیں اور پہلے کے مشاہدے تجلّیات کے جو یادداشت کے لطیفوں میں ظاہر ہوئے۔ تمام ولایتِ اولیاء کے ظل میں تھے۔ اگرچہ ولایتِ خاصہ اصلی کے مالک بہ نسبت اہلِ ظل۔ قرب کی اور کمال کی ولایت رکھتے ہیں۔ لیکن ابھی مطلوب حقیقی کا وصول بے حجاب نہیں ہے۔ اشیاء بے لباس میسّر نہیں ہے۔ لہٰذا اِس مرتبہ کے حصول کو "فضل متلبس" (بالباس) کہتے ہیں۔ پس طالب عزم کرے اور اِن تجلّیات اور مشاہدات اور نزدیکی اور احاطہ مشہودہ پر گھمنڈ کر کے قانع نہ ہو جائے۔ بلکہ ترقی کی طلب کرے۔ پس اگر مُرشد کامل مکمل ہے۔ اپنی توجّہ سے مُرید کے باطن کو جو کمئ اِستعداد کی وجہ سے شہود کی آواز اور مشہود کی طرف توجہ لئے بیٹھا ہے۔ حضوری وحیات ساتھ ہونے کی مذکورہ حالت سے خالی اور پاک کر دے گا اور "درائت" اور "نایافت" کی تعلیم دے گا۔ پس مرشد کی توجہ کی برکت سے مسمّی کے نور کو مشہود نہیں پائے گا۔ بلکہ شہودی اَنوار کے ظہور اس طرح دکھائے گا۔ جیسے سورج کے اُوپر سے بادل کا پردہ ہٹ جائے۔ اس وقت کی تیزی سے لازم ہے کہ نایافت کے شغل کو چمکائے یعنی جو کچھ ذہن میں حق یا غیر حق کی آواز جگہ پکڑے۔ حق حقیقی کے شہود کے لباس میں ظہور ہو۔ اگرچہ نفاست اور مہربانی سے ظاہر ہو، اس کو دُور کرے اور خیال کی تختی کو اُس مشاہدہ کے نقش سے صاف کر دے اور آئینہ سرِ (بھید) کو تجلّیات شہود کے رنگ سے پاک کر دے اور اپنی ہمت کو پورے طور سے پہلی توجّہ کے گم کرنے پر لگا دے تاکہ باطن میں اُس کا کوئی اثر نہ مطلوب کی طرف توجہ نہ غیر مطلوب کی طرف باقی نہ رہے۔ بلکہ بے توجہی ایسی پکّی صاف مطلوب باندھے کہ سوائے نُورِ یقین کے اور کچھ معلوم نہ رہے۔ پس مُرید جو توجہات اور تصوّرات کے دفع کرنے میں ہے۔ ابھی مُبتدی ہے اور اس مرتبہ کا سالک ہے اور

Marfat.com

جو کوئی خوشگوار آواز اور توجہات کی آمد و رفت صاف ہو اور ان کی بجائے ایمان شہادی کے کہ عہدہ اہلِ شہود کا ہے آئے۔ اس خیال والے کہتے ہیں کہ پردہ کی خوبصورتی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں جمال دوست ہے۔ حیرت میں ہوں کہ کل کا وعدہ کس لئے ہے غیب حقیقی پر ایمان پیدا ہو۔ اور یافت نایافت سے آرام پائے اور خالص بے توجہی سے بے تکلف اصل کمالات "ولایت اخص" ہاتھ آویں۔ اس نسبت کے ابتدائی سلوک میں اُس کی زبان حال سے یہ نکلے۔

؎ چہ گویم با تو از مرغے فسانہ
کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
زعنقا دہست نام پیش مردم
زمُرعی من بود آن نام ہم کم

میں تجھ سے اُس ظاہر کا قصہ کیا بتاؤں جو عنقا کا پڑوسی ہے۔ عنقا کا نام لوگوں میں مشہور ہے۔ جب کہ میرے پرندے کا نام بھی کم معلوم ہے۔ اس نسبت کے وسط میں مُرید کی زبان کہے گی۔ عجب نہیں۔ دوست کا طالب حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ مصرع۔ عجیب یہ ہے کہ میں واصل ہو کر پریشان ہوں اور اس مرتبہ کی انتہا میں کہے گا۔ عنقا کو کوئی شکار نہیں کر سکتا۔ جال کو اُٹھالے۔ وہاں ہمیشہ یاد قائم ہے۔ جال کو اُٹھالے اور اس نسبت کو ملاء اعلےٰ کی ولایت اور "نایافت" کہتے ہیں اور بعض اِسی کو ولایت علیا بھی کہتے ہیں۔ اِس ولایت میں اِس نسبت کا حصول لطیفہ سرّی کی خصوصیّت ہے۔ اِس وجہ سے اِس مرتبہ میں توجّہ متوجّہ الیہ کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ بچونی کیفیت میں اگرچہ یہ بے توجہی حقیقت نہیں ہے۔ عدم اور وجود کے درمیان مشتبہ ہے۔ لیکن سالک کی سوچ کے مطابق کہ تمام علوم اور عرفان اور تجلّیات اور تخلیصی توجہات سے نکل چکا ہے اور دلیل سے فارغ ہے۔ محض

Marfat.com

خلو میں اطمینان پائے ہوئے ہے۔ غیب حقیقی پر ایمان پیدا کیا ہوا ہے۔ محض توجہ اور خالص کی پسندیدگی میں کوشش کرے۔ کیونکہ ابھی تک لطیف سایہ اور خفیہ توجہ موجود ہے۔ پس یہ مخفی شبہ دُور کرنے کے لئے مرشد مکمل توجہ کے ساتھ معلوم کرے گا کہ اگرچہ عارف کو شہود کی جگہ نُورانیت کا یقین اور حقیقی غیب کا اطمینان حاصل ہوا ہے۔ بجائے "وصل متلبس" کے وصل بے حجاب حاصل ہوا ہے اور حق اور غیر حق سے جو تجلّیات کے مرتبہ میں مشہود ہوئے تھے۔ خلاصی حاصل ہوئی ہے لیکن ابھی چھُپی توجہ اور مخفی سایہ میں باقی ہے اور خیالی خلو ازما سوا حقیقی حقیقت کے ساتھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ اس مرتبہ میں توجہ غیر نامعلوم کیف اور معدوم جیسی ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ معلوم کیفیت اصل میں غیر معلوم ہے لیکن نفس معلوم کہ وہ معلوم ہی ہے اور اس کو "حیثیت مجہول" کہتے ہیں اور اس کے مالک مطلوبہ حقیقت سے حاصل ہیں، لیکن یہ ایسا جہل ہے کہ سابقہ علم پر ہزاروں ترقی پر ہے اور اس ولایت میں اس جہل کو دُور کرنے اور حقیقی خلا کو حاصل کرنے کو ناقابلِ تقسیم کی تقسیم تلقین کی جائے گی یعنی اس سے پیش ترکہ اپنے جسمانی مرتبہ کو اپنی اصل سمجھتا تھا۔ وہ جہالت سے تھا اور اس ولایت میں چاہیئے کہ اُس مرتبہ سے نظر اُٹھائے اور غور کرے کہ اس مرتبہ کی اصل کیا ہے۔ جب پالے کہ اس مرتبہ کی اصل لطیفہ ہے تو اپنے آپ کو مرتبہ لطیفگی میں سمجھے۔ یعنی مرتبہ جسمانی کو فنا دیکھے اور مرتبہ لطیفگی میں باقی جانے۔ جب اس میں فنا و بقا ہاتھ آئے۔ اس سے بھی نظر اُٹھا کر اصل لطیفہ پر کہ کارکن عنصر ہے۔ نظر کرے۔ لطیفہ کے مرتبہ سے فنا ہو کر مرتبہ عنصر میں بقا پیدا کرے۔ پھر اس عنصر کی اصل ڈھونڈے۔ جب معلوم ہو کہ اُس کی اصل "عنصر مجمل" ہے۔ اُس کو دیکھتا رہے، اور خود کو اس مرتبہ میں سمجھے۔ پھر اس اصل کو بھی چھوڑ کر اُس کی رُوح کے اصل پر نظر کرے اور خود کو اس مرتبہ میں سمجھے۔ پھر اس سے بھی نظر اُٹھا کر اس کے اصل پر کہ اصلی بزرگ

(جد) محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم میں نظر جادے اور خود کو اس مرتبہ میں شمار کرے، پھر اس سے بھی نظر اُٹھا کر اُس کی اصل پر کہ رُوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُس کو نُورِ اوّل شہودِ اوّل بھی کہتے ہیں۔ نظر کرے۔ خود کو اس مرتبہ میں سمجھے۔ اس حال میں تمام نیچے والی اصل ہائے فانی ہوگئی ہیں۔ اس مرتبہ آخیرہ پر کہ مذکورہ سب مرتبوں کا اصل الاصول ہے۔ پہنچا ہے۔ یقین کرے کہ یہ مرتبہ آخری مرتبہ مخلوقات کا ہے اور تمام سلسلۂ کائنات کا آخر ہے اور یہی مرتبہ ہے کہ غیر حق (مخلوق) کے لئے ممکن ہے اور شہود کے لباس کی قابلیت رکھتا ہے اور اس کے بعد شہود کے مظاہر اور نفس شہود کے لئے قدم مارنے کی کوئی جگہ نہیں اور اس طریقہ کے بعض عزیز جو نُور اوّل سے نظر اُٹھا کر تقدیر کے امر کے ظہور کو دیکھتے ہیں اور مرتبہ امر تقدیر کو ناقابل تحلیل قرار دیتے ہیں۔ فراست سے دُور معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ جز لایتجزی کا ناقابل تحلیل ہونا ظلّ مخفی کے توسط اور توجہ کو بلند کرنے کے لئے ہے اور اپنے اصل الاصول پر رفعت کہ آخری مرتبہ ضلال کے مرتبوں سے اور سلسلۂ کائنات کی اِنتہا ہے۔ مقرّر فرمائی گئی اور یہیں عارف کی آخریت کہ مانند ناقابل تحلیل جز کے ہے اُسکا اوّل تعین ہے کہ نُور اوّل کے ضمن میں درج ہے اور مراتب شہود کی اِنتہا یہی ہے یا دوسری طرح مرتبہ غیبی وجودی ہے اور یہ مرتبہ ہرگز اس شخص کی تُوجّہ سے ہونے والا نہیں اور نہیں کہا جا سکتا۔ پس اس مرتبہ کو کس طرح مثال میں ناقابل تحلیل جز قرار دیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ اس طریقہ کی اصطلاح کے خلاف ہے۔ پس چاہیئے کہ اس حال میں اتنا اور اشارہ اور اپنی نظر میں منظور رکھے کہ اصلی وجود اپنے کا تعین نُور اوّل کے ضمن میں اور انتہا اُس کے جسمانی رُوحانی اور نُورانی مرتبوں کی ہے کہ مانند جزو ناقابل تحلیل ہے اور اُس کو حقیقت انسانی اور سرّ کمالاتِ رَبّانی کہتے ہیں اور وہ ایک قابلیت ہے۔ قابلیتوں میں سے نُور اوّل کے کہ نُور محمدیؐ ہے۔ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ پس جان لے کہ یہ مرتبہ آخری مرتبوں

Marfat.com

سے آخری مرتبہ امر تقدیر کے ظہور کا ہے کہ یہ مرتبہ اللہ تعالےٰ کی صفات کے لازمات سے ہے اور اس تقسیم کا حاصل یہ ہے کہ $\frac{\text{ہر غیر شے کی اصل حق ہے}}{\text{ہر شے کی اصل غیر حق ہے}}$ اور نظر کی سیر میں اور اپنے نفس کے اصلی مراتب کے عرفان کی عروجی نظر میں ممکنات کا سلسلہ پہلے شہود تک ختم ہوا، اور عارف کی سیر نظری کا یہی مقام مقرر ہوا۔ اُس وقت کشف ہوگا کہ ایک انسانی حقیقت کے ظہور میں کمالات الٰہی کا ظہور کسی غیر کے واسطے کے بغیر ہے۔ کسی شے کا واسطہ اور حجاب نہ رہا۔ پس یہاں غیر کہاں ہے کہ واسطہ اور حجاب بنے۔ لہٰذا اس حال میں کہ خفی توجہ اور تنہائی میسر ہوگی اور سوائے واجب تعالےٰ (اللہ تعالےٰ) کہ ظہور غیبی حقیقی سے ظاہر اور حضور بے کیفی سے حاضر ہے سے تعلق ہے اور کچھ نہیں ہوگا اور اختصار اور اصل تینوں مرتبہ ہائے آخری کا اس ایک میں ہوگا۔ پس اس وقت میں بجائے "نایافت" حضور نفس کا ظہور اور حضوری کا علم ہوگا اور اس مرتبہ کو "علم حضوری" کہتے ہیں۔ کیونکہ جب کمالات کو صفات سے اور صفات کو ذات حق سبحانہٗ سے قُرب و معیتِ حقیقی طور پر ہے اور ایک دوسرے سے کوئی تفاوت نہیں۔ پس سالک کو عین ذاتِ الٰہی کے کمالات کا ظہور مکمل مظہریت کے واسطہ سے ذات اور صفات حق تعالےٰ کے حضور بے حجاب اور قُرب (نزدیکی) بے اسباب ایک خلاص میں اور خاص بھید میں ہوگا اور یہ حصول تینوں مراتب کا مختصراً ہے۔ لیکن تفصیل اُن مراتب کے وصول کی یہ ہے۔ ہر چند سالک نے علم حضوری کا شرف پایا ہے لیکن کیفیت علم حضوری سے اطلاع نہیں ہے کہ اس کو عادی علم کا حصول ہوا ہے۔ یا علم حضُوری کا شرف ملا ہے۔ حضُوری کے علم کی کیفیت سے واقف نہیں ہوا کہ یہ علم اس کو عادی علم سے حصول ہوا ہے یا علم حضوری سے۔ جب حق سبحانہٗ تعالےٰ کا خاص الخاص فضل ظہور کرے گا تو کشف ہوگا کہ یہ حضور مجھ کو علم عادی کی ترقی سے نہیں ہوا کیونکہ علم عادی حصولی کی خصوصیات کو اس مرتبہ میں ہرگز دخل نہیں بلکہ جان لے گا یہ حضُور

Marfat.com

علم اس کا سچّا ہے۔ وہ ذات سُبحان جو علم میرے متعلق رکھتا ہے۔ علم واجبی کی خصوصیات کی خاص بہرہ یابی سے جانتا ہے اور اِسی طرح تمام مراتب ذاتی و صفاتی اور اپنے کمالات اُس حق تعالےٰ کے مظہر ذات و صفات و کمالات پائے گا اور اپنے صفات وافعال کی نسبت خود سے منفی اور حق تعالےٰ سے منسوب کرے گا۔ یعنی جہاں کہیں علم ہے، علمِ الٰہی سے ہے اور جہاں کہیں سُننا ہے، سماعتِ الٰہی سے ہے اور جہاں کہیں دیکھنا ہے۔ بصارتِ الٰہی سے ہے۔ اِسی طرح تمام صفات اور افعال کی کیفیت ہو گی، اور اپنے اندر سوائے مظہریت کے اور کچھ نہ دیکھے گا۔ اس مرتبہ کو "حضُور علم" اور "وصول صفات" کہتے ہیں اور اس نسبت میں کشف ہو گا۔ حق سُبحانہٗ تعالےٰ اپنی زندگی سے حیات، علم سے علیم۔ سمع سے سمیع۔ قدرت سے قدیر۔ ارادت سے ارادہ کرنے والا۔ بصر کے ساتھ بصیر اور کلام کے ساتھ متکلم ہے۔ لیکن علیم کا جاننا۔ سمیع کا سُننا مثلاً اُس پر صفات کی زایدیت ذات پر آتی ہے اور معرفت کے راستہ میں اس سے بھی ترقی پائے اور یہ زایدیت صفات کے توسط کے اعتبار سے ہے اور وصول حق تعالےٰ میں ہے۔ کیونکہ عارف اپنی نظر میں ذات کی طرف وصول۔ صفات کے وصول کے واسطہ سے تحقیق کرتا ہے اور اس طرح سے زاید ہونا سمجھتا ہے۔ لہٰذا چاہیئے کہ وصول ذات میں کوئی واسطہ اور تمنّا وجوداً درمیان میں نہ رہے۔ جب فضل خاص الخاص دستگیری کرے گا۔ زایدیت کے شبہ کو دُور کر دے گا۔ اس طرح سے کہ ولایت کے ہر مرتبہ کا ایک آغاز ایک درمیان اور ایک اِنتہا مقرر ہے اور اس آخری مرتبہ کی ابتدا جس کو "ولایت انبیاء" (صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین) کہتے ہیں۔ صرف خلو باطن کی سعی ہے۔ حقیقت از یافت حق۔ دون حق کی حیثیت سے ہے اور اس مرتبہ کے وسط میں خلو میسر ہے یا اس کی حقیقت کی اطلاع اور خلا کی حقیقت اطلاع ہے۔ اپنی صفات میں مظہریت اللہ تعالےٰ کی صفات کی۔ پس اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ حق تعالےٰ کے علم سے علیم ہوں اور

Marfat.com

اُس کے بصارت سے بصیر ہوں اور اللہ تعالےٰ کی قدرت سے قادر ہوں۔ وغیرہ وغیرہ لیکن ابھی ذاتِ باری تعالےٰ کے ساتھ صفات کی نسبت اس عارف کو تفصیلی طور پر اور پورے علم سے ظاہر نہیں ہیں۔ پس اس مرتبہ کے آخر میں فضل خداوندی سے جان لے گا کہ اللہ تعالےٰ کی صفات ذات پر بیشی نہیں ہے کہ عالم علم کے ساتھ اور بصیر بصارت کے ساتھ ہے۔ اس کے خلاف نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات میں علیم ہے اور علم ذات کی قابلیت ذاتیہ ہے اور اسی طرح تمام صفات کے بارے میں غیب کے سوائے۔ پس حق تعالےٰ خود بذاتہ عالم۔ بصیر اور قادر ہے اور یہ عارف اللہ تعالےٰ کی ذات، صفات اور کمالات کے مکمل مظہر ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور نہ رہے گا۔ مگر صرف یقین اور "ایمان محض"، اس زمانہ میں اس مرتبہ کی نہایت جس کو "کمالات نبوّت" کہتے ہیں کا شرف پائے گا اور علم اللہ کے ایمان باللہ سے مومن ہوگا۔ آیت: "یبدیھم زھم بایمانہم" اور علم باللہ اور ایمان باللہ میں فرق یہ ہے کہ علم اگرچہ حضوری ہووے۔ معلوم کے ساتھ تعلق ضروری رکھتا ہے اور ایمان جسکا مطلب ہے، صرف یقین اور اطمینان اور خالص تسلیم فوراً حضوری کے ساتھ مومن پر عیاں ہو جاتا ہے۔ اگر صرف وجدان یا اُس پر واقع ہو جائے۔ چنانچہ بھوک۔ پیاس۔ دَرد۔ لذّت خود موجود ہیں۔ تصوّر اور علم سے نہیں۔ یہ تمام محض وجدان سے حاضر ہیں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ دیوانہ کو علم و عقل نہیں ہوتی۔ لیکن بھوک اور پیاس میں کھانا اور پانی مانگتا ہے اور درد سے روتا ہے اور لذّت سے لطف حاصل کرتا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ذات حق سُبحانہٗ خود بخود حاضر ہے۔ یعنی بذاتِ خود بغیر واسطہ صفات اور کمالات کے اور وہ جو بعض عزیز کہتے ہیں کہ مرتبہ "وصول ذاتی"، ذات ہے اور ذات بھی ایک تعیّن ہے۔ اس کو بھی اُٹھا دینا چاہیئے تاکہ تمام اقسام شرک سے پاک ہو جائے اور وہ بالکل مطلق بے قید ہو۔ صاحب طریقہ کی اصطلاع کے خلاف ہے اور

Marfat.com

اسی طرح ولایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اقسام شرک سے پاک بلکہ شرک کے نفس کو دخل نہیں ہے۔ "ذاتیست" ذات کو نظر سے اُٹھا دینا دو وجہ سے خالی نہیں ہے۔ اگر عارف اپنی نظر سے ذات پاک کو اُٹھا دے تو باقی کیا رہے گا۔ صرف عدم۔ پس بجائے حضوری ہستیٔ مطلق کے محض عدم رہ جائے گا اور بجائے ایمان باللہ کے کفر باللہ ما حصل زندگی ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اس سے بچائے اور اگر ذات حق تعالےٰ خود اپنی ذات کو اپنے سے اُٹھا دے اور مثل صفات زائدہ جاننے پر خود عقل کے خلاف ہے اور اس کا بیان نقصان دہ ہے کسی بھی اہل علم و عرفان کے لئے۔ اس کے علاوہ ایسا قول کہنے والے نے تعینات و تنزلات کی صوفیانہ اصطلاح کو دخل نہیں دیا۔ اگر کوئی کہے کہ ان عزیزان نے مراد ذات کی نفی سے تنزیہ ذات صورتِ کمال سے ہے نہ کہ نفی ذات۔ ہر چند اس قول کے کہنے والے نے نفی ذات کا اِلتزام نہیں کیا لیکن اس نفی کا لازمہ صاف اور واضح ہے اور وصول ذات کے مرتبہ میں کہ مقصد کامل اور اہم اثبات اور ثبوت ہستیٔ مطلق از روئے تنزیہ اللہ تعالےٰ کی تقدیس اقدس ہے اور اس مرتبہ سے اُوپر کوئی مرتبہ نہیں ہے کہ اس کے لئے ترقی ضروری ہو۔ قرینہ ایمان سے پرے بندوں کے لئے کچھ نہیں۔ صرف اور محض یقین ہستی اس نوعیت سے کہ خود بخود حاضر۔ ظاہر۔ علیم اور سمیع ہے۔ اس طریق سے کہ اس میں نفی ذات کا لازم ہونا یا کرنا کہ مقام مقصود ہے۔ ایمان کی مثال ٹھیک نہیں بنتی۔ پس یقین رکھے کہ حق سُبحانہٗ کی ذات مرتبہ ذاتیہ اپنے میں بذاتِ خود حاضر ہے۔ بغیر کسی اور شئے کے واسطے کے اور یہ حضوری اُس ذات کی حضوری ہے کہ علم کی صفت باوجودیکہ اپنے خود کی ظہور کی رُو سے ذات اِنسانی سر پر ذات سُبحانی کی حضوری رکھتا ہے۔ اس حضور ذاتی میں کسی کو دخل نہیں ہے۔ کیونکہ مرتبہ ذاتیہ میں ذات صفات سے بھی مُستغنی ہے اور جو کچھ صفات پر مرتب ہوتا ہے۔ وہ ذات عالی اس کام کو تنہا کرتی ہے، یعنی بالفرض

اگر صفات موجود نہ ہوں۔ صرف ذات کاملہ اس کے لوازمات کی ترتیب کے لئے کافی ہیں اور باوجود اِس اِستغنا کے ہر چند صفات بھی موجود ہیں، لیکن اُس سبحان تعالےٰ کے ذاتی کمال کے حسب حیثیت ہر صفت علیحدہ شان رکھتی ہے کہ اس شان میں غنائے کامل سے موصوف ہے۔ پس سُبحان تعالےٰ بذاتِ خود حقیقی انسان کی ذات پر حاضر وظاہر ہے۔ شان علم کی حیثیت سے کہ اس کا مرتبہ علم کی صفت پر برتری رکھتا ہے اس عارف کے وجدان کے واسطہ سے کہ علم الٰہی کی شان کا مظہر ہے۔ مظہریت خصوصی سے کہ اخفی ہے۔ علم حضور کے واسطہ سے اور علم حضُوری سے تاکہ اس کو معلوم کر سکے۔ پس حضرت پیر صاحب طریقہ علیہ الرحمۃ کا قول درست ہوگیا کہ اُس کی مثل اور مانند اور کچھ معلوم نہیں ہے اور اس مرتبہ کو کہ "حضُور" کہتے ہیں۔ کمالاتِ نبوّت کا حاصل ہونا کہتے ہیں اور اس ولایت کا نام "اخص الخواص" ہے اور اس کے بعد مرتبہ ہائے وصول ذاتی نبوّت کے مراتب کے مطابق چار قسموں پر ہے۔ یعنی

① پہلا مرتبہ مطلق علم نبوّت ہے۔ جس پر نبی ہوتا ہے۔
② دوسرا مرتبہ خاص رسالت کہ اس پر برگزیدہ نبی پہونچتا ہے۔
③ تیسرا مرتبہ "اخص عزم" کہ اُس پر اُولُوالعَزم ہوتا ہے۔
④ چوتھا مرتبہ "اکمل" ہے۔

مرتبہ سب کے بعد ہے اور یہ "ولایت انبیاء" علیہم الصلوٰۃ وتسلیمات خاص حقیقت ہے اور نبوّت والوں کی ذات ہے اور اولیاء اُمّت اس کے تابع اور طفیل ہو کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ان مرتبوں کے کمال کا۔ لیکن اصلیت اور حقیقت میں لاظِلاً اور تشبیہاً یعنی بطور سایہ اور مشابہت۔ یہاں تک سیر الی اللہ فی اللہ عروج کے طریقہ سے کہ اس طریقہ (سلسلہ) سے مخصوص ہے، ختم ہوئی۔ اس کے بعد اگر سیر واقع ہو تو قابلیت کے مطابق نزول کے طریقہ سے ہوگی، یعنی عارف واصل نزول کے وقت نیچے والے مرتبوں

Marfat.com

میں ہر مرتبہ میں جب نظر کرے گا پہلے ذات سُبحانی حاضر و ظاہر غیبی ظہور سے صفات کے لازمہ کے ساتھ پائے گا یعنی عارف کی نظر جس شئے پر پڑے پہلے بے کیف ذات غیب مطلق کو حضوریٔ محض اور یقین کامل میں حاضر و ناظر دیکھے گا اور پھر ذات کے نُور کے واسطہ سے شئے کو ملحوظ دیکھے گا۔ چنانچہ اشیاء کے دیکھنے میں عوام کی نظر پہلے شئے کے جسم پر پڑتی ہے۔ پھر سورج کی روشنی پر۔ لیکن عارف کی نظر پہلے آفتاب کی روشنی پر پڑتی ہے۔ پھر اُس نُور میں اشیا کو دیکھتا ہے۔ حقیقت میں اشیاء کا وجود بغیر نُور ذاتِ حقیقی کے عارف کی نظر میں جلوہ گر نہیں ہوتی لیکن ہر دونوں کو ایک نظر ایک آن میں نظر میں جمع دیکھے گا اور صفات کے کمالات کی چونکہ دو طرف ہیں۔ ایک طرف غیبی اطلاقی ہے۔ دوسری طرف شہودی تقیدی ہے۔ پس دونوں کو ایک حال میں ملحوظ کرے گا۔ پہلے علم عرفانی سے ظاہر شہودی تقیدی کے ظہور میں اور پھر حضوری علم سے غیبی اطلاقی حیثیت سے دیکھے گا۔ اور سیر نزولی کا خلاصہ یہ ہے کہ یقین اور ایمان کی نظر سے اور کامل حضوری اور مطلق ایقان سے پائے گا کہ مرتبہ شہادت اپنی ذات میں کچھ نہیں ہے۔ صرف اللہ تعالےٰ کی صفات کے کمالات کا ظہور ہے۔ یعنی جو کچھ ظاہر میں شہود اپنے وجود کی متابعت میں بخشتا ہے۔ ذات و صفات کے جلوہ کے ظہور کے لئے ہے کہ ازل سے ظاہر غیبی اطلاقی ظہور سے ہے۔ بواسطۂ عرفان محبوب ازلی۔ اس لئے کائنات کی ابتدا کرنے والا حضور سیّد الابرار علیہ السلام کا نور کہ ذات اور صفات اور کمالات الٰہی کا پورا اور مکمل مظہر ہے۔ جامعیت۔ متبوعت کی حیثیت سے مرتبۂ شہادت میں پیدا فرمایا۔ اُس نُور کے ضمن کے مندرجات کو درجہ بدرجہ اور ترتیب کے ساتھ وقت ہائے مقررہ پر ممکنات پوشیدہ سے شہود میں لاتا رہے گا انشاء اللہ تاکہ مظاہر اپنے ظہور میں لانے والے کو پہچانیں اور دیکھ لیں کہ جو کچھ وجود اور متابعت کامل سے، ہمیں دیا گیا ہے۔ خود ہم سے نہیں ہے۔ اگر ہماری ذات

سے ہے۔ اُسی ذات باری تعالےٰ کا مظہر ہے اور اگر علم و سماعت اور بصیرت ہماری ہے۔ علم اور سماعت اُس کی ہے اور اگر ہمارے افعال ہیں تو مظہر افعال اللہ تعالےٰ ہیں۔ ہمارے خیال کو خود قیام نہیں ہے بلکہ تمام ذات قائم واحد جَلّشانہٗ سے ہیں۔ پس یقین رکھے کہ ذات واحد ہی درحقیقت تمام مرتبہ ہائے غیبی و شہادی کا قائم کرنے والا ہے۔ پس حاضر اور ظاہر اور اظہر تمام مرتبہ ہائے وجوبی میں اور امکانی میں اُسی کی ذات ہے اور عارف کو سوائے مظہر ہونے اور صرف یقین کے ذات و صفات کی معرفت سے اور کچھ حاصل نہیں۔ اُس وقت ما حصل زندگی حضوری ہے۔ ایسا حضور کہ عقل اور فہم اس کے ادراک سے عاجز ہے اور بیان سے قاصر ہے۔ جس نے چکھا نہیں وہ نہیں سمجھ سکتا۔ اس حال کا گواہ ہے کہ جب فقر مکمل ہوا اس کے بعد صرف وہ (ذات حق تعالےٰ) ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلٰوۃ برحبیبہٖ وَآلِہ واَصحابہ اَجمعین۔

رسالہ بدرقۃ السالکین ختم ہوا۔

○

مصنّف: مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

مُترجّم: شیخ حشمت علی نشاط صاحب ریٹائرڈ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر

Marfat.com

رفیق السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باید دانست کہ این رسالہ ایست مختصر مسمی برفیق السالکین
دربیان تفصیل نیات اذکار و مراقبات طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ شریفہ علی صاحبہا الرحمۃ والتحیۃ ذکر اول اسم
ذات و طریقہ اش آنست کہ چشم پوشیدہ زبان بکام
چسپانیدہ متوجہ بقلب صنوبری گردیدہ بخیال دل بحضور
تمام و شوق کمال ذکر اللہ اللہ نمایند و معنی این اسم
مبارک را ملحوظ خاطر دارند و معنی اینست ذات پاک
بیچیدنی و بیچگون مستجمع جمیع صفات کمال منزہ از ہمہ نقصان
و زوال و توجہ خود بدل و توجہ بالای عرش کہ اصل لطیفہ
قلبیہ از انجاست بدارند و ہر خطرہ و خیالی از ماسوی
اللہ بدل ندراید بحضور و آگاہی ہستی دفع آن نماید و برای
دفع خطرات نقش مطلا اسم ذات پاک را بر لوح دل بتصور
بموذن اثری عظیم دارد خصوصاً برای این مرض نسخہ
مجرب و اکسیر اعظم است و رابطہ مرشد آن است کہ صورت اعظم

مرشد را روبرو دل یا درون دل نگاه دارد و یا صورت خود را
بعینه صورت شیخ خود انگارد پس ذکر اسم ذات را باین
سه شرط کند لحاظ معنی بحضور مسمی و نفی خطرات و رابطه در
هر نشست و برخاست آمد و رفت و خورد و خواب همه در روز
و شب چندان نماید که ذکر ملکه دل کردد و جریان ذکر از دل بجا
اختیار ظهور فرماید تا که بسمع خیالی بشنود شود و دوام
حرکت اگرچه از ضروریات نیست لیکن دوام حضور مسمی
ضرورتر است چه ذکر وسیله اگاهی بمذکور است و قطعه ذکر کن
ذکر تا تراجان است : پاکی دل ز ذکر رحمان است : زانکه
از ذکر پاک شد لطیف : بمسمی رسیدن آسان است : طریق
شرائط بطور ذکر لطیفه روح است و سر خفی و اخفی و نفس
و قالب بمقام انبیا که از مرشد معلوم و در رسائل خضرات
مرقوم است نماید تا که جریان هریکی ظهور فرماید ذکر دوم
را بطه است چنانچه گذشت فرموده اند که ذکر بی رابطه مفید
نیست و رابطه ذکر مفیدست ذکر سیوم بنفی و اثبات است

اول

اول اعتصام و آن اینست که یکبار سورۃ فاتحہ و سہ
پنجبار و پانزدہ بار و ہفت بار کلمہ استغفر اللہ را خواندہ
بارواح پیران کبار گذرانیدہ و بعجز و انکسار استمداد
از ایشان نماید دوم ذکر نفی اثبات کہ کلمہ لا الہ الا اللہ است
بلحاظ این معنی کہ لا معبود لا ہیچ مقصود من الا اللہ بجز ذات
پاک تو بخیال یا جنبش اعضاء با ہیچ طریق نمایند کہ نفس را
زیر ناف حبس نموده کلمہ لا را از ناف بر کشیده لطیفہ نفی
بدو روسط سینہ الی واقع است یا تا دماغ رساند الا را تا
بر دوش راست آورده اللہ را بالا لطائف روح
و خفی و اخفی و سر کذرانده بر قلب ضرب نمایند تا کہ حرارت
بدل و از دل بجمیع اعضاء برسد کہ درین تصور نفی اثبات
تصویر لا معکوس بخیال آید سیوم بتکرار عدد این ہمہ
شش چیز ملحوظ خاطر دارد و باین طریق کہ اول بعد یکبار
سہ بار تکرار کلمہ شریفہ موصوفہ نفس را تنگی در آید مکشاید
و بعد ازان کہ تکلف نماید و بتدریج عادت حبس دم کردد

Marfat.com

بعد پنجبار یا هفت بار یا زیاده همچنین دو دوره زیاده کرده
هر مرتبه تا بیست یکبار رسانیده و در هر مرتبه که نفس را نشاید
رعایت طاق بدارد بجهت حدیث ان الله وتر یحب الوتر
و این تعداد و شمار را وقوف عددی نامند چهارم بازگشت
که چون نفس را بکشاید بعد ختم کلمه محمد رسول الله بگوید الهی
مقصود من تویی و رضای تو محبت و معرفت خود بمن
ده پنجم وقوف قلبی که چون از مجلس این ذکر فارغ شود
فارغ البال بلا قصور و خیال بر قلب متوجه شود و ادراک
احوال خویش نماید که بر دل چه میگذرد در راز فنا و هستی
و غرور منی و غیره چون سالک را فنا و هستی که ثمره این
پنج مرتبه است تا به بیست و یکبار که در یکدم نماید بحصول
آید فبها والا نه باز سر گرفته تا با بیست و مذکور رساند
و اگر زیاده ازین بر عایت عدد طاق نماید بمضایقه نیست
بجهت اینکه فرد دوست از طلب ندارم تا کام من بر آید
تا تو نرسد بجانان یا جان ز تن برآید دیگر بایدت دانست
کلافو

که لحاظ این معنی نفی اثبات که مذکور شد و در مراقبه احدیت
نیز کرده می شود اما در مراقبه معیته که نفی اثبات کرده می شود
این معنی بخیال باید دانست که لا منیت الا هیچ مقصود
نزدیکتر بمن ازمن الا الله بجز ذات پاک تو و در مراقبات
محبت ثلثه لا منیت الا هیچ محب و محبوب من الا الله
بجز ذات پاک تو تا این مقام نفی و اثبات بجنس مفیدست
بعد ازان تهلیل بسایل محمد و معاون ست مالک
الملک بیت تا بجا رو ب لا نرو بی گاه نرسی در سرای الا الله
اول نیت مراقبه احدیت فیض لاحدیت می آید بر دل من
ازان پاک که بیچون و بیکیف ست جامع جمیع صفات
کمال منزه از همه نقصان و زوال ظاهر و ناظر و سلک در
مراقبه گاهی ادراک میکند که از بالای عرش فیض نور یکی
مرسل الرسل میگردد و گاهی دریافت می سازد دل چیزی
مثل شعله نار یا غره بیالای عرش میرود و این ادراکات
از ضروریات منیت لیکن حضور ذات احدیت ضرور ترا

سالک

که سالک را در شهود حضور حضرت ذات پاک چنان مستغرق
دست دهد که بقدر سه چهار چیز می بی خطر کی یا کم خطر کی
بحصول انجامد تا حضور که توجه دل بحضرت ذات پاک است و
جمعیت دل بی خطر کی یا کم خطر کی هست نقد وقت سالک گردد
دویم نسبت مراقبه است که فیض معیت می آید از دایره
ولایت صغری بر دل من از ذات پاک که با من است
و بهر لطیفه از لطائف و بهر رگ ریشه گوشت و پوست و بهر
جزو لا یتجزی من و بهر شعبه از عرش تا تحت الثری و بهر ذره
از ذرات کائنات و هو معکم اینما کنتم یعنی آن ذات
پاک بشماست هر جا که باشید سالک را درین مراقبه نسبتی
و فیضی از شمس جهت می آید تا که از کثرت فیض و غلبه
شوق محبوب را از غیر محبوب جدا نمیتواند کرد تا لک همه
محبوب انگاشته بکلی اوست قابل می شود آنچه تماشا نما
نماید اندر خواب هم عالم بچشم چشمه آب است مراقبه
اقربیت که فیض اقربیت می آید از دل دایره ولایت

بکبری

Marfat.com

کبریی که دایرهٔ اسما، وصفات و بر لطیفهٔ نفس من یا برانا من
یا الذات و بر لطائف خمسهٔ من با تبع رزان ذات پاک که از رگ
من بمن نزدیکتر است نحن اقرب الیه من حبل الورید یعنی
او سبحانه و تعالی میفرماید ما یا ان نزدیک تر هستیم بسوی کا یا ین انسان
از شاه رگ او که ذات آنشان است و درین مراقبه سالک را
کاهی فیض مثل آب ناودان از بالا اولا بر لطیفهٔ نفس پس
رزا بجا بر لطائف خمسه ریزند و کاهی بطور دیگر بقوت یا ضعف
هم می آید و نفس را از انانیت و سرکشی خود می آید و در تهخانه
عجز و انکسار مقیم چهارم ست مراقبهٔ محبت اول که فیض محبت
اول می آید از دایرهٔ ثانی ولایت کبریی که دایره بر اصل
اسما و صفات ست بر لطیفهٔ نفس من یا برانا من فقط از ان
ذات پاک که محبت و محبوب منست بهم و یحبونه یعنی دوست
میدارد الله تعالی این موحدان را و دوست میدارند ایشان
او تعالی پنجم ست مراقبهٔ محبت ثانی که فیض محبت ثانی
می آید از ثالث دایرهٔ ولایت کبریی اصل اصل اسما

صفات ست بر لطیفه نفس من یا بر انا من فقط از ان ذات
پاک که محبت و محبوب من است یعنی و یحبونه شش نسبت مراقبه
محبت ثالث که فیض محبت ثالث می آید از قدس که اصل
اصل اسما و صفات ست بر لطیفه نفس من یا بر انا من فقط
از ان ذات پاک که محبت و محبوب من است یحبهم و یحبونه
پس باید دانست که دایره ولایت کبری مشتمل سه نیم دایره
و دایره اول ازین سه نیم یک نصف سفلی از دایره اول
از اسما و صفات و اجبی ست حلیت و نعالت و نصف
علیا از ان دایره اول از شیونات ست که اصل از اسما
و صفات اند پس دایره ثانی ولایت کبری از روی این
متحقق اصل اصل اسما و صفات میشود لیکن نظر بظاهر حال
سالک که وقتی ندارد و دایره ثانی را اصل اسما و صفات
قرار داده اند چنانچه گذشت و درین مراقبه محبت سالک را
گاهی مثل آفتاب بکمال شعشعان بمقابله لطیفه نفس یا با
از انا مشاهده میکرد پس اگر آن قرص آفتاب بمثابه نور

مشهود سالک گردد دلالت بران کند که سالک تمام دایره
طی نموده است و اگر چیزی تاریک و چیز بیگانه روشن مشاهده گردد
دال بران باشد که چندانکه بی نورست آنقدر دایره قطع
نشده است و او را این مراقبات محبت نفس را بجدی شکستگی
حاصل آید که اطلاق بر خود محال داند هفتم نیت مراقبه ظاهر
سمعی است که فیض اسم ظاهر می آید بر لطایف ستهٔ متعلقه
که نفس و لطایف خمسه عالم امر است و فیض این مراقبه
که جامع جمیع مراقبات سابقه است یکبارگی بر لطایف سته
سالک بطرز لطیف و عجیبه می آید که سالک را بهره کافی و حظ
وافی می بخشد و باطن را قوتی خاص لذیذ بانواع می دهد هشتم
نیت مراقبه شرح صدر که فیض شرح صدر می آید سینه من
را سینه محمد مبارک محمد رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله
وسلم بواسطه پیران کبار سته و سالک را درین مراقبه وسعت
سینه بجدی می شود که جهان در جهان در وی تواند گنجید
و از آثار عجیبه این مراقبه آنکه تحمل ایذای مردم و رضا بقضا

Marfat.com

برصاحب این مراقبه انکه آسان تر میگردد باید دانست که این
هردو مراقبه در سلک ترتیب دوازده نیامده اند و در کتب
ورسایل حضرات ما بتفصیل مندرج نشده اند لیکن حضرت
مرشدی از مرشد خود و اوشان از مرشد خود تلقین یافته اند
و بطالبان جهت تقویت باطن تعلیم فرموده اند جزاهم الله
خیر الجزاء تما اینجا سه دایره تمام شدند دایره اول دایره
امکان ست که نصف سفلی آن عالم خلق ست که منشا
عناصر اربعه و نفس ست آن عالم خلق ست و نصف علیا آن
عالم امر ست که منشا اصل و لطیفه قلب و روح و خفی و اخفی
ست و دایره دویم ولایت صغری ست که دایره ظلال اسما
صفات ولایت اولیا ست و دایره سیوم ولایت کبری ست
که دایره اسما و صفات و شئونات ست و ولایت انبیا
علیهم الصلوة والتسلیمات و مشتمل سه دایره ست
و تما جمال سالک بکمالات این عالم پیدا آمده ست که سیر فی
اسما و صفات واجبی ست و جناح دویمی درکار ست که

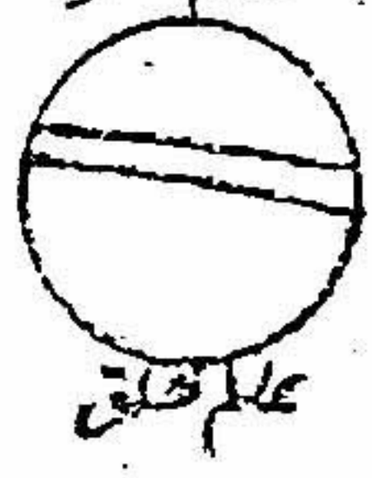
عالم خلق

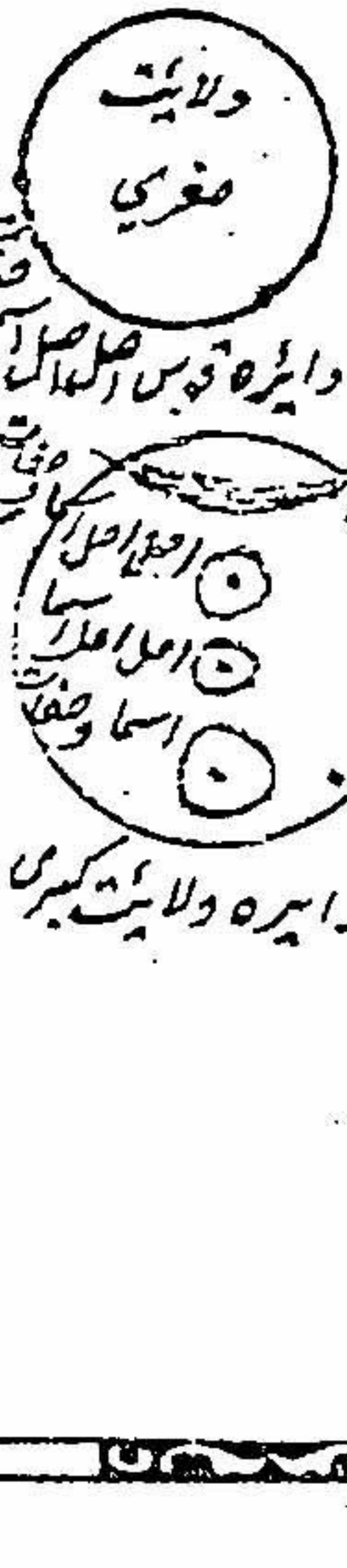

دایره قوس اصل ظلال
دایره ولایت کبری

جناح

سیر ذات مع الصفات ست و تا بجائیں متوجہ سیر آفاق ہا

جلال حضرت ذات تعالیٰ و تقدس کرد و پس شروع بسیر

ولایت

دائرہ لا الہ الا اللہ ست خواہید کرد ہم سیت مراقبہ مسمی اسم

الباطن ست کہ فیض مسمی اسم الباطن می آید از دائرہ

ولایت علیا بر عناصر ثلثہ من کہ آب و آتش و باد ست

و باو قات دراین مراقبہ دریا ہفت پیکر دو کہ عناصر ثلثہ

بشکل مخروطی بالا میروند و کلہی فیض از بالا می ریزد می آید

و تا لک، راد رین مراقبہ مشاہدہ ملائک بصورت طیور

وغیرہ ہم می شود و مناسبتی باین حضرات بوجہ اتم میکردد

انشاء اللہ تعالیٰ تا اینجا ولایت ثلثہ کہ صغیر یہا و کبیر یہا

و علیا ست تمام شد و بعد ازین در کمالات ثلثہ کہ کمالات

نبوت و یہا لات رسالت و کمالات اولو العزم ست شروع

سکندیہ ہم ہیت مراقبہ کمالات نبوت ست کہ فیض تجلی

دائرہ کمالات نبوت

و ازین جا می آید از دائرہ کمالات نبوت بر عنصر خاک

تن پاک فیض می آید از ان ذات پاک کہ منشا و کمالات

بهوت ست بر عنصر خاک من وچون سالک را درین مراقبه
مطمع نظر ذات پاک او سبحانه تعالی ست قطع نظر از رسما
وصفات وشیونات فیضی که درینجا ورود میابد باریک تر
وبسان بیرنگ میباشد بحدیکه نسبت سابقه این فیض بمقصود
ولا موجود می نماید ماوراء فوق این همی نشناسی بخدا نزدیک
تا اینجا هر وه لطائف عالم امر و عالم خلق جدا جدا ترتیب مسطور
صورو فیض بودند و تزکیه و تصفیه بوجه اتم نمودند و بعد
ازین مجموعه این لطائف عشره که عبارت از هیئت وحدانی
ست صورو فیض خواهد بود و بود فافهم یه ازهم هیئت مراقبه
کمالات رسالت ست که فیض تجلی ذاتی دایمی می آید ازو دایره
کمالات رسالت بر هیئت وحدانی من یا فیض می آید ازان
ذات پاک که منشاء کمالات رسالت ست بر هیئت وحدانی و ازهم
هیئت مراقبه کمالات اولوالعزم بر هیئت وحدانی من یا فیض
می آید ازان ذات پاک که منشاء کمالات اولوالعزم ست بر هیئت
وحدانی من ودرین مراقبه دو مراقبه آنقدر فیض باریک
ملی نماید

تا بخش

تصفیه

دایره کمالات ولایت

دایره کمالات اولوالعزم

نمی نمائید که در مراقبه کمالات نبوت بود و اغلب سبش آنست
که در اول این مراقبات ثلثه سالک را اینقدر قوت فکر و قوت
نظر بفیض را باریک تر نمی نماید و در این دو مراقبه آخر بینه
که سالک نوعی خوگیرد و عادت پذیرفته است آنقدر فیض را
باریک تر نمی بیند بلکه از نسبت آن قدری سالک ادراک
می نماید و تا حد اینجا کمالات ثلثه تمام شد و بعد ازین دو
طریق بتر بر قرار نموده اند یکی حقایق آلیه و دیگر حقایق انبیا
علی صاحبها الصلوٰة والسلام و مرشد را در تقدیم و تاخیر
این هر دو اختیار است لیکن آنچه معمول بیران است آنست که اول کمالات
حقایق آلیه سالک را ارشاد میفرمائید لهذا اول شروع در انها
کرده شود پس سیزدهم نسبت مراقبه حقیقت کعبه است که حقیقت دائره کعبه
فیض می آید بر هیئت وحدانی از دائره حقیقت کعبه مسجود بینه
ذات پاک است مرجع ممکنات را درین مراقبه عظمت و کبریای
روتعالی بحدی دریافت میشود که هر شیئے را از زا علی وادنی
و هر ذره از ذرات کائنات را ساجد و او سبحانه و تعالیٰ

مسجود میباید بقوله و لله یسجد ما فی السموات و الارض
الا الله چهار دهم نیت مراقبه حقیقت قرآن که مبداء و
و بیچون ذات پاک است و این دایره به نسبت دایره
سابق اصل است و فیض این دایره بجدیی بیرنگی و بیچونی
دارد که عبارت و اشارت را در اینجا گنجایش نیست پانزدهم
نیت مراقبه حقیقت صلوات که کمال وسعت ذات پاک است
و این حقیقت هر دو حقیقت سابقه و سیر قدیمی سالک تا اینجا است
بعد ازین قدم را گنجایش نیست بلک سیر نظریت فقط
بلا بودی اگر اینها هم بودی شانزدهم نیت مراقبه معبودیت مرکزه
مراد راست نه شیونات و صفات او را تعالی چه جا که و کنایت
را باشد اینجا معامله با یمان حقیقی می باشد و رزش کست
ماسوی ذاته تعالی بکلی بخاطر حاصل می شود یعنی کلمه طیب
لا اله الا الله که نیست هیچ معبود بجز ذات پاک در اینجا منکشف
میگردد و انتهای سلوک طریق حقائق الیه تا اینجا است الفقر
طریقی اذا تم هو الله است پس ازان طریق دیگر که لحوق بحقائق

اینجا است

انبیاست علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمالاً تبعاً بیان نمودہ : ابراہیمی دائرہ حقیقت

می شود ہفتم ہم نیست مراقبہ ابراہیمی کہ فیض می آید از دائرہ

حقیقت ابراہیمی کہ محبت ذات مرصفات راست بر ہیت

وحدانی من یا فیض می آید از آن ذات پاک کہ منشاء حقیقت

ابراہیمی است بر ہیت وحدانی من و در ینمقام خواندن صلوات

ابراہیمی کہ بعد تشہد در نماز میخوانند بسیار مفید است بسیرکے ابراہیمی

و فیض درین مراقبات از بسیرکی مراقبات کمالات کمتر

بادراک می آید اگرچہ فی الحقیقت این مقامات در بسیرکی

بیشتر اند لیکن چون مدرکہ را در ینحالات چندان قوتی نبود

فیض آن مقامات نہایت بسیرک ادراک می نماید و درین

مقامات کہ مدرکہ را قوتی بہم رسیدہ است چنان بسیرکی ادراک موسوی

میکند بلکہ ہم بیت مراقبہ حقیقت موسوی کہ فیض می از دائرہ دائرہ

حقیقت موسوی کہ محبت ذات مرذات راست بر ہیت

وحدانی من یا فیض می آید از آن ذات پاک کہ منشاء حقیقت

موسوی است بر ہیت وحدانی من و در ینجا درود اللہم صل علیٰ

سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین حضوصاً

حقیقت محمدی کلیہ علی کلیہ موسوی نیز شرقی میباشد نوزدہم بیت مراقبہ حقیقت

محمدی کہ فیض می آید از دایرہ حقیقت محمدی کہ محبت ذات

مرذات را و محبوبیت مرذات راست بر ہیئت وحدانی من

یا فیض می آید ازان ذات پاک کہ منشا، حقیقت محمدی است

حقیقت دایرہ احمدی بر ہیئت وحدانی من بیست و ہشتم بیت مراقبہ حقیقت احمدی کہ فیض

می آید از دایرہ حقیقت احمدی کہ محبوبیت مرذات راست

بر ہیئت وحدانی یا فیض می آید ازان ذات پاک کہ منشا و

دایرہ حب حرفہ حقیقت احمدی است بر ہیئت وحدانی من بیست و یکم بیت مراقبہ

حب حرفہ کہ فیض می آید از دایرہ حب حرفہ ذاتیہ بر ہیئت

وحدانی من یا فیض می آید ازان ذات پاک کہ منشا، حب

دایرہ لاتعین صرفہ است بر ہیئت وحدانی بیست و یکم بیت مراقبہ لاتعین

فیض می آید از دایرہ لاتعین ازان ذات پاک کہ منزہ است

از جمیع صفات و شئونات و اطلاقات و اعتبارات بلکہ از

جمیع جہات و عبارات بر ہیئت وحدانی من و سیر قدمی اینجا نمی

از

Marfat.com

رَفِیقُ السَالِکِین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اس مختصر رسالہ کا نام رفیق السالکین ہے اور اس میں ذکر ہائے کی تفصیل اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ شریفہ کے مراقبوں کی تفصیل کا بیان ہے۔

پہلا ذکر اسم ذات کا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ بند کر کے زبان تالو سے لگا کر صنوبری دِل میں توجّہ جما کر حضُورِ دل سے اور پورے شوق سے ذِکر اللہ اللہ کرے، اور اس نام کے معنی دل میں رکھے اور اس کے معنی یہ ہیں۔ ذات پاک بے حال و کیفیت تمام کمال ہائے صفات کا جامع اور ہر نقصان و زوال سے پاک اپنی توجّہ دِل پر اور ساتھ ہی توجّہ عرش پر کہ قلب کا اصل نطفہ وہاں سے ہے رکھے اور ہر خطرہ و خیال کہ ماسوائے اللہ دل میں گھُس آئے۔ دل کو حاضر کر کے آگاہی سے اُس کو دُور کرے اور خیالات دفع کرنے کے لئے اِسم ذات سنہری خط سے لکھا ہوا دل کی لوح پر تصوّر کرنا بہت بڑا اثر رکھتا ہے اور خاص طور پر اِس مرض کے لئے مجرب نُسخہ ہے۔ اکسیر اعظم ہے اور مرشد کا رابطہ یہ ہے کہ صورت مرشد کو سامنے یا دل میں رکھے یا خود اپنی صورت کو بالکل اپنے شیخ کی صورت سمجھے۔ پس اسم ذات کے ذِکر کو تین شرطوں کے ساتھ کہ معنی کا خیال دل میں، اور اللہ کی حضوری کا خیال اور خطرات کی نفی ہو، رابطہ کے ساتھ اس قدر کرے کہ اُٹھتے

Marfat.com

بیٹھتے چلتے پھرتے۔ باوضو یا بغیر وضو۔ رات دن میں کرے کہ ذِکر دل کی خاصیّت ہو جائے ذکر کا اجرا دل سے بے اختیار ظہور کرے تاکہ خیال کی سماعت سے سُن سکے اور ہمیشہ کی حرکت تو ضروریات سے نہیں ہے۔ لیکن اللہ کے حضور ہونے کا تصوّر بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ذِکر حضُوری کی آگاہی کا وسیلہ ہے۔ ترجمہ اشعار ذکر کر اور خوب کر۔ جب تک کہ تیری جان ہے۔ دل کی پاکی از ذکر رحمٰن ہے۔ کیونکہ ذات لطیف و پاک کے ذِکر سے اللہ تعالےٰ تک پہونچنا آسان ہے۔ طریقہ و شوالا ذکر۔ لطیفہ رُوح ہے اور سر خفی و نفس و قالب انبیاء کے مقام پر کہ مرشد سے معلوم ہوا اور بزرگوں کے رسائل میں لکھا ہوا ہے۔ اُس کے مطابق کرے کہ ہر ایک لطیفے کے اجرا کا ظہور ہو۔ دوسرے رابطہ ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ ذکر بغیر رابطہ کے مفید نہیں ہے اور رابطہ مفید ذکر ہے۔ تیسرا ذکر نفی و اثبات ہے۔ اس کے پہلے ایک آغاز خاص ہے۔ وہ یہ کہ ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور پچیس یا ستائیس دفعہ کلمہ استغفر اللہ پڑھ کر پیران بزرگان کی ارواح کی نظر کرے اور عجز و انکساری سے اُن سے امداد مانگے۔ ذِکر نفی اثبات کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلّا اللہُ ہے۔ ان معنی کے خیال سے کہ لا نہیں ہے۔ اِلٰہ کوئی مقصود میرا۔ اِلّا اللہ سوائے ذات پاک تیری کے۔ یہ ذکر خیال سے بغیر حرکت اعضاء کے اس طریقہ سے کرے کہ سانس کو ناف کے نیچے روک کر کلمہ لا کو وہاں سے کھینچے اور لطیفہ نفس کو (کہ پیشانی کے درمیان ہے) یا دماغ تک پہونچائے۔ اِلّا کو دائیں کندھے پر لائے اِلَا اللہُ کو لطیفہ ہائے رُوح، خفی اور اخفیٰ اور سر سے گزارتا ہوا دل پر ضرب لگائے تاکہ حرارت دل میں اور دل سے تمام اعضاء میں پھیلے کہ اس تصوّر نفی اثبات میں تصویر لا الٰہ خیال میں آئے۔ ہر روز اس کلمہ کی تکرار ساٹھ / چھ سو دفعہ کرتا رہے اور اِس طریقہ سے کہ پہلی دفعہ کلمہ ایک دفعہ۔ پھر تین بار تکرار کلمہ کرے۔ سانس گھٹنے لگے تو چھوڑ دے اور اس کے بعد کوشش کرے اور آہستہ آہستہ عادت سانس بڑھانے کی

کرے اور پانچ دفعہ۔ سات دفعہ یا زیادہ کہے۔ اسی طرح دو۔ دو بڑھاتا جائے۔ تاکہ اکیس دفعہ تک ایک سانس میں پہونچے اور ہر دفعہ جب سانس چھوڑے، طاق عدد رکھے۔ مطابق حدیث پاک کے کہ اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اور اس تعداد اور شمار کو "وقوف عددی" کہتے ہیں۔ چوتھے "بازگشت" ہے کہ جب بعد حبس کے سانس کے کھولے۔ کلمہ پورا محمدؐ رسول اللہ تک کہ کہے۔ الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے اور اپنی رضا اور محبت اور معرفت مجھے عطا کر۔ پانچویں "وقوف قلبی" کہ جب اس ذکر کی بیٹھک سے فارغ ہو۔ ہر خیال و خطرہ سے فارغ ہو کر دل پر توجہ کرے اور اپنے حال کو دیکھے کہ دل پر کیا گزرتی ہے اور "فنا و نیستی" و "فرور فتن" وغیرہ۔ جب سالک کو "فنا و نیستی" کہ اس درخت پاک (کلمہ طیبہ) کا پھل ہے۔ یہ کلمہ اکیس دفعہ ایک سانس میں کہے تو پھل حاصل ہو جائے تو بہت اچھا اور اگر نہ ہو پھر شروع کر کے اس عدد تک پہونچائے اور اگر اس سے زیادہ، لیکن طاق عدد میں کرے تو مضائقہ نہیں۔ مطابق کسی کے قول کے کہ طلب سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ جب تک میرا کام نہ بن جائے یا یہ جسم معشوق تک پہونچے یا جان تن سے نکلے اور سمجھ لے کہ نفی اثبات کے معنی جنکا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ لحاظ رکھے اور مراقبہ "احدیت" میں بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن مراقبہ "معیہ"، کہ نفی اثبات کیا ہوا ہے۔ یہ معنی خیال میں رکھے کہ لا نہیں ہے، الّا کوئی مقصد میرے نزدیک اس سے زیادہ نہیں ہے الّا اللہ سوائے تیری ذات پاک کے اور مراقبات محبت ثلثہ میں لا نہیں ہے الٰہ کوئی میرا محبوب و محب الا اللہ سوائے تیری ذات پاک کے اس مقام تک نفی و اثبات حبس دم کے ساتھ فائدہ مند ہے۔ اس کے بعد زبانی تسبیح امداد کرنے والی ہے، اور راستوں سے ہے۔ شعر جب تک لا کے جھاڑو سے راستہ صاف نہ کرے۔ سرائے الّا اللہ میں نہیں پہونچ سکتا۔ پہلی نیّت "مراقبہ احدیّت" احدیّت کا فیض آتا ہے

میرے دل میں اس ذات پاک سے کہ بے حال وکیف ہے۔ تمام صفات کا جامع ہے۔ ہر قسم کے نقصان سے۔ زوال سے۔ خطرہ سے پاک ہے اور حاضر ناظر ہے اور سالک اس مراقبہ میں کبھی ادراک کرتا ہے کہ عرش کے اُوپر سے فیض نُوری دل میں آرہا ہے۔ کبھی معلوم ہوتا ہے کہ دل سے آگ کا شعلہ یا خیال عرش پر جاتا ہے۔ اس قسم کے ادراک ضروری نہیں ہیں۔ لیکن ذات اَحدیّت کی حاضری کا تصوّر ضروری ہے کہ سالک کو شہود حضوریٔ ذات پاک ایسی محویت عطا کرتی ہے کہ تین چار چیزیں بغیر خیال یا معمولی خیال سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ تاکہ حضوری کہ دل کی توجّہ حضرت ذاتِ پاک میں اور جمعیت بغیر کسی خیال وخطرہ کے ساتھ فی الوقت سالک کو حاصل ہو۔

دوسری نیّت " مراقبہ معیّت " کہ معیّت کا فیض ولایت صغریٰ کے دائرہ سے میرے دل پر آئے۔ اُس ذات پاک سے کہ میرے ساتھ ہے اور لطیفوں سے ہر لطیفہ اور گوشت پوست کا ہر رگ وریشہ اور ہر چھوٹے سے چھوٹے میرا ذرّہ اور ہر شئے عرش سے تحت الثریٰ تک اور کائنات کے ذرّوں سے ہر ذرّہ کے ساتھ ہے۔ آیت " وھو معکم اینما کنتم " یعنی وہ ذات پاک تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں بھی تم ہو۔ سالک کو اس مراقبہ میں نسبت اور فیض ہر چھ طرف سے آئے گا۔ تاکہ کثرت فیض اور شوقِ محبوب کے غلبہ کو غیر محبوب سے جُدا نہ کر سکے۔ بلکہ سب کو محبوب سمجھے اور اس کے کلمہ کے قابل ہو جائے۔ شعر خواب میں صاف نظر آتا ہے کہ تمام عالم آنکھ میں پانی کا چشمہ ہے۔

تیسری نیّت مراقبہ " اقربیّت " کہ فیضِ اقربیّت آتا ہے۔ دائرہ ولایت کبریٰ کے دل سے کہ اسماء وصفات کا دائرہ ہے، اپنے لطیفہ نفس پر یا میری انا پر بالذّات اور اُس کی متابعت میں اپنے پانچوں لطیفوں پر اُس ذات پاک کی ہے کہ مجھ سے میرے

Marfat.com

سے زیادہ نزدیک تر ہے۔ آیت "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" یعنی وہ سُبحانہٗ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نزدیک تر ہیں۔ انسان کے اس کی شاہ رگ سے کہ ذات انسانی ہے اور اس مراقبہ میں سالک کو کبھی فیض اوپر سے پرنالہ کی مثل پہلے لطیفہ نفس پر۔ پھر وہاں سے پانچوں لطیفوں پر گرے اور کبھی دوسرے طریقہ سے قوت کے ساتھ یا نرمی سے بھی آئے اور نفس کو انانیت و سرکشی آئے اور تہ میں عجز و انکساری ہو۔

چوتھی نیّت مراقبہ "مُحبّت" پہلے پہل مُحبّت کا فیض ولایت کبریٰ کے دائرہ ثانی سے آئے اور یہ دائرہ اسماء و صفات کی اصلیّت پر ہے۔ فیض اپنے لطیفۂ نفس پر آئے یا اپنی انا پر اُس ذات پاک سے کہ میرا دوست اور محبوب ہے۔ آیت: یحبہم و یحبونہم یعنی اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے۔ ان مومنوں کو اور وہ دوست رکھتے ہیں، اللہ تعالےٰ کو۔

پانچویں نیّت مراقبہ "مُحبّت ثانی" مُحبّت ثانی کا فیض آتا ہے۔ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرہ سے جو اصل اصل الاسماء و صفات ہے۔ اپنے لطیفہ نفس پر یا اپنی انا پر اُس ذات پاک سے کہ دوست اور محبوب اپنا ہے۔ آیت: ویحبہم ویحبونہٗ پس سمجھ لو کہ ولایت کبریٰ کا دائرہ تین نیم دائروں پر مشتمل ہے اور ان میں سے پہلا دائرہ بلکہ دائرہ اوّل کا نچلا آدھا اسما و ذات واجبی سے ہے اور نصف اوپر کا شیون ہائے میں سے پہلا ہے کہ اصلیّت اسماء صفات ہیں۔ پس دوسرا دائرہ ولایتِ کبریٰ کا اس تحقیق کی رُو سے اصل الاصل اسما و صفات ہوتا ہے۔ لیکن بظاہر نظر حال سالک پر کہ اس کا وقت نہیں اور دائرہ ثانی کو اسما و صفات کا اصل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ابھی ذکر ہوا، اور ان مراقبات میں مجموعی طور پر سالک کو کبھی آفتاب کی شعاعوں کی پوری چمک کی طرح لطیفۂ نفس پر یا انا پر مشاہدہ ہوتا ہے۔ پس اگر سورج کی پوری ٹکیہ سالک کو منوّر

Marfat.com

نظر آئے تو اس پر دلالت ہے کہ سالک نے تمام دائرہ طے کر لیا اور اگر کچھ تاریک اور کچھ روشن مشاہدہ کرے تو اس پر دلالت ہے کہ جتنا حصہ بے نور ہے اتنا دائرہ کٹ گیا ہے اور اس کے مراقبات محبّت نفس ٹوٹی ہوئی حد تک حاصل ہوئے ہیں کہ اُس کا اپنے آپ کھولنا محال ہے۔

ساتویں نیت۔ مراقبہ "ظاہر مُسمّی" ہے کہ اِسم ظاہر کا فیض آتا ہے۔ چھ لطیفوں پر کہ نفس اور اس کے علاوہ پانچ لطیفے ہیں۔ یہ عالم امر ہے اور اس مراقبہ کا فیض کہ پہلے سب مراقبوں کا جامع ہے۔ ایک دم سالک کے چھٹوں لطیفوں پر بڑے لطیف اور عجیب طرز سے آتا ہے کہ سالک کو بہت فائدہ اور بڑی لذّت دیتا ہے اور باطن کو قوت اور طرح طرح کی لذّت دیتا ہے۔

آٹھویں نیّت۔ مراقبہ "شرح صدر" کا فیض آتا ہے۔ اپنے سینہ میں حضور مُحمّد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سینہ مُبارک سے اور اپنے پیران کبار کے واسطہ سے اور سالک کو اس مراقبہ میں سینہ کی وسعت اس قدر ہو جاتی ہے کہ جہان کے جہان اس میں سما سکتے ہیں اور اس مراقبہ کے عجیب اثرات میں سے یہ ہے کہ لوگوں کی ایذا رسانی پر تحمّل اور قسمت پر راضی رہنا اس مراقبہ والے کے لئے بہت آسان ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ یہ ہر دو مراقبہ دائروں کے ترتیب کے سلسلہ میں نہیں آئے ہیں اور کتابوں اور رسالوں میں ہمارے بزرگوں نے تفصیل سے درج نہیں کئے، لیکن میرے مرشد نے اپنے مرشد سے اور انہوں نے اپنے مرشد سے تلقین پائے اور طالبوں کو باطن کی تقویت کے لئے تعلیم فرمائے ہیں۔ اللہ اُن کو اُس کی جزا دے۔ یہاں تک تین دائرہ ختم ہوئے۔ پہلے دائرہ کو دائرہ امکان کہتے ہیں۔ اُس کا نیچے کا آدھا عالم خلق ہے کہ اس سے مراد چاروں عنصر اور نفس ہے اور اوپر کا نصف عالم امر ہے

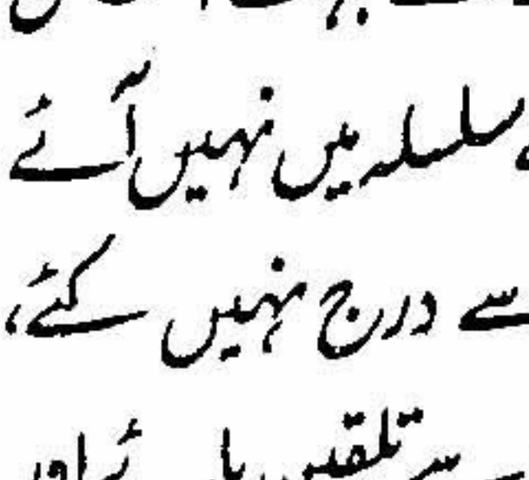

Marfat.com

کہ اس سے مراد اصل لطیفہ قلب اور رُوح اور خفی اور اخفی ہے
دوسرا دائرہ ولایت صغریٰ کا ہے کہ دائرہ اسما و صفات کا سایہ
ہے اور اولیاء کی ولایت ہے اور تیسرا دائرہ ولایت کبریٰ ہے
کہ دائرہ اسما اور شیون ہائے سے ہے اور ولایت انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام ہے اور تین چھوٹے دائروں اور ایک نیم دائرہ
پر مشتمل ہے اور اب تک سالک کو ایک عالم کی اُڑان ملی ہے
کہ سیر اسماء اور صفات واجبی کی ہے اور دوسرے بازو کی ابھی رکار
ہے کہ ذات کی سیر صفات کے ساتھ ہے تو دونوں بازوؤں کے
ساتھ ذات حق تعالیٰ کے جلالی قرب کے بھیدوں کی طرف پرواز
کرے گا۔ پس سیر کی شروع دائرہ لا الٰہ ولایت اعلےٰ سے ہوگی۔

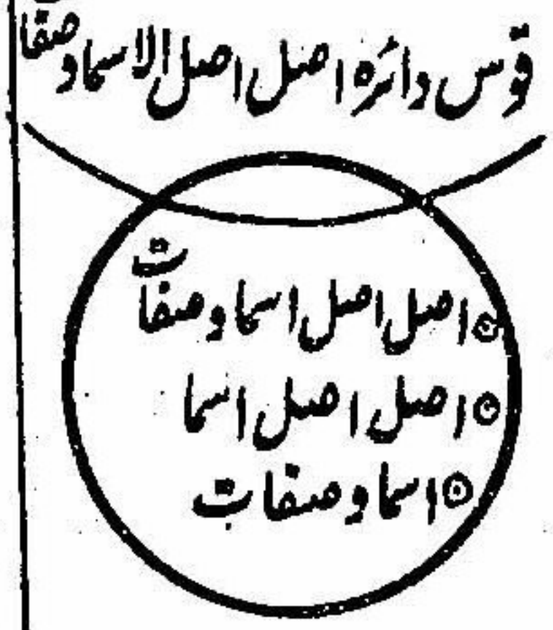

نویں نیّت: مراقبہ "مُسمّیٰ اِسم باطن ہٗ" ہے۔ فیض اسم
باطن کے مُسمّیٰ سے آتا ہے۔ ولایتِ علیا کے دائرے سے جس
میں تین عنصر آگ۔ ہوا اور پانی ہیں اور اکثر اوقات اس مراقبہ
میں معلوم ہوتا ہے کہ تین عنصر مخروط کی شکل میں اُوپر کو جاتے ہیں اور بعض دفعہ فیض اُوپر سے
بھی آتا ہے اور سالک کو اس مراقبہ میں فرشتوں کا پرندوں کی صورت میں اور دوسری صورتوں
میں مشاہدہ ہوتا ہے اور ان سے مناسبت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اِنشاء اللہ یہاں
تک تین ولائتیں کہ صغریٰ و کُبریٰ اور علیا ہیں، ختم ہوئیں اور اس کے بعد تین کمالات
نبوّت کے کمالات۔ رسالت کے کمالات اور اُولُوالعزم کمالات شروع کرتے ہیں۔

دسویں نیّت: مراقبہ "کمالات نبوّت" ہے کہ کمالات نبوّت کے دائرہ
کے فیض کی تجلّی دائمی ذاتی آتی ہے۔ کمالاتِ نبوّت کے دائرہ سے اپنے عنصر خاک پر یا
فیض آتا ہے اُس ذات پاک سے کہ منشاء اور کمالات نبوّت کا مقصود ہے۔ اپنے

Marfat.com

عنصر خاک پر اور جب سالک کا اس مراقبہ میں اپنا مقصود ذات پاک سُبحانہٗ وتعالےٰ ہے۔ اسما۔ صفات اور شیون ہائے سے قطع نظر ہوکر تو یہاں جو فیض نازل ہوتا ہے بہت باریک اور اکثر بے رنگ ہوتا ہے۔ اس حد تک کہ پہلوں کی نسبت اس کے سامنے لاموجود معلوم ہوتی ہے ؎

ع اے ذوق جب تک نہ چکھے مزے کا پتہ نہیں لگتا

یہاں تک دسواں لطائف عالم امر و خلق سے جدا ترتیب سے نازل ہوئے اور فیض پہونچایا اور پاکیزگی اور صفائی باطن درجہ کمال کی حاصل ہوئی اور اس کے بعد ان دسوں لطیفوں کا مجموعہ کہ " ہیبت وجدانی " سے تعبیر کرتے ہیں۔ فیض کا ورود کرے گی۔ پس غور کر اور سمجھ لے۔

گیارہویں نیّت مراقبہ " کمالات رسالت " کی ہے کہ ہمیشہ رہنے والی تجلّی کا فیض آتا ہے۔ کمالاتِ رسالت کے دائرے سے اپنی ہیئت وجدانی پر یا فیض آتا ہے اُس ذات پاک سے کہ کمالاتِ رسالت کا مقصود ہے ہیئت وجدانی پر۔

بارہویں نیت : مراقبہ " کمالات اولوالعزم " فیض آتا ہے۔ دائرہ کمالات اولوالعزم سے ہیئت وجدانی اپنے پر یا فیض آتا ہے۔ اُس ذات پاک سے کہ منشا کمالات الولعزم ہے۔ اپنی ہیئت وجدانی پر اور اس مراقبہ میں دو مراقبے اس قدر باریک فیض نہیں دکھاتے کہ جیسے مراقبہ کمالاتِ نبوّت میں تھے۔ اس کا اغلب سبب یہ ہے کہ اُن تین مراقبات سے پہلے میں سالک کو اتنی سمجھ اور باریک نظر ہوتی ہے کہ فیض کو زیادہ لطیف تر دیکھتا ہے اور آخری دو مراقبوں سے پہلے سالک خوگر ہو چکا ہے اور عادت بن چکی ہے کہ اتنے فیض کو زیادہ لطیف نہیں سمجھتا بلکہ اس کی نسبت قدرے کم سمجھتا ہے اور یہاں تک کمالات ثلاثہ ختم ہوئے اور اس کے بعد دو طریقے فرمائے گئے ہیں۔ ایک " حقائق الٰہیہ " اور دوسرا حقائق انبیاء علیہم السلام اور

Marfat.com

اُس ذات پاک سے کہ منشاء حقیقت احمدیؐ ہے۔ اپنی ہئیت وجدانی پر۔

اکیسویں نیّت : مراقبہ "حب صرفہ" کہ فیض آتا ہے۔ دائرہ حب صرفیہ ذاتیہ سے اپنی ہئیت وجدانی پر یا فیض آتا ہے۔ اُس ذات پاک سے کہ حب صرفہ کا مقصود ہے اپنی ہئیت وجدانی پر۔

بائیسویں نیّت : "مراقبہ لاتعین" کہ فیض آتا ہے۔ دائرہ لاتعین سے اُس ذات پاک سے کہ تمام صفات اور شیون ہائے اور اطلاقات اور اعتبارات سے بلکہ تمام جنس وعبارات سے منزّہ ہے۔ اپنی ہئیت وجدانی پر۔ یہاں پر قدمی کی کوئی گنجائش نہیں۔ (نامکمل)

○

مُصنّف مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ کے مُرشد حضرت میاں محمد شہریار رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۶ھ) تھے۔ جن کے شیخ کامل تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبّی شامی نقشبندی (م ۱۱۴۶) قدّس سرُّہ العزیز تھے۔

مُترجم : جناب شیخ حشمت علی نشاط صاحب ریٹائرڈ لینڈ ریکلیمشن آفیسر بھاگے شاہ روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دُر مدّح

قُطبِ عالم حضرت حاجی سیّد محمّد طاہر عالم پوری قدّس سرہٗ العزیز

○

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

توں شاہا ہیں عالی جناب تے نالے ہیں فیض یاب
کہن تینوں قُطبُ الاقطاب عالی تیرا مرتبہ

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

توں سُلطان الاولیاء نالے امام الاتقیاء
نالے ممتاز الاصفیاء محبُوب ہیں احمد مجتبیٰ ؐ

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

توں زبدۃُ العارفین تے عمدۃ الواصلین
نالے تاجُ العارفین نالے سراجُ السالکین

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

توں ولیاں دا ولی نالے چنبے دی کلی
رازداں خفی و جلی کوئی نہیں تیرے درگا

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

Marfat.com

دساں تیری کھول کہانی　　پٹھان سنے کیتی نافرمانی
دسی اوسنوں توں نشانی　　حلیہ اُو سدا بگڑ گیا

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

توں ولیاں دا تاجدار　　دین نبیؐ دا ہیں معمار
کوٹ کفر دے کریں مسمار　　تیری ہستی بے پرواہ

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

تیری شاہا اعلےٰ شان　　توں سونے دی اصلی کان
ہو عبدالنبیؒ تے مہربان　　اوسنوں کریں ولایت عطا

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

پہلوں شامی واڑ مسیتی　　نظر کرم جاں اُوس وَل کیتی
ولایت ساری اوس نوں دِتی　　مَنّی رَبّ دی توں رضاء

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

شامی روز عالم پور آوندا سی　　تیرے لئی گجریلا لیاوندا سی
نال پیار دے تینوں کھلاوندا سی　　جُوٹھا تیرا او لیندا کھا

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

شامی تیرے ہی گن گاندا سی　　تیرے باہجھ روندا کرلاندا سی
ہر اک نوں ایہہ گل آندا سی　　بابا مینوں دِیو ملا

واہ واہ بابا طاہر شاہ　　توں ولیاں دا شہنشاہ

کرامتاں تیریاں شاہا بے بہا　　توں منبع جو دو سخا
نالے پتلا صدق و صفا　　سانوں دِتا دِلوں بھلا

Marfat.com

واہ واہ باباطاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

سلیم شامی ول کر نگاہ جو پوتا خواجہ شامی دا
نالے اس دے حق وچہ کر دُعا ہر دم لیندا نام تیرا

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

میں ہاں تیرا سگ پُرانا نام تیرے دا ہاں دیوانہ
در تیرے میرا آنا جانا مینوں دِتا دِلوں بھُلا

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

غلام رسول میرا ہے نام ادنیٰ تیرا ہاں غلام
وچہ منصُور آباد قیام میں وَل کرم دی کر نگاہ

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در مدّح

حضرت شیخ عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ

آیا سُن کے میں شامی دی مہبت شہرت جیڑا بانجھاں نوں بچڑے دلاوندا سی
موسیٰ وانگ فرعون دے گھر پل کے اللہ اللہ دا وِرد کماوندا سی
ایسے طراں ہنود دے گھر میں حضرت سبق توحید دا پیا پکاؤندا سی
اللہ اک ہے اوسدا نہ کوئی ثانی بُتّاں تائیں او بُرا منا وندا سی

دیوی دیوتا رشی اوتار چھڈ کے چھوٹی عمر میت نوں جاوندا سی
گائیاں پوجن والیاں واپت ہوکے نال شوق دے کلمہ آلا وندا سی
گلی گلی تے ہر بازار اندر سبق توحید دا سوہنا پڑھاوندا سی
رامے ساہورے دے نال ہو غصّے مصلیٰ پانی تے پیا تراوندا سی
لکھاں ہندواں دے جنجو تڑوائے اُس نے مسلمان پیا اوہناں بناوندا سی
موسیٰ پیرزادے تائیں پو نچہ دلّی کرن گناہ تھیں اوہنو بچاوندا سی
درس گاہ چوراسی وچہ کر جاری دین نبیؐ دا چرچا کراوندا سی
دین نبیؐ دا چرچا کرن کارن کئی مُبلّغ پیا اوتھوں بناوندا سی
طالب علماں نوں کتاباں دے سبق کارن خرچہ اوہنانداِ خواجہ چلاوندا سی
شیر سوہنے دی مجلس وچہ بہن آکے چوکیداری اوہناں تھیں کراوندا سی
کئی کوہڑیاں دے جسموں کوہڑ کڈھ کے صحت رَبّ توں اوہناں دلاوندا سی
حکم نال مرشد کوہڑے نال رَلّ کے خوشی نال گجریلے نوں کھاوندا سی
ننّاناں بہن دیاں کارن او سوہنا ونگاں سونے دیاں عجب منگاوندا سی
حَسنِ رسُول نمانّے بھیجیا جو اوسنوں درشن رسُولؐ کرا وندا سی
میرا خواجہ سی ولی کمال سوہنا بسھناں ویاں تے حکم چلاوندا سی
غلام رَسول نمانے دے حال اُتے مولا پاک تھیں رحم کروندا سی

○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا بِالْمَالِ وَلَا بِالنَّسَبِ
مال و دولت اور حسب و نسب سے نہیں ہے

شرف الانسان بالعلم والادب
انسان کی بزرگی علم و ادب سے ہے

منقبت درشان

تاجِ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی

قدّس سرہُ العزیز

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

اے عبدالنبی شامیؒ تاج عرفاء
مجموعۃ الاسرار ہے گنج مخفی مرحبا مرحبا

شہبازِ لامکاں ہے تو مقام تیرا ورا نورا
ذوق تیرا ہے منبع عشق رسولِ خدا

کلام تیرا ہے تبعِ شرع رسولِ خدا
کمال تیرا ہے رتبہ بقا البقاء

عرفان تیرا ہے مقام سدرۃ المنتہی
استعداد تیری ہے مظہر کن فیکون شاہ

مکتوب نمبر تراسی ۸۳ ہے تیری شانِ ولائیت کا گواہ
کہ ذات تیری ہے لاریب ھو اللہ

عنائیت تیری ہے غنیٔ حقیقی لا انتہا لہٗ
مقام تیرا بقا باللہ ہے تاجِ عارفان عبدالنبیؒ

زبان تیری شیریں ہے گلزار خاتم النبیؐ
ہے آباد میخانہ ترا تا یومُ البقاء

فیض تیرا جاری ہے اے شامیؒ باصفاء
سیر رکھتا ہے مقام ہو اللہ بقا البقاء

خادم حسینؑ میاں ہے خادمُ الفقراء
ہدف رکھتا ہے عرصہ سے مقام لی مع اللہ

کمندیں ڈالتا ہے ادراک کی کہنہ الکنہ
جام و صراحی ہیں میرے معراج فقر و فشہ وجہ اللہ

ساقی ہیں میرے دستگیرؓ و محمدؐ و اللہ
اولیاء اللہ۔ اللہ اولیاء و اللہ

منبع ہے میرا غفور و رحیم اللہ

خادمُ الفقراء میاں خادم حسین صوفی، مصنف کنز العارفین من مراۃ العارفین

تصنیف لطیف حضرت امام حسین شہیدِ کربلا معلّا (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت درشان

تاجُ العارفین قُطب الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

درِ اقدّس پہ حاضر ہے میری سرکار کی چادر
میرے خواجہ میرے آقا میرے غم خوار کی چادر

لے لوگوں پوچھتے کیا ہوتے اُس سردار کی چادر
کرے پل میں جو خُفتہ بخت کو بیدار کی چادر

جو مخفی جانتا تھا کلیم اَسرار کی چادر
ولایت میں ولی کامل تھا جو مُختار کی چادر

نبیؐ کے دین کامل کے ہے اُس معمار کی چادر
کُفر کے کوٹ جس نے کر دیئے مسمار کی چادر

مئے توحید کی ہے دراصل مئے خوار کی چادر
مئے توحید پی کر جو ہوا سرشار کی چادر

فنا فی اللہ فنا فی الدین نیکو کار کی چادر
شب زندہ دار کی چادر ہے خوش اطوار کی چادر

Marfat.com

خوش گفتار کی چادر اَحسن کردار کی چادر
نبیؐ کی یاد میں رویا جو زار و زار کی چادر
رہا جو کفر سے برسرِ پیکار کی چادر
ہے اُس سردار کی چادر نبیؐ کے یار کی چادر
تڑوائے ہندوؤں کے جس کئی زنار کی چادر
کئے ہندو مسلمان جس کئی ہزار کی چادر
نبیؐ کے دین کو جس نے کیا اِظہار کی چادر
محمد مصطفیٰؐ کے اصل پیروکار کی چادر
رہا ہندو مذہب سے سدا بیزار کی چادر
گنہگاروں کی کشتی کے ہے کھیون ہار کی چادر
بیداری میں نبیؐ کا جو کرے دیدار کی چادر
تھا شیر نیستانی جس کا چوکیدار کی چادر
میرے خواجہ میرے آقا ہے پُر اسرار کی چادر
ولایت میں جو یکتا تھا نبیؐ کے یار کی چادر
کرامت ہائے جن کی بہت ہیں آشکار کی چادر
رہا جو شیر خواری میں بھی روزہ دار کی چادر
نفس آمارہ موذی کو دیا جس مار کی چادر
پیدائشی ولیٔ اکمل کے عجب شاہکار کی چادر
ہے پُر وقار کی چادر یکتائے روزگار کی چادر
ہے نبیؐ کے دینِ اکمل کے سرمایہ دار کی چادر

مرئی خلق کو جس نے کیا محکوم کی چادر
میرے آقا میرے مولا میرے مخدوم کی چادر
مرئی خلق جس نے کی تھی زیر بار کی چادر
چڑیلیں جس سے معافی کی تھیں خواستگار کی چادر
مرئی خلق کو جس نے کیا لاچار کی چادر
مرئی خلق کے سپہ سالار کی چادر
تھے معترف جنگل کے مور و مار کی چادر
رُوحانی مریضوں کے ہے اُس عطار کی چادر
خدائی رحمتوں کی جس پہ ہے بھرمار کی چادر
میرے عالی ظرف عالی قدر سرکار کی چادر
نہ مانا جس نے دیوی دیوتا اوتار کی چادر
ولایت میں ولی اکمل کے عہدہ دار کی چادر
گھٹا رحمت کی جو برسائے مُوسلا دھار کی چادر
کامل ہوشیار کی چادر ہے شب بیدار کی چادر
پاکیزہ جسم صادق قول دیانتدار کی چادر
مطیع جس نے کئے سب دشمن و اغیار کی چادر
خُسر رامے کو جس نے کر دیا اِنکار کی چادر
خُسر کے گھر سے لے آیا جو اپنی نار کی چادر
جو خاطر میں نہ لایا دشمنوں کی یلغار کی چادر
کہ دریا کو مُصلّے پہ کیا جس پار کی چادر

Marfat.com

ہلائے جس نے رامے کے در و دیوار کی چادر
محل رامے کا جس نے دیدیا تھا ساڑھ کی چادر
دلائے جس نے بانجھوں کو پسر بسیار کی چادر
رہا جس کی زبان پہ جاری اِستغفار کی چادر
اے لوگو! ہے یہ اُس روضۂ پُر انوار کی چادر
دلائے رحمتوں کے رَبّ سے جو اَنبار کی چادر
دلی گردانتی تھی جس کو سب سنسار کی چادر
ہے رُوحانی مریضوں کے تیمار دار کی چادر
چوراسی شام والے کے ہے اُس دربار کی چادر
کریں جُھک کر جسے سجدہ سبھی اشجار کی چادر
نبیؐ کے باغِ گلشن کے گل و گلزار کی چادر
نبیؐ کے دینِ اکمل کے ہے لالہ زار کی چادر
حقیقت میں سلیم شامی کے دادا انوار کی چادر
قبول اُفتد زئے عزت تابعدار کی چادر
اصل میں ہے میرے خواجہ میرے غم خوار کی چادر
قبول اُفتد غلام رسول خدمت گار کی چادر

○

(الحاج منشی غلام رسُول، محلہ منصور آباد، فیصل آباد)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِرشاداتِ عالیہ

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

○

(۱) جب وجُود کا ہر ذرّہ ذکر کرنے لگ جائے تو اُس کو ذکرِ سُلطان کہتے ہیں۔ کبھی کبھی ذکرِ سُلطان اِس طرح غلبہ کرتا ہے کہ جس پر نظر پڑے اور جو کچھ سُنائی دے اور جو کچھ چھُونے اور چکھنے کے حواس سے متعلق ہو جائے۔ اُس میں اللہ کا نام پایا جائے گا۔

مکتُوب : ۲

(۲) ولایتِ اَنبیاء اور نبوّتِ اَنبیاء کے کمالات تک پہنچنے کو آسان نہ سمجھا جائے۔ اِن مقامات کی باریکی اور بلندی "نکات الاسرار" سے واضح ہوتی ہے۔

مکتُوب : ۲

(۳) میرا علم جو کچھ جانتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم کی خصُوصیات کی وجہ سے جانتا ہے چنانچہ اِنسان جب یہ بات سمجھ جائے، تو وہ ہر وقت اپنے ذاتی، صفاتی اور کمالاتی مرتّبوں کو اللہ تعالےٰ کی ذات صفات اور کمالات کا مظہر جانے اور اُس کے اِظہار کے سوا اور کچھ نہ پائے۔ کیونکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ جس نے چکھا نہیں، اُس نے جانا نہیں۔

مکتُوب : ۳

(۴) جس پر تجلّی کی جائے اُس کی مثال بھی آئینہ کی طرح ہے کہ وہ اِس میں اپنی ہی صورت

دیکھتا ہے اور ذاتِ حق کو نہیں دیکھتا اور ذاتِ حق کو دیکھنا ناممکن ہے، پس وہ یہ توقع نہ کرے کہ اِس تجلّی ذاتی سے آگے کے مدارج کی طرف ترقّی ہو سکتی ہے۔

مکتوب : ۴

(۵) اگر مجھے ہزار برس کی عمر بھی مل جائے اور ایک لمحہ بھی آرام نہ کروں اور شدید ریاضت کروں تو بھی یہ ساری مُشقّت ایک جَو کے برابر قیمت نہیں رکھتی اور تشبیہ کے سالک مقصودِ حقیقی سے بہت دُور ہیں، کیونکہ وہاں تک تشبیہ کی پہنچ ہی نہیں۔

مکتوب : ۴

(۶) جسے اللہ تعالےٰ علمِ لُدنّی سے سرفراز فرمائے اور اِس وصل میں حجاب کا کوئی تتمّہ اور کوئی فاصلہ نہیں ہوتا اور اِس میں اُن روشن اور حقیقی اشیاء کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور کوئی شے خفیہ نہیں ہوتی اور یہ جان لینا چاہیئے کہ یہ آخری بلند مرتبہ خلوالمُتخیلہ اور تخلیص السِّری کہلاتا ہے۔ اس میں کوئی حجاب، فاصلہ، نسبت اور اشارہ بطرفِ مطلوب نہیں رہتا۔ اِس کے تین مرتبے ہیں۔ اِس کی ابتداء کو علمِ حضُوری کا مرتبہ اور اس کے وسط کو حضُورِ علم کا مرتبہ اور اس کی اِنتہاء کو حضُور در حضُور کا مرتبہ کہتے ہیں اور اس مرتبہ سے اہلِ قبُور بھی واقف نہیں۔

مکتوب : ۵

(۷) اے اللہ میرے لئے معرفت اِسی طرح آسان کر دے۔ جس طرح تُو نے ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کی تھی اور ہمارا خاتمہ ایمان اور اسلام پر فرما۔ اے لوگو! حضُور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت سے دُرود بھیجو، جیسا کہ اُن کی شان ہے۔

مکتوب : ۶

(۸) بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے اِنسان کو گمراہ کرتا ہے۔

مکتوب : ۹/ب

(۹) بعض بزرگوں نے منفی صفات کو بھی مُثبت صفات کی مانند کہا ہے اور موجود سمجھا ہے

غور سے دیکھنا چاہیے کہ منفی صفات کا اطلاق کرنا، صفت کی نفی کرنا ہے نہ کہ صفت کا اثبات کرنا۔ مثلاً "لم یلد" صفت توحید کی نفی ہے۔

مکتوب : ۱۲

(۱۰) تمام تعریف اُس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے کفر کی تیرگی سے نکالا اور اپنی مدد اور کامیابی سے دارالامان میں داخل کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو مُردوں کو زندہ کرتی اور انہیں ولایت کے درجوں پر پہنچاتی ہے۔ مکتوب : ۱۵

(۱۱) اگر تخت پوش کا ایک تختہ پلید ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر اِن سب تختوں کو ایک دوسرے سے میخوں سے اِس طرح جوڑا گیا ہے گویا کہ ایک ہی تختہ بن گیا ہے تو پھر وہ تخت پوش ایک تختہ کی حیثیت رکھے گا۔ اس سارے تخت پوش پر نماز جائز نہیں، خواہ پاک جگہ پر نماز ادا کرے یا ناپاک جگہ پر لیکن اگر تختوں کو لکڑی کے ساتھ جو تختے تختے ہوں، میخوں سے جوڑا گیا ہو، اس لکڑی کی بدولت وہ تختے آپس میں ملے ہوئے ہوں اور اسی لکڑی کی وجہ سے وہ جُدا جُدا ہو سکتے ہوں تو پھر پاک تختہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے اور چادر کی کیفیت بھی یہی ہے۔ اِس کے پاک کرنے سے بھی نماز جائز نہیں۔ مکتوب : ۱۵

(۱۲) اگر مُقتدی کو غفلت کی بناء پر اِمام کے رکن کا پتہ نہ چلے تو چھُوٹے ہوئے رکن کو ادا کرنے کے بعد اِمام سے ملنا دُرست ہے اور اگر کوئی رُکن درمیان میں سے چھوٹ جائے اور اِمام سے ملے تو درست نہیں۔ مکتوب : ۱۵

(۱۳) اپنی مسواک کے سوا کسی دوسرے کی مسواک پکڑنا جائز نہیں۔ مکتوب : ۱۵

(۱۴) اگر کوئی حائضہ اپنی عادت سے پہلے پاک ہو جائے تو طہارت کے بعد روزہ اور نماز ادا کرے، لیکن شوہر کے نزدیک نہ جائے۔ مکتوب : ۱۵

(۱۵) "جو کچھ آسمانوں میں ہے، اللہ کی حمد کرتا ہے" کے معنی سمجھنے چاہیں۔ چنانچہ کائنات کا ہر ذرّہ اپنی ذات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدّح اور تعریف کا ظہور ہے اور اُس کے کلامِ مطلق کے ظہور سے دوسرے مرتبہ میں کلمہ ہے، جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تعریف میں ہے اور لفظ کلمہ سے مراد حق تعالےٰ ہے اور اللہ کے کلمات کو قید نہیں کیا جا سکتا۔

مکتوب : ۱۶

(۱۶) الف، لام، میم سے وجُوب کے تین مرتبے مراد ہیں۔ یعنی الف سے ذات، لام سے صفات اور میم سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کمالات ہیں۔

مکتوب : ۱۷

(۱۷) دنیا کی تخلیق صرف اللہ تعالےٰ کی جمالی اور جلالی صفات کے حُسن کے اِظہار کے لئے ہے اور ہر صفت اپنے قدیم اور ازلی تقاضے کے مطابق اِس بات کی مُتقاضی ہے۔

مکتوب : ۱۸

(۱۸) ادنےٰ ترین جنتی کی قدر و منزلت یہ ہوگی کہ جنت میں اپنی جگہ سے ایک ہزار برس کی مسافت تک اپنے باغوں، اپنی عورتوں اپنی نعمتوں، اپنے خدمتگاروں اور اپنے تختوں کو دیکھ سکے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی قدر ہو گا، جو صبح و شام اپنے رَبّ کی ذات کو دیکھے گا۔

مکتوب : ۲۱

(۱۹) اَنبیاء کا پہلا قدم اَولیاء کی اِنتہا ہے۔

مکتوب : ۲۱

(۲۰) تمام اَولیاء کا خاتم اِمام مہدی ہے اور سوائے صحابۂ کرام کے جس کسی نے خود کو اِمام مہدی پر فضیلت دی تو اس نے صاف صاف غلطی کی، اُس پر واجب ہے کہ وہ توبہ کرے اور عقیدہ سلف کی طرف لوٹ آئے۔

مکتوب : ۲۲

(۲۱) مومن چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) منحرف (۲) مقیّد (۳) متوجّہ (۴) سالک۔

مکتوب : ۲۳

Marfat.com

(۲۲) ایمان کے دو رُکن ہیں۔ تصدیق اور اِقرار۔ اصلی اور دائمی رُکن تصدیق ہے اور اقرار عارضی اور وقتی رُکن ہے اور یہ تصدیق کی شاخ ہے۔ اقرار ساری عمر میں ایک بار کافی ہے۔

مکتوب : ۲۴

(۲۳) اپنے دل میں اپنے اللہ کو یاد کر! گڑگڑا کر اور چھُپ کر، صبح اور شام بغیر اس کے کہ آواز بلند ہو۔

مکتوب : ۲۴

(۲۴) جس شخص کو دِل اور رُوح کا ذِکر حاصل نہ ہو۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ زبان کا ہی ذِکر کرے اور طلب کرتا رہے۔ حتیٰ کہ اُسے باطنی ذِکر بھی نصیب ہو جائے۔

مکتوب : ۲۴

(۲۵) اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں جمادات اور حیوانات ہیں اور انسان بھی اِس لازمی تسبیح بین اُن کے ساتھ شریک ہے۔ کیونکہ وہ اِن تینوں مراتب میں بھی برابر کا شریک ہے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۶) ہر تسبیح کرنے والے کی تسبیح بہت بڑے اجر کا تقاضا کرتی ہے، بلکہ مخلوق کے بعض افراد کی تخلیق صرف اطاعت کے لئے ہے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۷) میں کس لئے تیرا ہوں، صرف اِس حمد کے لئے اور تو میرے لئے اور کچھ نہیں صرف اِس حمد کے لئے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۸) الہام شدہ حقیقت اِس فقیر پر اِس طرح واضح ہوئی کہ اِس کے بعد بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ بزرگانِ عظام پر اظہارِ حق کے لئے ہے۔

مکتوب : ۲۸

(۲۹) رزق کے بارے میں تشویش کرنا اور غم کھانا دانا کا کام نہیں، کیونکہ زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں۔ جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمّہ نہ ہو، چونکہ ہر ذی جان کا رزق اُس حیوانات کو زندہ کرنے والے نے اپنے ذمّہ لے رکھا ہے اور بڑا پکا وعدہ کیا ہے۔ اسلئے

Marfat.com

وہ شخص بے حد احمق ہوگا، جس کو اس بارے میں شک و شبہ ہو۔

مکتوب : ۳۱

(۳۰) جو میری راہ پر چلا وہ میرا بیٹا ہے اور جو میری راہ پر نہ چلا وہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مکتوب : ۳۳

(۳۱) قوم کا شریف ترین آدمی وہ ہے جو اُس میں سے سب سے زیادہ مُتّقی ہے۔

مکتوب : ۳۶

(۳۲) سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے عارفوں کے دِلوں کو اپنی معرفت کے نُور سے منوّر کیا اور اُن کے مراتب کے شایانِ شان الہام کیا۔

مکتوب : ۳۶

(۳۳) صدق کا ایک ذرّہ ہزاروں برس کی عبادت پر بھاری ہے

مکتوب : ۳۷

(۳۴) "اپنے رَبّ کو گڑگڑا اور چھپ کر یاد کر"۔ اپنے وقت کو اہلِ حرص و ہوا کی صحبت میں بات چیت میں ضائع نہ کریں۔ کسی بات کو اللہ کے ذِکر سے بہتر نہ سمجھیں، خواہ یہ ذِکر تکلیف سے ہی کیوں نہ ہو۔

مکتوب : ۳۹

(۳۵) اَولیاء اللہ کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ بس ایک پَل میں کعبۂ مقصود سے واقف کرا دیں اور اصل منزلِ مقصود تک پہنچا دیں۔

مکتوب : ۴۵

(۳۶) نیند کو موت کی بہن اِس معنی میں کہا گیا ہے کہ بس ظاہری تعلق کٹ جاتا ہے، نہ کہ موت کی طرح باطنی تعلق بھی، بلکہ باطن میں تعلق اور ہوتا ہے اور اگر سوتے وقت میں ایک نماز فوت ہو جائے اور آدمی مر جائے تو آدمی سے اُس نماز کی باز پُرس نہیں ہوگی۔

مکتوب : ۵۱

(۳۷) تجلّی کے چار درجے ہیں۔ (۱) اشعاری (۲) فعلی (۳) صفاتی (۴) ذاتی۔ ہر تجلّی اللہ سبحانہٗ کی صفات کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔

مکتوب : ۵۳

Marfat.com

(۳۸) وجُود کا اطلاق دو درجے رکھتا ہے۔ "واجب الوجُود" اور "ممکن الوجُود"، جس کا وجُود و عدم اپنی ذات سے نہ ہو۔

مکتُوب : ۵۳

(۳۹) ہر چیز سے معرفت کی خبر دو طرح سے ملتی ہے یا تو استدلال سے یا کشف سے چنانچہ جو شخص اِن میں سے کسی طرح معرفت کی خبر نہیں رکھتا۔ وہ غفلت میں پڑا ہے۔

مکتُوب : ۵۳

(۴۰) گمان چار قسم کا ہوتا ہے :

پہلی قسم "ماموریہ" اور یہ نیک گمان ہے، اللہ تعالیٰ اور مومنوں کی نسبت اور حدیث میں آیا ہے کہ نیک گمان ایمان کا حصّہ ہے۔

دوسری قسم "حرام" گمان کی ہے اور یہ خُدا اور مومنوں کی طرف بدگمانی ہے۔

تیسری قسم "مندوب الیہ" کی ہے اور یہ اُمورِ اجتہادیہ میں گمانِ غالب سے کام لینا ہے۔

چوتھی قسم "مباح" کی ہے اور یہ وہ گمان ہے جو دنیا اور تلاشِ معاش کی مختلف صُورتوں میں ہوتا ہے۔ اِس میں بدگمانی اکثر سلامتی کا سبب اور بڑے بڑے کاموں کے اِنتظام میں مفید ہوتی ہے اور اِسے اچھی صورت میں شمار کیا گیا ہے۔

مکتُوب : ۵۳

(۴۱) صانع کے وجُود کو ثابت کرنے کا انحصار دو طریقوں پر ہے ایک عقل سے دوسرا ریاضت سے اور عقل سے ثابت کرنے کے لئے دو طریقے ہیں۔ وہ جو دلائلِ عقلی سے اور اَنبیاء علیہم السلام کی سُنّت و سیرت سے شہادت لاکر ثابت کرتے ہیں۔

مکتُوب : ۵۳

(۴۲) جس شخص نے خلقت کی عیب جوئی میں اپنے آپ کو مشغول کر لیا۔ وہ اِس لئے ہے

کہ اُس نے اپنے عیب کو نہیں پہچانا۔ مکتوب : ۵۳

(۴۳) جان لو! کہ نیکی رضا و محبّت اور اللہ تعالےٰ کے امر، ارادے اور قضا و حُکم سے ہے اور بدی اُس کے حُکم و ارادت و قضا سے ہے نہ کہ رضا و محبّت و امر سے اور رضا و محبّت کی یہ نفی متعدّی ہے، لازمی نہیں۔ مکتوب : ۵۳

(۴۴) جان لو! کہ اللہ کے نام کے چار حروف ہیں۔ الف کی حقیقت سے حضرت مُحمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم باخبر ہیں۔ پہلے لام کی حقیقت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ باخبر ہیں اور دوسری لام سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ باخبر ہیں اور ہا (ھ) کی ایک آنکھ سے حضرت داؤد علیہ السلام اور دوسری آنکھ سے حضرت عیسیٰ روح اللہ واقف ہیں۔ ہمارے نبیؐ اور دوسرے انبیاء پر صلوٰت و تسلیمات۔ مکتوب : ۵۳

(۴۵) حیرت کے دو مرتبے ہیں: ایک حیرتِ مقبُول اور دوسری مردُود۔ حیرتِ مقبُول یہ ہے کہ اپنے باطنی حواس کو ادراک کے ممکنہ حاصلات سے خالی رکھے اور تمام حواس کو تصوّری حاصلات سے پانے کے لئے جتنا زیادہ غور کرے کچھ نہ پائے اور اُس کو نہ پانے کو پانے کی حقیقت سمجھے اور حقیقت کو نہ پانے ہی کو قُرب و معیّت سمجھے۔ حیرتِ مردُود یہ ہے کہ حواس باطنی کے خلا سے مضطرب اور پریشان ہو جائے۔ محبُوب کے قُرب سے دُور ہو جائے اور اُس کی ہمراہی سے اپنے آپ کو محروم کرے۔ مکتوب : ۵۳

(۴۶) جو شخص کسی کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ اُس کی اجل کا وقت کم نہیں ہوتا۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے اُس کے لئے جو مہلت لکھی ہوتی ہے۔ اُس میں کمی نہیں ہوئی ہوتی۔ اُس کی موت وقت مقرّرہ پر ہی ہوتی ہے اور جب کسی شخص کی موت آجاتی ہے تو اِس میں اِتنی کمی و بیشی بھی نہیں ہوتی کہ ایک چیونٹی کے قدم اُٹھانے اور رکھنے میں

مکتوب : ۵۳

ہوتی ہے۔

(۴۷) جب کسی شخص کا مقرّرہ وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے یقیناً موت دے دیگا لیکن بندے پر واجب ہے کہ جب اُس کی اجل آجائے تو قتل نہ کرے کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی ملکیّت ہے۔ اس ملکیّت میں تصرّف بھی اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور چونکہ بندہ فائل مختار ہے۔ اپنے اختیار سے خونِ ناحق کرنا، جس کا کرنا اس پر واجب نہ تھا۔ لائقِ عذاب ہو جاتا ہے۔ اِس کی شرح کا علم خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۴۸) بے شک آسمان ہم پر کسی دن ظلم کرتا ہے۔ ہمیں اپنے عزیز دوستوں سے جُدا کر دیتا ہے۔ اے خُدا اُس شخص کی موت آسان کر دے، جو میری یہ کتاب[۱] پڑھے اور میرے لئے دُعا کرے۔ (مجموعۃ الاسرار[۲])

مکتوب : ۵۳

(۴۹) جس جگہ کوئی وجُود ہے، وہاں خُدا کے لُطف کا ظہور ہے اور جہاں وجود نہیں وہاں خُدا کے قہر کا ظہور ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۵۰) اللہ پاک ہے، میں نے دونوں جہانوں کے خیالات کو اپنے دِل سے اس طرح دھو دیا ہے کہ سنہری تختے پر ایک نقطے سے دو خط پیدا ہو گئے۔

مکتوب : ۵۳

(۵۱) اے لوگو! اس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ اے میرے اللہ اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام بھیج، اُس کی بزرگی میں اضافہ کر، اُسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر، اُسے برکتیں دے، جو عرب وعجم کا سب سے زیادہ سعادت مند ہے، اِمام کعبہ وحرم ہے، علم وحکمت کا منبع ہے۔ خُلق اور اِحسان اور سخاوت وکرم کی کان ہے، جو عرش و لوح کا مظہر ہے۔ جو کلامِ قدیم کا ترجمان اور مُعلّم ہے۔ جو ہمارا سیّد۔ ہمارا رہبر، ہمارا شفیع ہے۔ جس کا نام محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے۔ صلوٰۃ وسلام ہو تم پر اے احمد

Marfat.com

اے اللہ کے حبیب تم پر صلوٰۃ وسلام، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے رسول تم پر صلوٰۃ وسلام۔

مکتوب : ۵۶

(۵۲) حدیثِ قدسی اللہ تعالیٰ کے کلام کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ معنوی طور پر بھی اور لفظی طور پر بھی، لیکن معنوی طور پر حضرت جبرئیل علیہ السلام پر یا لفظاً حضرات انبیاء پر القا ہوتا ہے اور پھر ان معانی کو الفاظ کے تصوری لباس کے مطابق ان بزرگوں کی جماعت کے قلوب پر الہام کے طور پر نازل کیا جاتا ہے۔

مکتوب : ۵۹

(۵۳) اب جب تم فقیروں کی صحبت میں پہنچ گئے ہو، سرِ تسلیم خم کردو۔ ذکر کرو تسبیح میں مشغول رہا کرو، جو کچھ تمہارے نصیب میں ہے۔ اپنے وقت پر ظاہر ہو جائیگا۔

مکتوب : ۶۰

(۵۴) کام یہی ہے کہ اپنی ذات کو درمیان سے خارج کردو۔

(۵۵) جب تک راستے کو " لا " کے جھاڑو سے صاف نہیں کرے گا " الا اللہ " کے گھر تک نہیں پہنچ سکے گا۔

مکتوب : ۶۱

(۵۵) لکڑی کا جھاڑو تو محض عارضی گرد وغبار سمیٹتا ہے، لیکن اصل غبار کو جو ذرّاتِ زمین پر مشتمل ہے۔ اُٹھانا ہو تو اس کے لئے طویل عمر چاہیئے

مکتوب : ۶۱

(۵۶) فرائض ہر حالت میں فرض ہوتے ہیں۔ کسی اور کی طرف سے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتے، البتہ نوافل جس کسی کے لئے چاہے، وہ اپنا ہو یا بیگانہ، خواہ تمام، خواہ آدھے، خواہ تہائی عطا کرنے کے مطابق پہنچائے جاتے ہیں اور ان کا ثواب پہنچتا ہے۔

مکتوب : ۶۷

مکتوب : ۶۷

(۵۷) وقتی نکاح (متع) ہمارے مذہب میں باطل ہے۔

(۵۸) قبروں پر چراغ جلانا بدعت ہے، اگر کوئی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے۔

مکتوب : ۶۷

Marfat.com

(۵۹) مُردے کے ساتھ کاغذ لکھکر رکھنا منع ہے۔ البتہ اگر خشک اُنگلی سے میّت کی پیشانی یا سینہ پر "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" لکھنا چاہیئے تو یہ برکت کے لئے ہے۔

ولدالزّا کا جنازہ درست ہے۔ مکتوب: ۶۷

(۶۰) ہلالی رات یا عید وغیرہ کے دن مُبارک باد دینے کی تیاری میں غلو کرنا اور اُسے لازم کرنا یا جمعہ کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا یہ تمام باتیں ممنُوع ہیں اور لوگوں کو اِس سے منع کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو "شرح کافی" باب "المکروہات"، مکتوب: ۶۷

(۶۱) عنین وہ ہوتا ہے جو عورت کے قابل نہ ہو یا شادی شدہ عورت کے تو قابل ہو مگر کسی دوسری عورت کے قابل نہ ہو، اس لئے اگر عنین خلوتِ صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دے تو اُس پر پورے حق مہر کی ادائیگی لازم ہے۔ مکتوب: ۶۸

(۶۲) قبر کی زندگی اِسی طرح ہے جس طرح دُنیاوی زندگی میں بیداری ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی مُردہ شخص کی قبر پر کوئی جانور بیٹھ جائے تو صاحبِ قبر جانتا ہے کہ وہ جانور نَر ہے یا مادہ۔ مکتوب: ۶۹

(۶۳) سُوتے وقت اگر قرآن مجید پاؤں کی طرف ہو اور وہ انسان کے قد کے برابر ہو تو سُونا جائز ہے اور اگر بلندی اِس سے کم ہو تو ناجائز۔ مکتوب: ۶۹

(۶۴) اگر کوئی صاحبِ ایمان سُویا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اُسے بیدار کرنا جائز ہے اگر اُس کی مرضی معلوم ہو، ورنہ اُسے بیدار کرنا جائز نہیں۔ اگر اُس کی مرضی اور غیر مرضی کا علم نہ ہو، ورنہ اُسے بیدار کرنا جائز نہیں۔ اگر اُس کی مرضی اور غیر مرضی کا علم نہ ہو تو اُسے آخر وقت تک نہ جگایا جائے اور اس کے بعد جگا دے۔ مکتوب: ۶۹

(۶۵) اگر غُسل خانہ کی چھت ہو تو اس میں ننگے بدن ہونا اور غُسل کرنا جائز ہے۔ اگر اس کی چھت نہ ہو تو اختلافِ روایت سے مکرُوہ ہے، البتہ دونوں حالتوں میں بات کرنی

منع ہے۔ مکتوب : ۶۹

(۶۶) اگر سجدہ کے وقت پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو ایک روایت سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مکتوب : ۶۹

(۶۷) اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اُس کے عُرف یا ذات کی وجہ سے حقیر جانے اور کہے کہ فلاں جولاہا ہے، اور فلاں موچی ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ مکتوب : ۶۹

(۶۸) سینکڑوں رشتہ دار جو خُدا سے بیگانہ ہوں، اُس ایک اجنبی پر قربان جو اللہ سے آشنا ہو۔ مکتوب : ۷۱

(۶۹) ترکہ کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہے اور وہ شوہر کا ترکہ فروخت کر کے یا قیمت لگا کر اِس میں سے مہر اپنے پاس رکھ لے تو جائز ہے اور اگر اس کی قیمت مہر سے کم ہو تو اتنا نقصان عورت کا ہوگا۔ مکتوب : ۷۳

(۷۰) اکثر باوضو رہیں، کیونکہ ظاہری طہارت باطن سے اتفاق کرتی ہے اور جب صورت یہ ہو جائے تو معاملہ نُورٌ علےٰ نُور ہو جاتا ہے۔ مکتوب : ۷۵

(۷۱) اے اللہ مجھے مُتقیوں میں سے آگے بڑھنے والا بنا، کیونکہ ہم نے تیرے ہاں مُتقّی لوگوں کو بزرگ مانا ہے۔ مکتوب : ۷۸

(۷۲) قرآن مجید کا خلاصہ سورۂ یاسین ہے اور اِس سورت کے قرآن کا خلاصہ ہونے کا باعث یا آیت نہیں، بلکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سورۂ یاسین قرآن کا دِل ہے۔ مکتوب : ۸۲

(۷۳) جب فقیر کمالِ فقر کو پہنچ جاتا ہے تو غیر حق کی خواہش اس کے پوشیدہ دل میں کانٹوں پر چلنے کے برابر ہوتی ہے، اور اِنتہائی غنا کا کمال حقیقی غنی پیدا کرتا ہے اور اُس وقت اُس کی اِستعداد کو "کُن فیکون" کے قول کا مظہر بنا دیتا

Marfat.com

ہے، لیکن اِس میں یہ صِفت اللہ کے حکم ’کُن‘ کے ظہُور کی مقیّد ہوتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ مطلق ہے اور وہ ہر وقت اور ہر آن اِس امر کا حاکم نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کا خاصّہ ہے۔ اِس معنی میں کہا گیا ہے کہ فقیر وہ ہوتا ہے جو کسی شے کو جب کہے ہو جا تو وہ ہو جائے۔

مکتُوب : ۸۳

(۷۴) اگر بے علمی میں معاش میں کوئی فساد پیدا ہو جائے اور ایسا مال حلال مال میں مل جائے اور اِن میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے تو سارے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے، اور ایسی ادائی بھی ثواب سے خالی نہیں۔

مکتُوب : ۸۴

(۷۵) اگر کسی شخص کی منکوحہ گناہ کی مرتکب ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کی طرف توجّہ دے۔ یہی اچھی بات ہے، سوائے اس کے کہ جب کلماتِ کفر کا اِرتکاب کرے تو اس وقت اُسے چھوڑ دینا بہتر ہے۔

مکتُوب : ۸۴

(۷۶) جاننا چاہیئے کہ غیبت کیا ہے یعنی کسی مومن بھائی کی غیر حاضری میں اس کے گناہوں کا ذکر کرنا اور اگر معاصی نہ ہو تو غلط طور پر گناہوں سے مُتہم کرنا۔ اِس لئے آپ کی عبارت دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس فقیر کے پاس آنے والے گنہگار ہوتے ہیں یا گنہگار نہیں ہوتے۔ اگر وہ گنہگار ہوتے ہیں تو اُن کی غیر حاضری میں اُن کی یا دگناہوں سے کرنا غیبت ہے بلکہ اِس سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے، کیونکہ اِس گروہ کا نام منافق ہے۔

مکتُوب : ۸۶

(۷۷) ہم نے عربی زبان میں قُدرت حاصل نہیں کی اور اَب ارادہ ہے کہ فارسی میں لکھیں، اور جب ہم نے قلم اُٹھایا تو لُوحِ محفوظ سے عربی کے کلمات ٹپکے، جس طرح خُشک زمین پر بارش کے قطرے گرتے ہیں اور اُس کے حُسن و نعمت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

مکتُوب : ۸۷

(۷۸) عبادت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رُوح کے ذریعے اور دوسری بدن کے ذریعے۔ رُوح کے ذریعے کی عبادت زیادہ تر مرتبۂ ولایت پر واجب ہے اور رُوح اور بدن کی ملی جلی عبادت انبیاء اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (سب پر صلوٰۃ و تسلیمات) پر واجب ہے۔

مکتوب : ۸۷

(۷۹) فرشتے آسمانوں میں اس وقت داخل نہیں ہوتے۔ جب تک اُنہیں دوسری زندگی نہیں دی جاتی اور بشرّی وجُود اور اُس کے کمالات سے وہ ہر طرح خالی ہو جاتے ہیں۔

مکتوب : ۸۸

(۸۰) اللہ سبحانہٗ مردِ کامل کے حق میں فرماتے ہیں کہ میں ایسے بندوں کا کان ہوں۔ اُس کی آنکھ ہوں۔ اس کا ہاتھ ہوں اور اس کا پاؤں ہوں۔ وہ میرے ساتھ سُنتا ہے۔ میرے ساتھ دیکھتا ہے۔ میرے ساتھ بولتا ہے اور میرے ساتھ چلتا ہے۔

مکتوب : ۸۸

(۸۱) جو شخص جتنی دیر تک ناپختہ رہتا ہے۔ جوش میں رہتا ہے۔ جب پختہ ہو جاتا ہے تو جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

مکتوب : ۹۱

(۸۲) لوگوں کو پھول دینا اِس بات کی بشارت ہے کہ جو ثمرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، اُسے عوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

مکتوب : ۹۱

(۸۳) دُودھ سے مراد علم کا خزانہ ہے۔ جو شخص خواب میں یہ دیکھتا ہے کہ میں دُودھ پی رہا ہوں تو حدیث میں آیا ہے کہ اُسے کثرتِ علم کی بشارت ہو۔ حق تعالےٰ نے اُس بشارت کو کہ مقدمہ فنا ہے، منتہٰ ظہور میں لاتا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے، اے اللہ نُور کو میرے اُوپر، میرے نیچے، میرے سامنے اور میرے پیچھے پیدا کر دے یا مجھے نُور بنا دے، یہ نورٌ علیٰ نُور کی بشارت ہے۔

مکتوب : ۹۹

Marfat.com

(۸۴) کشتی اپنے پیر کا وسیلہ ہے کہ اس وسیلہ در وسیلہ کا سلسلہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم تک جا پہنچاتا ہے۔ مکتوب: ۹۹

(۸۵) شب برات کا دیکھنا، یہ مطلب رکھتا ہے کہ حساب سے چھٹکارا دے دیا گیا ہے۔ سُورج کے کم دکھائی دینے سے مراد یہ ہے کہ اس میں بعض مکروہ اور بعض مُباح داخل ہوگئی ہیں۔ مکتوب: ۹۹

(۸۶) گریہ وزاری اور نیازمندی کی حقیقت پانی کی طرح ہے، جو موتی بن کر آنکھوں سے ٹپکتا ہے اور چونکہ جو پانی زمین پر گرتا ہے، وہ ضائع اور برباد ہو جاتا ہے اس لئے یہ عاشقوں کی آنکھ کا پانی جسم میں غرق ہو کر ہر عضو کو نُورانی مدد پہنچاتا ہے اور سُستی اور کاہلی کو باہر نکال پھینکتا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ مکتوب: ۱۰۰

(۸۷) تلوار کو ڈاکوؤں اور کافروں کو ختم کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مکتوب: ۱۰۰

(۸۸) مُتّقی لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے دُعائے نجات یا اِستغفار کریں، جنہوں نے بڑے بڑے گناہوں کا اِرتکاب کیا ہو، ان کی مثال مُردہ لوگوں یا نشہ بازوں کی ہے یا اُن کی جو دوسروں کا مال جان بُوجھ کر یا ظلم سے ہتھیاتے ہیں۔ مکتوب: ۱۱۱

(۸۹) تحقیق تسمیہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر کامل ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو راحمٰن اور رحیم ہے: اللہ = ا ل ل ھ

(الف) چشمہ اوّل میں جو، لام، کی طرف ہے۔ تین سو اسماء، جو زبور میں درج ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

(ب) رحمٰن کے نام کے اسرار کتب انبیاء میں ایک ہزار ہیں اور ان کے علاوہ چار اور مذکور ہیں۔ جن میں ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر تسبیح کی گئی ہے۔

(ج) رحیم کے نام کے اسرار ایک ہزار ہیں۔ جن کی تسبیح ملائکہ کرتے رہتے ہیں اور ہر اسم کا تعلق ایک دوسرے کے خط سے معلوم ہو گا۔

(د) چشمۂ ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ اُن کا ذکرِ انجیل میں ہے اور اللہ کے نام میں چار انبیاء کا ذکر ہے۔ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر سلام و درُود۔

(ہ) لام ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ اُن کا ذکر توریت میں موجود ہے۔

(و) اور لام اوّل میں قرآن میں مذکور ۹۹ نام ہیں اور یہ تمام اَسماء پر محیط ہیں۔

(ز) لام کے ساتھ میم کے اتصال سے اِسم اعظم ملاحظہ ہو کہ الف میں تمام اسمأ جمع ہیں۔

اور جان لینا چاہیئے کہ اسم رحیم کے ایک ہزار اسرار بھی الف اور لام اوّل مندرج کئے ہیں کیونکہ اِسم رحمٰن کے مراتب لام اور الف کے حقائق کا ظہُور ہیں۔

مکتوب : ۱۱۲

(۹۰) اللہ کا نام ہزار اِسماء کا جامع ہے اور یہ چار انبیاء یعنی حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (تمام پر سلام و درُود) اِسی نام کی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ ۹۹ نام جو تمام کے تمام اسمائے قرآنی ہیں، الف لام میں درج ہیں۔

مکتوب : ۱۱۲

(۹۱) جب بے کیفی پر نظر مضبُوط ہو جائے گی تو نظر لطائف سے اُٹھ جائے گی اور اِس کا تعلّق جسم کے پرے سے ہو جائیگا اور جب یہ جسم سے پرے متوجّہ ہو گی تو پھر یہ نظر رُوحانی ہو گی۔

مکتوب : ۱۱۳

Marfat.com

(۹۲) سمجھ لینا چاہیئے کہ تمام انبیاء ذاتِ جامع صفات سے واصل ہیں، لیکن حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متابعت کی وجہ سے اِسی طرح اللہ کے نام کا الف قابلِ اطاعت ہے اور دوسرے تینوں حروف اس کے مطیع ہیں۔ چنانچہ قابلِ اطاعت کو الف کے حرف سے اطاعت حاصل ہوتی ہے اور اطاعت کرنے والوں کو باقی حروف کے بارے میں

مکتوب : ۱۱۴

جان لینا چاہیئے کہ اللہ اسم ذاتی ہے۔

(۹۳) اللہ تعالےٰ کے تین ہزار ناموں کی تفصیل حق تعالےٰ کو ہی معلوم ہے یا حضرت محمد صلی اللہ

مکتوب : ۱۱۴

علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم خاص کے ذریعے حاصل ہے۔

(۹۴) آپ جیسا صاحبِ وعدہ شخص ستّر بار خدا کے ساتھ باتیں کرتا ہو، تو سکوت کو ضروری سمجھ کر وعدہ پر قائم رہنا چاہیئے۔ وعدہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک وعدہ الہامی جو مخصوص

مکتوب : ۱۱۵

ہوتا ہے اور دوسرا وعدہ لوحی جو عام ہوتا ہے۔

(۹۵) زبان تو درکنار اگر دِل کے اندر بھی اس کا خیال آئے تو وہ بھی ایک مسلمان کی غیبت ہوگا پس

مکتوب : ۱۱۵

قلم اور زبان کی تو بات ہی مشہور ہے۔

(۹۶) اے ہمارے رَبّ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک وسیلۂ فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور انہیں وہ مقامِ محمود دے، جس کا تُو نے اُن سے وعدہ کر رکھا ہے اور قیامت کے دن ہمیں اُن کی شفاعت عطا فرما، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

مکتوب : ۱۱۷

(۹۷) مقامِ محمود اور مقامِ نصیر کے دو مرتّبے ہیں۔ ایک وہ مرتّبہ جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو زندگی میں دُنیا ہی میں عطا ہوا اور اِس مرتّبے کے پھر دو حصّے ہیں۔ کمالِ مرتبۂ نصیر اور کمالِ مرتبۂ بصیرت سرّی، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم دائمی طور پر عطا کئے گئے اور یہ بصیرت تمام انبیاء علیہ السلام میں عام ہے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

میں خاص ہے۔

مکتوب : ۱۱۷

(۹۸) مراقبہ کی صورت یہ ہے کہ دل کا ذِکر جاری کرنے کے لئے سر جھکا لیا جائے۔ مراقبہ کے معنی انتظار کرنے کے ہیں اور اس کے دو مرتبے ہیں۔ ایک ولایت خاصّہ یعنی تجلّیات کے وارد ہونے کا اِنتظار، دوسرا ولایت اخص میں یعنی نایافت کی حقیقت کا اِنتظار اور مراقبہ کی حقیقت علم حضُوری میں اور حضُور علم میں ہے۔

مکتوب : ۱۱۸

(۹۹) اندر سے آشنائی پیدا کر، باہر سے بیگانہ رہو۔ ایسا اچھا طریقہ دُنیا میں بہت کم ہوتا ہے۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۰) خوف کے خطرے کو دُور کرنے کے لئے آیت کریمہ "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون" کا وِرد کرنے کے بعد، وضو کے بعد کا چُلّو بھر پانی پی لیا کریں۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۱) طالب کو جو کچھ پیر سے حاصل ہو جائے اُسے اُس کی نشو و نما میں کوشش کرنی چاہیئے اور وہ اس معاملے میں ہرگز پس و پیش نہ کرے، کیونکہ وہی پہلا دانہ جو مرید کے دل میں پیر کا بویا ہوا ہوتا ہے، آہستہ آہستہ درخت بن جاتا ہے اور پھل لاتا ہے، اگر باغبان دانہ کی پرورش نہ کرے تو درخت کس طرح بن سکتا ہے۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۲) ذکرِ عالی سے انفاس کی پاسداری مسلّمہ ہو جاتی ہے اور تمام تعلّق ذکر سے قائم ہوتا ہے، ہمت بالغہ سے صبر کو طریقہ بنانا چاہیے اور اپنے تمام اوقات احکام بجا لانے میں غنیمت جاننے چاہئیں اور حواس کی سلامتی کے لئے فاتحہ پڑھتے رہنا چاہیئے اور وضو کے بعد بچے ہوئے پانی میں سے تھوڑا سا پانی پی لینا چاہیئے اور گیلا ہاتھ سر پر ملنا چاہیئے۔

مکتوب : ۱۲۵

Marfat.com

(۱۰۳) جب وحی کے پہنچانے کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا تھا تو وہ اپنے جسم کے حرف و آواز کے لباس میں انبیاء حضرات اور ہمارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور مخصوص اوقات اور ضروری حالات میں اُمت کی تعلیم کے لئے اِنسانی حرف و آواز میں خود بیان فرماتے تھے اور اُن ملکوتی اور جسمانی حرف و آواز میں پہلے جبرائیلؑ اور پھر حضرات انبیاء کا تصرّف ہوتا تھا۔

مکتوب: ۱۲۷

(۱۰۴) شب معراج کو جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آسمانِ بالا پر گئے تو انہوں نے ایک قطار اونٹوں کی دیکھی، جو چلی جا رہی تھی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا! اے جبرائیل یہ قطار کب سے رواں دواں ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جس روز سے میں پیدا ہوا ہوں۔ میں اِس قطار کو اسی طرح رواں دواں دیکھ رہا ہوں۔ اِس کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ربّ العالمین کی درگاہ میں عرض کیا کہ خداوندا میں چاہتا ہوں کہ اُونٹوں پر جو کچھ ہے میں اس کی حقیقت سے واقف ہو جاؤں۔ حکم ہوا۔ ایک اونٹ کو بٹھایا جائے۔ جب بٹھایا گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر اُونٹ پر دو صندوق ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک صندوق کھولا گیا اور اس کے اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اِس عالم کی طرح صندوق میں ایک اور عالم ہے اور اِس عالم کے اندر ظہور سرورِ کائنات حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے۔

مکتوب: ۱۲۷

(۱۰۵) یہ وہ عین الیقین ہے جو ولایت انبیاء (علیہم السلام) کے مرتبہ کے اہلِ کمال کو حاصل ہے اور علم مطلق کی نفسِ صفت کے حضور سے تعلق رکھتا ہے۔ انتہیٰ، فرماتے ہیں کہ حضور در حضور کے خالق کی دریافت ایسی ہے کہ جس وقت اس نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ علم ذات کے بغیر نہیں کیونکہ حضوری ذات میں رکھی گئی ہے۔ نیز یہ کہ ذات

Marfat.com

اپنی ذات سے علیم ہے نہ کہ غیر ذات کے وصف زائدہ زائد سے الیٰ قولہ۔

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۶) پس کمالات کی ذات خود بخود حاضر ہوتی ہے۔ وہ غیر ذات کی صفت نہیں کہ اُس ذات سے جانا جائے۔ یہ ہے حضُور در حضُور اور یہ ہے مرتبۂ ولایتِ انبیاءؑ کے اہلِ کمالات کا حق الیقین۔ جو صرف حضُور ہے۔ انتہیٰ۔

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۷) خارجی حجابات کو دُور کرنا کسی کے بس میں نہیں، سوائے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے، کہ انہوں نے جسم اور رُوح کے ساتھ ایسا کیا ہے، لیکن جسم اور رُوح کے ساتھ جب کہ جسم بے بصر ہو، بعض دوسرے اَنبیاء اور اُمت مُحمّدیؐ کے بعض افراد کو بھی حجابات دُور کرنے کا شرف حاصل ہے۔

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۸) جب سالک فنا کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اُمور جن کی شرع نے ممانعت کر دی ہو، عُذر کی وجہ سے ان کا ارتکاب جائز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دریا کی موجودگی میں اگرچہ وضو کرنا فرض ہے، لیکن اس کے باوجود ضروری عذر کے بعد تیمّم کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ مرض کے خوف سے وضو کا اِستعمال ممنُوع ہو جاتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۰

مکتوب: ۱۳۱

(۱۰۹) شیر موذی ہے، نفس اس سے بھی موذی ہے۔

(۱۱۰) اِس زمانے کے اکثر لوگ تو گناہ کبیرہ میں اِتنے مبتلا ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دِل کی آگ اس حد تک بھڑکتی ہے کہ ظاہری آگ کی صورت اختیار کر کے روضۂ مُبارک کی چھت تک جا پہنچتی ہے اور یہ سب اُمت کا غم ہے

مکتوب: ۱۳۲

(۱۱۱) "ایمانِ عریاں کیفیت ہے اور تقویٰ اِس کا لباس"، اِس کا علاج اِستغفار ہے اور اِستغفار تقویٰ کے نقصان کو پورا کر دیتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۲

Marfat.com

(۱۱۲) ولائتیں پانچ قسموں کی ہیں: (۱) ولایتِ عامہ (۲) ولایتِ خاصّہ (۳) ولایتِ اخص (۴) ولایت خاص الخواص اور (۵) ولایت اخص الخواص۔

مکتوب: ۱۳۴

(۱۱۳) مرض دو قسم کا ہوتا ہے کہ مرضِ موت اور دوسرا مرضِ اوقاتی۔ مرضِ موت اُن لوگوں کا خاصّہ ہے۔ جنہوں نے میثاق کے دن اوّل اور آخر سجدّہ نہ کیا، ان کے حق میں یہ مرض آخر کار کفر کا متقاضی ہے۔ وہ روز بروز کُفر میں گرتے جاتے ہیں اور آخر کار کُفر کی حالت میں مر جاتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے شروع میں تو سجدّہ نہ کیا لیکن آخر میں سجدّہ کر دیا، اُن کے مرضِ اوقاتی کا خاصّہ سلامتی ایمان ہے۔

مکتوب: ۱۳۵

(۱۱۴) اللہ جل شانہٗ کی عبادت دو مرتبہ کی ہے۔ پہلا مرتبہ مُبتدی اور متوسط کا ہے کہ ابھی درمیان میں پردہ ہوتا ہے اور اس کو عبادت کہتے ہیں۔ متوسط اگرچہ ایک لحاظ سے حضُوری رکھتا ہے، لیکن ابھی حقیقت میں غائب ہوتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۶

(۱۱۵) صلوٰۃ و مراتب کے معانی ایسے ہیں کہ حکمت سے تعلق رکھتے ہیں اور حکمت سے ناواقف ہونا عبث ہوتا ہے۔ صلوٰۃ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اس کے معانی کو پالینا کامل لوگوں کا خاصّہ ہے۔ ہم جو اہلِ کمال کے خوشہ چین ہیں۔ اتنی طاقت کہاں رکھتے ہیں کہ اس کے بیان میں زبان کھولیں۔

مکتوب: ۱۳۷

(۱۱۶) اِنسانی حقیقت کے اندر چھ لطائف طے کرنے کے بعد حقیقی راحت ہوتی ہے۔ جس میں خیال کی شرکت نہیں ہوتی اور چونکہ حقیقی بندگی کے مرتبے میں بندے کے لئے خوف اور ڈر لازم ہے، اسلئے خُوشی مت مناؤ کا حکم دیا گیا۔

مکتوب: ۱۳۸

(۱۱۷) اگر ساری عمر کُفر میں گزر گئی اور استفادہ سے محروم رہا تو پھر عذاب در عذاب میں مبتلا رہے

Marfat.com

گا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا: "اُن کے اعمال سراب کی طرح ہیں، جس کو پیاسا اپنی زندگی تصوّر کرتا ہے۔"

مکتوب: ۱۳۹

(۱۱۸) اِنسان دو قسم کے ہیں۔ ایک مظہرِ جلال اور ایک مظہرِ جمال اور قلب بالخصوص جمال کا مظہر ہے اور جلال کے مظہر کو قلب میں کوئی دخل نہیں، سوائے کچھ وقت کے۔

مکتوب: ۱۳۹

(۱۱۹) وقت بھی دو قسم کے ہیں۔ ابتدائی اور انتہائی۔ ابتدائی شرکت غیر مُعتبر ہے اور انتہائی کی شرکت مُعتبر اور اِس کا خاتمہ اخیر میں بخیر ہوتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۹

(۱۲۰) شرک کی دو قسمیں ہیں۔ جو جمال سے حصہ لیتی ہیں اگرچہ ابتدائی گناہ کی نسبت زیر عذاب ہوں گی اور آخر میں ثمرۂ جمال پیدا ہوگا۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مظاہرِ جمال کو درحقیقت انبیاء علیہ السلام کے ماتحت کیا ہے اور مظاہرِ جلال کو ابلیس مردود کے ماتحت۔

مکتوب: ۱۳۹

(۱۲۱) اللہ تعالےٰ کی ذات واجب الوجود ہے اور علوم جائز الوجود ہیں کہ اِن کا موجود ہونا اللہ سبحانہٗ کے اختیار میں ہے اور موجودہ مخلوقات، ممکن الوجود ہیں اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو انہیں عدم کر دے اور اگر چاہے تو انہیں موجود رکھے اور باری تعالےٰ کا شریک ہونا ممتنع الوجود ہے، کیونکہ وہ ہرگز وجود میں نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہے۔

مکتوب: ۱۴۰

(۱۲۲) خواہ کوئی ہوا میں اڑے اور پانی اور آسمان میں چلے، لیکن اگر اِس میں رتّی بھر بات خلافِ شرع پائی جائے تو اُسے جھوٹا مُفتری سمجھنا چاہیئے۔

مکتوب: ۱۴۲/الف

(۱۲۳) عتاب کے دو درجے ہوتے ہیں۔ ایک عتاب لطیفہ اور دوسرا عتاب قہریہ۔

مکتوب: ۱۴۲/ب

Marfat.com

(۱۲۴) ہر عقل مند پر اس کی عقل کے مطابق توحید واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحیدی حد تک عقل بمنزلہ مبنیٰ ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے اوصاف اور معرفتِ مفصّل کی حد تک عقل کا قیاس نہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ تعالےٰ کی صفات کے تفصیلی اُمور اور دوسرے واجب احکام کی تعلیم دی ہے۔

مکتوب ۱۴۲ / ب

(۱۲۵) ذکر کرنے والے کو چاہیئے کہ دِل میں جو صورت بنے اُسے سینے کے اندر سے دُور کرے اور اِس بات کی کوشش کرے کہ دِل خیالات سے خالی ہو جائے۔ سوائے حقِ حقیقی کے جو تصوّر سے پاک اور منزّہ ہے

مکتوب: ۱۴۴

(۱۲۶) اللہ تعالےٰ کی رویت دُنیا میں صرف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حصّہ ہے۔ جو انہیں ایک بار معراج شریف میں ملا اور دوسرے انبیاء کو بھی خصوصیت حاصل ہے اور وہ بھی ایک ایک بار۔

مکتوب: ۱۴۵

(۱۲۷) اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اُن کی وفات کے مدّت مدید کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ پر ظاہر ہوئے۔ خدا کا شکر بجالانا چاہیئے کہ اُس نُور کے نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے جو نُور بے کیف کا آغاز ہے، اُس نے آپ کو بینائی بخشی ہے۔ لیکن آپ کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ جو نُور گھر میں اور زمین ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی کیفیت رکھتا ہے۔ خواہ سالک اُسے بے کیف ہی کیوں نہ جانے کیونکہ زمان و مکان میں جو کچھ ہے باکیف ہے۔ بے کیف نہیں۔

مکتوب: ۱۴۵

(۱۲۸) حاجی فیروز رحمۃ اللہ علیہ کا قول اصولِ دین کے خلاف ہے۔ اگر اس نے رویت ذات سمجھی اور رویت بصری و ایمانی خیال کی، نہ کہ رویت بصری تو ٹھیک ہے اور نُور کا یہ ظہور جو آپ پر ظاہر ہوا ہے۔ میاں فیروز کے قول سے الگ اور دوسرے مرتبے پر

مکتوب: ۱۴۵

ہے۔اس روئیت کی ابتدا سمجھا جانا چاہیئے۔

(۱۲۹) گردش کے معنی سُلوک ہیں اور ورزش کے معانی جذبہ کی وصولی ہیں۔ یہ معنی اِس مذہب کے مطابق ہیں، جو سُلوک کو جذبہ پر مقدّم رکھتا ہے، دوسرے معنی یہ ہیں کہ گردش کے معنی ریاضت ہیں اور ورزش کے معنی اختیار یعنی دِل کا ذکر ریاضت کے بعد مرشد یا زبان کی طرف سے، اور یہ معانی اُس شخص کے طریقہ کے مطابق ہیں، جس کے نزدیک ریاضت سُلوک پر مقدّم ہے۔

مکتوب: ۱۴۶

(۱۳۰) "دنیا کے اندر اِس طرح رہو، جس طرح مسافر پُل پر اور اپنے آپ کو اَصحابُ القبور میں شمار کرو" اِس بات کا خیال رکھیں۔

مکتوب: ۱۴۶

(۱۳۱) مقبروں پر بدعت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام کاج کسی کے اختیار میں نہیں۔ خود مقبروں کے صاحبان اس حالت پر غم ناک ہیں۔ اس کے دُور کرنے کی ہر چند دُعا کرتے ہیں، قبول نہیں ہوتی، مجبوراً معاملہ قضا کے سپرد کرکے غم ناک ہوتے ہیں۔

مکتوب: ۱۴۷

(۱۳۲) تسمیہ کی آیت میں جو تین ناموں یعنی اللہ، رحمٰن اور رحیم سے مرکب ہے۔ حق سبحانہٗ کے تین ہزار نام شامل ہیں۔ جنہیں تمام انبیاء علیہ السلام اور فرشتوں کو اللہ نے اپنی تسبیح کے لئے فرمایا تاکہ اس تسبیح کے ذریعے ہر صفت اپنی خصوصی تسبیح کے ذریعے اللہ پاک کو یاد کرے۔ ایک ہزار نام جن کی تسبیح فرشتے کرتے ہیں۔ اِسم رحیم کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں اور ایک ہزار نام جن کی تمام انبیاء علیہ السلام تسبیح کرتے ہیں۔ اسم رحمٰن میں شامل ہیں تاہم انبیاء علیہ السلام میں چار انبیاء علیہ السلام یعنی حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد حضرت موسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور ہمارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم شامل نہیں اور ہزار نام جن کے ذریعے یہ چاروں نبی اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اللہ کے نام

Marfat.com

میں مضمر ہیں۔

مکتوب: ۱۴۸

(۱۳۳) غُسل میں نیت شرط نہیں ہے، لیکن پانی پاک ہونا چاہیئے۔ اگر پاک اور پلید کے معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی تو شخص گناہگار ہوگا، تاہم سجدہ درست ہوگا، مگر مکروہ۔

مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۴) اگر کوئی عورت یا مرد زبان سے کلمۂ کُفر کہہ دے اور اس کا علم نہ ہو، اگر علم ہوتا تو زبان سے نہ کہتا، لیکن جب اطلاع ہو جائے تو یہ ضروری ہے، لیکن نکاح نہیں ٹوٹتا۔

مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۵) شہادت کے بغیر نفس بخشنا نکاح کو فاسد کر دیتا ہے۔

مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۶) مُردے کو زندہ کرنا، علمائے باطن کا حصّہ ہے جو ظاہری اور باطنی علوم کے امین ہیں۔

مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۷) کسی شئے کے حق میں جو حقیقت میں پاک ہو، ایسی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "اے ایمان والو! بہت زیادہ ظن کرنے سے پرہیز کرو" اس لئے پورے یقین کے بغیر پلید کہنا منع ہے۔

مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۸) علماء کا دینی کُتب کا مطالعہ کرتے رہنے کے بعد سو جانا بھی ان کی عبادت ہے اور علمائے باطن اس حدیث کی پیروی ہیں کہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں، لیکن میرا دِل نہیں سوتا بظاہر وہ سوتے ہیں، لیکن باطن میں اُن کا دِل جاگتا ہے۔ اگرچہ دونوں مقبول ہوتے ہیں، لیکن اُن میں اور اُن میں بہت فرق ہے اور یہ بات کسی ذہین و فطین شخص پر پوشیدہ نہیں۔

مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۹) بعض سالک جن میں استعداد کامل ہوتی ہے۔ ایک ہی جست میں مقامِ فنا حاصل کر کے اُس وصل سے بہرہ یاب ہو جاتے ہیں۔ جس کو فنا نہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے وصلِ حقیقی

Marfat.com

مکتوب: ۱۵۲

سے لُطف اندوز ہو جاتے ہیں۔

(۱۴۰) مُلحد و بدعتی کا یہ خیال کہ ایک جسم دوسرے جسم میں واقع ہوتا ہے۔ غلط اور یہ کُفر ہے۔

مکتوب: ۱۵۲

(۱۴۱) کافر کی کرامت (استدراج) پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے۔ ابلیس لعین بھی جو قطعی طور پر مردُود ہے۔ ایسا استدراج رکھتا ہے۔ جس طرح آدمی کی رگوں میں ہوا گشت کرتی ہے۔ وہ ایک لحظہ میں زمین کی پاتال سے آسمان کی ثریا تک سیر کر آتا ہے۔

مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۲) مُخلص وہ ہوتا ہے جو راہ کے نیک و بد سے واقف کرے۔ اگر میں دیکھوں کہ ایک اندھا ہے اور اُس کے آگے کنواں ہے تو ایسی حالت میں اگر میں خاموش بیٹھا رہوں تو گناہ ہے۔

مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۳) کافر دجّال حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا اور مختلف فرقِ عادت واقعات سے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کریگا اور لوگ بے دین ہو جائیں گے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس کے مقابلے میں جنگ لڑنی پڑے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے تو وہ کافر اُن کی قہر آمیز نظر سے پگل جائے گا اور چالیس سال تک تمام دُنیا سے ہر قسم کی تاریکی چھٹ جائے گی اور اس قسم کے شُعبدوں کے باوجود کافر قہر الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۴) نواب عبدالصمد خاں سے توقع ہے کہ آخری باطنی نسبت کو حتی الوسیع پرورش دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے شہود و ظہور اور فنا و بقا کے لئے وہ صورتِ متخیلّہ، جس کی مثال میں نے رخصت ہوتے وقت آپ کو دی تھی۔ نظر میں لاکر یقین جانیں کہ ہر بندے کے لئے ہر گھڑی ذاتی و صفاتی ہے اور بقا اللہ تعالےٰ کے فیض سے اسی طرح جیسا کہ دیکھا،

Marfat.com

مکتوب: ۱۵۵

پیدا ہوتی ہے، پھر ایک لیاقت بن جاتی ہے۔

(۱۴۵) انابت کے کئی مرتبے ہیں۔ انابتِ عام، انابتِ خاص۔ انابتِ اخص اور انابتِ خاص الخواص۔

مکتوب: ۱۵۶

(۱۴۶) پاک ہے، پاک ہے، اللہ پاک ہے۔ وہ جس نے اپنی ذات میں اپنے سوا سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ پاک ہے وہ جس نے اپنے نور سے خلقت سے اپنے آپ کو چھپا لیا اور اپنے نور کے ظہور کی شدت سے دنیا سے اپنے آپ کو مخفی کر لیا۔ وہ ایسا ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کوئی ظاہر نہیں اور وہ اتنا خفیہ ہے کہ اس سے زیادہ کوئی خفیہ نہیں۔ پاک ہے جو پوشیدگی سے ظاہر ہوا اور جو اپنے ظہور میں چھپ گیا جیسا کوئی نہیں۔

مکتوب: ۱۵۷

(۱۴۷) علم کے پانچ درجے ہیں، پہلا درجہ نبوّت کا درجہ ہے۔ اس درجے کے حامل حضرات کو اخص الخواص کہتے ہیں۔ اس سے نیچے ولایت اِبانی نبوّت ہے، جس سے بہرور حضرات خاص الخواص کہلاتے ہیں اور اس کے نیچے ولایت ملائکہ مقربین ہے کہ وہاں کے لوگ اخص کہلاتے ہیں اور اس ولایت کے نیچے ولایتِ اولیا ہے، اس میں جو لوگ داخل ہیں انہیں ولی خاص کہتے ہیں اور اس ولایت کے نیچے ولایت مومنین عالم ہے۔

مکتوب: ۱۶۱

(۱۴۸) اے زمانے کے سادہ لوح لوگو! زمانے کے بے نظیر فقرا سے تم یہ توقع کرتے ہو کہ تحفوں کے عوض میں وہ اپنے آپ کو اس قسم کے ممنوعہ امور میں جو اللہ تعالےٰ کی مرضی کے خلاف ہیں، تمہارے ساتھ شریک کر لیں اور اُس بے فائدہ مصیبت پر راضی ہو جائیں۔ کتنی عجیب بات ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس گروہ کی برکت ان ممنوعہ اُمور کے ترک کرنے میں ہے۔

مکتوب: ۱۶۳

Marfat.com

(۱۴۹) نایافت کے معاملے میں سالک کو دیوار کی طرح ہونا چاہیئے کہ سراسر پریشانی اور سرگردانی ہے۔

مکتوب: ۱۶۴

(۱۵۰) میں دُعا کرتا ہوں کہ عاجز کو اُس بہت بڑے گروہ کا کچھ حصہ عطا فرمائے اور آہستہ آہستہ دونوں طرح کے بلند مراتب پر فائز کر دے۔ کیونکہ کرم کرنے والوں کے لئے ایسے کام مشکل نہیں۔

مکتوب: ۱۶۵

(۱۵۱) اللہ کا شکر ادا کرو، کہ اس نے تمہیں یہ نعمت عطا فرمائی۔ دوسرے لوگوں کو تو یہ چیز مدّتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرو اور فاتحہ خیر پڑھو تاکہ حق تعالےٰ اس مرتبے کو قائم رکھے۔

مکتوب: ۱۶۶

(۱۵۲) حضور در حضور کا یہ مرتبہ سرِّ حقیقت، خفی حقیقت اور اخفیٰ حقیقت سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ پچھلے تین مرتبے بھی تینوں لطائف سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مرتبہ سردار کا ہے۔

مکتوب: ۱۶۶

(۱۵۳) اولیاء کی دو جماعتیں ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت حق تعالےٰ سے دُعا کرنے کو جائز نہیں سمجھتی۔ دوسری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ تمام چیزیں پہلے ہی مقدّر ہو چکی ہیں لیکن اُن کا مقدّر ہونا دو طرح کا ہے۔ ایک تقدیر مُبرَم جس کا بدلنا کسی طرح ممکن نہیں اسلئے مُبرَم سلسلے میں دُعا کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ دوسری تقدیر مُعلّق اور وہ یہ ہے کہ اِس کا بدل جانا دُعا پر موقوف ہے۔ چونکہ وہ دُعا پر مُعلّق ہے دُعا سے بدل جاتی ہے، چونکہ مُبرَم اور مُعلّق کا علم نہیں۔ اس لئے ہر حالت میں دُعا کرنی چاہیئے۔

مکتوب: ۱۶۷

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

Marfat.com

تذکرۂ کرامات

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی

نقشبندی قدس سرہٗ العزیز

بصورتِ اشعار

از رشحاتِ خامۂ زرین نگار

جناب الحاج منشی غلام رسول صاحب

ساکن گلی نمبر ۶، محلہ منصور آباد، فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپؒ دے والد ماجد لالہ دیوان بوہڑہ مل بہل کھتّری دی

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دے دربار وِچ حاضری

اچن چیت اُج دل میرے وچہ اِک خیال سمایا
حال خواجہ دا لکھ دکھاواں راوی جو سُنایا

شام چوراسی وچہ سی یارو ہندو اِک گھرانہ
ذات اوہناندی سی بہل آہی جانے کل زمانہ

بوڑا مل اِک ہندو اوتھے دیوان صاحب کہلاوے
چوراسی پنڈاں والے خزانہ سرکارے جمع کراوے

مُغلاں دا کارندہ سی او رہندا او دربارے
عزت شہرت مذکورہ دی کافی سی سرکارے

بوڑا مل جی اپنے تائیں دیوان صاحب کہلاوے
ہر اک نکے وڈے دے کم اکثر او کراوے

ہر کوئی کرے سلام جی اوسنوں جو کوئی ملے بازارے
عزت شہرت مذکورہ دی کافی سی سرکارے

جس جا ملے دیوان کسے نوں ادبوں سیس نواوے
جھک کے کرن سلام ہزاراں ہر اک نوں من بھاوے

بوڑا مل دے کوئی نہ ہوئی جد اولاد نرینہ
ایس گلوں مغموم او رہندا نت سڑدا رہسوے سینہ

اولاد نرینہ ہتھوں اوتاں بہت بھاری غم کھاوے
کئی ہزاراں پنڈتاں دل او آوے تے جاوے

کئی تعویز کرائے اوتھاں کجھ نہ پیا پلے
کہے پر بھو کرم کماوے میری واہ نہ چلے

جنتر منتر اس نے ورتے کئی ہزاراں واری
پر کجھ واہ نہ چلے اوسدی ہوئی سخت لاچاری

کئی دھاگے کرواتے اوس نے متھرا گیا بیچارہ
کئی اشناں کیتے اوس اوتھے پھردا مارا مارا

کئی پنڈتاں دیاں جھولیاں اُوس نے بھریاں نال دیناراں
دیوی ماتا نوں متھا ٹیکے کر ماں دتیاں ہاراں

آکھے دیوی ماتا تائیں دے فرزند پیارا
تاکہ ایس جگت وچہ رُوشن ہووے نام ہمارا

Marfat.com

غرض کہ اُس دیوان صاحب نے لائی واہ شہیری
مراد پوری نہ ہووے اوسدی جُھلی سخت اندھیری

کسے نے دسیا اوس دے تائیں سرہند شریف توں جائیں
جاکے اونہاں کولوں لالہ توں دعا کرائیں

اوتھے اک بزرگ نے رہندے الف ثانی کہلاون
مراد پوری ہو جاندی فوری جو بھی اوتھے جاون

مجدّد الف ثانی صاحبؒ نے اوتھے رہندے بھائی
جلدی جاتوں پاس اونہاندے دیر نہ لائیں کافی

اونے بہت بزرگ خدا دے کامل ولی ربّانے
اوسدے پائے ہور نہ کوئی اندر ایس زمانے

وچہ ولایت ایس زمانے اوسدا پلّہ بھاری
اللہ اگے کردا رہندا ہر دم گریہ زاری

وچہ ولایت ایس زمانے اُسدا کافی پایہ
پاک خدا دا اوسدے اُتے رہندا ہر دم سایہ

وچہ ولایت ایس زمانے اُسدے اُچے پائے
کدی نہ اوندا خالی ڈِٹھا جو اوسدے درجائے

وچہ ولایت ایس زمانے کوئی نہ اُسدا ثانی
جا اوتھے نہ لیاویں دل وچہ ہرگز بدگمانی

اُسدے پاروں ملسی تینوں ضرور اولاد نرینہ
ونڈدا پھردا او مولا دا لوکاں تائیں خزینہ

اُسدے پاروں ملسی تینوں بچہ اِک پیارا
اُوسدے پاروں اوس بچے دا چمکے خوب ستارا

اُسدے پاروں ملسی تینوں بچہ اِک نرالا
خوش ہو جاسی اونوں ویکھ کے ہر اِک ویکھن والا

اُسدے پاروں ملسی تینوں نونہال یگانہ
بُھل جاوے گا تینوں سارا دکھڑا بار پُرانا

بوڑا مل تائیں بھیجیا اوس نے سرہند شریف نوں بھائی
دیکھیا جا اوس حضرت تائیں ہوش نہ رہ گئی کائی

ہوش آئی تے دو زانو ہو کے بیٹھا او بے چارہ
کئی دیلاں دل وچہ کر کے دل نوں دے سہارا

ہوش آئی تے دل دے اندر پیا قیاس کریندا
خبر نہیں اللہ میری جھولی خالی کدوں بھریندا

مُجدّد صاحبؒ دے عرض کریندا شاہا کرم کماویں
تیری شہرت سُن کے آیا خیر جھولی وچہ پاویں

مُجدّد صاحبؒ دے عرض کریندا شاہا کرم کماویں
بہت دُوراڈیوں آیا حضرت خالی نہ پرتاویں

مُجدّد صاحب دے تائیں آکھے تیری ذات نیاری
تیری شہرت سن کے آیا میں وچہ خدمت داری

خیر پاؤ وچہ جھولی میری میں تے فضل کماؤ
اِک خدا توں بچہ مینوں یا حضرت دلواؤ

خیر پاؤ وچہ جھولی میری خالی نہ پرتاؤ
دوراں سُن کے آیا حضرت میری آس پونچاؤ

خیر پاؤ وچہ جھولی میری مینوں نہ درکاؤ
میری عرض خدا دے تائیں حضرت جا سناؤ

خیر پاہن توں جھولی میری شاہا پیا سداویں
قطرے توں دریا کریں چا جد موجاں وچہ آویں

خیر پاؤ وچہ جھولی میری آیا چل نماناں
چھڈ کے در تیرا میں حضرت پرت کے نہیں جانا ں

کرے بے چارہ اوتھاں اُگھے رو رو گریہ زاری
آکھے کرم کریں توں شاہا میں جاواں بلہاری

پُتر لے دے ربّ دے کولوں ہوئی شان سوائے
سنیا تیری شان انوکھی مولا دی درگاہے

غرض کہ رو وے تے کرلاوے کر دانتاں ہاڑے
مُجدّد صاحب دے اتوں بوہڑ جاوے صدقے وارے

مُجدّد صاحبؒ نے ایس دے تائیں اِک تعویز پھڑایا
نالے پانی تے دَم کرکے اُسدے تائیں پلایا

تے فرماون گود تیری ہُن مول نہ رہسی خالی
درخت بینگا بہت وڈا او مع پتراں مع ڈالی

اُسدا چرچا بہت زیادہ ہوسی وچہ زمانے
فیضیاب کئی ہوسن استھیں مجذوب تے مستانے

دُعا منظور ہوگئی سجناں مولا فضل کمائے
بوہڑ مل دے اُتے ہوگئے ربّ دے فضل سوائے

دُعا منظور جو ہوگئی سجناں مولا فضل کمائے
بچہ ملیا اوتھاں تائیں ناں سی بھوپت رائے

اللہ تعالیٰ فضل کمایا اُس نے بچہ جایا
مجدد الف ثانی دی برکت دل دا مقصد پایا

اوہ بچہ سی طفلی اندر روزے دے وچہ رہندا
وقت افطاری ماں اپنی دے دودھ نوں منہ لگیندا

شیر خواری دے عالم اندر روزہ رکھے بھائی
وقت افطاری دودھ پیوں لئی لبھے اپنی مائی

سن بلوغت نوں پوہنچ کے بچہ بنیا ولی ربّاناں
رتبہ اوسدا بہت اوچیرا بنیا قطب زمانہ

عبدالنبیؒ نام رکھایا شام چوراسی رہندا
دیوی رشی اوتاراں تائیں دل تھیں بُرا نیندا

گایاں تائیں پوجے ناہیں متھے تلک نہ لائے
جنجو اُس نے کئی ہندواں دے تھیں خود تڑوائے

حاجی سلیم شامی نے مینوں واقعہ ایہہ سنایا
تاں میں ایس واقعہ نوں یارا شعراں وچہ بنایا

بس غلام رسولؔ نمانے نہ کر ایڈی زاری
تیرے اُتے فضل کریسی پاک خداوند باری

○

حضرت خواجہ اُم دا سوہرے رلے دے پنڈ وچ آون دا واقعہ

وگی کرم دی وا صبا یکدم دُور دُور دوران خزاں ہویا
ہریاں ٹہنیاں میویاں نال بھریاں ساوا تر و تازہ بوستان ہویا
فضل کرم تھیں ابر بہار چڑھیا شام چوراسی تے ابر باراں ہویا
کھڑیاں کلیاں نے بُلبُلاں ہون راضی مالی خوش راضی باغبان ہویا
پنڈ شام چوراسی وچ ہندواں دا اک بہت وڈا خاندان ہویا
کرن کار سرکار تے رہن راضی راضی اُونہاں تے آپ بھگوان ہویا
اچن چیت بھگوان نے دیا کیتی گھر اونہاں دے اِک نادان ہویا
بھُوپت رائے نادان دا نام رکھن خاندان سارا شادمان ہویا
لُوے لنگیاں تائیں خیرات دِتی عاجز شوہدیاں تائیں دی دان ہویا
گیا سن بلوعنت نوں پوتچہ بچہ تندرست تے گبھرو جوان ہویا
لائق فائق جاں دیکھیا بچڑے نوں فکر پائیاں کاج رچان ہویا
آخر طے ہوئی نسبت اک جگہ گھر رلے دے اوہدا ڈھکان ہویا
دلہن نیک صورت اُتے نیک سیرت بھوپت رائے لے گھر روان ہویا
ایسے طراں گزار دے رہے گھڑیاں آخر دوہاں دے اک ناداں ہویا
سُنی دوہترے دی خبر جدوں رلے شادمان ہویا شادمان ہویا
آکھے جلد دیکھاں جا کے دوہترے نوں دل دوہترے جلد روان ہویا
دیکھی دوہترے دی شکل جدوں رلے آکھے رب سچا مہربان ہویا
زچہ بچہ دے سر پیار دے کے راماں جلد پچھاں روان ہویا
اِک روز خدا دے فضل سیتی اِک ولی دا ، آ گذران ہویا
شیخ طاہر اوس ولی نوں لوک آکھن بھوپت رائے اُتے مہربان ہویا

ہویاں چار نظراں گیاں سب مرضاں بھوپت رلئے آخر مسلمان ہویا
عبدالنبی رکھائیوے نام اپنا، دین نبیؐ دے وچ غلطان ہویا

دراصل ایہہ لوک نہ مول جانن خواجہ ازل تھیں سی مسلمان ہویا
پیدا ہندواں دے ہویا امر ربی راز ایس وچ کوئی پنہاں ہویا

حکمتاں ربّ دیاں ربّ ای جاندا اے جیہڑا مالک کل جہان ہویا
راز مخفی نہ کھول توں بندیا اوئے تیرا، ایس وچ کی نقصان ہویا

شکم مائی وچ خواجہ سن مسلم پیدا ہندواں دے گھریں آں ہویا
پیدائشی ولی جس نوں لوکی آکھدے نے گھریں ہندواں دے پروان ہویا

ابراہیم خلیل نے وانگ موسیٰ گھریں کافراں پل جوان نے ہویا
ایسے طراں ہنود دے گھر حضرت مثل شمع فروزاں تاباں ہویا

نہ کجھ کھاوندا سی نہ ہی پیوندا سی اللہ' دا وِرد زبان نے ہویا
چھڈے بہن بھائی اُتے باپ مائی رشتہ داراں نوں بہت ارمان ہویا

دنیا دولتاں ساریاں چھڈ کے تے شیخ طاہرؒ دا تابع فرمان ہویا
بابا، بابا جی کوکدا رہے ہر دم فضل اوس تے ربّ رحمان ہویا

بیوی بچے دی خبر نہ رہی کائی دین نبیؐ دے وچ غلطان ہویا
نماز روزے دے بہت پابند ہیسن آکھن ربّ میں تے مہربان ہویا

رامے ساہورے نوں گیاں جدوں خبراں نال طیش دے بہت ہلکان ہویا
اپنی دِھی بٹھائی گھر اپنے سر رامے سوار شیطان ہویا

طرح طرح دے ستے پکائے راما، تیار خواجہ دی لین نوں جان ہویا
جس نوں ربّ رکھے اوسنوں کون چکھے ربّ خواجہ دا نگہبان ہویا

ڈونگیاں رمزاں نہ سمجھدا مول راماں ایس معاملے وِچ انجان ہویا
لے پتہ نہ رامے ساہورے نوں جوائی اوسدا ولی سُلطان ہویا

Marfat.com

اِک روز بیٹھے خواجہ صاحب تائیں بیوی بچے دے دل دھیان ہویا
کر کے یاد خدانوں او پیارا پنڈ ساہورے وَل روان ہویا

مسجد کول اک گھر سی تیلیاں دا خواجہ اونہاں دے جا مہمان ہویا
ہتھ تیلن دے گھلے پیغام خواجہ زوجہ خود نوں جلد بولان ہویا

گھر چوری! او آگئی تیلیاں دے مائی جی نوں ایہہ فرمان ہویا
تینوں لین آیا کی صلاح تیری بھلئے اجے نہ کجھ نقصان ہویا

ہتھ بنھ کے اونہاں نے عرض کیتی جیہڑا حکم تیرا عالیشان ہویا
بندی ہے حاضر جلدی لے چلو وقت عصر مقرر سی آن ہویا

وقت عصر دے آتھوں چل پئے جد ہوئے راماں چادر تان سوّیا
آخر حبِ وعدہ مائی جی آپونچے اجے وقت نہ عصر عیاں ہویا

ہوئی مخبری دشمنان دوتیاں نوں راماں ساہورا سُن پریشان ہویا
آخر دا ہر دوڑا کے طرف خواجے حکم دوہاں نوں بنھ لیان ہویا

پچھے پنڈ سارا مارن آوندا اے اگوں دریا سی تیز روان ہویا
آخر مائی جی عورت ذات ہیسی دِل اونہاں دا ذرا پریشان ہویا

خواجہ صاحب نہ ذرا پرواہ کیتی ربّ اونہاں دا نگہبان ہویا
جاء نماز نوں سٹ دریا اندر اُتے اُوسدے بڑا جمان ہویا

نالے نار بٹھایو نے معہ بچے طرف ربّ دے پھر دھیان ہویا
جاء نماز نے تیز رفتار پکڑی طرف پار دے جلد روان ہویا

دشمن پہنچے کنارے تے کوکدے نے ہتھ اونہاں دے تیر کمان ہویا
آخر گھوڑے دریا وچ ڈال دتے پکڑن خواجہ لئی سب سامان ہویا

اچن چیت دا ہر دوں اک آدمی دا طرف پنڈ دے جدوں دھیان ہویا
پیار دندا تے کرلاوندے تے آکھے سجنّو بہت نقصان ہویا

Marfat.com

لانبو اگ دے بل دے پنڈ اُتے گھر رامے دا سڑ سنسان ہویا
تُسی اینہاں نوں مول نہ کجھ آکھو امیہہ بہت بھاری بھاگوان ہویا

جاں لوکاں نے پنڈول نظر ماری محل رامے دا سڑ سُنسان ہویا
راماں رونداتے کرلاوندا اے آکھے جان ہویا آکھے جان ہویا

دشمن دا ہر پرتاکے بہت جلدی طرف پنڈ دے دفع دفعان ہویا
کرامت خواجہ دی دیکھی آ سجناں او راضی خواجہ تے خود رحمان ہویا

خواجہ صاحب لے کے اپنی ناربچہ داخل شام چوراسی فتح آن ہویا
کرامت دیکھ کے کئی ہزار ہندو ہتھیں خواجہ دے مسلمان ہویا

غلام رسول نوں غربت نے تنگ کیتا او بھی فضل یزداں دا خواہاں ہویا
خواجہ صاحب نوں کرے او یاد ہر دم برکت خواجہ دے قلب روان ہویا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیست چیزے جز عقیدت جان من　　شام چوراسی ملّائک بار گاہ
تا کنم حاضر برائے انجمن　　بہر جن و انس ہم دیگر خلائق بارگاہ

سنگِ بنیاد درسگاہ حضرت شیخ عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ

کیوں نہ حمد ہزاراں آکھاں میں خالق دے تائیں　　آدم جن، ملائک دا جو اصلی سچا سائیں
پتھر دے وچہ کیڑیاں تائیں اعلیٰ رزق پونچا وے　　گوشت خوریاں تائیں مالک گوشت پیا کھوائے
اس توں بعد رسولؐ اللہ نوں لکھ سلام پونچاواں　　چوں یاراں دے اتوں اپنی جندڑی گھول گھماواں
پنج تن پاک اتوں میں کیوں نہ سر اپنے نوں واراں　　حسنؑ حسینؑ بتول علیؑ نوں کراں سلام ہزاراں
غوث اعظم نوں یاد کراں میں ہر دم اُٹھدا بیندا　　غوثاں، قُطباں تائیں ہر دم رہاں سلام کریندا
نیند تاں ڈٹھی ولیاں اندر ہوندی طاقت بھاری　　اپنی نظر کرم تھیں کر دے حل ہر مشکل بھاری
جے کسے ول ولی اللہ دا نظر قہر دی پاوے　　اوس دے خاص محلاں تائیں لانبو اگ دے لاوے
خواجہ عبدالنبی صاحبؒ دی کرامت لکھ دکھاواں　　ایس سعادت پاروں شائد میں بھی بخشیا جاواں
محمد موسیٰ خواجہ ام دے پیر زادے سی بھائی　　عمر اوائل انہاں دی آہا داڑھی مول نہ آئی
متھے اُتے نور سی چمکے صورت لاٹاں مارے　　سوہنی شکل نورانی صورت لگن بہت پیارے
صورت پیر زادے دی یارو اعلیٰ نظری آوے　　ہر اک ویکھن والے تائیں حیرانی وچہ پاوے
ہونٹ باریک سوہنے دے آہے وچہ ذقن دے چاہ سی　　ابرو یارو پیر زادے دے وانگن قوس قزح سی
غضب اس دے ویکھ کے ہر کوئی حیرانی وچہ آوے　　صورت اُسدی ابرا پارہ ہر اک نوں پئی بھاوے
شہزادے دی موراں وانگوں یارو ٹور نرالی　　ثانی اپنا کوئی نہ رکھ دے او وچہ نیک اعمالی

Marfat.com

خوبصورت تے اعلےٰ سیرت حلیم طبع شہزادہ
علم شرع دا پڑھنے کارن کیتا اوس ارادہ

حصول علم دے کارن اونہاں کیتا جدوں ارادہ
اوس نوں دِلّی بھیجن کارن ماپے ہوئے آمادہ

ماپیاں نے شہزادے تائیں دِلّی شہر پونچایا
علم شرع دا حاصل کرے چھیتی ساڈا جایا

قدرت قادر دیکھ ربّے دی کی کُجھ اس نوں بھاوے
اپنے خاص پیاریاں تائیں کی کر او آزماوے

دِلّی دا جو سیٹھ وڈا سی مر گیا میرے بھائی
اوس دی بیوہ دے دل اندر اک دلیل جو آئی

سوچیا اوس نے دل دے اندر بچے سد منگاواں
درویشاں نوں جلد بلا کے ختم قرآن کراواں

آخر اوس نے بچیاں تائیں درس گاہوں منگوایا
ایصال ثواب مرحوم دے کارن دِل وچہ قصد ٹھہرایا

درویشاں دے کارن بیوہ ایہا حکم سناوے
قرآن خوانی تسُی چنگی کرنی مردہ بخشیا جاوے

زیر زبر اتے پیشاں تائیں خوب ادا ہے کرنا
کھڑا پیا نہ چھڈناں کوئی جزماں تائیں پڑھنا

نال درویشاں موسیٰ صاحب ہے سی آیا ہویا
لباس درویشی محمد موسیٰ نے گل وچہ پایا ہویا

جھرو کے وچوں سیٹھ دی بیوہ ویکھے بچیاں تائیں
کراں معلوم تعداد ہے کتنی پڑھدے نے یا نا ہیں

محمد موسیٰ او منہاں وچوں جاں اوس نظری آیا
صورت اوس دی ویکھ کے بیوہ اپنا آپ بھلایا

ہوش آئی جاں اوس دے تائیں پے گئی وچہ حیرانی
آکھے کیتھوں ہیں گھر آیا لوکو چن آسمانی

ایہہ تے کوئی فرشتہ نوری بھُل آیا آسمانوں
کدھروں چل کے ہیں گھر آیا لوکو ماہ کنعانوں

ایہہ تے مینوں یوسف جاپے یا یوسف داثانی
شکلوں ایہہ تاں جاپے مینوں وانگن ماہ کنعانی

صورت پیرزادے دی اوسنوں لگی بہت پیاری
وانگ زلیخا اوس دے تائیں چاہڑی عشق خماری

ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس چین گیا اڑ سارا
آکھے کیتھوں میں گھر آیا بجلی دا چمکارا

ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس اپنا آپ گنوایا
آکھے بھُل بھلیکے میں گھر کدھروں نوری آیا

ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس آکھے ایہہ نئیں خاکی
آکھے ایہہ نہ خاکی بندہ ایہہ مخلوق افلاکی

صورت پیرزادے دی اوسنوں جس دم نظری آئی
ویکھ کے پیرزادے نوں بیوہ اپنی ہوش بھلائی

صورت پیرزادے دی اوسنوں جس دم نظری آئی
اوس دل تیکے صول نہ تھکے جان لباں تے آئی

صورت پیرزادے دی اوسنوں ماریا تیر دوگاڑا
ویکھ کے صورت اوس بیوہ نے ماریا آہ دا نعرہ

Marfat.com

صورت دیکھ کے پیرزادے دی او متحیر ہوئی
آکھے ایہہ نہیں آدم لوکو پری زادہ ہے کوئی

صورت دیکھ کے پیرزادے دی اوتاں ڈبدی جاوے
مصری زناں دے وانگوں بیوہ روڑے تے کرلاوے

وچہ جھروکے کھلی ہوئی نوں کافی وقت وہائے
جاں جاں تکے پیرزادے نوں چین دلے نوں آوے

دل کرے سو تکدی جاواں ایہہ فرشتہ نوری
دل کرے سو چھیتی جاواں اوس دے وچہ حضوری

آخر لونڈی تائیں اوس نے بہت چھیتی منگوایا
وچہ جھروکے انگل کر کے پیرزادہ وکھلایا

آکھے نام جاء پچھ توں ایسدا کون ہے کیسدا جایا
کس ملک دا ہے شہزادہ ایتھے کیونکر آیا

لونڈی پونچی کول حضرت دے کجھ سر پیر نہ پایا
دوبارہ اوس نے لونڈی تائیں حضرت وَل دوہرایا

اتنے نوں درویش تمامی دل مسجد دے وہائے
وچہ تصور بیگم تائیں شہزادہ تڑپائے

ذہن بیوہ دے اندر آخر اک تجویز جو آئے
ہر جمعرات نوں درویشاں تھیں ختم قرآن کرائے

ایصال ثواب دا کرے بہانہ بچیاں نوں منگوائے
وچہ جھروکیوں پیرزادے نوں آپ اوتکدی جائے

غرض کہ اِک دن پیرزادے نوں بیوہ سُد منگایا
اگا پچھا اوس تھیں پچھیا چین دِلے نوں آیا

ہتھ بنھ عرض کرے یا حضرت تسی روزانہ آؤ
کھانا تساں نہ چنگا مل دا میں عاجز دے کھاؤ

عرض کرے پردیس دے اندر ملے نہ چنگا کھانا
وچہ پردیس مصیبت ہوندی یا حضرت میں جاناں

عرض کرے یا حضرت صاحب میں بلہاری جاواں
وچہ پردیس رہائش کارن ملن نہ چنگیاں تھاواں

عرض کرے بے کرم کروتاں ایتھے ہی آ جاؤ
خدمت بہت زیادہ کرساں بے کر کرم کماؤ

عرض کرے مدرسے اندر ہوندی کوفت بھاری
میرے ہاں قیام فرماؤ یا حضرت میں واری

اوپنی عرضاں کرے بے چاری، نامنظور فرماون
پیرزادہ جی اوس بیوہ نوں ایہا پئے فرماون

تیری ایہہ ہے خواہش بی بی کراں ایتھے شب باسی
بے آجاواں ایتھے بی بی پڑھ سی کون پڑھاسی

آدھی رات تائیں میں بی بی اپنا سبق دہراواں
نئیں منظور اے میرے کارن منجی چک لیاواں

پھر اوبیوہ عرض کریندی میں صدقے میں واری
کھانا کھا کے وقت دوپہرے ہوندا مشکل بھاری

ایس لئی تسی وقت دوپہرے کجھ آرام فرماؤ
ٹھنڈے ویلے بیشک حضرت وَل مدرسے جاؤ

پیرزادے نے ایہہ گل سُن کے دل وچہ قصد ٹھہرایا
وقت دوپہر گزارن کارن وعدہ چا فرمایا

Marfat.com

حسب وعدہ جاں شہزادہ وقت دوپہرے آوے
بیوہ بیگم نوں شہزادہ بہت زیادہ بھاوے

ملدزائے مرغن اوسنوں او کھوائے کھانے
دانگ زلیخا آپ کھوا دے بیٹھے کر بہانے

شہزادے نوں آکھے تینوں رب نے آپ بنایا
ہتھیں خود بنا کے اوس نے روغن حسن چڑھایا

صورت تیری بھولی بھالی لگے بہت پیاری
جس دن دا میں ڈٹھا تینوں ہوش گئی بھل ساری

تیری ہے ہر چیز نرالی تے ہے کرماں والی
تیری ہر ادا پیارے جاپے پئی نرالی

اوڑک عورتاں والا اوس نے جلد کیتا سی چالا
آکھے شاہا عشق تیرے نے کر دتا بے حالا

آکھے تیرے عشق نے شاہا مینوں مار مکایا
وائے دریغ میں درویشاں نوں کاہنوں سد منگایا

آکھے میں تے کرم کریں جے شربت وصل پلا دیں
لے محبوبا میرے تائیں پکڑ سینے نال لا دیں

شربت وصل پلا دے سجناں مراں نہ میں ترہائی
با بجھ وصل دے میریا سجناں میتوں دکھ نہ کائی

شربت وصل پلا کے سجناں دور کریں غم گیری
بناں وصل دے میریا سجناں بہت ہوندی دلگیری

شربت وصل پلا دے سجناں دور ہوئے غم ناکی
شربت وصل پلا کے سجناں بن جا میرا ساقی

شربت وصل پلا کے جے توں ٹھنڈے کلیجے پاویں
ساری عمر میں باندی رہساں جے کر کرم کماویں

شربت وصل پلا دیں جے کر ہوئے طول حیاتی
نئیں تاں سر تیرے چڑھ مرساں پٹ پٹ اپنی چھاتی

غرض کہ اوس نے پیرزادے نوں کیتا تنگ زیادہ
ہو گیا پھر متزلزل یارو ایہہ مذکور شہزادہ

ہاروت ماروت فرشتیاں ایتھے آکے ہمت ہاری
ایس ازمائشوں مشکل بچناں فضل کرے ربّ باری

ہاروت ماروت بھی ایتھے آکے اپنا آپ وٹاون
شہر بابل دے کھوہ وچ آخر اُلٹے ٹنگے جاون

فضل ربانے جیکر بندیا شامل حال نہ ہوون
بلم بعور دے وانگن کئی ہتھ اولیا ئیوں دھوون

فضل خدا تھیں یوسف بچیا ہویا فضل خدا دا
صورت باپ دی نظری آئی کیتا جدوں ارادہ

بعضے آکھن اللہ سائیں جبرائیل پونچایا
بعضے آکھن بت زلیخاں جاں اوس نظری آیا

یوسف پچھے دس زلیخا ہے ایہہ چیز کیسائی
کہے زلیخا رب میرا ہے میں جس تھیں شرمائی

میں ایس اتے کپڑا پایا ویکھ اساں نہ پاوے
ایس وے کولوں حضرت یوسف مینوں شرم بے آوے

سنیاں گلاں جدوں یوسف نے جلدی نس کے آیا
اللہ پاک نے اپنے فضلوں یوسف تائیں بچایا

Marfat.com

پیرزادہ مذکور شہزادہ بہت بڑا کترایا
بدی کرن تھیں اوس بھی کافی اپنا آپ بچایا

آخر گھی سی کول آتش دے فوراً پگھل آیا
پیرزادے نے پلنگ دے اُتے جاں سی قدم ٹکایا

پہلا قدم رکھ پلنگ دے اُتے دو جا چکن لگا
از غیبوں کسے اوس دے تائیں لک وچہ ماریا ٹھڈا

پیرزادے نوں ٹھڈا لگا پلنگوں تھلے آئے
غضبوں پیرزادے نوں کوئی از غیبوں فرمائے

توں ہیں میرے پیر دا جایا مینوں مول نہ بھایا
ایڈی دوروں چل کے تینوں میں بچاون آیا

جیکر پیرزادہ نہ ہوندوں میں نہ آندا کائی
عزت برکت پیر دی خاطر تیری جان بچائی

توں محمد موسیٰ ہے سین میرے پیر دا جایا
تینوں میں بچاون کارن وچہ دِلّی دے آیا

ٹھڈا پیرزادے نوں لگا جس نے ہوش بھلائی
مرشد زادے دے کن اندر ایہہ آواز جو آئی

پیرزادے دے کن دے اندر ایہہ آواز آیا
خوش بختی ہے تیری موسیٰ توں ہے پیر دا جایا

بے توں نہ ہوندوں پیر دا زادہ بن آئیوں توں مردا
مینوں شرم حیا پیراں دی میں ہاں جس دا بردا

پیرزادے نوں ایہہ فرماکے خواجہ نظر نہ آیا
پیرزادے دے بدن دے اُتے درداں غلبہ پایا

ٹھڈے پیرزادے دے سارے ہڈیاں جوڑ ہلائے
اُٹھن لگیاں اوس دے تائیں خواجہ نظری آئے

پیرزادے دے جوڑ تمامی ٹھڈے چا ہلائے
اُٹھن لگیاں اوس دے تائیں مول نہ اُٹھیا جائے

ہوش آئی جاں پیرزادے نوں یار دکھ نہ بھاوے
وانگ سیماب دے کنبے حضرت ٹریا مول نہ جاوے

آخر اوس دے تائیں لوکاں درس گاہے پونچایا
درس گاہ تھیں پھر شہزادہ شام چوراسی آیا

بدن ہویا مدقوقاں وانگوں چہرے زردیاں چھایئاں
فالج نے چا حملہ کیتا کھاون پیئے دوائیاں

کرن علاج دوا بتہری فرق نہ جاپے کوئی
چلنوں پھرنوں عاجز ہوئے مندی حالت ہوئی

جاں جان کرے علاج شہزادہ مرضاں ودھ دیاں جاون
شرمساری تھیں کول خواجہ دے آون تھیں کترآون

آخر اِک دن بیٹھیاں بیٹھیاں ایہہ دلیل جو آئی
اس زندگی تھیں موت ہے بہتر زندگی لطف نہ کائی

کول خواجہ دے جاکے کیوں نہ پاپ اپنے بخشاواں
کیوں نہ اونہاں کولوں اپنے لئی دعا کراواں

پر او دل دے وچ شرماون خواجہ تھیں کترآون
بحر غماں وچ غوطے کھاون خواجہ کول نہ آون

اوڑک رڑ دیاں کھڑ دیاں اک دن کول خواجہ دے آئے
دو زانو ہو آکے بیٹھے گل نہ کیتی جائے

خواجہ میرا جانی جاں سی سمجھے سب کہانی
شہزادہ بھی نظر چرا کے کردا عرض زبانی

میتھوں کافی غلطی ہوئی بھگتیا میں خمیازہ
یا حضرت ہن کدھوں پڑھوگے میرا تسی جنازہ

ایس زندگی تھیں موت ہے چنگی جو مہینوں نہ آوے
صاحبزادہ خواجہ اگھے رو رو عرض سناوے

خواجہ اُم نے جس دم ڈٹھی اوس دی گریہ زاری
رحم آگیا خواجہ تائیں دیکھ اوس دی بیماری

پیرزادے دے حق دے اندر پھر دعا فرماون
پاک ربّے تھیں شہزادے دے کل گناہ بخشاون

خواجہ صاحب حق موسیٰ دے جدوں دعا فرمائی
جھٹ پٹ یارو پیرزادے نوں پلٹ آئی رعنائی

پیرزادے دی صحت یارو فوراً پلٹ کے آئی
برکت خواجہ اُم شہزادے صحت مکمل پائی

پھر موسیٰ دے پڑھنے کارن پئے دلیل دور آون
مہت سارے علماواں تائیں سیام شریف منگواون

پیرزادے لئی شام چوراسی درس کرایا جاری
او تھے آکے علم شرع دا پڑھ دی خلقت ساری

دُور دراز علاقیاں وچوں کافی طلباء آون
علم شرع دا حاصل کرکے قُرب حضوری پاون

مُبلّغ اوس درس تھیں یارو پیدا ہوئے بہتیرے
دین نبیؐ دا چرچا کیتا جنہاں چار چُفیرے

عالم فاضل اوس درس نے کافی چا بنائے
برکت خواجہ اُم دی جنہاں عالی رُتبے پائے

نمازی آتے غازی ہوئے پڑھ پڑھ دین الٰہی
دین دنی وچہ دو ہیں جہانی جنہاں عزت پائی

طالب علماں تائیں اعلیٰ درسوں مل دے کھانے
کپڑے لتے ہر شے مل دی نالے فضل ربّانے

رہائش طلباء دی خاطر خوبے حجرے سن بنوائے
طلباء نوں تکلیف نہ ہووے خواجہ اُم فرمائے

اوس درس نے اوس علاقے تہلکے بہت مچائے
فقہ حدیث نوں پڑھنے کارن طلباء دوروں آئے

دور دراز علاقیاں وچوں سُن کے طلباء آون
علم شرع دا حاصل کرکے دِل دا مقصد پاون

پیرزادے دی خاطر اصلی درس کرایا جاری
منہیں سن خواجہ کرنی چاہندے اوس دی دل آزاری

اوس درس نے اوس علاقے کافی شہرت پائی
حصول علم لئی دور درازوں کافی خلقت آئی

غرض کہ دسیا تینوں کیونکر درس ہویا سی جاری
سب حقیقت لکھ دکھائی پڑھدے آپ توں قاری

ایس لئی میں سب حقیقت لکھ دکھائی یارا
دعا کرو حق میرے اندر بخشے بخشنہارا

میں اک سگ خواجہ دا ہیگا عاجز در در نجاناں
خواجہ اُم دی قدر پیارے کافی میں پچھاناں

Marfat.com

کرو دُعا حق میرے اندر دور ہوئے غم خواری
وچہ مصائب گھریا ہویا رحم کرے رب باری

میں دکھیارا درداں مارا محرم راز نہ کوئی
خواجہ اُم نوں عرض گزاراں جلد کرن دِل جوئی

حاجی سلیم صاحب جو یارو شام چوراسی والا
کرو دعا حق اوس دے اندر فضل کرے حق تعالیٰ

خواجہ اُم دا پوتا ہے او۔ وچہ لاہور دے رہندا
خواجہ اُم نوں یاد کریندا ہر دم اُٹھدا بیندا

غلام رسولے دے دل اندر اِک دِن ایہہ ہی آیا
وچہ چوراسی دساں لوکاں نوں کس نے درس بنایا

خواجہ عبدالنبیؒ صاحب کا راما کو جواب معہ کرامت

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے ہتھ قلم نوں لاواں
کرامت خواجہ صاحب دی میں سب نوں لکھ دکھاواں

پھر درود رسول اللہ نوں پونچے لکھاں ہزاراں
پنج تن پاک اوتوں میں کیوں نہ سر اپنے نوں واراں

خواجہ عبدالنبی صاحب نوں کئی سلام پونچاواں
روضے آنجناب دی مٹی اکھیاں دپوچہ پاواں

صاحب زادیاں تائیں پھر میں کراں سلام کروڑاں
لختِ جگر نے خواجہ ام دے کیوں اپنا مُکھ موڑاں

صاحب زادیو میرے تائیں غربت بہت ستایا
فاقہ مستی نے گھر میرے خوش ہو ڈیرہ لایا

رشتے داراں میرے تائیں نظروں دُور گرایا
وچہ غریبی میرے تائیں سکیاں مونہہ نہ لایا

سکے بھائی مینوں ویکھ کے دوروں تے کترا ندے
دیکھ پچھان لواں نہ شائد رستے نو چھڈ جاندے

صاحب زادیو سکے میرے کھیڈن وچہ کروڑاں
مینوں روٹی رج نہ مل دی چاہے کتنی لوڑاں

جاندا صاحبزادیاں وچوں میں اقبال جی شامی
لائل پورے وچہ حاکم ہے سی جانے خلق تمامی

کرو دعا حق میرے اندر تسیں او ولیاں زادے
میرے بیہے کروڑاں تارے پچڑ تو ہاڈے دادے

دیو اجازت صاحبزادیو جاں وڈی سرکارے
میں دل نظر کرم دی شائد او محبوب گزارے

ہن میں خواجہ صاحب اُتوں جنڈی گھول گھماواں
صدقے جاواں عرض سناواں دِلی مقاصد پاواں

شیخ طاہرؒ نے تیں پر خواجہ فضلوں مینہ برسایا
تیرے کولوں خواجہ صاحب ہندو مذہب چھڑایا

رامے سوہرے تیرے تائیں خبر جاں گئی ساری
کئی مہینے روکی رکھی اوس نے تیری ناری

Marfat.com

(۳)

شام چوراسی تینوں پونچے نال خیریت بھائی
ایہہ کرامت خواجہ اُم دی جانے کل لوکائی
ایہہ کرامت دیکھ ہزاراں پکڑن دین حقانی
چھڈ گئے مذہب ہنود بیچارے ہویا فضل ربّانی
صاحبزادیو عرض کراں میں دوبارے سہارے
کرو دعا حق میرے اندر بابے دی سرکارے
غربت اُتے بیماری کولوں گھردے صحت پاون
نال برکت او خواجے بابے مطلق نہ گھبراون
خواجہ عبدالنبی صاحبؒ جی ظاہرا ولی کہاویں
وچہ مجالس پاک نبیؐ دی اکثر آویں جاویں
وچہ درگاہ الٰہی تیرا مرتبہ بہت اُچیرا
بابے داتوں دامن پھڑیا کیتا کم چنگیرا
حاجی سلیم صاحب جو یارو شام چوراسی والا
پوتا ہے او میرے خواجہ دا فضل کرے حق تعالےٰ
عقیدت منداو بہت خواجہ داوچہ لاہور دے رہندا
خواجہ، خواجہ یاد کریندا ہر دم اُٹھدا بیندا
بس غلام رسولا تیری سُن لئی سب زاری
حل ہو جاسی مشکل تیری فضل کرے ربّ باری

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ دیاں کرامتاں

صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ہستی دے جائے
جو ہندواں گھر پیدا ہویا نام سی بھوپت رائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ولی دے جائے
جس دے روضے پاک نے ادبوں شجر کرن جُھک سائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
نال کشف دے وچہ بیداری جو رسولؐ ملائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
بے اولاداں جس دے پاروں گودین لعل کھڈائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ولی دے جائے
پونچھ کے وچہ دِلی دے جیہڑا موسیٰ تائیں بچائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
وانگ بیڑی دریا وچہ جیہڑا جاء نماز چلائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
جس سوہنے دے قدمیں آکے شیراں سیس نوائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ولی دے جائے
جو محلاں رلے تائیں لانبو اگ دے لائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ولی دے جائے
جس صاحب نے وائناں تائیں کھانے رج کھوائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
تیئیس (۳۰) میل جو پیدل چل کے وَل مرشد دے جائے
صاحب زادیو تسُی او سارے اوس خواجہ دے جائے
حکم مرشد تھیں نال کوہڑے دے جو گجریلا کھائے

Marfat.com

گھل پیغام ایہہ خواجہ تائیں رامے حکم سُنایا
بدلیا مذہب کیوں کا کا اپنا کی تیرے ہتھ آیا

بہتر ایہہ مناسب تینوں چھڈ بابے دا پلہ
ہندو مت وچہ ہوندا بھدا اکھن جنہوں اللہ

نئیں تاں جنڈری توں ہتھ دھوبے جنڈری بہت پیاری
وقت مصیبت نہ کوئی پونچے ہوندی مشکل بھاری

اینویں ہتھوں سٹی مالا، توڑ زنار گنوایا
اے انوکھی کھیڈ توں کیتی کی تیرے ہتھ آیا

مسلم مذہب وچہ رہویں جے بھیجاں مول نہ کاکی
پھر سمجھاں گا تیرے تائیں توں ہویا ایں عاقی

حقہ پانی بند کراں گے مل سی دیسن نکالا
ویکھ سی شیخ طاہر پھر تیرا اپنی اکھیں حالا

رامے سوہرے تائیں خواجہ خوب جواب سُنایا
اے قاری میں اسدے اندر سارا لکھ دکھایا

ڈوڈا تھالی بھن کُنالی کیتی چونکا بھن مسیت
آکھیں رامے سوہرے نوں ساڈی اللہ نال پریت

ایدھر آغلام رسولا، کدھر گیوں پیارے
کرامت خواجہ صاحب دی توں چھڈ دِتی وچکارے

سن جواب نوں رانا سوہرا وچہ غصے دے آیا
خواجہ رام دے حسن جوایوں بہت بڑا گھبرایا

آخر اک دن دل خواجہ دے بیٹھیاں بیٹھیاں آیا
فرقت زوجہ اُتے بچے دی اوسنوں آن ستایا

کرکے یاد خدانوں سوہنا پنڈ ساہوریاں دے وہایا
اک اکلا دوجا اللہ تے اللہ دا سایا

تیلن دے ہتھ گھل سنیہا زوجہ نوں منگوایا
شام چوراسی جاون کارن دوہاں قصد ٹھہرایا

وقت عصر زوجہ معہ بچہ لے کے پنڈ دل دہاے
دشمن نوں جاں خبراں ہویاں پچھے داہر دوڑ آئے

پچھے دشمن اگوں دریا بوہتیاں ٹھاٹھاں مارے
ویکھیا جاں لے سین مائی نے ہوش گئے بھل سارے

خواجہ صاحب تائیں سجناں مطلق خوف نہ آیا
نہ ہی دشمناں دوتیاں کولوں او صاحب گھبرایا

پڑھ بسم اللہ خواجہ صاحب مصلے دریا وچہ پایا
زوجہ خود نوں سُنے بچے دے باہوں پھڑایا

وچکار دوہاں دے خواجہ صاحب اپنا آپ ٹکائے
جہاز بحری دے وانگ مُصلے ٹُر دا پار نوں جائے

دشمناں تائیں عقل نہ آئی مگریں گھوڑے ڈالے
ہتھیں سب ناں پکڑے ہوئے خنجر نیزے بھالے

جس دم خواجہ صاحب پونچے دریا دے وچکارے
دشمناں وچوں اک معمر رو رو پیا پوکارے

جاں دیو تسیں انہاں تائیں ہرگز مول نہ روکو
پنڈا ساڈا سڑ گیا سارا، حال دوہائی لوکو

پنڈ دل ویکھیا جاں داہر نے لاٹاں نظری آون
سڑ گیا سب کجھ رہیا نہ باقی رو ون تے پچھتاون

Marfat.com

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس محبوب دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس محبوب دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے

کو ہڈیوں کو ہر جسم تھیں پل وچہ جس نے کڈھ گنوائے
جس دے دَرتے جو بھی آئے دِلی مقاصد پائے
جس سوہنے نے مجذوباں دے گل کپڑے تن ناپائے
ہتھ توہاڈے جس سوہنے نے قلم دان پکڑائے
میرے جیہے ہزاراں پل وچہ جس نے بنے لائے
دشمن در مہرنوں دیکھ کے جیہڑا مطلق نہ گبھرائے
راہے سو ہرے تائیں جیہڑا کھرے جواب سنائے
کئی ہزاراں ہندو جنوں دیکھ ایمان لیائے
دشمن دی تعداد نوں جیہڑا خاطر وچہ نہ لائے
شیخ طاہرؒ نے جس دے کولوں دیوی بُت چھڑائے
جس علاقے اپنے اندر گیت توحید دے گائے
پکا گجریلا مرشد کارن ، جو پیدل لے جائے
باپ دادے دیاں رسماں تائیں جیہڑا چھڈ گنوائے
جس نے توڑ زنار گنوایا ہتھے تلک نہ لائے
جس نے جگ دے طلباء کارن درس اندر بنوائے
شام چوراسی اندر جس نے جاری درس کرائے
نال اشارے انگل جیہڑا ڈگدی کند ٹھہرائے
جو چوکیداری در اپنے دی شیراں تھیں کروائے
پاک نبیؐ دی وچہ حضوری جو روزانہ جائے
ہر دم پاک نبیؐ نوں جیہڑا پیا درُود پونچائے
جیہڑا عام غریباں تائیں پکڑ سینے نال لائے
جس دی دُوری شیراں تائیں آنسو پئی رلائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
حضوری جس دی شیراں دے دل بہت زیادہ بھائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
جس دے اگوں ضیغ مثانی ادبوں سر نہ چائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
جس دے در تھیں کوئی سوالی خالی مول نہ جائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
وچہ شکم مائی دے اندر ولی اللہ جو آہے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
جو ہندواں گھر پیدا ہوکے ولی سُلطان کہلائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
پیر زادے دے حق وچہ جیہڑا رب نوں عرض سنائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
پیر زادے نوں ربّ دے کولوں جیہڑا صحت دوائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
پیر زادے دا فالج جیہڑا پل وچہ دُور کرائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس خواجہ دے جائے
پیر زادے نوں پکڑ کے جیہڑا نال سینے دے لائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس مرشد دے جائے
جیہڑا پیر زادے دا کافی ادب بجا لیائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
پیدائشی ولی جو حضرت صاحب بن دنیا تے آئے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
میرے جیہے نمانے جس نے رُڑ دیاں بنے لائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
شہریار مصاحب تائیں جو سینے نال لائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
شہریار مصاحب جس نوں بہت زیادہ بھائے

صاحب زادیو تُسی اوسارے اوس ولی دے جائے
خلافت اپنی شہریار نوں جیہڑا دے کے جائے

صاحب زادیو حق میرے وچہ دِلوں دعا فرماؤ
میری مشکل نام خدا دے جلدی حل کراؤ

بس غلام رسولا ہن توں نہ کر ایڈی زاری
تیری مشکل حل ہو جاسی نال زبیدی یاری

دیگر

دل کردا ہے خواجہ صاحب تیرا سگ سداواں
تیری نظر کرم دے بدلے میں بھی بخشیا جاواں

دل نہیں کردا ہوکے تیرا در غیراں دے جاواں
یا خواجہ جی باجھ تیرے میں کس نوں حال سناواں

دل کردا ہے عرض سُنیں توں ولیاں دے سلطاناں
تیریاں سب کرامتاں تائیں جانے کل زمانہ

Marfat.com

دل کردا ہے جلدی سُن لیں خواجہ میری زاری
شام چوراسی جلد بُلاسے نال ربیدی یاری

دل کردا ہے روضہ تیرا دیکھ کے فرحت پاواں
یا خواجہ میں تیرے اتوں جندڑی گھول گھماواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب میں منظوری پاواں
ہوکے در تیرے دا کتا اپنے پاپ گنواواں

دل کردا ہے اپنے تائیں تیرا سگ سداواں
پٹہ ہووے گل نام تیرے دا جدھر چاہواں جاواں

دل کردا ہے لوکی مینوں سمجھن تیرا بردا
یا خواجہ ہن میرے اُتے مینہ برسا کرم دا

دل کرے صاجزادیاں تائیں، کراں سلام کروڑاں
لختِ جگر نے خواجہ دا م دے کیوں اپنا مکھ موڑاں

دل کرے کر نظر کرم دی دور ہوون دُکھ سارے
بحرِ غماں وچہ غوطے کھاون بیڑا لا کنارے

دل کردا ہے پاک روضے تے پنچھی بن کے جاواں
کر زیارت پاک روضے دی ٹھنڈ یے کلیجے پاواں

دل کردا ہے پنچھی بن کے شام چوراسی جاواں
جے اِک واری جاواں اوتھے مڑ کے پھیر نہ آواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب جلد دیدار کرا دیں
پاک نبیؐ دی مجلس اندر توں روزانہ جا دیں

دل کردا ہے خواجہ صاحب دا ہووے دیدار شتابی
دور ہووے پھر اندروں باہروں میری کل خرابی

دل کردا ہے دیکھاں چھیتی تیری شکل نورانی
یا حضرت ہن خوابے اندر آ دکھا پیشانی

دل کردا ہے روضہ تیرا میں دیکھاں اِک واری
جس دے پاروں دور ہو جاوے میری کل بیماری

دل کردا ہے خواجہ صاحب سدیں شام چوراسی
برکت تیری میرے اُتے مولا کرم کماسی

دل کردا ہے در تیرا دیکھاں شوق ایہا فرماوے
بن دیدار تیرے یا حضرت مینوں کجھ نہ بھاوے

دل کردا یا حضرت تیرا ہووا ں سگ حضوری
وائے دریغ ستاندی مینوں بہت تہاڈی دُوری

دل کردا ہے میرے کارن شربت دید پلادیں
کوہجی اُتے نکمی تائیں پکڑ سینے نال لا دیں

دل کردا ہے چھیتی چھیتی پونچاں میں سرکارے
خواجہ صاحب بیڑا میرا لاسن جلد کنارے

دل کردا ہے چھیتی چھیتی دیکھاں پاک دوارہ
جس تے رحمت پاک خدا دی برسے اپرا پارا

دل کردا ہے چھیتی دیکھاں میں روضے دا ویہڑا
نور خدا تھیں جو منوّر خواجہ روضہ تیرا

دل کردا ہے خواجہ صاحبؒ میں نے رحم کماؤ
عاجز مجھ کمینے دے ہُن سارے روگ گنواؤ

دل کردا ہے ننگی پیریں چل روضے تے آواں
آنجناب دے روضے اُتے گھی چراغ جلاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے میں آواں
اپنی اکھیاں دے وچہ مٹی پاک روضے دی پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب میں روضے تے آواں
نال داڑھی دے جھاڑو دیواں دِلی مقاصد پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
رو رو عرض سُناں کے حضرت میں منظوری پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
سینہ صاف ہو جاوے میرا قدمیں سیس نواواں

دل چاہندا ہے خواجہ صاحب دَر تیرے تے آواں
اُٹھے پہر میں یا حضرت جی کردا رہاں دُعاواں

دل کردا ہے کانگ بے ہو واں اُڈ روضے تے جاواں
خاک در خاک یا حضرت ہو کے میں منظوری پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب روضے تیرے آواں
رحمت ربّدی وسدی ویکھاں ٹھنڈے کلیجے پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
اپنے نفس آمارہ تائیں اوتھے مار مکاواں

دل کردا ہے یا حضرت جی روضے تیرے آواں
دُوروں ویکھ کے روضہ تیرا ادبوں سیس نواواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب دَر تیرے تے آواں
اوس مقدّس دھرتی اوتوں جنڈری گھول گھماواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب دَر تیرے تے آواں
پر تو دامن دے ہیٹھ بہہ کے کل مراداں پاواں

دل کردا یا حضرت میرا لکھدیاں مول نہ تھکاں
تیریاں سب کرامتاں لکھدیاں خواجہ جی نہ اکاں

دل کردا یا حضرت صاحب جلدی رحم کماؤ
عاجز مجھ کمینے تائیں چا دیدار کراؤ!

دل کردا یا حضرت صاحب روضے تے بلواؤ
کوہجے اُتے نکمے تائیں دِلوں نہ کدی بھلاؤ

دل کردا ہے میرے تائیں روضے تے بلواؤ
اپنی نظر کرم یا حضرت مجھ عاجز تے پاؤ

نظر کرم فرماؤ حضرت سلیم شامی دے ولے
ٹھیک ہو جاون اُوسدے حضرت سارے کم اولے

یا حضرت جی سلیم شامی ہے تیرا اپنا جایا
تیرا ہے پڑ پوتا جنوں غماں بہت ستایا

دل کردا ہے یا حضرت جی نظر حقیقی پاؤ!
غلام رسولؐ بلول بے رہندا اوس تے کرم کماؤ

دیگر

وچہ جلال جاں خواجہ صاحب تُسی حضرت جی آؤ
کئی ہزاراں چوراں تائیں دِتے قطب پونچاؤ

نال کوہستے گجریلا حضرت جاں تُسی رل کے کھاؤ
کوڑ ہیوں کوڑھ جاوے یا حضرت مرضاں سب گنواؤ

Marfat.com

در تیرے تے خواجہ صاحب جیہڑے کوڑھے آوندے
برکت نال یا خواجہ تیری اپنا کوڑھ گواندے

روندا آوے ہسدا جاوے آوے جیہڑا کوڑھا
بھانویں ذات دا باہمن ہووے بھانویں ہووے روڑا

اے کرامت تیری خواجہ جانے کل لوکائی!
سچی گل سُنائی میں تاں جھوٹ نہیں اِک رائی

بیڑی وانگوں وچہ دریا دے جاہ نماز چلایا
دشمناں کولوں نہ گھبرایا عالی تیرا پایہ!

لے آیوں توں نار معہ بچہ خواجہ شام چوراسی
تیرا مرشد کابل خواجہ بابا طاہر شاہ سی

اک اکلا دوجا اللہ دل وچہ خوف الٰہی
تیری نظر غضب نے خواجہ رلے دے اگ لائی

تیری دیکھ کرامت خواجہ دل ہوئے دو پارے
کلمہ نبیؐ دا آکھن لگے اکثر ہندو سارے!

ایس کرامت تیری خواجہ کر چھڈی مشہوری
دشمن سمجھ گئے سب خواجہ بندہ خاص حضوری

وچہ مجالس پاک نبیؐ دی تیرا رُتبہ اعلےٰ
دعا تیری منظور کریندا پاک خداوند تعالےٰ

میں بھی سگ ہاں در تیرے دا غربت بہت ستایا
گھر میرے وچہ غربت ہوراں خوش ہو ڈیرا لایا

کرو دُعا حق میرے اندر تُسی او رب دے پیارے
میرے جیہے نمانیاں دے کم کافی تُساں سنوارے

کرو دُعا حق میرے اندر فضل کرے رب باری
خواجہ صاحب غربت ہتھوں پونچی سخت لاچاری

کرو دُعا حق میرے اندر دُور ہوون دُکھ سارے
میری کشتی خواجہ صاحب اٹکی ادھ وِچکارے

تُسی خُدا دے خاص پیارے تے مقبول الٰہی!
یا حضرت ہُن میں تے ہووے جلدی فضل الٰہی

تُسی خُدا دے خاص پیارے اعلےٰ مرتبے پائے
رُوضے پاک تُساں تے اوبوں شجر کرن جُھک سائے

وِچہ دربار رسالت حضرت اعلےٰ رُتبے پائے
بے اولاداں تیرے پاروں گودیں لعل کھڈائے

سلیم صاحب دے حق دے اندر جلد دُعا فرماؤ
اُو سدے اُتے خواجہ صاحب نظر کرم دی پاؤ

بس غلام رسول پیارے نہ کر ایڈی زاری!
تیرے کم سنوارن خواجہ نال ربّ دی یاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالی کرامات حضرت خواجہ خواجگان عالی مقام

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ بسم اللہ کرکے ہتھ قلم نوں لاواں
بیٹھ گوشے وچہ نال عقیدت کرامت لکھ وکھاواں

خواجہ عبدالنبی صاحبؒ دی کرامت لکھ وکھاواں
ایس سعادت پاروں شاید میں بھی بخشیا جاواں

حاجی سلیم صاحب جو ہیگا شام چوراسی والہ
دُسیا جس نے میرے تائیں کرامت داسب حالا

حاجی سلیم صاحب نے دسیا مینوں ایہہ زبانی
اوس زمانے وچہ کرامت نہ خواجہ ثانی

شیخ طاہرؒ نوں اوس زمانے ولی کمال سُدیندے
عالم پور وچہ شیخ طاہرجیؒ معہ اطفالاں رہندے

خواجہ اُم دے شیخ طاہرجیؒ عالم پور وچہ رہندے
گجریلے نوں شیخ طاہرجیؒ بہت پسند کریندے

شیخ طاہرجیؒ خواجہ اُم دے مرشد ہیسن بھائی
خواجہ اُم نوں بہت پیارے جانے کل لوکائی

شیخ طاہرجیؒ راضی ہوکے گجریلے نوں کھاون
وچہ سیالے بوہتی واری گجریلا پکواون

خواجہ عبدالنّبیؒ صاحب نوں علم جاں ہویا۔ یارا
مرشد میرے تائیں لگے گجریلا بہت پیارا

خواجہ اُم نوں علم جاں ہویا دل دلیل دوڑاون
شیخ طاہر لئی لے گجریلا عالم پور نوں جاون

لے گجریلا گھر اپنے تھیں ول مرشد دے جاون
تیس (۳۰) میل مسافت کرکے روزانہ اوآون

معمول ایہہ بنیا خواجہ اُم دا سُنّنا یار پیارے
لے گجریلا حاضر ہوون مرشد دے دربارے

معمول مطابق اِک دِن خواجہ وَل مرشد دے وہائے
اجزار گجریلے خواجہ اُم نے ہانڈی دے وچہ پائے

شیر۔ شکر تے چول برابر ہانڈی دے وچہ پاون
سر اپنے تے ہانڈی تائیں اُلفت نال ٹکاون

ہانڈی ہیٹھ انگیٹھی ہوندی جس وچہ اگ دسیاوے
بلدی اگ تے ہانڈی ہوندی جو خواجہ لے جاوے

Marfat.com

تاہنگ مرشد دی دل دے اندر عالم پور نوں جاون
نال خوشی دے دل مرشد دے چھیتی قدم اٹھاون

اِک دیہاڑے خواجہ صاحب جاں دل مرشد دھایا
مینہ اندھیری غضب دی آئی جس نے قہر کمایا

ٹردیاں ٹردیاں رستے اندر کی کجھ ہویا بھائی
کالی آندھی لے مینہ کافی نال غضب دے آئی

طوفان باد باراں نے جس دم کیتی بہت تباہی
رستہ کوئی نظر نہ آوے اٹک کھلے سب راہی

خواجہ ام پرواہ نہ کیتی نہ ہی ٹھہر کھلویا
دیکھ غلام رسول نمانے کی تماشہ ہویا

مینہ اندھیری جس دم بھائیا ڈاہڈا قہر کمایا
قدرت رب دی ہانڈی وچوں دودھ نوں جوش جے آیا

سر دے اُتے ہانڈی اندر پیا گجریلا پکے
دیکھن والیاں سمجھ نہ آوے ہر کوئی اُتوں تکے

اگ بلیندی سر دے اُتے گجریلا پیا پکے
خلق ربانی دودھ اُبل دا سر خواجہ تے تکے

اگ بلے تے ہانڈی وچوں دودھ اُبالے کھائے
خواجہ ام دے کپڑے سارے اوبل دودھ وجائے

آخر آندھی زور جاں کیتا مینہ نے قہر وسایا
دودھ اُبل کے ہانڈی وچوں خواجے اُتے آیا

کپڑے خراب ہوگئے خواجہ دے چہرہ اُتے پیشانی
داغو داغ ہوگیا خواجہ دا چہرہ سب نورانی

تر ہوگئی ریش مبارک نالے کپڑے چہرہ
پہچان نہ سکدا خواجہ اُم نوں دوروں یار گھنیرا

داغو داغی خواجہ اُم دے کپڑے ہون تمامی
پھر بھی ہمت مول نہ ہاریا خواجہ ام جی شامی

ہویا بہت متاثر چہرہ خاص الخاص نورانی
شیر شکر تے پھر چاول نے کیتی تر پیشانی

ریش مبارک تے بھی کافی دودھ اُبل کے آیا
خواجہ ام دا چہرہ جس نے اصلی بہت چھپایا

گھٹے مٹی اندر اٹے کپڑے اُتے پیشانی
خواجہ اُم دی شکل نہ دوروں جاوے یار پہچانی

طوفان باد باراں نے جس دم کافی شور مچایا
آخر خواجہ اُم دل اندر اِک خیال جو آیا

مینہ اندھیری زور جاں کیتا کوئی پیش نہ جائے
خواجہ اُم دے دل دے اندر اِک خیال جو آئے

ایجہ پور اندر رہے ہمشیرہ میرے ماں پیو جائی
دو گھڑی گھر اوسدے اندر رہہ کے کڈھاں سائی

ایجہ پور اندر خواجہ اُم دی ہیسی بھین حقیقی
خواجہ اُم نوں بہت پیاری تے نالے نزدیکی

خواجہ اُم نے دل دے اندر ایہا قصد ٹھہرایا
کیوں نہ کول خواہر دے جاواں مینوں جس کھڈایا

اتنے نوں طوفان اندھیری رُک جاسی کجھ بھائی
نالے بھین تائیں جا ملساں ہے جو ماپیاں جائی

ایہہ گل سوچ کے پیارا خواجہ دل ہمشیرہ دہایا
گرد آلود سن کپڑے سارے داغاں غلبہ پایا

چہرے پاک مبارک اُتے دودھ سی رڑیا ہویا
گھٹے اُٹے نال سی پیارا خواجہ رُلیا ہویا

غرض کہ صورت خواجہ اُم دی مضحکہ خیز دسیاوے
ویکھن والیاں تائیں صورت کافی پٹی ہساوے

آخر گھر ہمشیرہ ہوئے خواجہ اُم روانہ
دُوروں ویکھن والے سمجھن آوندا کوئی دیوانہ

ننانناں اوس بی بی دیاں اوتھے ہیسن یار پیارے
جنہاں دیکھ خواجہ نوں کیتے رمزاں اُتے اشارے

آخر پہنچے گھر ہمشیرہ جس دَم خواجہ پیارے
بھین نے بھائی تائیں ڈٹھا ہوش گئے اُڈ سارے

خواجہ اُم نوں دیکھ نناناں بہت مخول اڑایا
آکھن بھابو دیکھ نی تیرا ماں پیو جایا آیا

اِک نے آکھیا بھابی اڑیئے آیا تیرا بھائی
تیرے کارن لیکے آیا ونگاں عجب طلائی

اِک نے آکھیا نال اشارے اڑیئے ایہہ کی آیا
دیکھ بھابھی نی بھائی تیرے حلیہ کی بنایا

اِک کہے تسی نہ گھبراؤ ایہہ ہے راجے جایا
اپنی بھین دے کارن ریشم لے کشمیروں آیا

اِک کہے تسی نہ گھبراؤ جیکر اج ایہہ آیا
بھین اپنی نوں دیکے سونا پلٹی ایسدی کایا

اِک نے طنزاً کہیا بھابھی نوں آیا ئی ویر پیارا
اِک آکھے ایہہ بھابھی آیا تیرا ویر سہارا

غرض کہ اوتھاں خواجہ اُم دا بہت مخول اڑایا
بھابھی دے دل نازک اُتے کاری زخم لگایا

غرض کہ اوتھاں خواجہ اُم توں کافی نک چڑھایا
مندا چنگا آکھن لگیاں جو اوتھاں منہ آیا

بھیناں تائیں مان زیادہ ہوندا نال بھراواں
دیکھ بھرانوں بھین نے کہیا میں بلہاری جاواں

آکھے ماڑیاں والیا ویرا کتھے محل مُہارے
ماپے میرے ویر پیارے کا سنوں توں وسارے

وے توں راجہ راجیاں جایا جمیوں گھر سلطاناں
ایہہ کی توں سوانگ رچایا طعنے دے زمانہ

ایہہ کی سانگ بنا کے آیوں میریا امڑی جایا
شریکنیاں میریاں دیکھ کے تینوں بہت مذاق اڑایا

ایسی حالت اندر تینوں ویرا ویکھ نہ سکاں
تیری حالت ویکھ کے ویرا رودن میریاں اکھاں

شریکنیاں میریاں دیکھ کے تینوں، مینوں مارن طعنے
پتہ نہیں کی ہویا تینوں تیریاں توں ہی جانے

نصیحتاں خواجہ اُم نوں کردی کر کر گریہ زاری
نام خدا دے من جا ویرا میں جاواں بلہاری

ویرا تیرا سب تھیں اعلیٰ عالی شان گھرانہ
اِطلس تے کمخواب نوں چھڈ کے پایا ایہہ کی بہانہ

Marfat.com

ایسی حالت اندر ویرا میں گھر مول نہ آویں
شریکنیاں میریاں کولوں ویرا طعنے نہ دواویں

ایسی حالت وچہ توں ویرا نہ آویں میں واری
ایہہ گل کہہ کے اوس بی بی دیاں ہنجوں ہویاں جاری

ایسی حالت میں گھر اگوں مول نہ آویں واری
میں گھر آکے میرے تائیں زخم نہ لاویں کاری

خواجہ اُم نے چپ چاکیتی نہ جواب سنایا
نال اشارے ہتھ اپنے دے بیبیاں تائیں بُلایا

طعنے سب ننانال سندے سُنے جاں خواجہ پیارے
سب بیبیاں نوں کول بلایا ہتھ دے نال اشارے

خواجہ اُم نے اونہاں تائیں ایہا حکم الایا
دسو کاکی کیہ تُساں نے بھابھی نوں فرمایا

آکھن لگے بیبیاں تائیں کی تُساں فرمایا
بھین دے کارن بھائی پیارا ونگاں لیکے آیا

سُن لیاں میں ساریاں گلاں جو جو تُساں اَلایاں
لے کاکی تسی نہ گبھراؤ سبھناں ٹھیک سنایاں

ونگاں میں نے سبھناں کارن آندیاں بہت زیادہ
جنہاں دیکھ کے پہنن کارن ہو سو تُسی آمادہ

جیہڑیاں ونگاں میں لیایا اِک تھیں اِک ہے اعلیٰ
عجب ڈیزائن عجب نمونے فضل کرے حق تعالےٰ

خواجہ اُم نے بیبیاں تائیں اُلفت نال فرمایا
اندروں اِک بی بی دے کولوں وڈا تھال منگایا

تھال جاں آیا خواجہ اُم نے کپڑا اوس تے پایا
ننانال وچوں اِک دے تائیں خواجہ ام فرمایا

اک ننان نوں کہیا خواجے نے کپڑے تائیں اوٹھائیں
کپڑا تھال دے اتوں کاکی تھوڑا جیہا ہٹائیں

حسب الحکم اٹھا کے کپڑا جاں اوس نظر جو پائی
ہوش گواچی اوس بی بی دی عقل نہ رہ گئی کائی

کپڑا چکیا تھال دے اتوں بیبیاں نظر جو پائی
کئی جوڑے اوتھے ونگاں پیاں حکمت نال الٰہی

سبھناں بیبیاں ڈٹھا اوتوں ونگاں سب طلائی
اک دوجے تھیں ودھ نمونے جیہدا انت نہ کائی

عجب ڈیزائن عجب نمونے اِک تھیں اِک نرالا
خالص سونا پاسے داسی اعلےٰ صفتاں والا

خالص سونا اعلیٰ رنگت ونگاں سب طلائی
کئی جوڑے وچہ تھال دے یارو بیبیاں حیرت آئی

کئی جوڑے تے کئی نمونے ودھ تھیں ودھ دیسائی
بیبیاں سب متحیر ہویاں کجھ سر پیر نہ آئے

وُدھ تھیں ودھ ڈیزائن ونگاں اک تھیں اک نرالی
عجب نمونے عجب ڈیزائن ہر ونگ صفتا نوالی

سونا عجب تے خالص آہا سوہنیاں چمکاں مارے
ایڈا خالص مول نہ بلدا شہراں وچہ بازارے

ونگاں ویکھ کے سب ننناں حیرانی وچہ آیاں
شرم حیا تھیں بول نہ سکن سلب ہویاں گویاں

Marfat.com

اک دوجی نوں کرن اشارے آپس وچہ نناناں
وُنگاں تکن بول نہ سکن ہویاں کُند زباناں

شرم حیا تھیں نگھر گیاں کجھ وی سمجھ نہ آوے
کوسن اپنیاں لیکھاں تائیں ویلا ہتھ نہ آوے

شرم حیا تھیں سب پچھتاون آکھن ایہہ کی ہویا
ایہہ تاں رشی۔ اوتار۔ پربھو سونا کردے لوہیا

شرم حیا تھیں ایہہ پچھتاون آکھن غلطی ہوئی
اینویں اساں مخول اڑائے ایہہ اوتار ہے کوئی

اے تاں رشی۔ اوتار۔ پربھو۔ کرشن صاحب دا پیارا
اینویں اساں مخول اڑایا ایہہ کی کیتا کارا

اے تاں رب دا خاص پیارا وڈیاں شاناں والا
مٹی تائیں سونا کردا وڈیاں آناں والا

چپ ہویاں تے بول نہ سکن بولن سکت نہ کائی
دیکھ کرامت خواجہ اُم دی چہرے مُردنی چھائی

شرم ساری تھیں گھٹ دیاں جاون تے نہ سخن آلاون
گویائی سب سلب ہوئی تے اپنا منہ لوکاون

شرم حیا تھیں سبھناں تائیں آیا بہت پسینہ
آکھن خواجہ اُم دے تائیں سچا توں نگینہ

شرم حیا تھیں اِک دوجی وَل ساریاں تکدیاں جاون
نظراں اوٹھا بھابھی نوں ویکھن کارن اوکتراون

شرم حیا تھیں ساریاں آکھن دسو کدھر جائیے
آکھن زمین ویل نہ دیندی نہیں تاں نگھر جائیے

دل دے وچہ دلیلاں سوچن تے نالے پچھتاون
آکھن ساتھوں غلطی ہوئی ڈاہڈا پاپ کمایا

دیوی ایسدیاں گلاں سنے داس دیوی دا اعلیٰ
ایسدے سر دے اُتے ہیگا دیوی جی دا سایہ

آخر سبھناں خواجہ اُم تھیں معافی چاہی یارا
اساں نے ڈاہڈا پاپ کمایا اے تاں کرمانوالا

رو رو سبھناں خواجہ ام نوں ایہا عرض سنائی
آکھن سایاں معافی دیویں رب دا توں پیارا

ساتھوں بہت گستاخی ہوئی تیرا قدر نہ جاتا
تیریاں توں ہی جانے سایاں سانوں بھید نہ کائی

ساتھوں بہت گستاخی ہوئی معاف کریں توں سایاں
نام خدا دے معاف کریں توں ہیں ساڈا توں داتا

ساتھوں بہت گستاخی ہوئی ویلا ہتھ نہ آوے
ہتھ جوڑن تے نالے روون رو رو دین دوہایاں

آخر سبھناں خواجہ ام تھیں معافی چاہی یارا
ہر اک بی بی خواجہ آگے کُونج دے وانگ کرلاوے

آکھن ساتھوں غلطی ہوئی تیرا قدر نہ پایا
آکھن سائیاں رحم کماویں رب دا توں پیارا

آکھن اساں نے بھابھی جی دا اینویں دِل دکھایا
ہن اسانوں معلم ہویا تیرا عالی پایا

سایاں توں تاں ساڈے تائیں کجھ کر دکھایا

Marfat.com

آکھن معاف کریں توں سایاں تیریاں عالی شاناں
خواجہ اُم نوں پاک مولا نے دِتی ایہہ وڈیائی
دریا دلی وچہ خواجہ صاحب سن مشہور چوفیرے
فراخدلی سن اعلےٰ رکھدے جانے کل لوکائی
ننّاناں تائیں معاف کیتونے یکے نام الٰہی
دُساں کھول حقیقت تینوں میں دل اندر آیا
دُساں کھول کے تیرے تائیں سب حقیقت بھائی
کسر نفسی دی منزل میرا خواجہ طے کریندا
ایسے کارن خواجہ صاحب خیال ناہیں فرمایا
منزل ذلت خواری اندر خواجے قدم سی پایا
خودی تکبّر دل تھیں خواجہ اصلی دلوں مٹاون
کسر نفسی وچہ خواجہ آہے ہر دَم اونہاں بھاوے
ایسے کارن اپنی حالت مندی او بناون
ایس کارن پرواہ نہ کردے کپڑے نہ دھواوے
جان کے اپنے آپ نوں پاندے اندر ذلت خواری
ایس منزل وچہ خواجہ جی سن دوئی دور گواون
ایسے کارن خواجہ اُم نے ہتھ مونہہ دھوتا نائیں
ویسے خواجہ صاحب ہر دَم پاک صاف سن رہندے
رخصت ہوکے بھین دے کولوں ٹریا بھائی پیارا
ویکھیا حال جاں مرشد صاحب خواجہ ام دا بھائی
جان بوجھ کے خواجہ صاحب چہرہ پٹے ونجاون
کپڑے چہرہ مول نہ دھوتا لوکی نفرت کھاون

توں تاں سانوں حیرت اندر پایا آ سُلطاناں
حلیم طبع تے نرم مزاجی جس دا انت نہ کائی
رحم دلی تے چھیتی آون خواجہ صاحب میرے
معاف کرن دی صفت اونہانوچہ بہت زیادہ آہی
سینہ صاف کشادہ آہا بغض نہ رکھدے کائی
خواجہ اُم تے کاسنوں یارا اپنا سانگ بنایا
دوئی دُور کرن دی منزل خواجہ اُم تے آہی
اپنے نفس امارے تائیں خواجہ پیا مریندا
چار چوفیریوں خواجہ ام تے داغاں غلبہ پایا
ہر کوئی مینوں مندا سمجھے خواجے قصد ٹھہرایا
خلق خدا دی نظراں وچوں اپنا آپ گراون
ہر کوئی ویکھ کے میرے دلوں وٹ متھیاں تے پاوے
نفرت میں تھیں لوکی کھاون مینوں دُور ہٹاون
تاکہ خلقت دیکھ کے مینوں دوروں نک چڑھائے
تاکہ میتھوں نفرت کھاوے خلق خدا دی ساری
ایس منزل نوں پوری کرکے دِلی مقاصد پاون
گل کرن دا موقعہ ملیا ناں ننّاناں تائیں
دِلوں بجانوں پاک نبیؐ دا ہر دم وِرد کریندے
عالم پور وچہ خواجہ صاحب مرشد کول سدھارا
بے اختیار جو شیخ طاہر نے ایہا گل فرمائی
تاکہ ویکھن والے میرا پئے مخول اڑاون
منزل کسر دی پوری ہووے لوک بوہتا کراون

Marfat.com

شامی رنگیا گیا

نالے مرشد خواجہ تائیں ایہا حکم سنائے
اُج توں شامی کول اساڈے ہرگز مول نہ آئے

اسی پونچاں گے کول شامی دے ایسدے راز نیارے
اُج توں شامی مول نہ آئے میرے خاص دوارے

میں جاواں گا کول شامی دے شامی مول نہ آئے
بار بار اے شیخ طاہرؒ خواجہ نوں فرمائے

سب منازل طے کریاں شامی یار پیارے
اُج توں خود میں آپ پونچاں گا شامی دے دربارے

اُسی جاواں گے کول شامی دے شامی مول نہ آئے
منزلاں طے شامی دیاں ہویاں مولا فضل کمائے

تیرے در دروازے آساں مینوں پین گے دھکے
لنگن مینوں مول نہ دیسن تیرے نوکر پکے

چونکہ اک دن شیخ طاہرؒ دربار شامی دے آئے
شیخ طاہرؒ دی گل ایہہ سچی مولا کر دکھائے

وقت عصر دا لگے نہ ہویا راوی ذکر سنائے
دربار شامی شیخ طاہرؒ جد تشریف سی لائے

معظم شاہ شاہزادہ وی سی اُسدن آیا ہویا
اُوس خواجہ دے ملنے کارن قصد ٹھہرایا ہویا

خواجہ اُم سن سُتے ہوئے جد طاہر جیؒ آیا
نوکرانی تائیں آکے اونہاں ایہا حکم سُنایا

میں شامی نوں ملنے آیا کر کے سفر دُور دا
مینوں جلد ملادے شامی ہووی فضل خدا دا

اوس نے سخت لہجے نال کہیا اوہے سُتا بابا
پراں ہو کے توں بہہ جا بابا کاہنوں پائیں خرابہ

شامی صاحب نے سُتے ہوئے سخت لہجے نال کہیا
جد جاگن گے مل لئیں بابا کیوں ستاویں پیا

اٹھے ہو کے بہہ جا بابا نہ کر زور دھگانا
نئیں مناسب تیرے تائیں سانوں مول ستانا

سن جواب نوکرانی کولوں شیخ طاہر جی بھائی
دُور دورا ڈے ہو کے بیٹھے کردے یاد الٰہی

نوکرانی نوں فرماون لگے جد جاگن کے مائی
آکھیں اوسنوں باہر اڈیکے تینوں طاہرا نائی

اتنے نوں جد خواجہ صاحب کیتی جدوں بیداری
اوس مائی نے خواجہ اُم نوں دسی حقیقت ساری

سُنی حقیقت مائی کولوں خواجہ دوڑیا آیا
دستار مبارک کھل گئی ساری تے خواجہ پچھتایا

بے تحاشہ دوڑ کے خواجہ کول مرشد دے آوے
آکھے حضرت غلطی ہو گئی تے معافی نوں چاہوے

دے دیو حضرت مینوں معافی ہوگئی ہے گستاخی
بناں معافی نہ ہووے حضرت میری مول خلاصی

حاجی سلیم صاحب جو بیگا شام چوراسی والا
پوتا ہے یا خواجہ تیرا فضل کرے حق تعالیٰ

اوس تے خواجہ کرم کمانا اوسنوں نہ بھلانا
پوتا ہے تیرا خواجہ جانے سب زمانہ

غلام رسول نے خواجہ اُم دی لکھی کرامت بھاری
ایس تے خواجہ کرم کماسی نال ربّ دی یاری

کرامت خواجہ اُم ایک شیر ببّر

میرے خواجہ سے شیر نیستانی سارے ڈرتے تھے
میرے خواجہ پیارے کی ہمیشہ قدر کرتے تھے

میرے خواجہ پیارے پاس بھی اِک شیر رہتا تھا
مگر وہ خوف خواجہ سے کسی کو کچھ نہ کہتا تھا

میرے خواجہ پیارے نے نہیں تھا شیر وہ باندھا
مگر وہ شیر خواجہ کا سدا رہتا تھا درماندہ

میرے خواجہ کی کرتے تھے ہمیشہ شیر دربانی
قدر کرتے تھے خواجہ اُم کی سارے شیر مستانی

میں قربان اس پہ جس کا شیر اس کے پاس رہتا تھا
مگر لوگوں کو بے چارا کبھی کچھ بھی نہ کہتا تھا

میرے خواجہ کا اِک دن شیر مذکورہ بہت دہاڑا
میرے خواجہ کی غیرت کو تھا۔ اس نے بہت للکارا

میرے خواجہ نے آخر شیر کو یہ حکم فرمایا
تجھے میں دھاڑنے کے واسطے ہرگز نہیں لایا

میرے خواجہ نے اس کے دھاڑنے کو تھا بُرا مانا
کہا پھر شیر کو کہ اَب تو میرے پاس نہ آنا

میرے خواجہ نے جسدم شیر کو بھجوا دیا گھر سے
میرے خواجہ نے فوری شیر کو ٹھکرا دیا در سے

میرے خواجہ نے جسدم شیر کو گھر سے نکالا تھا
میرے خواجہ کو ببّر شیر کا مطلق نہ پالا تھا

میرے خواجہ کے آخر شیر نے پکڑی غضب ناکی
کہ اس کو عود کر آئی درندوں کی سی سفّاکی

میں صدقے اس پہ جس کے شیر نے لوگوں کو مارا تھا
بہت کو جان سے مارا بہت کو چیرا پھاڑا تھا

میں قربان اس پہ جس کے شیر کا دل سے ارادہ تھا
دوبارہ خواجہ ام کی دل سے قربت پہ آمادہ تھا

میرے خواجہ کا اِک دن شیر جب کہ ایستادہ تھا
صلح خواجہ سے ہو جائے دلی اس کا ارادہ تھا

میرے خواجہ کا ببّر شیر اپنے دل سے چاہتا تھا
وچھوڑا میرے خواجہ کا جسے ہر دم ستاتا تھا

میں صدقے اس پہ جس کی یاد شیروں کو ستا ڈالے
کہ جسکے غضب سے شیروں کو پڑ جائیں جان کے لالے

Marfat.com

درندے خواہاں تھے خواجہ پیارے کی حضوری کے
سدا مغموم رہتے تھے میرے خواجہ کی دوری سے

میں صدقے اس پہ جس کی یاد شیروں کو بھی تڑپائے
غضب ناکی و سفاکی نہ مطلق ان کے کام آئے

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم کر ڈالا
تجھے میں دھاڑنے کے واسطے ہرگز نہیں پالا

کہا خواجہ نے اِک دن شیر کو سُن ضیغم مستانی
ہے مہلک واسطے تیرے یہ مخلوق خدا کھانی

میرے خواجہ کا اک دن باغ میں تشریف لے جانا
اچانک شیر ببّر کا مخالف سمت سے آنا

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم فرمانا
نہیں جائز ہے مخلوق خداوندی کو تڑپانا

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم فرمایا
تو مخلوق خداوندی کو کھانے کے لئے آیا

یہ سن کر حکم خواجہ کا بہت ہی شیر تھرایا
غضب ناکی و سفاکی کو وہ فوری پلٹ آیا

میرے خواجہ نے جبکہ شیر کی غیرت کو للکارا
کھجوروں کے درخت پہ جو پنجہ شیر نے مارا

غضب ناکی سے جبکہ شیر نے پنجہ تھا اک مارا
کھجوروں کے درخت پہ ہوا پنجہ وہ آشکارا

میرے خواجہ سے فوری ہو گیا وہ شیر ملاقی
کئی سو سال سے اب بھی ہے پنجہ کا نشان باقی

میرے خواجہ نے لگوائی نخل پہ جب ضرب کاری
نخل کی نسل میں اب بھی ہے پنجہ کا نشاں جاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ دکھلائی
کہ اس کی ذات سے کافی درندوں نے پناہ پائی

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کی ذات اقدس کی تھی اللہ پاک سے یاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کے پڑھتے پڑھتے مجھ پہ لرزہ ہو گیا طاری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت جبکہ کی جاری
کہ اس کی حافظ و ناصر تھی اک ذات خدا باری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کے پڑھنے سے محظوظ ہو جاتے ہیں سب قاری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت کی تھی یہ جاری
کہ جس کے پڑھنے سے جاتی رہے باطن کی بیماری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت کی تھی یہ جاری
کہ جس کے پڑھنے سے دیگر مذاہب سے ہو بیزاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت کی تھی یہ جاری
کہ اس کو ذات حق سے مل گئی ولیوں پہ سرداری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
کہ جس کے پڑھنے سے قاری پہ رقت ہو جائے طاری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
شجر اس کو کریں سایہ حجر سُن کر کریں زاری

Marfat.com

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
کہ اس کے در پہ ڈائن حاضری دے فاقیاں ماری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
کہ اس کے در پہ ڈائن حاضری دے آکے بیچاری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
عموماً کرتا تھا صاحب کرامت جن کی اسواری

میرے خواجہ کی پختہ تر تھی سب سے ہی مسلمانی
خدائے پاک سے اس کو ملی ولیوں پہ سُلطانی

میرا خواجہ رسول پاکؐ سے بھی اُنس رکھتا تھا
بہت کامل ولی چشم بصیرت اعلےٰ رکھتا تھا

میرے خواجہ پیارے نے وصف سب خضرؑ کے پائے
مصلے وانگ بیڑی دے کہ جس دریا پہ دوڑ آئے

میرے خواجہ نے گائے کی کبھی عظمت نہیں مانی
میرا خواجہ ہمیشہ دیتا تھا گائے کی قُربانی

میرے خواجہ نے ہندوؤں کے گھر جنم پایا
میرے خواجہ پیارے بعد میں اسلام اپنایا

میرے خواجہ کا پہلا نام بھوپت رائے نامی تھا
میرے خواجہ کا خاندان ہندو تمامی تھا

میرے خواجہ نے اپنا توڑ کر زنار گنوایا
تبلک جس نے عمر بھر بھول کر ہرگز نہیں لایا

میرے خواجہ کے روضے کو شجر جھک کر کریں سایہ
میرا خواجہ مصائب سے کبھی مطلق نہ گھبرایا

میرے خواجہ پیارے کا خسر تھا جان کا بیری
میرے خواجہ پیارے کی سمجھ تھی بہت ہی گہری

میرے خواجہ پیارے کا چوراسی میں ٹھکانہ تھا
پیدائشی مذہب خواجہ اُم کا اصلی ہندوانہ تھا

میرے خواجہ نے جس دم کی بتوں سے بہت بیزاری
نہیں تھا میرا خواجہ مطلقاً دیوی کا پجاری

میرے خواجہ نے ہندومت سے کی جب روگردانی
عمر بھر خواجہ اُم نے گائے کی عظمت نہیں مانی

اصل میں میرے خواجہ کا طریقہ عارفانہ تھا
کہ طاہر شیخؒ کے جو تیر رحمت کا نشانہ تھا

میرے خواجہ کا راما خُسر اِک رسوا زمانہ تھا
کہ رامے ذات تھی اس کی طریقہ آمرانہ تھا

محمد مصطفیٰؐ کا خواجہ اُم دل سے دیوانہ تھا
مُحمد مصطفیٰؐ کا شوق اس کو والہانہ تھا

میرے خواجہ کو حُکم رَبّ کا تازیانہ تھا
رُویّہ خُسر خواجے کا ہمیشہ جابرانہ تھا

نبیؐ سے خواجے پیارے کا بہت ہی دوستانہ تھا
رُویّہ خُسر خواجے کا ہمیشہ جاہلانہ تھا

فہم ادراک خواجہ اُم کا کافی منصفانہ تھا
رُویّہ دشمنوں سے خواجہ اُم کا عادلانہ تھا

میرے خواجہ پیارے کا خلق بھی مصلحانہ تھا
رُویّہ خُسر اس کے کا ہمیشہ باطلانہ تھا

Marfat.com

میرا خواجہ رسول پاکؐ کا دل سے دیوانہ تھا
رُویّہ خُسرا سے کا ہمیشہ جاہلانہ تھا

میرے خواجہ کا طاہر شیخؒ سے اصلی یارانہ تھا
رہن سہن میرے خواجہ کا بالکل صوفیانہ تھا

میرے خواجہ پیارے کا رویہ صالحانہ تھا
رُویّہ دشمنوں کا خواجہ اُم سے باغیانہ تھا

میرے خواجہ کی زوجہ جبکہ بٹھلائی گئی میکے
حُکم خواجہ کو تھا کہ زوجہ خود کو نہ کبھی دیکھے

حُکم راسے کا خواجہ صاحب کو سسرال نہ آئے
حُکم سُن کے میرے خواجہ نہیں مطلق وہ گھبرائے

میرے خواجہ کو فرقت زوجہ نے جس وقت تڑپایا
خوردبچہ میرے خواجہ کو اپنا یاد جب آیا

وہ لے کے نام اللہ کا اکیلا سا ہورے آیا
میرا خواجہ پیارا خوف دشمن سے نہ گھبرایا

میرے خواجہ نے زوجہ اپنی تیلن بھیج منگوائی
مجسم پاک طینت نام سن کر دوڑ کر آئی

میرے خواجہ نے زوجہ خود کو جب یہ امر فرمایا
شریک زندگی تجھ کو میں لینے کے لئے آیا

میرے خواجہ کی زوجہ ہو گئی پھر اس طرح گویا
کہ بندی جان سے حاضر اُمر جو آپ کا ہویا

میرے خواجہ صاحب نے آخرش یہ طے فرمایا
عصر کے وقت جائیں گے قصد دونوں نے ٹھہرایا

میرے خواجہ کی زوجہ حسب وعدہ جلد ہی آئی
مگر وہ نیک طینت اپنا بچہ ساتھ ہی لائی

میرا خواجہ روانہ ہو گیا پھر شام چوراسی
مگر بی بی کے دل پہ چھا گئی تھوڑی سی غمناکی

میرے خواجہ کے دشمن کو جلد ہی مل گئی خبریں
کہ دشمن خواجہ اُم کی جانتے مطلق نہ تھے قدریں

عقب خواجہ پیارے دشمنوں نے داہر دوڑائی
کہ بی بی پاکدامن شور و غوغا سُن کے گھبرائی

میرا خواجہ پیارا بی بی کو دریا پہ لے آیا
تھا طغیانی میں دریا اس مجاہد کو نظر آیا

میرے خواجہ کے دشمن ہاتھ میں رکھتے تھے تلواریں
ارادہ ان کا تھا کہ جان سے ہر سہ کو دے ماریں

میرے خواجہ کے دشمن نے ارادہ غلط ہی پایا
بدن اس کا غضب سے دیکھ کر دشمن بھی تھرایا

میرا خواجہ نہ دشمن فوج سے مطلق تھا گھبرایا
جنودِ دشمناں کا خوف خواجہ دل میں نہ لایا

میرے خواجہ مصلےٰ اپنا جب دریا میں ڈالا تھا
نگہبان قافلہ کا خود خدائے حق تعالےٰ تھا

میرے خواجہ نے بی بی صاحب کو حواس پہ بٹھلایا
اُٹھا کر بچہ وہ صاحب مصلےٰ پہ بھی خود آیا

حکم خواجہ پیارے کا مصلےٰ بن گیا کشتی
مخالف سمت وہ چل پڑا خواجہ کی ہے ہستی

Marfat.com

مصلے کو میرے خواجہ نے کشتی تھا بنا ڈالا
سطح دریا پہ خواجہ نے مصلے کو دوڑا ڈالا

عقب دا ہر جوآئی تھی تھے ان کے ہاتھ میں بھالے
میرے خواجہ کی جان لیوا تھے دشمن سب کے سب لالے

میرا خواجہ نہیں یلغار دشمن سے تھا گھبرایا
جوے کے زوجہ معہ بچہ شام چوراسی کو آیا

میرے خواجہ پیارے نے کرامت جب یہ کی جاری
بہت ایمان لے آئے کرامت دیکھ نرناری

حضرت حافظ محمد مکمل رحمۃ اللہ علیہ دا واقعہ

کرامت اِک جو میرے تائیں سلیم شامی سنائی
لوکاں تائیں لکھ دکھاواں دل دلیل بے آئی

کرامت پڑھ کے خواجہ اُم دی خوش ہون گے سارے
کتنا قدر خواجہ ام دا اللہ دے دربارے

اس تھیں بعد لے نام ربے دا کاغذ قلم منگاواں
ہیں کرامت نال خواجہ دی کرامت لکھ دکھاواں

حافظ محمد مکمل صاحبؒ سی مرید خواجہ دا پیارا
خواجہ اُم دی خدمت کافی کردا رہے بے چارا

ویسے بھی او خواجہ اُم نوں لگے بہت پیارا
خواجہ اُسدی ہر خواہش نوں پوری کردا یارا

خاص الخاص سی خواجہ اُم داتے خواجہ نوں بھاوے
ہر خواہش حافظ دی خواجہ کدے وی نہ پرتاوے

خواجہ ام نوں جوسی کہندا خواجہ پوری کر دے
تابع امر او رہے خواجہ دے وانگ غلاماں بردے

اکدن خواجہ اُم دے حافظ ہتھ بن عرض گزاری
خضر خواجہ نوں دیکھنا چاہواں یا حضرت میں واری

خواجہ اُم نے جسدم ڈِٹھی اُوسدی خواہش چنگیری
فرمایا سن حافظ خواہش پوری کرساں تیری

حافظ نوں وظیفہ دس کے خواجہ اُم فرمایا
ندی کنارے بیٹھ پڑھیں توں کرسی فضل خدایا

خضر خواجہؑ آملسی تینوں مطلق نہ گھبراویں
غیر خیال کوئی دلدے اندر مطلق ہور نہ لاویں

عرض کہ حافظ صاحب بیٹھے حسب الحکم کنارے
حکم مرشد نال پڑھن وظیفے جودے سن سارے

غرض کہ حافظ صاحب پڑھنا کیتا شروع وظیفہ
حسب الحکم خواجہ دی ورتے حافظ سب طریقہ

نال عقیدت حافظ صاحب روز ندی تے جاون
جو خواجہ فرمایا اوسنوں اوتھے پئے آلاون

وظیفہ پڑھدیاں پڑھدیاں گزرے جاں دن ست اویارا
حافظ صاحب نوں نظری آیا سامنے اک لشکارا

کول آکے اوس حافظ تائیں سلام مسنون بولایا
آکھیا کیوں بلایا مینوں کی توں دُکھ اٹھایا

Marfat.com

آکھے کیوں تکلیف اٹھائی تے وچہ رہیوں مجبوری
کم نہ سی تینوں میرے نالوں خواجہ دی حضوری

میتھوں کم نہیں ہے خواجہ اُچا اوسدا پایا
اینویں توں حافظ جی مینوں ایتھے کاسوں چا بُلایا

میتھوں کم نہیں ہے خواجہ اوسدا رتبہ اُچا
ولیاں غوثاں ابدالاں وچہ ہے نگینہ سُچا

میتھوں کم نہیں ہے خواجہ مُرشد دُریگانہ
اوس نوں چھڈ کے میرے تائیں توں نہیں سی بلوانا

میتھوں کم نہیں ہے خواجہ میتھوں اُوودیرا
میرے نالوں بہت زیادہ اس دا شان اُچیرا

میتھوں قدر زیادہ اُس دی مولا دی درگاہ ہے
غوثاں قطباں ولیاں اُتے اوہیا حکم چلائے

سارے ولی ابدال خواجہ دے تابع اندر رہندے
جیوں جیوں خواجہ حکم کریندا سارے اولیندے

خواجہ اُم دے میرے نالوں رتبے کئی سوائے
جا جلدی چا پونچہ خواجہ دے اُس دی وچہ درگاہ ہے

اوہ ہے وڈیاں شاناں والا اس دے شان چنگیرے
ایویں جھڈکے آگیوں اُس نوں عقل نہ پہلے تیرے

سُنیاں گلاں جدوں حافظ نے دِل متلاون لگا
کنبھیا جسم حافظ دا سارا مڑ کہ آون لگا

سُنیاں گلاں جد حافظ نے غشی گئی ہو طاری
ہوش آئی تے آکھے واقعی عقل میری گئی ماری

سُنیاں گلاں جد حافظ نے ہوش نہ رہے ٹھکانے
آکھے خواجہ غلطی ہوئی تیریاں توں ہی جانے

سُنیاں گلاں جدوں خضر تھیں تے سن کے گھبرائے
آکھے واقعی پے گیا میں تاں ناحق اُلٹے راہے

سنیاں گلاں جدوں حافظ دِل وچہ کرے دلیلاں
معافی لین لئی میں کرساں خواجہ کول اپیلاں

آخر ہوش آئی تاں حافظ جی درگاہے آون
خواجہ رام دے ملنے کارن حافظ جی کترا ون

خواجہ دے سامنے ہوون تھیں بہت بڑا شرمائے
کئی دلیلاں دل دے اندر آپے پیا دوڑائے

اوڑک سامنے ہو حضرت دے حافظ منگے معافی
آکھے معاف کر دیا حضرت ہو گئی غلطی کافی

خواجہ اُم نے سن حافظ تھیں تبسم چا فرمایا
آکھن خواہش ہو گئی پوری خضرؑ ہے نظری آیا

کئی دن گزرے آکھے حافظ پیارے خواجہ تائیں
اصل لباس وچہ خضرؑ دے تائیں حضرت ڈٹھانا ہیں

خواجہ صاحب حافظ تائیں ایسا حکم سنایا
غیر لباس وچہ تے دیکھ نہ سکیا حافظ نوں فرمایا

غیر لباس وچہ دیکھ خضرؑ نوں ہوش بھلایا سارا
اصل لباس وچہ دیکھ نہ سکدا توں اس دا چمکارا

دلوں خیال بھلا دے حافظ دیکھ نہ اسنوں سکیں
اینویں دل دے اندر اوسنوں خواہش دیکھن دی رکھیں

Marfat.com

حافظ ہوراں چپ چاکیتی ادبوں سیس نوایا
خواجہ اُم نے حافظ تائیں خواجہ خضرؑ ملایا

غلام رسول نے لکھ دکھائی اصل حقیقت ساری
پڑھ کے توں محفوظ ہویں گا اے پیارے قاری

میرے حق دعا ہے کرنی مولا فضل کمائے
برکت خواجہ اُم دی مولا سارے دکھ گواوے

سلیم شامی ہے خواجہ صاحب تیرا جو پڑپوتا
وچہ عبادت پاک رُبّے دی اکثر رہے کھلوتا

اُسدے اُتے کرم کمانا نام توہاڈا لیندا
ہر دم یاد کرے اوتینوں خواجہ اُٹھدا بہندا

پنڈت لچھی رام دا واقعہ

بسم اللہ بسم اللہ کر کے ربّدا نام تنہاواں
پاک مُحمّد نبیؐ اللہ توں واری صدقے جاواں

کرامت خواجہ عبدالنّبی دی توہانوں لکھ دکھاواں
شام چوراسی والے اُتوں واری صدقے جاواں

اِک دیہاڑے خواجہ اُم کول آئی اِک زنانی
رُو رُو دسے خواجہ تائیں اپنی درد کہانی

دسدی رو رو خواجہ تائیں ہوکے بہت نمانی

آکھے کافی عرصہ ہویا ہوئی جاں شادی میری
اولاد تھیں ترساں پئی خواجہ لائی واہ مہتیری

لکھاں میں تعویز کرائے کیتے جتن ہزاراں
اولاد ملی نہ ہرگز حضرت کی ہویاں اے کاراں

لکھاں پیر فقیر منائے کیتے ٹوٹکے ٹونے
جنتراں منتراں تنتراں سائیاں مینوں لُٹ لیو نے

ٹوٹکے ٹونے کافی کیتے مراد ہوئی نہ پوری
شکل بچے تھیں ترساں خواجہ آئی وچہ حضوری

میں سنیاں توں بانجھاں تائیں بچڑے پیا دلاویں
ہر آون والی دیاں سائیاں آساں پیا پونچاویں

میں بھی اِک کرماں دی ماری آگئی در تیرے
خاوند میرا لڑدا رہندا ہر دم نال جی میرے

خاوند میرا لڑدا رہندا ہر دُم شام سویرے
مینوں کہندا او بے کرمی کرم کوتّے میرے

خاوند آکھے میں کراں گا ہُن اِک دوجی شادی
آناً فاناً ہو جائے گی میرے گھر آبادی

مینوں او طلاق دیون نوں ہویا پھیر آمادہ
شادی کرن لگا ہے دُوجی کر کے دلوں آرادہ

میں دکھیاری کرماں ماری دسو کدھر جاواں
ماں پیو میرا مویا ہویا چھڈیا ساتھ بھراواں

نام خدا دے کرم کماویں توں ہیں اِک نگینہ
لے دے ربّ بچے تھیں مینوں تو اولاد نرینہ

منہیں تے اجڑ جاساں سائیاں ہوسی بہت خرابی
بول خاوند دا یاد آوے جاں ہوندی بہت بیتابی

روندیاں دیکھ کے اوس بی بی نوں خواجہ نے فرمایا
چپ کر بی بی رو نہ ایتھے اوسنوں چپ کرایا

ایتھے جو بھی آوے بی بی دِلی مقاصد پاوے
کمی نہ ہوندی ہرگز بی بی مولا دی درگاہے

ایہہ گل کہہ کے خواجہ میرے دلوچہ قصد ٹھہرایا
اِک تعویز اوس بی بی تائیں خواجے ہتھ پھڑایا

تعویز لیکے او بی بی گھر وچہ پونچی چائیں چائیں
آکھے لوگو ہویاں بے اُج میریاں رَد بلائیں

آخر مولا کرم کما کے اوسنوں بچہ دِتا
آکھے ایہہ تعویز دی برکت خواجہ تھیں بِتا

برکت خواجہ ام جاں اس گھر جمیا سی اک بچہ
نال خوشی دے آکھے لوگو خواجہ ہیگا سچا

نال خوشی دے پھرے او بی بی ہر تھاں آوے جاوے
خواجہ اَم دی کرامت اوتاں ہر اک تائیں سناوے

نظر کرم خواجہ تھیں آکھے ملی اولاد نرینہ
لوگو خواجہ پونچیا ہویا صاف اوہدا جے سینہ

ایہہ تاں لوکو سچ مچ ہیگا کامل ولی رَبّاناں
ایس خواجے دا قدر بتھیرا جانے کل زمانہ

ایہہ تا کامل ولی رَبّاناں بانجھاں پت دلائے
روندا آوے ہسدا جاوے جو ایسدے در آوے

ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں ڈونگیاں رمزاں جانے
ایس تے بہت زیادہ لوکو ہیگے فضل رَبّانے

ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں پوریاں کرے مراداں
دِل دے کُناں نال ہے سُندا ہر اک دیاں فریاداں

ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں اوچیاں شاناں والا
ایس تے بہت زیادہ کردہ فضل خداوند تعالےٰ

ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں پوری ہر دی پاوے
خالی مول نہ جاندا۔ ایتھوں جو سوالی آوے

ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں روندیاں تائیں ہساوے
میرے جیہیاں بانجھاں دا گھر اپو پیا وساوے

دیگاں اُس پکوائیاں کافی بھر بھر دے پراتاں
کافی اوس بی بی نے کیتیاں بچے توں خیراتاں

آکھے بی بی ظاہر ہوئیاں خواجے دیاں کراماتاں
اینویں آکھن کچھ نہیں خواجہ کم ظرف بدذاتاں

ہر اک کولوں لیندی پھر دی او مبارک بادی
ہر تھاں آوے ہر تھاں جاوے پھر دی نال آزادی

چھلہ نہا کے لے بچے نوں طرف خواجہ دے آئی
سلام کرا ندی بچے کولوں نومولود دی مائی

گودی اندر چکیا ہویا اس نے بال ایا ناں
آکھے ایس بچے دا میں تے ہے سلام کراناں

سلام کراواں خواجہ تائیں دور ہووے دلگیری
وانگ خضرؑ دے ایس بچے دی ہووے عمر لمیری

وانگ سکندر رتبہ پاوے میرا ایہہ نوزائیدہ
تابع امر خواجے دے رہوے خاطر وچہ آمادہ

Marfat.com

آخر پہنچ گئی جاں بی بی خواجہ دے دربارے
نال عقیدت اوس بی بی نے جدوں سلام کرایا
غرض کہ اوس بی بی نے کیتے خود سلام کروڑاں
خواجہ ام دے جاون کارن راہ سن دو یارا
سلام کرا کے جد او بی بی طرف پچھاں نوں دہائی
جس رستے او آئی ہیسی پرتی نہ اُس راہے
اُوس رستے اک ہندو رہندا لچھی رام کہاوے
کول برابر اوس ہندو دے جاں او پونچی مائی
نالے پچھدا اوسدے کولوں کڑی کتھوں لے آئی
آکھے امیہہ نہیں لڑکی پنڈتا نہ میں لڑکی جائی
خواجہ تائیں سلام کرا کے پرت گھراں نوں جاولں
اُس دی نظر کرم تھیں ملیا مینوں امیہہ نگینہ
پنڈت آکھے مائی تینوں لگی غلطی کائی
بھلیکھا تینوں لگا مائی پنڈت آکھ سُناوے
پنڈت آکھے بی بی تینوں لگا بہت بھلیکھا
ہندو آکھے سُن اے مائی مت ماری گئی تیری
کرتہ چک کے جاں بی بی نے نظر اوہدے ول پائی
روسے تے کرلاوے اوتاں کپڑے کر دی لیراں
اوتھوں لڑکا لیکے آئی لڑکی بن گئی ایتھے
اوتھوں منڈا لیکے آئی بن گئی ایتھے لڑکی
وسی آ اوس خواجہ تائیں کل حقیقت ساری
خواجہ ام نے اوس بی بی نوں دتا پھر دلاسہ

نال خوشی دے اوس بی بی دا چہرا چمکاں مارے
خواجہ اُم نے اوس بچے نوں گودی وچہ اُٹھایا
آکھے خواجہ توں ہیں سچا کیوں تینھوں منہ موڑاں
دیکھو تُسی کرامت خواجہ کویں ہوئی آشکارا
گھر اپنے نوں جاواں جلدی دل اوسدے وچہ آئی
دوجے رستے پرتی بی بی جو آوندا درگا ہے
خواجہ ام دا سی او پیارا تے خواجہ نوں بھاوے
لچھی رام نے پوچھیا اُستھیں کڑی دا نام کیا ئی
سن کے گل ہندو دی اوتاں بہت بڑی گھبرائی
امیہہ تاں پنڈتا لڑکا ہیگا جو میں گودی لائی
پیارے خواجے اتوں اپنی جندری گھول گھماواں
جس نوں سارے لوکی کہندے ہے اولاد نرینہ
امیہہ دسیندی لڑکی مینوں جو ہے تو نے جائی
امیہہ تاں ہیگی لڑکی مائی پلے گیوں اسلے رائے
ایویں سلام کران لے آئی خرچ کے اپنا لیکھا
سلام کرا کے خواجے تائیں روہڑی اپنی بیڑی
اوس بیچاری تائیں سچ مچ لڑکی نظریں آئی
آکھے درتے گیاں اج میں تے کہیاں آتقدیراں
آوندیاں کی گستاخی ہو گئی میتھوں بھل پھلیکھے
اونہیں پیریں طرف خواجہ دے اوتاں بی پڑتی
درتی جو جو نال سی اوسدے ذسے کر کر زاری
آکھن بدل جاویں توں بی بی ہن اور ستہ پاسہ

Marfat.com

کُرتا چُک کے دیکھ لے ہُن توں لڑکی ہے یا لڑکا
کُرتا چُک کے دیکھیا جاں اُوس نے تو ہو گیا اولڑکا

لڑکا ویکھ متیر ہوئی اوتاں بے حسابی
جاندی رہی پھر اوس بی بی دی پل دے وچہ بے تابی

خواجہ اُم نے آکھیا اوس نوں اُس رستے نہ جائیں
نواں پواڑا گل اپنے وچہ جا کے ہور نہ پائیں

پنڈت لچھی رام ہے بی بی اوس رستے وچہ رہندا
ہے بیچارہ عمداً قصداً سانوں اُو۔ آزمیندا

گئی بی بی اُوس رستے یارو جس رستے سی آئی
کرامت خواجہ اُم دی یارو سچے رب دکھائی

پنڈت ہوراں نال جادو دے لڑکی سی بنائی
وارو واری لکھ دکھاساں بے منظوری آئی

کرامتاں خواجہ ام دیاں ہیں تاں بہت زیادہ بھائی
وارو واری لکھ دکھاساں بے منظوری آئی

حاجی سلیم شامی صاحب نے کرامت ایہہ سُنائی
پھیر میں ایہہ یارو کرامت ضبط تحریر دے لائی

بس غلام رسولا یارا نہ کرایڈے جھیڑے
شام چوراسی والا، لاسی بنے تیرے بیڑے

اِک یہودی دا واقعہ

شہر دِلّی وچہ رَبّ دے پیارے اک بزرگ سی رہندے
حُسن رسُول نمانو کاں نوں اپنا نام دیندے

شہر دلی دے باسی سارے اوسدا ادب کریندے
دوروں ویکھ کے اوسدے تائیں ادبوں سیس جھکیندے

روحانی علاج کریندے جو اوسدے در آوے
دَم درود تعویز دھاگے نال مرضاں تائیں گواوے

ڈیرا اوسدا وچہ دلّی دے مشہور کافی سی یارا
دور درازوں خلقت اوسدے آوے کر کے چارا

شہر دِلّی دے باسی اوسنوں تھم دِلّی دا کہندے
اوکھے ویلے اُوسدے تائیں کافی یاد کریندے

چیلے اوسدے شہر دِلّی وچہ ہیسن کافی بھائی
جان منگے او حاضر کردے فرق نہ کردے رائی

غرض کہ اوسدا شُہرا ہیسی دور درازے یارا
غیر مُلکاں دے لوگ بھی اوسنوں سمجھن ولی ہے بھارا

عقیدتمنداں دے دل اندر ہیسی ایہہ سمایا
وچہ کرامت ایس زمانے عالی ایسدا پایہ

ایسدا ثانی وچہ کرامت کوئی نہ وچہ زمانے
منظور نظر ایہہ پاک خدا دا اس تے فضل ربانے

جو چاہے ایہہ رب سچے توں چا منظور کرادے
پاک خدا دا بہت پیارا تے اوسنوں ایہہ بھاوے

شُہرا سُن کے اوس ولی دا مرد خدا اِک آیا
اوس زمانے کعبہ ولوں پیدل چل کے آیا

Marfat.com

حسن رسول نما دے ڈیرے آ اوس ڈیرا لایا
حسن رسول نما دے تائیں سارا حال سنایا

آکھے مکہ تھیں چل کے آیا سُن تیری مشہوری
پاس تیرے میں آیا حضرت لیکے خواہش ضروری

میں کعبہ تھیں چل کے آیا سُن تیری مشہوری
آکھے میرے تائیں سخیا بہت پونچی مجبوری

میری ایہہ ہے خواہش سایاں جیکر کرم کماویں
وچہ بیداری پاک محمدؐ میرے تائیں ملاویں

حسن رسول نما پئے اوسنوں دین تسلی یارا
آکھن مولا فضل کریسی کم وسیائی بھارا

پر کوئی فکر نہ کرنا سایاں مولا کرم کماسی
تیرے تائیں پاک نبیؐ نوں مولا خود ملاسی

ایسے طراں گزارے اوس نے اوتھے کئی دہاڑے
کم ہوندا اُس نظر نہ آوے دل وچہ آہیں مارے

دسیا مکّے والے تائیں حسن رسول زبانی
مشکل حل ہو جاسی تیری نہ کر ایڈ حیرانی

شام چوراسی وچہ خدادا اِک بزرگ پیارا
کم تیرا او فوراً کرسی نہ گھبرا دیں یارا

خواجہ ام دا اوس دے تائیں دسیا پتہ ٹکاناں
پتہ ٹکاناں پچھ کے جلدی ٹریا مرد ربانا

آکھیا اوس نے جلدی جاویں یارا شام چوراسی
وچہ بیداری پاک نبیؐ نوں خواجہ جی ملاسی

ولی کامل تے اکمل ہے او اندر ایس زمانے
اسرار مخفی دا واقف کافی علم لدنّی جانے

وچہ دربار رسالتؐ اوسدا عالی قدر گھنیرا
مطلب تیرا حل ہو جاسی او تھے یارا تیرا

اوہے کامل ولی خدا داتے ولیاں دا شاہا
حل ہو جاسی مطلب تیرا جے مولا نے چاہا

جلدی پونچہ توں شام چوراسی دل وچہ نہ گھبراویں
عبدالنبیؐ ہے نام اونہاندا جلدی اوتھے جاویں

اوتھے جیہڑا غرض لے جاوے خالی مول نہ آوے
خواجہ ام دی نظر کرم تھیں مطلب اپنا پاوے

وچہ دربار رسالتؐ اوسدی سب توں شان چنگیری
مطلب تیرا حل کریسن مول نہ کرسن دیری

وچہ دربار خداوند سائیں اوسدا رُتبہ عالی
مطلب سب دے حل کریندا جاوے جو سوالی

وچہ دربار خداوند سائیں اوسدی بہت نبیدی
غرضاں سب دیاں پوریاں کردے باقی کوئی نہ رہندی

وچہ دربار الٰہی اوتاں خاص ولی کہاوے
اوسدے درتے جو بھی جاوے دلی مقاصد پاوے

سوز گداز نال بھریا ہویا رکھے اپنا سینہ
کم کراندا ہر کسے دا سچا او نگینہ

وچہ دربار رسالتؐ اوسدیاں اوچیاں بہت نے شاناں
کول اوسدے توں جلدی پونچیں عالی شان جواناں

Marfat.com

وچہ دربار خداوند اُوسدا بوہتا قُرب حضوری
نالے میرے ولوں اوسنوں بھی سلام پونچاناں
سُنیاں صفتاں خواجہ اُم دیاں جاں اوس مرد ربانے
دل کرے سو کانگ ہووان تے پونچاں مار اڈاری
دل کرے سو ہیجے ہوون اوڈ پونچاں دربارے
دل کرے سو چھیتی چھیتی کول خواجے دے جاواں
دل کرے سو چھیتی چھیتی جاواں وچہ حضوری
دل کرے سو چھیتی چھیتی جاواں شام چوراسی
دل کرے سو چھیتی چھیتی کول خواجے دے جاواں
درویش مذکور دے دل دے اندر ایہہ خواہش جوآئی
ایہہ گل سوچ کے شہر دِلّی تھیں ٹریا او نماناں
پچھ پچھا کے لوکاں کولوں پونچا آسرکار ے
وانگ سودایاں لوکاں کولوں پچھدا پھرے پوچھاندا
آکھے لوکو جلدی مینوں خواجہ صاحب ملاؤ
دُسو جلدی میرے تائیں خواجہ صاحب پیارا
لوکو مینوں جلد ملاؤ او محبوب رباناں
لوکو مینوں جلد ملاؤ نہ میتھوں کتراؤ !
لوکاں دُسیا اوسدے تائیں سُن درویش الٰہی
لوکاں دُسیا اوسدے تائیں دل مرشد دے دہایا
عالم پور وچہ مرشد رہندا طاہر شیخ سداوے
لوکاں جدوں حقیقت دُسی چین او بدے دل آیا
ندی آوے اک رستے اندر جانے سب لوکائی

جو منگے اوہ رب سچے تھیں جلدی ہوندی پوری
حق میرے وچہ اوتھاں کولوں جا دعا کراناں
دل کرے سو جلدی پونچاں دیکھ رب دے بھانے
چھیتی جا کے دیکھاں اوسدی سوہنی شکل پیاری
حل ہو جاسی مشکل میری جے پونچاں سرکارے
اڈلوں سیس نوا کے چھیتی دل دا مقصد پاواں
خواہش میری اوتھاں پاروں جلد ہو جاسی پوری
خواجہ صاحب میرے تائیں حضرت پاکؒ ملاسی
اپنی ساری حال حقیقت خواجے تائیں سناواں
کیوں نہ پونچاں پاس خواجے دے جو مقبول الٰہی
شام چوراسی جلد آپونچا پچھ کے پتہ ٹکاناں
خواجہ ام نہ ہیسن یارو اوس ویلے دربارے
آکھے لوکو دُسو خواجہ جو سلطان ولیاں دا
جان لباں تے آئی میری لوکو رحم کماؤ
کتھے گیا نظر نہ آوے او محبوب سوہارا
وچہ دربار رسالتؐ جس دیاں بہت اوچیریاں شاناں
دسو خواجہ کدھر گیا مینوں نہ ستاؤ!
لے گجریلا دل مرشد دے خواجہ ہن گیائی
مرشد نوں گجریلا دیوے شوق اوسدے دِل آیا
خواجہ جی دا بہت پیارا تے خواجہ نوں بھاوے
پتہ ٹکاناں پچھ پچھا کے او بھی مگھرے دہایا
پار اوسنوں اِک مرد خدا دا یارو نظر پیائی

Marfat.com

خواجہ اُم نے بھی دوروں اُوسنوں ڈٹھا میرا یارا
درویش مکّے نے دیکھ خواجہ نوں ماریا آہ دانعرہ

دیکھ کے خواجہ صاحب اوسنوں چھیتی چھیتی آیا
نال شتابی قدم اُٹھاکے خواجہ جلدی آیا

بہت شتابی پاروں آئے خواجہ صاحب پیارے
جلدی وچہ اک پیر جُتی دا رہ گیا پار کنارے

درویش نماناں لاون کارن کرن لگا جد چارہ
خواجہ اُم نے منع چاکیتا کرکے ہتھ اشارہ

خواجہ ام نے ایہہ فرمایا رہن دے جُتی بھائی
توں نہ جانے ایسدے اندر حکمت خاص الٰہی

خلافت میری اُج تھیں یارا دو حصے ہویائی
ادھی ہوگئی مشرق اندر ادھی مغرب بھائی

علیک سلیک توں پچھوں پچھن اِک دوجے نوں حالا
دِلی شہروں چل کے آیا آکھے آون والا

آکھے سنیا تیرا شہر اتوں ہیں شاہ ولایت
نام خدا دے میں تے کرنی شاہا نظر عنایت

پاک رسولؐ خدا دا ولیا سجے دیدار کرادیں
ایس تھیں وَدھ مراتب شاہا رب سچے توں پاویں

خواجہ اُم نے کہیا اوسنوں نہ کر توُں غم ناکی
وچہ خواب لے دے پاک نبیؐ دا ہو سیں جلد ملاقی

جیکر پاک خدا نے چاہا جلد دیدار کراساں
رسولؐ اللہ نوں خواب اندر تیرے تائیں ملاساں

حکم مرشد دا سن کے اوتاں غصے دیوچہ آیا
خواجہ ام نوں نال غصے دے اس نے سخن آلایا

واہ واہ خواجہ صاحب ڈٹھی میں تیری اولیائی
وچہ خواب لے دے پاک نبیؐ نوں ملنا اوکھ نہ کائی

وچہ خواب لے دے پاک نبیؐ نوں ہر کوئی پیا ملاندا
پتہ ہوندا جے میرے تائیں کول تیرے نہ آندا

سفر دِلّی دا ضائع ہویا۔ شہر دِلّی تھیں آیا
ایتھے آکے دیکھیا جاں میں توں خالی دسیایا

اینویں لوکی تیرے تائیں کامل ولی سدیندے
تیرے کارن اینویں لوکی لافاں پئے مریندے

اینویں لوکی تیرے تائیں ولی سلطان اکھیندے
اینویں لوکی صفتاں تیریاں کرکر نہ تھکیندے

مین سُن آیا مطلب میرا جلدی حل کراسی
وچہ بیداری پاک نبیؐ نوں میرے تائیں ملاسی

غرض کہ بہت جذباتی ہوکے اوس نے آکھ سنایا
توں تاں مینوں اندروں باہروں خالی نظری آیا

سُنیاں گلاں جدوں خواجہ نے خاموشی فرمائی
آون والے تائیں پھر بھی رتی شرم نہ آئی

وَدھ وَدھ کے اوگلاں کردا اوسنوں شرم نہ آوے
خواجہ عبدالنبیؐ صاحب نوں طعنے پیا سناوے

خواجہ اُم دی غیرت تائیں جاں اُس نے للکارا
جوش غضب تھیں تھر تھر کنبے خواجہ اُم پیارا

Marfat.com

آخر خواجہ اُم نے اوسنوں ایہہ تلقین فرمائی
ایڈ غضب وچہ کاس نوں آئیوں اے پردیسی بھائی

وِچہ بیداری پاک نبیؐ نوں تیرے تائیں ملاساں
توں میرے کول چل کے آیا لے وے وچہ آساں

ایہہ کہہ کے پھر اوسدے تائیں دو زانو بٹھلایا
وچہ مراقبے اوسدے تائیں خواجہ اُم پونچایا

وِچہ مراقبے جد او بیٹھا اوس نے چادر پائی
خواجے نال اشارے اُنگل کیتا یاد الٰہی

وِچہ مراقبے بیٹھیاں ہویاں گھڑی نہ گزری ساری
سامنے اُوسنوں نظری آئی حضرتؐ دی آسواری

تھر تھر کنبے بول نہ سکے لرزہ ہویا طاری
ہوش حواس نہ قائم رہے سو فہم نہ دِتی باری

دیکھیا جاں اوس پاک نبیؐ نوں ہنجوں ہویاں جاری
دیکھیا جاں اوس پاک نبیؐ نوں روے کر کر زاری

آکھے خواجہ تیرے اوتوں جاواں صدقے واری
تیری قدر نہ جانی شاہا عقل نہ دِتی یاری

میں تاں جاتا لوکی تینوں اینویں نے وڈیاندے
ایتھے آ کے اکھیں ڈٹھا سچ سارے نے آندے

میں جاتا سی اینویں توں تاں ولیاں شاہ سداویں
جو سُنیا سی وَدھ آڈٹھا ظاہرا ولی کہاویں

میتھوں کافی غلطی ہوئی کر بیٹھا گستاخی
یا خواجہ جی میرے تائیں جلدی دے دیو معافی

میتھوں کافی غلطی ہوئی ویلا ہتھ نہ آوے
نام خدا دے دینا معافی تیرے عالی پائے

میتھوں کافی غلطی ہوئی پے گیا راہ آوے لے
تیں بن خواجہ صاحب جاواں کس دروازے وَلے

میری بخش خطا ہن شاہا توں سُلطاں اولیاواں
تجھ بن شاہا مول نہ ملن مینوں سدھیاں راہواں

میری بخش خطا ہن شاہا میں پکڑاں در کھیڑا
بحرِ تلاطم خیز غماں وچہ میرا اٹکیا بیڑا

آکھے شاہا میرے اندر بلدے اگ آ بُجھے
روندے تے کرلاوے کافی وانگ سیماب دے کنبے

آکھے میتھوں غلطی ہوئی حضرت دینا معافی
جس دی میتھوں ہو نہ سکے ساری عمر تلافی

وِچہ دربار رسالتؐ شاہا تیرا قدر اُچیرا!
ولیاں دا سُلطان توں شاہا تیرا قدر بہتیرا

رو رو عرض کریندا نالے ترلے منتاں پاوے
خواجہ اُم وَل اُوچیاں نظر کرن توں کترا وے

روندے تے ہتھ جوڑے نالے پیراں نوں ہتھ لاوے
خواجہ اُم دے اگے کافی روے منتاں پاوے

ڈِٹھی جس دم خواجہ صاحب اوسدی گریہ زاری
رحم آگیا خواجہ اُم نوں رقت گئی ہو ساری

فراخدلی وچہ نہیں سن رکھدے مرشد اپنا ثانی
گریہ زاری دیکھ کے اوسدی پونچا دُکھ روحانی

Marfat.com

وچہ جہان مشہور سی خواجہ اُم دی نرم مزاجی
رحم دلی تے جھٹ آجاوے عالی ظرف دماغی

رحم جلد آجاوے اونہاں عادت بہت پرانی
وچہ تکلیف او دیکھ نہ سکن مُرشد دُرنہانی

دریا دِلی مشہور اونہاں دی ساری وچہ زمانے
قطرے توں دریا بناون کامل ولی ربّانے

موج اندر او جسدم آون ڈبدے بیڑے تارن
وچہ دِلی دے پونچھ کے خواجہ موسیٰ تائیں پچاون

نال غضب دے لک اوسدے وچہ ٹھڈا پئے لگاون
پیر زادے نوں نال غضب دے ایہا حکم سناون

جیکر پیر زادہ نہ ہوندوں بن آیوں توں مردا
مینوں شرم حیا پیراں دی میں ہاں جس دا برادا

ایدھر آ غلام رسولا کدھر گیوں پیارے
کہنے والے تائیں توں تاں دتا چھڈ وچہ کارے

رونا اوسدا خواجہ اُم نے جس دُم ڈٹھا بھائی
ترس آگیا پھر خواجہ اُم نوں غصہ رہیا نہ کائی

رحم دلی تے جھٹ آ گئے او سنوں گلے لگایا
دے دلاسا اوسدے تائیں اونوں چپ کرایا

خواجہ صاحب اوسدے تائیں ساتھ اپنے لے آئے
شام چوراسی اوسدے تائیں خواجہ صاحب ٹھہرائے

کافی عرصہ خواجہ صاحب اونوں پاس ٹھہرایا
نال کرامت اوسدے تائیں مکّے وچہ پونچایا

تاں میں ایس نوں وچہ شعراں دے ساری لکھ دکھائی
میرے حق دعا فرمانا ہووے فضل الٰہی

غلام رسول بھی خواجہ اُم دا ہے اِک سگ پرانا
اُٹھدیاں بہندیاں خواجہ اُم نوں کردا یاد نمانا

بس غلام رسولا ایتھے روک قلم نوں یارا
تیرے اُتے فضل کریسی خلق دا پالن ہارا

صاحبزادیاں تائیں پھر میں کئی سلام پونچاواں
لختِ جگر نے خواجہ اُم دے واری صدقے جاواں

غلام رسول نے بھناں تائیں کرامت لکھ دکھائی
سلیم صاحب دے کولوں سن کے شعراں وچہ بنائی

مذکورہ سلیم شامی دے اُتے فضل کرے حق تعالیٰ
دیدار خوابے دے اندر ایسنوں دیوے کملی والا

پر تو دامنِ پاک محمدؐ دا ایسنوں ہووے سایہ
نال عقیدت کرامت تائیں ایس نے جو چھپوایا

کاروبار سلیم دا یارو بہت ترقی پاوے
خواجہ اُم دی نظر کرم تھیں مولا کرم کماوے

بس غلام رسول نمانے چھڈ دے جھگڑے جھیڑے
پاک خداوند پار لگاسی تیرے اٹکے بیڑے

Marfat.com

اِک ہندو فقیر دا واقعہ

بسم اللہ بسم اللہ کرکے رب دا نام تہاواں
پاک رسول خدا دے اتوں چنڑی گھول گماواں

لیکے نام میں پاک رَبّے دا کاغذ قلم منگاواں
کرامت اک خواجہ ام دی سجناں لکھ دکھاواں

ولیاں غوثاں قطباں اُتوں جنڑی گھول گماواں
ایس دے پاروں نظر او نہاں دی میں منظوری پاواں

اس تھیں بعد میں خواجہ ام دی کرامت لکھ دکھاواں
خواجہ عبدالنبی صاحب تھیں واری صدقے جاواں

رگ ظرافت اک ہندو دی بھڑکی میرے بھائی
انوکھی اِک شرارت اوسدے دل دے اندر آئی

آکھے میں آزماواں خواجہ نوں جو ہے ولی سدیندا
وچہ مجالس پاک نبیؐ دے لوکی آکھن مہیندا

غوثاں قُطباں ابدالاں تھیں درجہ ودھ رکھیندا
جانے بھید دلاں دے سارے لوک سارا ہے کہیندا

میں بھی اج آزماواں اوسنوں جھوٹ تے سچ نتاراں
جیکر سچ ہووے پھر اوسنوں سر اپنے نوں واراں

جیکر سچ ہووے تے چھڈاں دیوی رِشی اوتاراں
جیکر سچ ہووے تے چھڈاں پوجناں موراں ماراں

ایہہ گل سوچ کے اوس ہندو نے پایا فقر واناں
خواجہ ام دے جا او پونچا بن کے بہت نمانا

مسلماناں دے وانگوں اوس نے حلیہ خود بنایا
باناں سب فقیراں والا گل اپنے اوس پائیا

گل دے وچہ تسبیحاں اوس ہندو نے کافی پائیاں ہویاں
اپنیاں لٹاں فقیراں والیاں اوس بنایاں ہویاں

سبز باناں او گل وچہ پاکے پونچا آن حضوری
سلام مسنون خواجہ نوں کیتا اوس ظالم مغروری

خواجہ میرا اُس دے تائیں اٹھ کے ملیا بھائی
عزت اوسدی کافی کیتی جسدی حد نہ کائی

اپنے پاس بٹھا کے اوسنوں پچھن حال حوالا
دل دے اندر خوشیاں کردا ہندو آون والا

دل دے اندر آکھے میں تے خواجے نوں آزمایا
ایس نے تیرا باناں ویکھیا تے کجھ بھید نہ پایا

اَینویں اِسنوں لوکی آکھن جانے رمز نیاری
دلی کیفیت جانے ایہہ تاں گزرے پئی جو ساری

ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لوکاں نوں بہکاوے
اینویں لوکاں تائیں جھوٹے ٹلارے پیا لاوے

لوکاں نوں بہکاون کارن نت مسجد نوں جاوے
ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا اینویں قطب سداوے

اپنے آپ دی ہوش نہ اسنوں کی سمجھے سمجھاوے
ایہہ تے بالکل خالی ہیگا ولی سلطان کہلاوے

Marfat.com

غلط خیال لوکاں دا ہیگا کہ ایہہ کوہڑ گوا وے
ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لافاں لوگ مریندے
ایہہ ولیلاں دلوچہ کردا خوشیاں پیا مناوے
نال کشف جاں خواجہ صاحب اوسول جھاتی پائی
نال کشف جاں خواجہ ام نے نظر اوہدے ول کیتی
نال کشف جاں میرے خواجہ اُم اوس ول نظر دوڑائی
نال کشف جاں خواجہ ام نے ڈِٹھا اوسدا حالا
نال کشف جاں خواجہ اَم نے ڈِٹھا اوسدا حالا
نال کشف دے خواجہ تائیں روشن ہوگیا سارا
اِتنے تائیں خواجہ اُم نے اک آواز لگایا
جان محمد جالندھری تائیں خواجہ حُکم فرمائے
لباس درویشی دی میں ہاں دِلوں تعظیم کریندا
لباس درویشی پہن کے ایتھے جو آوے اِک واری
ذاتاں پاتاں میں نہ جاناں نہ میں مذہب نوں تکاں
چاہے کوئی ہندو ہووے چاہے سکھ عیسائی
اینوں رُوپ بدل کے لوکی کردے بے حیائی
اینوں روپ بدل کے لوکی مینوں آ آزماون
دل وچہ آکھن میرے تائیں اندروں باہروں خالی
میرے تائیں آکھن لوکی اینویں ولی سداوے
سُنیاں گلاں جدوں ہندو نے ہوش نہ رہ گئی کائی
آکھے بُھل گیا سی میں حضرت عقل نہ دِتی یاری
آکھے بُھل گیا سی میں حضرت عقل نہ رہی ٹکانے

ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لوکاں نوں بہکاوے
کہ ایس دی مجلس اندر شیر ببر سنے بہندے
خواجہ نوں بدنام کرن لئی دل وچہ متے پکاوے
دل گندا اوسدا نظری آیا نالے وچہ تباہی
اوسدے دل دی ظاہر ہو گئی خواجہ تائیں پلیتی
حقیقت ساری ظاہر ہوگئی پچھے رہی نہ کائی
معلوم ہوگیا خواجہ ام نوں جو اس پکڑیا چالا
ظاہر ہوگیا خواجہ تائیں ہے ہندو منہ کالا
ہندو مسلم بن کے آیا ناقص عقل بیچارا
مولوی جان محمد تائیں خواجہ صاحب بُلایا
ساڈا فرض ہے خدمت کرنی جو اساں ڈر آئے
مولوی صاحب درویشاں نوں ہیں دِلوں جان منیندا
میرے اُتے واجب ہوندی کرنی اوسدی داری
باناں فقر دا دیکھ کے میریاں نیویاں ہوون اُکھاں
فقر دا باناں میرے کارن ہے عزت افزائی
عقل ماری گئی بے عقلاں دی ہوگئے بہت سودائی
دل اپنے وچہ کئی ولیلاں میرے لئی دوڑاون
وچہ دِلے دے خوشیاں کردے اصل حقیقت پالی
جسم کوہڑے تھیں ایہہ نماناں کیونکر کوہڑ گواوے
آکھے بُھل گیا میں حضرت رو رو دے دوہائی
توں سلطان ویلیاں دا حضرت تیری ذات نیاری
تیری رمز نیاری حضرت تیریاں توں ہی جانے

آکھے بھُل گیا میں حضرت لوک سارے سچ کہندے
کول تیرے اوآکے حضرت فضل ربّانی لیندے

آکھے بھُل گیا میں حضرت لوک سارے سچ کہندے
تیری وچہ مجلس دے اندر شیر ببر نے بہندے

آکھے معاف کر دیا حضرت کیتی میں گستاخی
آکھے معاف کریا حضرت دے دیو مینوں معافی

آکھے معاف کر دیا حضرت تیرے شان سوائے
آکھے قدر نے تیرے کافی مولا دی درگاہے

غرض کہ رو دے تے کرلا دے روے اُبھے ساہیں
آکھے حضرت میرے تائیں نال گلے دے لائیں

مینوں حضرت معاف کر دتے کلمہ نبیؐ پڑھاؤ
جو کوئی مینھوں غلطی ہوئی دِل تے مول نہ لاؤ

عرض کہ میرے خواجہ اوسنوں کلمہ نبیؐ پڑھایا
نال محبت شفقت اوسنوں مسلمان بنایا

خواجہ نوں آزماون والا گھائل ہو گیا بھائی
وچہ قرابت خواجہ اَم دے راہِ ہدایت پائی

بس غلام رسول پیارے بند کریں توں حالا
تیرے اُتے کرم کریسی شام چوراسی والا

○

اِک ہندو لڑکی دا واقعہ

عرشی صاحب نے خواجہ ام دی کرامت اک سُنائی
میں او سب نوں لکھ دکھاواں دل دے اندر آئی

امیہہ کرامت میرے تائیں عرشی صاحب سُنائی
تو ہاڈے کارن وچہ شعراں دے میں نے چا بنائی

اک لڑکی سی شام چوراسی ہندواں مہلاں جائی
وقت سویرے منہ اندھیرے رفع حاجت نوں دہائی

رفع حاجت دے کارن اوتاں طرف کھیتاں دے آئی
دلوچہ آکھے چھیتی جاواں نہ اڈیکے مائی

رفع حاجت توں فارغ ہو کے گھر اپنے پئی آوے
چھیتی چھیتی گھر اپنے وَل اپنا قدم اُٹھاوے

اوتھوں پیا اک قافلہ لنگدا اونٹھاں والا یارا
اکلّی دیکھ کے دِل اونہانڈا ہو گیا پارا پارا

دیکھ اکلی لڑکی تائیں دل اونہاں للچایا
حرص ہوا نے غلبہ کیتا منہ وچہ پانی آیا

دیکھ اکلی لڑکی تائیں دل اونہاں کملایا
حرص ہوا نے اونہاں اُتے غلبہ اپنا پایا

دیکھ اکلی لڑکی تائیں ہر اِک دے دِل آیا
آکھن دیکھ کے اوسدے تائیں ہتھ آگئی بے مایا

Marfat.com

دیکھ اکلی لڑکی تائیں سب نے رَبّ بھُلایا
آکھن جے لے جائیے ساڈی پلٹ جائیگی کایا

اوڑک اونہاں لڑکی چک کے وچ کچاوے پائی
او بیچاری کرماں ماری دیوے پئی دہائی

پر کچھ اُوسدی واہ نہ چلی ساربناں دے بھائی
آہ زاری کرے بیچاری پیش نہ چلے کائی

کافی سُن او اونٹھاں والے ترلے رہی کریندی
پر کوئی گل نہ منے اُوسدی رہی ہتھ جوڑیندی

ہتھ جوڑے تے منتاں پاوے رو رو کردی زاری
آکھے مینوں چھڈ دیو۔ ویرو میں جاواں بلہاری

ہتھ جوڑے تے منتاں کردی روندی ایہے سائیں
روے او ہو زار و زاری پر کوئی سُندا ناہیں

ہتھ جوڑے تے منتاں کردی ترلے کرے ہزاراں
پر کوئی اوسدی پیش نہ چلے کی کرے او کاراں

سیانے آکھن میریو ویرو کر پرائی تے آوے جائی
تُسی وی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی

اِتنا ظلم کرو نہ مَیں تے ربّ بجے دیکھدا بھائی
تُسی بھی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی

میں امانت ہاں کسے دی نالے چیز پرائی
تُسی او سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی

میرے کرم کولے تاں میں رفع حاجت لئی آئی
تُسی او سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی

فارغ ہو کے رفع حاجت تھیں گھر دے ول سال دہائی
تسی بھی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی

ماں پیو ڈھونڈ کریگا میری نالے بھیناں بھائی
میرے اُتے کرم کماؤ چھڈیو مینوں بھائی

میرے اُتے کرم کماؤ چھڈ دیو تُسی مینوں
میں دکھیاری کرماں ماری دکھ سناواں کینوں

کونج دے وانگ اوپئی کرلاوے واہ چلے کائی
پر بھوتائیں پئی پکارے رو رو دے دہائی

اُدھر ماپے رُوڑھو نڈن پئے کردے ہر گھر اندر ویہڑے
پر او مُول نہ نظری آوے لاون واہ بتیرے

ہتھ او نہاندے کچھ نہ آیا بہت بُرے گھبرائے
پریشان ہو کے باپ لڑکی دا خواجہ اَم کول آئے

آکر اس نے خواجہ ام نوں سارا حال سُنائے
آکھے اجڑ گیا میں شاہا کجھ بھی سمجھ نہ آئے

چار چوفیرے پنڈ دے خواجہ میں پرتال کرائی
کاکی میری خواجہ صاحب نظر نہ کدھرے آئی

آسماناں تے چڑھ گئی خواجہ یا زمین سمائی
یاد آوے جاں کاکی مینوں رو رو دیاں دہائی

کر بیٹھا میں سارے چارے کچھ نہ پیا پلے
ایس لئی میں آیا خواجہ آس لے تیرے ولے

کر بیٹھا میں سارے چارے ٹٹ گئیاں نے آساں
بجے مدگل منے تو میری بن آیوں مرجاساں

Marfat.com

کر بیٹھا میں سارے چارے ٹٹیاں سب اُمیداں
کا کی ہتھ آگئی ہے خواجہ ناقص عقل پلیداں

دیوی ۔ رشی ۔ اوتاراں تائیں دکھڑا جا سنایا
پر بھو آگے بھی جا کے صاحبا دلوں سیس نوایا

کسے وی عرض سنی نہ میری تاں آیا در تیرے
کرم کماتے آس پونچا تو نہ کر پرے پر میرے

نا اُمید میں ہو اونہاں تھیں تاں آیا درگاہے
رحم کماہن میرے اُتے تیرے اچے پائے

روے تے کرلاوے ہندو رو روے دوہائی
خواجہ اُم فرماوے اوسنوں نہ رو میرے بھائی

ایہہ پرچی توں لے جا ایتھوں بنیاں دے بازارے
اِک خُسرہ اوتھے پیا پنجے گاوے بھی نال نظارے

ایہہ پرچی تو اوس خُسرے نوں دیدے جا کے یارا
کم کرے او جلدی تیرا نہ پھر کیوں مارا مارا

خواجہ صاحب تھیں پرچی لے کے گیا جاں اوس بازارے
خسرہ اک ڈٹھا جو اُس نے گاؤندا نال اشارے

خلقت کافی گانے اوسدے اوتھے سُن دی بھائی
پرچی ہندو نے خُسرے تائیں جلدی جا پکڑائی

پرچی پکڑ مذکورہ خُسرے نالی غور دے پڑھیا
چُم کے سر اکھاں نوں لایا نال عقیدے اڑیا

خلق خدا دی ساری دیکھے اس خسرے دا حالا
آکھن لوکی خالی پرچی کی کر دا ایہہ چالا

مذکورہ اُس خسرے یار و جاں اک شعر الایا
پڑھکے شعر اوخسرہ یار دکنیا اُتے تھرایا

شعر اوخُسرے والا توہانوں میں بھی لکھ دکھاواں
کرامت ہے جے خواجہ ام دی وچہ تحریر لیاواں

اُمباں والی کوٹھڑی اناراں والا ویہڑا
چل نی نڈھیئے ایتھوں گھر تیرا ہے کیڑا

شعر ایہہ کہہ کے خسرہ اوتھوں یکدم ہو گیا راہی
لبھن لوکی خسرے تائیں آکھن کدھر گیا ہی

شعر الایا جاں خسرے نے حکمت نال الٰہی
اوسے ویلے وچ مجمع دے لڑکی اِک جا آئی

لوگ سارے متحیر ہو کے منہ تھیں ایہہ گل کہندے
اک نووارد لڑکی آئی اِک دوجے دل دیندے

مجمع والے لوکی سارے سرگوشی پے کردے
سمجھ نہ آوے اونہاں تائیں پئے دلیلاں کردے

کرن دلیلاں اِک دوجے دل ہر کوئی ٹکدا جاوے
پر ایس راز انوکھے والی سمجھ کسے نہ آوے

پیونے آخر لڑکی کولوں پچھیا کتھوں آئی
باپ ہو حیران کھلوتا دیکھے اپنی جائی

آخر لڑکی کولوں پچھن دس اسانوں کا کی
کیویں پونچی پھر تیرے تائیں سانوں دس غم ناکی

پیونے دیکھیا دھی اپنی نوں حیرانی وچہ آیا
آکھے واہ واہ خواجہ تیرا کتنا عالی پایہ

Marfat.com

باپ نے آکھیا دس اسانوں سارا قصّہ بیٹی
باپ کہے دس میرے تائیں مینوں دھی پیاری
لڑکی نے پھر بھناں تائیں سارا حال سُنایا
رفع حاجت دا واقعہ اوس نے دَسیا لوکاں تائیں
جس کمرے وچہ بند چا کیتا اونہاں میرے تائیں
جتھے مینوں بند کیتونے آم اُوتھے سن کافی
وچہ صحن دے لائے ہوئے بوٹے اونہاں اناراں
اچن چیتی آیا اوتھے ڈاہڈا جھکڑ جھولا
میں تے سمجھاں سہے سی اوتاں اعلیٰ اُڑن کٹھولا
اونٹھاں والیاں دے سر اندر نہیں سی عقل واتولہ
وا وروَلا آون والا بہت سی طاقت والا
خراش جھریٹ کوئی بدن میرے تے ہرگز مول نہ آئی
آخر پیونے آکھیا دھی نوں بالکل نہ گھبراویں
ذکر اونہاندا پیاری بیٹی ہر دَم پئی اُلاویں
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں سارا حال سُنایا
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں حقیقت سب سُنائی
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں دسیا سارا حالا
خواجہ ام نے اوس ہندو دی لڑکی جدوں منگائی
جنجھو توڑ گنوایا اُس نے متھے تلک نہ لائی
برکت خواجہ اُم دی اوسنے دلی مراد سی پائی
کر دے حکمت کوٹ نواں وچہ عرشی لقب نے بھائی
حکیم عرشی کہلاون لوکو وچہ اڈے دنے رہندے

منجی ڈہا غماں دی اودھر ماں تیری سہے لیٹی
ورت گئی پھر تیرے اُتے کیونکر ایہہ قہاری
الف تھیں لے کے تے پی توڑی قصّہ سب سُنایا
قافلے والے پکڑ کے لے گئے اوسنوں چائیں جائیں
ڈھیر امیاں دے لگے دیکھے اُوتھے تھائیں تھائیں
ڈھیر امیاں دے دیکھ کے کنبی پر بھو دیوے معافی
دیکھ اونہاں نوں حیرانی وچہ غم دیاں آہیں ماراں
چُک کے لے آیا جے ایتھے مینوں وا ورولا
لگا نہیں جے مینوں لوکو اُسدے وچہ ہچکولہ
لبھن گے ہن سارے مینوں ہوکے آگ بگولہ
چُک کے لے آیا جے مینوں ایتھے کرماں والہ
پتہ نہیں جے لوکو مینوں کی ایہہ راز خدائی
خواجہ عبدالنبی دے جا کے اوہوں سیس نواویں
دیوی تے اوتاراں تائیں اُج تھیں دلوں بھلاویں
خواجہ اُم در لوکاں تائیں عقیدت مند بنایا
من کرامت خواجہ ام دی لوکاں خوشی منائی
خواجہ ام دے کہن تے پکڑیا جو اُوس دیسا چالا
رب سچے تے خواجہ ام تھیں کرامت ظاہر کرائی
تمام عمر او خواجہ اُم دا رہیا ہو سودائی
ایہہ کرامت میرے تائیں عبدالغفور سُنائی
نندا چوری پنڈ اونہاں دا جانے سب لوکائی
خواجہ تائیں یاد کریندے ہر دَم اٹھدے بہندے

Marfat.com

حاجی سلیم شامی نے میرا تعارف جا کرایا حکیم صاحب نوں مل کے پھر میں پرت گھراں نوں آیا

بس غلام رسول پیارے بند کریں توں حالا۔
تیرے اُتے کرم کماسی شام چوراسی والا

اِک غیر مرئی مخلوق دا واقعہ

بسم اللہ، بسم اللہ کر کے ربّ دا نام لِتا واں
خواجہ اَم دی باندی سی اک عمروں ذرا سیانی
نام اوہدا سی دولت بی بی وضو سدا کراوے
اِک دیہاڑے دولت بی بی لین گئی جاں پانی
پچھلی رات دا پہرا ہے سی چن آسمان نہ کائی
سر اوس دا آسماناں توڑی لتاں چار چوفیرے
اَکھاں دے وچہ لانبو بلدے بہت بڑے بھرولے
دولت بی بی دوڑی، دوڑی کول خواجہ دے آئی
باہر بیٹھی اِک چیز ڈروٹی یا حضرت میں واری
اوسنوں دیکھ یا حضرت میری ہوش گئی بھُل ساری
یا حضرت جی تُساں دے تائیں کی کجھ حال سناواں
اوجے اِک بلا عجوبہ لمیاں کناں والی!
صحن اَساں وچہ بیٹھی حضرت اوتاں مار دھرلے
جے حضرت کوئی آدم زادہ اوس دل نظر چاپادے
یا حضرت او بھیڑی عورت بھیڑیاں دنداں والی
یا حضرت منہ زیب نہ دیندا جے کر کرم کماؤ

خواجہ عبدالنبی صاحب دی کرامت لکھ دکھاواں
خواجہ اَم نوں لیاکے دیندی وضو کارن پانی
تابعداری اوس بندی دی خواجہ جی نوں بھاوے
چیز اک اوس نوں نظری آئی شکلوں بہت ڈرونی
دولت بی بی دیکھ کے اوس نوں اپنی ہوش بھلائی
ناساں اوسدیاں وانگ کولہو دے کانی ہتھ ملیرے
دولت بی بی دیکھ او صورت دل وچہ پئی ترٹھے
خواجہ اَم نوں آکے اُوس نے ساری گل سنائی
جنہوں دیکھ کے میرے نائیں لرزہ ہویا طاری
اتنا ڈری نہ اَج تک حضرت اتنی عمر گزاری
جو ڈِٹھا میں کہہ نہ سکدی واری صدقے جاواں
سر اوسدا آسمانی لگا لمیاں والاں والی
میں نہ پانی لین توں جاواں کون جاوے اُسوَلے
شکل اوسدی توں دیکھدیاں حضرت قریں ڈیرے لاوے
میں تے رعشہ طاری ہویا دیکھ صورت منہ کالی
یا حضرت تُسی وضو کارن پانی آپ لیاؤ

ہس پیئے سُن کے خواجہ صاحب ساری رام کہانی
آکھن دُودلتے مول نہ ڈرتوں لیادے سانوں پانی

دے دلاسا دولتے تائیں خواجہ جی فرمایا
جائز ڈرنا اوسدے کولوں جس سنے جگ بنایا

اللہ باجھ کسے توں ڈرنا ہوندا مشکل بھاری
وچہ مصیبت اللہ پاوے ہوندی ذلت خواری

ڈرنا چاہیئے اوسدے کولوں جس نے جہان بنائے
پتھر دے وچہ کیڑیاں تائیں روزی جو پونچائے

نہیں مناسب ڈرنا تینوں توں فقراں دی چیلی
کول اوسدے ہن بے شک جاتوں تیرا اللہ بیلی

میرے دلوں جاکے پچھ توں کون ہیں کتھوں آئی
شام چوراسی کم کی تیرا ہیں توں کس دی جائی

سُن کے حکم او خواجہ اُم دا دُل بلاوے دہائی
لیکے حکم او خواجہ اُم دا طرف بُلا دے آئی

خواجہ اُم دا دولت بی بی جاں سی حکم سنایا
اوس بُلانے دولتے اُگے ادبوں سیس نوایا

نام خواجہ دا سن بُلانے چیخ غضب تھیں ماری
رُوون لگی کنبن لگی، لرزہ ہویا طاری

نام خواجہ دا سن بُلانے کیتی آہ و زاری
آکھے خواجہ میرے تائیں پونچی آن لاچاری

نام خواجہ دا سُنیا اوس نے روے تے کرلاوے
نام خواجہ دا سنیا اوس نے رو رو حال نجاوے

نام خواجہ دا سُن کے اوس نے کیتی گریہ زاری
آکھے خواجہ صدقے جاواں تیری رمز نیاری

نام خواجہ دا سُن کے اوس نوں بہت پسینہ آیا
نام خواجہ دا سُن کے اوس دا دِل ڈاھڈا گھبرایا

ہتھ بنھ اوس نے عرض گزاری کہنا خواجہ تائیں
فاقیاں ہتھوں بھکھی مرگئی، سُن لے میرا سائیں

ڈائن چڑیل میں ہاں حضرت ہاں چڑیل دی جائی
فاقیاں میری اعلیٰ حضرت کیتی بہت تباہی

(۷)
سُت اسی ہاں بہناں بھائی ستے ماں پیو جائے
ساڈے کولوں ڈر دا حضرت نیڑے کوئی نہ آئے

نال محبت اساں سُتاں نے ڈنڈھے سب علاقے
رزق ہتھوں نہ پین اساں وچہ حضرت سڑی سیالے

یا حضرت اے ملک تساں دا میں حصے جاں آیا
فاقہ مستی خوش ہو حضرت میں گھر ڈیرا لایا

ہیبت خوف تُساں تھیں حضرت کسے نوں کجھ نہ کہندی
ایس یاروں یا حضرت صاحب اکثر بھکھی رہندی

بھکھی تسی یا حضرت جی پونچی آ دربارے
بھکھ ہتھوں میں عاجز ہوئی کوئی نہ چلن چارے

اوس بلا نے دولتے تائیں اپنا حال سنایا
دولت بی بی خواجہ اُم نوں آکے سب بتلایا

خواجہ ام نے دولتے دے ہتھ ایہہ پیغام پونچایا
آکھ بلانوں او کل آوے خواجہ اُم فرمایا

Marfat.com

اگلے دن جو خواجہ اُم نے لنگر سی پچوایا ! خلاف معمول باورچیاں تائیں حضرت نے فرمایا
بسم اللہ نہ تُساں نے پڑھنا جد پکاؤ کھانا ! اُج اساڈے ہاں انوکھے مہماناں نے آنا
حسبُ الحکم جاں لنگریاں نے جدوں پکایا کھانا وعدے تے آگئی بلا دی جس کھادا چاکھانا
کھانا ختم گیا ہو چھیتی بھکھے رہے تمامی ! یا حضرت اے اُج کی ہویا پچھے خلق تمامی
اُگے وانگ معمولی مطابق اُساں پکائے کھانے یا حضرت کیوں نظر نہ آون ساڈے تائیں پُرانے
سُن کے گل اونہاں دی حضرت خاموشی فرمائی آکھن تُسی نہ جانو لوکو ایہہ ہے بھید الٰہی !
کرامت دیکھ خواجہ دی لوکاں پکڑی دلوں حیرانی ادبے چارے کجھ نہ جانن کی سی بھید ربّانی!
خلق پے چاری کجھ نہ جانے نہ خیال کر ہندی غیر مرئی خلق خواجے تھیں کافی ڈردی رہندی
جن، چڑیلاں، ڈائناں نوں بھی خوف خواجے تھیں آوے غیر مرئی خلق خواجہ نوں ادبوں بیس نوائے
غلام رسول نے لوکاں تائیں کرامت لکھ دکھائی خواجہ اُم نوں کرے سلاماں کرکے یاد الٰہی

○

Marfat.com

تاجُ العارفین قُطب الاقطاب

حضرت خواجہ عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی

زُوجہ مُطہّرہ کی نسبت

مُحمّد حق سبحانہٗ و تعالےٰ جلّ شانہٗ

اوّل حمد خداوند تائیں جس نے جگت بنایا — پانی لُتے فرش زمین دا قدرت نال بچھایا
پھیر درُود رسول اللہؐ نوُں مرسل درِّ یگانہ — پُل صراطوں پار لنگھاسی عالی شان گھرانہ
پنجتن پاک اُوتوں میں بندیا سر اپنے نوں واراں — حسنؓ حسینؓ بتول علی نوں کراں سلام ہزاراں
حسنؓ حسینؓ بتول دے جائے نُورالعین نبیؐ دے — گود نبیؐ وچہ کھیڈن والے لختِ جگر علیؓ دے
پھیر نبیؐ دیاں یاراں تائیں میں سلام پونچاواں — وَلیاں غوثاں قُطباں تائیں ادبوں سیس جھکاواں
غوث الاعظم تائیں پھر میں کراں سلام سوائے — بارہیں برسیں ڈوبے بیڑے جس نے بنے لائے
جس تے سجناں ولی اللہ دے کرم کرن تے آون — قطرے نوں اِک پُل وچہ سوہنے چا دریا بناون
سلام پنجاواں سیس نواداں میں ابدالاں تائیں — راضی ہوکے مدد کرلین مینوں بُھلسن ناہیں
ولی اللہ دے طاہر شاہ نے نظر کرم جاں کیتی — بُھوپت رائے ہوراں تائیں واڑیا وچہ میستی
پل وچہ ہندو مذہب چھوڑایا۔ توڑ زنار گنوایا — بُھوپت رائے ہوراں بُھل کے پھر نہ تلک لگایا
عبدالنّبیؒ پھر نام رکھا کے ہوئے ولی ربّانے — شیر سوہنے دی مجلس اندر مہندے ہو نمانے
استھیں بعد آغاز کرامت کرن لگا میں یارا — بے شک ولیاں اندر ہوندی طاقت ایرا پارا۔

نَومَولُود

ہندو کافی رزقاں والے آدم پور وچہ رہندے — کافی شاناں شوکتاں والے وَنجہ بیوپار کریندے

Marfat.com

سب تھیں وڈا کھتریاں دا۔ اِک مشہور گھرانہ
بچہ جمیا گھر اُونہاں دے جانے کل زمانہ

اونہا دان بہتیرا کیتا لولیاں لنگیاں تائیں
بُھکھیاں تائیں کھوا کے کھانا آکھن کرو دعائیں

ساڈا بچہ جُم جُم جیوے روز قیامت تائیں
ماسیاں پھوپھیاں دیکھ مُنڈے نوں پھریاں چاہیں چاہیں

ساڈا بچہ جُم جُم جیوے اعلےٰ مرتبہ پاوے
بوہتیاں کرماں والہ ہووے تے پیا سخی سداوے

کرو دُعا حق ایہدے اندر بنے مُلک دا راجہ
ایسنوں سارے سیس نواون کیا باہمن کیا خواجہ

شہرت ایس دی کافی ہووے اندر جگ جہانے
پوریاں ایستھیں آکے غرضاں کرن غریب نمانے

وچہ جہان دے شاہ سداوے، داس دیوی دا ہووے
دُکھی دشمن ایس بچے دا ساریاں عمراں روہے

نسبت

آخر بچہ وڈا ہو کے لگا کرن کمائی
ماں مُنڈے دے دل دے اندر اِک دلیل جو آئی

پُتر میرا لائق فائق ایس دا کاج رچاواں
وانگ پری دے دُلہن کوئی ایس دے لئی لیاواں

چھوہارا آیا کئی جگہ تھیں مُنڈے کارن یارا
ماپیاں نوں پسند نہ آوے ہو گیا مشکل بھارا

اوڑک سیٹھ بمبئیوں اِک دن گھل پیغام پونچایا
کاکی اپنی دیون کارن میں دل قصد ٹھہرایا

کرو قبول جے ایس دے تائیں رہے ہمیشہ باندی
خدمت خاطر بہت کریسی خدمتوں نہ کتراندی

کرو قبول جے ایس دے تائیں دُور رہون غم سارے
خدمت وچہ ہمیشہ رہسی سمجھے سب اشارے

سین پرُون دی سہلے ایہہ نیک نیکاں دی جائی
رہسی وچہ حضوری ہر دم دیر نہ لاسی کائی

کھانے سب پکاندی اعلیٰ اکھ دے نال اشارے
وچہ سلائی بہت سیانی درزی دم نہ مارے

پڑھی لکھی دی کافی ہیگی صورت سیرت اعلےٰ
ایسدے نال وہاون والا سدا رہے خوش حالہ

نازک طبع جے لڑکی میری نرم کرے گفتاراں
حلیم طبع تے بہتی چنگی وانگ نہ تیز طراراں

رحم دلی تے جاں ایہہ آوے لکھاں دان کریندی
در اپنے تھیں کوئی سوالی خالی جان نہ دیندی

بُھکیاں تائیں کھوا کے کھانا لیندی سیس ہزاراں
ناداراں دی جھولی بھردی خوش ہو نال دیناراں

اُوڑک ماں مُنڈے دی پونچی گھر دُلہن دے بھائی
خدمت اونہاں زیادہ کیتی جسدی انت نہ کائی

Marfat.com

ویکھ کے دلہن تائیں اوس نے اپنی ہوش گنوائی
آکھے کہیڑے ویلے ایسنوں لے جاواں گھر بھائی

جو تعریفاں سُن کے آئی اوس تھیں ودھ کے پایاں
صورت ویکھ کے دلہن سندی خوشیاں ہوں سوایاں

اوڑک ماں مُنڈے نے جلدی نسبت چا ٹھہرائی
دوہاں فریقاں چھیتی چھیتی کر دتی کُڑمائی

آخر وچ بمبئی شہر دے ہو گئی کڑمائی
وقت چھوہارے ووروں دُوروں کل برادری آئی

برات

نال خوشی دے پُت پانے دی شادی اوہ رچاون
وچہ بمبئی برات لے جاکے دُلہن تائیں لیاون

باپ دلہن دا سیٹھ کہلاوے بڑیاں شانوالہ
دھی نوں اوس نے داج جو دتا سُن لے اوسدا حالا

جھڑے اوس نے برتن دتے سب دے سب طلائی
پلنگ سونے دیاں بایاں والے بازو سن نقرائی

مخملی لیف تلایاں دتے ریشمی سب سرہانے
کپڑے دا کوئی انت نہ آوے رب دیاں رب ای جانے

جھڑے اوس نے زیور دتے اوسن بے حسابے
جیکوئی اوسنوں تولن لگے بھرن تکڑی دے چھابے

غرض کہ اوس نے دھی اپنی نوں سوہنا وِدیا کیتا
ہتھ بنھ ٹوریا دھی اپنی نوں جام جُدائی پیتا

دے کے داج اوس دھی اپنی نوں آدم پور پونچایا
ودھے بدرجے سب دے اگے ادبوں سیس نوایا

کُڑماں آگے ادبے چارہ ہتھ بنھ عرضاں کردا
دھی میری نوں راضی رکھنا میں ہاں توہاڈا بردا

دے کے پیار اوس دھی اپنی نوں ڈولی وچہ بٹھایا
شفقت پدری تھیں بے چارا مار آہیں کُرلایا

دُلہن

ٹر بمبیوں آخر جانجی آدم پور وچہ آئے
دُلہن وچہ محل پونچائی تیل دلیر دھلائے

نئی نویلی دلہن آکے جاں ویکھی ہمایاں
سسں نے پانی وار کے پیتا ونہ دیر نہ لائی

ننانناں تائیں خوشیاں چڑیاں ویکھ بھابی دا چہرا
صورت ویکھ کے مُول نہ تھکن متھے تے

دُلہن بہت سیانی ہیسی نیک نیکاں دی جائی
تابعداری دیوچہ رہندی فرق نہ دتی کائی

دلہن بہت سیانی نالے بہت قابل سی رانی
علم ادب نوں کائی جانے ختلوں بہت سیانی

Marfat.com

دقیانوس خیالاں نوں او دل وچہ بُرا منا ئے — نئی تہذیب دی او دلدادہ جو او سدے دِل بھاوے
پڑھی لکھی او کافی ہیسی سنئے خیالاں والی — نئی تہذیب دی او قائل تے او سدی متوالی

تقدیر

حکم خدا دا ایسا ہویا ورتیا ایسا بھانا — مویا اوس دُلہن دا خاوند اُجڑیا اُو دا گھرانہ
پتّی پتنی نے اک دوجے نوں بِن ڈٹھا کائی — اچن چیت جو پتی ہوراں دی گردن موت دبائی
مریا دولہا روون سارے گھر وچہ پیا اودھاڑا — روندے تے کُرلاوے دلہن کوئی نہ چلے چارا
مائی باپ تے بھیناں بھائی روون تے کرلاون — روندیاں پٹدیاں ہوروی سارے اپنا آپ نجاون
دلہن رُووے تے کُرلاوے بین کرے کرزاری — آکھے کیتھے چھڈ کے چلیوں میں صدقے میں واری
دلہن رُووے تے کُرلاوے رو رو حال وِنجاوے — ارتھی دیکھ پتی اپنے دی عشق کھاوے گھبراوے
دلہن رُووے تے کُرلاوے آکھے جانواں واری — آکھے سجناں ایڈی چھیتی کیتی کیوں تیاری
دلہن رُووے تے کُرلاوے کُوسے لیکھاں تائیں — آکھے پتی پیارے تائیں مینوں چھڈ نہ جائیں
دلہن رُووے تے کُرلاوے کول میت دے جاوے — پتی اپنے دے چرناں تائیں نال لیجنے دے لاوے
دلہن رُووے تے کُرلاوے رُو رُو کردی ہاڑے — تیرے باجھ حیاتی میری دس سجناں کس کارے
واویلا رو کرے بیچاری مول نہ سُنیا جاندا — آکھے اُجڑ گئی میں لوکو میرا گیا پراندا
مانگ میرے سندھور نہ رہیا اُجڑی درد انوالی — لُٹیا آج سہاگ تتی دا ورت گئی بدحالی
غرض کہ رونا اُوس بی بی دا مول نہ سُنیا جاوے — ڈاروں وچھڑی کونجڑے وانگوں رووے تے کُرلاوے

بدسُلوکی

کریا کرماں توں بعد لے بھائی سوہریاں متا پکایا — دلہن تائیں رَل مِل سبھاں آمنحوس ٹھہرایا
آکھن ایہہ منحوس نہ ہوندی دولہا مول نہ جاندا — نہ اج ساڈا بچہ پیارا مُرھیاں ڈیرے لاندا
آکھن ایہہ منحوس ست بھیڑی جس دن دی لے آئی — ایس نے آکے گھر ساڈے وچہ پائی آن تباہی

Marfat.com

آکھن ایہہ منحوس منہ کالی بھیڑیاں کرمانوالی
ایس دے کرم نے بہت کوسے ساڈی ازلوں دیری
آخر اوہناں نے دلہن تائیں ایسا حکم سُنایا
کنگھی پٹی مول نہ کرنی نہ کرنا دنداسہ
رنگ کپڑیاں دا کالا ہووے سیاہ لباس توں پاویں
مہتر ایہہ سی تیرے کارن توں بھی ستی ہو جاندی
تینوں ذرا دریغ نہ کائی ساڈے روون سینے
تیرے لئے مناسب ایسا سیاہ لباس توں پہنے
برتن مانجھ تے روٹی کھاتوں بن جا ساڈی داسی
صبح سویرے جے کسے توں اپنی شکل دکھاویں
بُھل بھلیکے صبح سویرے سانوں دیکھ جے پاویں
اسی نہ دیکھئے صبح سویرے توں منحوس مُنہ کالی
آکے کھیتوں گھر اساں وے توں تاں بہت اوجاڑا
ہُن اساں تے کرم کریں توں تیرے کرم اوسے
ہن اساں تے کرم کریں نہ سانوں مُکھ دکھاویں

کتھوں ملی ایہہ ڈائن اسانوں بھیڑیاں نختانوالی
ایسدے قدم اساں گھر آئے ساڈی قسمت بھیڑی
تن کپڑے توں بدن تے پاویں بھناں سنے فرمایا
عمراں ساری یاد رہیگا سانوں پُت دا لاشہ
برتن مانجھ کے ساڈے گھر دے دو ٹیکیاں سے کھاویں
تاں اسی جاندے تیرے تائیں تو بھگتنا ندی باندی
شکل جاں آوے یاد پُتر دی جاگن زخم دیرینے
چھتی کر حوالے ساڈے سارے کپڑے گہنے
پُت اساڈا ایسدے پاروں وچہ سورگاں دے جاسی
ساتھوں بُرا نہ جگ وچہ کوئی سخت سزائیں پاویں
جیکر سانوں دُوروں دیکھیں رستے توں چھڈ جاویں
آوندیاں کھا دو ٹیکہ ساڈا بھیڑیاں نختانوالی
سب تھیں پہلاں آوندیاں کھا دونی توں تاں اپنا لاڑا
تینوں کچھ بھی آکھ نہ سکدے پھس گئے بہت کوسے
برتن مانجھ کے دونویں ویلے روٹی رکھی کھاویں

بی بی جی دا جواب

سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے بنجوں ہویاں جاری
آکھے واہ پرماتما میرے تیری شان نیاری
سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے ٹھنڈیاں بھریاں آہواں
آکھے واہ واہ قدرتانوالے میں بلہاری جاواں
سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے کیتی گریہ زاری
آکھے ورت گیاں تقدیراں پوہنچی آن نہ چاری
سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے لرزہ ہویا طاری
آکھے واہ پرماتما تیتھوں میں جاواں بلہاری
سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے سرنوں چکر آئے
خشک زبان ہو گئی بی بی دی گل نہ کیتی جائے

سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے سر چکراون لگا
زمین بھوندی اوس نظری آئی دل متلاون لگا

اٹھ دو پونجہ کے اوس بی بی نے سوہریاں نوں فرمایا
مینوں ایہہ منظور نہ کائی جو تُساں آکھ سُنایا

بی بی اپنے سوہریاں تائیں ایسی عرض سُنائی
اے تقریر تُساں جو کیتی مینوں مول نہ بھائی

توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں بُو نفرت دی آوے
دیہو ولاسہ میرے تائیں خُلق ایہا فرماوے

توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں بُو اُلفت نہ آوندی
واہ واہ ایہہ اخلاق توہاڈا مینوں رکھو باندی

توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں نظر غرور ہے آوے
حُسن اخلاق توہاڈا مینوں باندی نال رلاوے

نہ پذیرائی دے قابل ایہہ فرمان توھاڈا
اے مہلو تُسی مول نہ جانوں رب بچاوے ڈاہڈا

تُسی وی جمیاں والے سارے میں وی کیسدی جائی
ظلم ہوندا ہے ڈاہڈا بھیڑا جانے کُل لوکائی

کر پرائی آوی جائی لوک سپاتے کہندے
جیہڑے ایسنوں مندے نایں نرگاں وچہ سڑیندے

رذیل کمینی مینوں آکھو شرم تُساں نہ آوے
وچھڑی ڈاڑوں کونج دے وانگوں بی بی پئی کرلاوے

بی بی اکھیا مہلاں تائیں مول خیال نہ لانا
برتن مانجھ توہاڈے کھاواں لے تُساں تھیں کھانا

سیکے تھیں میں بن کے آئی ساں اِس گھر دی رانی
ہے مشکل ہُن میرے کارن بنتا نوکر آنی

اَٹھے پہر سیکے اندر حُکم میرا سی جاری
جیکر مینوں نوکر سمجھو ضرب لگے دل کاری

سیکے اندر ساں میں ملکہ ہر دم حُکم چلاواں
ہُن میں برتن مانجھ تُساں دے کیکر روٹی کھاواں

جیکر تُسی کرم کماؤ مینوں نہ ستاؤ
جو کچھ دِتا باپ میرے نے میرے ہتھ پھڑاؤ

تُساں دے کولوں کچھ نہ منگدی نہ پیواں نہ کھاواں
اپنے باپ دی دولت لیکے اپنا وقت لنگھاواں

باپ میرے نے میرے تائیں دتا بہت خزانہ
سونا چاندی مُک نہ سکدا جانے کل زمانہ

باپ میرے نے میرے تائیں کافی دولت دِتی
اے تائیں میں اُوسدے وچوں اک پائی نہ لیتی

میں نہیں بوجھ تُساں تے بن دی جیکر رحم کماؤ
عزت پت میں ہاں توہاڈی میرا مال لیاؤ

جواب مہلاں

سن فرمان بی بی دا سارے غیض غضب وچہ آئے
آکھن تینوں وہاون کارن کئی ہزاراں لائے

Marfat.com

داج جہیز جو سانوں دسیں اوسارا ہے ساڈا
ساڈا بہت روپیہ لگا جسدا انت نہ کائی
ساڈا بہت روپیہ لگا جس دِن ڈولی آئی
گل سُنی بے ہوشی آئی پھر بی بی دے تائیں
تیریاں توں ہی جانے سائیاں توں حکمت دا والی

تینوں ویاہ کے لیاون کارن ہوئے جدوں آمادہ
او سوچیا ساں جہیز نوں رکھیا نہ دِے اِک پائی
داج تیرا اساں اوسدے بدلے کاکی رکھ لیائی
ہوش پئی بھر آہ پوکارے واہ واہ میریاں سائیں
میرے جیہی نہ دِوچہ جہانے کوئی مصیبتاں والی

جواب الجواب

بی بی آکھیا سوہریاں تائیں میں تے کرم کماؤ
میں نہیں نوکرانی بننا میں بے گھر دی رانی
بی بی آکھیا سوہریاں تائیں مول نہ دل وچہ لانا
میں دکھیاری کرماں ماری دسّو کس در جاواں
میں دکھیاری کرماں ماری دسّو کدھر جاواں
اکھاں وچہ نہ کجل پاواں کراں نہ مول ونداسہ
تسُی بنانا چاہو مینوں سارے جگ دا ہاسہ
کبر و غرور نہ چنگا ہوندا نہ چنگی وڈیائی
اے بھلو تسُی جان کے مینوں کاسنو دُکھ پونچاؤ
تسُی اکھو میں لاڑا کھادا تو ہانوں شرم نہ آوے
جیکر موت ہوندی وس میرے اوسنوں جان نہ دیندی
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی ہاتھی گھوڑے
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی سونا چاندی
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی محل منارے
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی ہتھ بنھ عرضاں کردی

باپ میرے دی دولت ساری میرے ہتھ پھڑاؤ
نہیں مناسب تُساں دے تائیں اپنی پت رُلائی
برتن صاف کراں میں توہاڈے تاں دیوگے کھانا
اک اکّلی اکھو بھلی پئی دکھاں دے راہوں
واہ انصاف توہاڈا بھلو کالے کپڑے پاواں
ایہہ کتھوں دی منطق ہیگی جس دا ایہہ خلاصہ
میرے نال ونداسے توہاڈا کدھروں لیندا پاسہ
حُکم توہاڈا میرے کارن ناقابل پذیرائی
نام پر بھو میرے تائیں ہُن نہ مول سناؤ
موت نوں کوئی ٹال نہ سکدا بھاویں شاہ سدائے
پلکاں وچہ لُوکا کے رکھدی جد چاہندی تدھ دیندی
سونا چاندی دے کے کہندی سانوں نہ وچھوڑے
پتی اپنے نوں جان نہ دیندی تے نہ آج کرلاندی
پتی تائیں میں جان نہ دیندی دے خزانے سارے
پتی اپنے نوں جان نہ دیندی میں ساں اوسدی ہاری

Marfat.com

جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی جان نمانی
پتی اپنے نوں جاں نہ دیندی عاجز درد انجانی

جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی گھوڑے ہاتھی
اے بہلو میں مرن نہ دیندی اپنا جیون ساتھی

جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی میں کیوں آج کرلاندی
سب کجھ اوس حوالے کردی تے نہ آن پچھتاندی

دوہاں فریقاں اندر ہویا جھگڑا بہت بلیرا
بی بی دی کوئی گل نہ منن آکھیا اوس بہتیرا

صورت صلح کوئی نظر نہ آوے نہ دیون اک پائی
بی بی اپنے حق دے کارن رو رو دیوے دوہائی

پر او اوسنوں کجھ نہ دیون الٹا کرن لڑائی
آکھن ساڈا بچہ کھا کے الٹا دین برائی

پنچائت

نیک دامن نے آخر اک دن سدھ پنچائت بلائی
رو رو اوہناں تائیں بی بی ساری گل سنائی

بی بی آکھیا سنو پنچوں میری گریہ زاری
نہیں مناسب ایہناں تائیں کرنی دل آزاری

مینوں ایہہ منحوس نے کہندے تے نالے منہ کالی
آکھن ساڈا بچہڑا کھا گئی بھیڑیاں پیراں والی

کالے کپڑے میرے تائیں آکھن گل وچہ پاواں
برتن مانجھ کے اینہاں کولوں روٹی لیکے کھاواں

ہر ویلے ایہہ میرے تائیں طعنے رہن مریندے
رج دو وقتی روٹی پنچو مینوں مول دیندے

اے پنچو تسی مینوں دساں کی قصور ہے میرا
پتی دی موت دی میرے کارن کر نہ گئی اندھیرا

اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی رنڈی پئی اکھواواں
ایہہ پنچو میں نہیں ساں چاہندی دکھ جنڈری نوں لاواں

اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی اجڑ جائے گھر میرا
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی دکھ ودھیرا

اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی ودھوا پئی اکھواواں
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی دور سٹائی جاواں

اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی لوک متھوں کترائیں
مینوں او منحوس سمجھ کے رستے نوں چھڈ جاون

اے پنچو ایہہ سوہرے میرے مینوں خرچ نہ دیندے
جائز اینہاں ایہہ دین تسلی الٹا تنگ کریندے

اے پنچو جے موت دی دیوی میرا من دی کہنا
کسے بہانے جان نہ دیندی اپنے گل دا گہنا

اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی رہندی میں اکلی
نال دھرم دے میری پنچو کوئی واہ نہ چلی

موت دے دل اندر پنچو رحم کدے جے آوے
اپنے خاص پیاریاں تائیں کون چتا وچہ پاوے

Marfat.com

پنچو جیکر چلدا چارا موت نوں مار اُو دیندی
تعویز بنا پتی ہوراں دا گل اپنے وچہ پاندی

بے پنچو دس چلدا میرا۔ ارتھی جان نہ دیندی
اپنے پتی پیارے آگے ہتھ بنھ عرض کریندی

اے سجناں نہیں جائز تینوں کلیاں چھڈ کے جانا
کتھے چلیاں چھڈ کے سجناں دس جا پتہ ٹکانا

کتھے چلیاں چھڈ کے سجناں مار کے تیر جُدایاں
واہ سجناں واہ سجناں۔ تیریاں واہ واہ بے پروائیاں

واجب اینہاں نوں میرے تائیں مینوں دین تسلّی
اُلٹا مینوں سارے آکھن ایہہ ہے کرم کولّی

بے میرا دس چلدا پنچوتے نہ آج کُر دلاندی
بحرِ تلاطم خیز غمانوچہ کاسنوں غوطے کھاندی

باپ اپنے دی دولت منگاں لے کے کراں گزارہ
ایہہ مینوں کجھ دیویں تائیں نہ کوئی چلدا چارہ

ایس گلوں میں سنتا پنچو توہانوں سَدّ بُلایا
مال میرا مینوں لیکے دیو جو اینہاں ہتھیایا

میں نہیں گولی بننا چاہندی باپ راجے دی جائی
گولیاں باپ میرے گھر کافی جدا نت نہ کائی

پنچائتی

سُن فریاد۔ فریادی سندی پنچاں نے فرمایا
کاکی تینوں سچ ایہہ کہندے دکھ توں بہت پونچایا

اے بیچارے کرماں مارے تینھوں بہت دُکھیارے
بچہ اینہاں دا مار مکا یوئی پیر تیرے نے بھارے

رسم رواج سماج ایہہ آکھے سُن کاکی درماندی
بہتر سی توں نال پتی دے جلدی ہو جاندی

پرتوں کوئی پردا نہ کیتی نہ ہی قصد ٹھہرایا
برتن مانجھدے گولی بن جا ٹھیک اینہاں فرمایا

کالے کپڑے پہن کارن ٹھیک ایہہ آکھن میوں
واقعی توں منحوس ہیں کاکی پُچھ کے دیکھ خلق نوں

توں اینہاں دا بچڑا کھادا توں منحوس وڈیری
اے کاکی توں سمجھ نہ سکدی تیری عمر چھوٹیری

آخر پنچاں فیصلے اُتے مُہر تصدیق لگائی
بی بی جی دی پنچاں آگے واہ نہ چلی کائی

بی بی جی نے فیصلہ سُن کے لیاں بھریاں ہوواں
پاد کرے پر ماتما تائیں آکھے کس درجاواں

بی بی جی دا خواجہ صاحبؒ سے عرض کرنا

اوڑک بی بی نے دل دے اندر ایہا قصد ٹھہرایا
خواجہ تائیں عرض کریساں جد سالی پایا

خواجہ عبدالنبی صاحبؒ نوں ایہہ بھی بہت نندے
آخر اچن چیت جو اک دن خواجہ ہوئی آئے
بی بی جی نے خواجہ اگے کر کر گریہ زاری
الف تھیں لے کے می دے تائیں کل بعوال سنائے
میرا خواجہ بی بی تائیں دیندا بہت تسلی

دلوں بجانوں خواجہ آم دا کافی قدر کریندے
آدم پور دوچہ آ کے حضرت ڈیرے اپنے لائے
اپنی حال حقیقت بی بی کھول سنائی ساری
جو کجھ ورتیا نال بی بی دے پیش جو اوسنو آئے
دے تسلی بی بی تائیں گھر اوسدے چا کھلی

بہل

خواجہ اُم نے مہلاں تائیں بہت چھیتی منگوایا
بہو تو ہاڈی حاضر ہوئی عرض کرن دربارے
او تو ہاڈی عزت ہیگی کرو اوسدی دِل جوئی
او تو ہاڈی عزت ہیگی بڑیاں شرماں والی
او تو ہاڈی عزت ہیگی بڑیاں شاناں والی
اپنی عزت تائیں آکھو کالے کپڑے پاوے
حیف نساندی عقلاں اُتے سارے عقلوں خالی
بسھناں ہتھ بنھ عرض گزاری نالے سیس نوائے
عرض کرن اسی اج ہی جا کے کر سان اوسدی داری
ایہہ گل کہہ کے مَن منا کے پرت گھراں نوں آئے
واجب ایہہ سی مہلاں تائیں مال بی بی نوں دیندے
اگے نالوں بہت زیادہ اوسنوں تنگ کریندے
اکھن ناں لے پیو اپنے دا۔ گن دو بارہ کاکی
اوڑک اینہاں طعنیاں کولوں بی بی جی گھبرائی

فریادن دے کارن خواجے ایہہ حکم سنایا
نہیں مناسب تساں دے تائیں ایسے کرنے کارے
برتن مانجھ نہ روٹی کھاوے او نہ نوکر کوئی
باپ راجے دی بیٹی ہے او بڑیاں کرمانوالی
لکھ پتی دی اوہے بیٹی بڑیاں نازاں والی
برتن مانجھ کے نوکر بن کے روٹی روکھی کھاوے
رتبہ اوس بی بی دا سمجھو وانگ نوکر رکھوالی
سُن لئے فرمان تُسادِے ٹھیک تُساں فرمائے
حُکم تُساڈا سر متھے تے یا حضرت جاں واری
حُکم خواجہ دا ٹال دِتونے ہو کے بے پرواہے
پر او نہاں پرواہ نہ کیتی اُلٹا تنگ کریندے
اوندے جاندے بی بی تائیں طعنے رہن مریندے
پائی پائی ہُن گن کے لے لے رہن نہ دینا باقی
دوچہ دربار خواجہ دے بی بی شام چوراسی آئی

بی بی جی صاحبہ دا شام چوراسی وچ آنا

آخر اِک دن شام چوراسی بی بی صاحبہ آئی
میرے خواجہ تائیں اوس نے پچھلی یاد کرائی

آکھے حضرت بہلاں تیرا مول نہ مُتیا کہنا
اوس جگہ یا حضرت مشکل میرا ہو گیا رہنا

آوندے جاوندے میرے تائیں طعنے رہندے دیندے
آکھن لیلے باپ دی دولت رمزاں نال مریندے

کرو دعا حق میرے اندر یا حضرت جی سایاں
دربار تُساں دے چل کے حضرت ننگے پیریں آیاں

کرو دعا حق میرے اندر دور ہوے دل گیری
یا حضرت نہ بیٹھوں ہوندی بہلاں دی کنگیری

نوکر چاکر ہو کے حضرت کیکر وقت گزاراں
موت پتی دی حضرت مینوں لا گئی دکھ ہزاراں

پیں پردیسن ہاں دکھیاری پونچی آں لاچاری
بہلاں آگے زور نہ چلدا میں ہاں بے ہتھیاری

سُن کے گل بی بی دی حضرت کرے خاموشی بھاری
آکھن بی بی جا گھر اپنے فضل کرے ربّ یاری

بی بی جی نے آکھیا حضرت میں ایتھوں نہ جاواں
میں تیری درگاہوں حضرت حق انصاف توں پاواں

بی بی آکھے اعلیٰ حضرت میں نہ گھرنوں جاندی
میں جیہی نہ دنیا اندر آج کوئی درماندی

بی بی جی نے آخر اپنا ڈیرہ اُوتھے لایا
وچہ حضوری خواجہ ام دی دل اپنا پرچایا

یاد کرایا خواجہ اَم نوں بی بی دوجی واری
آکھے حضرت میرے تائیں بنی مصیبت بھاری

کرو دعا حق میرے اندر ہووے دور لاچاری
باپ میرے دی رقم منگا ڈیا حضرت میں واری

سن کے حضرت چپ چاکیتی کچھ نا ہیں فرمایا
بی بی جی دا دِل پیا روڑے دکھڑا جدوں سنایا

وچہ اڈیکاں ایسے طرح گزرے کئی دہاڑے
واج جہیز نوں یاد کر بی بی دل وچ آہیں مارے

آخر تیجی وار بی بی نے عرض کیتی سرکارے
یا حضرت میں حاضر ہوئی لاؤ کوئی چارے

خواجہ اُم نے بی بی تائیں ایہا حکم سنایا
مال متاع دنیا دا بی بی ہوندا ڈھلدا سایہ

ہوندا کاں بنیرے سدا اج ایتھے کل اوتھے
وانگ کوّے دے رہندا ہر دم تیرے بیرے کوٹھے

جیکر اصلی مال ہے چاہندی او ملسی سرکاروں
خالی اج تک کوئی نہ گیا بی بی اس دربارو

گل سنی بے ہوشی آئی اوس بی بی دے تائیں
ہوش آئی جاں خواجہ ام تھیں پچھدی چائیں چائیں

Marfat.com

خوش ہو کے پھر بی بی صاحبہ طرف خواجہ دے آئی
خواجہ صاحب نماز دی اوسنوں پھر تلقین فرمائی

وڈی بی بی اوس بی بی نوں پھیر نماز پڑھائی
کر ادا نماز او بی بی طرف خواجہ دے آئی

خواجہ ام نے بی بی تائیں ایہا پھر فرمایا
مال متاع دنیاوی کولوں دل تسلی پایا

بی بی جی نے عرض چا کیتی میرے خواجہ تائیں
یا حضرت بن دل دے اندر لا نبولگدے نائیں

اطمیناں دے نوں آیا بی بی عرضاں کر دی
آکھے حضرت راہ اولے اینویں رہی میں مردی

پنجے وقت او بی بی صاحبہ پئی نماز گزارے
اللہ ہو دا ورد کریندی کلمہ پئی پوکارے

ایسے طرحاں گزارے بی بی ایتھے کئی مہینے
ذکر خدا تھیں مٹ گئے سارے داغ جو اندر سینے

بھلاں تائیں خبر جاں ہوئی بی بی کلمہ پڑھیا
ہر اک نکے وڈے تائیں کافی غصہ چڑھیا

بھلاں تائیں خبر جاں پونچی سارے اُس دم آئے
بی بی نوں سمجھاون کارن بہت معمر آئے

بھٹی برادری

آکھن کاکی ایہہ کی کیتا پکڑیا کس دا پلّہ
ہندو مت وچہ بہتا ملدا آکھن جس نوں اللہ

کم ایہہ چنگا توں نہ کیتا پکڑیو مذہب ربّانی
ہندو جاتی ہو گئی کاکی تیری دشمن جانی

چل کاکی ہُن گھر توں چل توں اسی ہاں تیرے برے
حکم چلاتوں ساڈے اُتے تابع رہن گھر دے

اے کاکی توں سمجھ نہ سکیں تیری عمر نیانی
ساڈی گل دا قدر کرہنگی ہوویوں جدوں سیانی

ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی نہ ہو او تھیں عاقی
دس اسانوں ساڈے دلوں کیہہ پونچی غم ناکی

چل کاکی ہن گھر نوں چلئے ایتھے کم کی تیرا
تیرے باہجھ اے کاکی ساڈے گھر وچہ پیا اندھیرا

عزت پت اساڈی کاکی مٹی وچہ رلائی
توں تاں بہت دانا سیں کاکی کیتھے گئی دانائی

ایس علاقے اندر سانوں لوکی راجے کہندے
اوندے جاندے بن او کاکی تیرے طعنے دیندے

معاف کریں ہن دلوں توں کاکی جیکر غلطی ہوئی
اسی ہاں تیرے لگدے لیندے دشمن مول نہ کوئی

اے کاکی توں عزت ساڈی واہ واہ رکھ دکھائی
ککڑ کھیہہ اڈائی کاکی سر اپنے وچہ پائی

نہیں لائق سی تیرے تائیں اندروں باہر جانا
تے آکے دربار خواجہ دے نہ سائی ڈیرا لانا

Marfat.com

نہیں لائق سی تیرے تائیں اندروں باہر جاندی
نہ اساڈے کارن کاکی طعنے نویں بناندی

اسی نہ باہر جاون جوگے کدھرے مول نہ جائے
دیکھ شریکاں تائیں کاکی دوروں موہنہ لوکائینے

سانوں سب شریک لے کاکی تیرے طعنے دیندے
تیریاں طعنیاں ہتھوں کاکی وچہ پنچائت نہ مہندے

ہندو مت چھڈن دا کاکی سانوں روگ ہے بھارا
منہ لوکاندے پھر نہ سکدے کی کریئے ہن چارا

اے کاکی ہُن چل تو گھرنوں بھل جاؤ دکھ پُورانے
تینوں اسی لے جاون آئے عمروں بہت سیانے

اے کاکی توُں عزت ساڈی دردر پٹی رُلا ویں
کس جُگ داتوُں بدلہ کاکی ساڈے کولوں چاہویں

اے کاکی ڈر دیوی کولوں غضب اوبڑاھے بھاری
جُون بھیڑی وچہ پاکے تینوں کرسی بہت خواری

اے کاکی توُں عزت سادی کیتی پارہ پارہ
بُھ قیاس نہ آیا تینوں اے کی کیتا کارہ

ڈر دیوی دے قہر دے کولوں قہر اوندا ہے بھارا
راکش اوسدے مارسُٹن گے کرکے پارہ پارہ

ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی نہ بن اوگنہاری
غیظ غضب دیوی دا تینوں پاسی وچہ لاچاری

ڈر دیوی دے قہر دے کولوں نہ ہو اوستوں عاقی
دیوی راضی ہوکے تیری دور کرے غم ناکی

ڈر دیوی دے قہر دے کولوں چھڈ خواجے دا پلّہ
ہوکے ایڈ سیانی کاکی پکڑیا مذہب کولا

کر پتیا دیوی دی توں چھڈ دے سارے جھیڑے
راضی ہوکے کم کریسی دیوی ماتا تیرے

بن بھگتاں دی چیلی کاکی کر دیوی نوں راضی
اگا تیرا سُدھر جاوے بھُل جاہن توں ماضی

چھڈ کے مذہب توں اپنا بی ڈاہڈا قہر کمایا
سمجھ نہ آوے خواجے تینوں کہیڑا سبق پڑھایا

ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی جدا جگ تے سایہ
ایس خواجے نے تیرے تائیں اُلٹا سبق پڑھایا

جواب

بی بی نے سب بھلاں تائیں ایہہ جواب سنایا
شکر خدا دا دِلوں بجانوں جس ایہہ راہ دکھایا

میں اوہا جے جس نوں آکھو بن جا نوکر یا نی
میں اوہا جے جس نوں آکھو شکل نہ مول دکھانی

میں اوہا جے جس نوں آکھو کالے کپڑے پاویں
میں اوہا جے جس نوں آکھو رستے توں ہٹ جاویں

میں اوہا جے جس نوں آکھو کریں نہ مول ذنداسہ
میں اوہا جے جس نوں آکھو گل پاکھدر خاصہ

Marfat.com

میں اوہا جے جنوں آکھو پیش آواں کے بھیڑے
میں اوہا جے جنوں آکھو کیوں پے گئی ایں کھیڑے

میں اوہا جے جنوں آکھو لائے اساں ہزاراں
میں اوہا جے جنوں آکھو پے گئے وچہ آزاراں

میں اوہا جے گھر دے سارے جنوں جھڑکاں دیندے
میں اوہا جے گھر دے سارے جنوں مارن پیندے

میں اوہا جے گھر دے سارے جنوں سارے پٹے رلاون
میں اوہا جے گھر دے سارے جنوں مطلق موہنہ لاون

میں اوہا جے سکی روٹی لیکے کھاون والی
میں اوہا جے جنوں آکھو لاڑا کھاون والی

میں اوہا جے جنوں آکھو ہے منحوس منہ کالی
میں اوہا جے جنوں آکھو برے نصیبانوالی

میں اوہا جے جسدے کولوں ہر کوئی پیا کتراوے
میں اوہا جے ہر کوئی جنوں دیکھ کے نک چڑھاوے

تسی او میرے کجھ نہ لگدے میں اپرادھن بھاری
قول تو ہاڈے ہاں منہ کالی بھیڑیاں پیراں والی

تسی او میرے کجھ نہ لگدے میں منحوس منہ کالی
میں اپرادھن گھاگے ہاری لاڑا کھاون والی

تسی او میرے کجھ نہ لگدے میرے کرم کوجے
مینوں دیاہ کے تسی بے چارے پھنس گئے بہت اوجے

تسی او میرے کجھ نہ لگدے تسی ہو کرماں والے
میں بے کرمی ہاں اپرادھن تسی نصیبانوالے

تسی آکھو میں نال پانی دے نان جویں نوں کھاواں
سر اپنے نوں مول نہ دھووداں نہ ہی کنگھی پاہواں

تسی مینوں محکوم سی رکھدے ایتھے حکم چلاواں
کلمہ پڑھ رسول اللہ دا اپنا دل پرچاواں

تسی مینوں مغموم سی رکھدے ایتھے غم نہ کائی
اے بہلو تساں طعنے دے دے میری جان مسکائی

تسی مینوں مغموم سی رکھدے دور ہوئے غم سارے
دولت مال خزانے میں تاں بالکل دلوں وسارے

تسی آکھو مینوں خواجہ صاحب الٹا سبق پڑھایا
اے بہلو تسی قدر نہ جانو جو خواجے دا پایا

تسی آکھو میں اکھاں اندر کجل مول نہ پاواں
سایہ اپنا بھل بھلیکے نہ کسے تے پاواں

جو جو بتیاں سر میرے تے کس نوں آکھ سناواں
اپنا غم میں آکھ نہ سکدی آہ چھٹے مر جاواں

نہیں طاقت ہن میرے اندر چھڑکاں جا کے کھاواں
صبح سویرے منہ اندھیرے اپنا آپ لوکاواں

سکت نہ رہ گئی میرے اندر طعنے کھاون جوگی
موت پتی دی کر گئی مینوں دکھیارن تے روگی

آج تسانوں عزت اپنی رڑھدی نظری آوندی
کتھے گئے ساڈ وڈیو بہلو جد ساں میں کرلاندی

آج تسانوں عزت اپنی خطرے وچہ دس آوے
میں اوہا جے جنوں آکھو فجری نظر نہ آوے

کی منہ لیکے ناں توہاڈے آدم پور وچہ جاواں
کی منہ لیکے ناں توہاڈے آدم پور نوں جاواں
اپنا ماضی کویں بھلاواں گھائل ہاں پرانی
تسُی او میرے کجھ نہ لگدے سائے تھیں کتراؤ

ستے جاکے میں سبھنیاں کولوں اپرا دھن آکھواں
نکیاں وڈیاں کولوں جاکے طعنے گالیاں کھاواں
دساں اپنی کھول کے کس نوں بہلو درد کہانی
میں توہاڈی کجھ نہ لگدی ہن تشریف لے جاؤ

قتل دی سازش

سُن کے گل بی بی دی سبھناں کجھ جواب نہ آیا
چڑھیا غصہ بہلاں تائیں آکھن لگے سارے
اوڑک سب معمر کھتری پرت گھراں نوں جاون
آکھن بہت بے عزتی ہوئی جیوندیاں مرجائیے
آپ تے گلیا سی اے خواجہ سانوں گال دکھایا
کوئی آکھے ساڈا زندہ رہنا مشکل ایس کرایا
کوئی آکھے ایہہ دینا چاہے سانوں دیس نکالا
کوئی آکھے ایہہ مول نہ جانے ای ہاں ہاہن والے
کوئی آکھن ایس کیتا سانوں وانگ گلی دیاں ککھاں
اوڑک سبھناں بہلاں مل کر ایہہ صلاح پکائی
ایس بھانڈے نوں چھیتی توڑ دو کرکے کوئی چارہ
آخر سبھناں بہلاں مل کر ایہا حلف اُٹھایا
آکھن ایس نوں جانوں لیکے ٹھنڈے کلیجے پائیے
بی بی جی دے سرتے ہیسی سایہ رب دا بھاری
اوڑک کجھ واہ پیش نہ چلی خواجہ دی سرکار دے

بی بی جی دے مارن کارن سبھناں قصد ٹھہرایا
پر اونہاں دی پیش نہ جاندی خواجہ دے دربار دے
دل وچہ غصہ بہت اونہاں نوں وٹ متھیاں تے پاون
کوئی سبب نہ بنیا یارو۔ دسو کدھر جائیے
جان بجھ کے ایس خواجے نے ہتھ کھکھراں نوں پایا
عزت ساڈی تائیں ایس نے کیوں اینوں ہتھ پایا
اساں جاتا سی عزت ساڈی دا ہوسی رکھوالا
تنگ کریساں جانوں لیساں پیا ہے کس خیالے
عزت یارو ہتھ نہ آوندی بھانویں خرچئے لکھاں
بھانڈا ساڈا اپنا بھیڑا خواجے دوس نہ کائی
نہیں تاں ایس جگہ تے رہنا ساڈا مشکل بھارا
بی بی مارن کارن سبھناں ایہا متّا پکایا
پینے تان کے وچہ بازاراں ہر جا آئیے جائیے
کی مجال جو اس دل تکدا ہوندی ذلت خواری
چپ ہو بیٹھے ہندو کھتری آتے اروڑے سارے

Marfat.com

حضرت باباجیؒ دا سُوال

اِک دن میرے خواجہ صاحب بی بی نوں فرمایا
بہلاں کولوں باپ تیرے دی لے دیاں تینوں مایا

ہتھ بنھ بی بی عرض گزاری میں صدقے میں واری
دنیاوی دولت میں نہ چاہندی ہوندی مشکل بھاری

دولت دین تُساں جو بخشی ہے او عجب نرالی
در تیرے تے ڈگی سایاں ہاں نصیباں والی

ہس کر آکھن بی بی تائیں کمی نہ کچھ سرکارے
بے دنیاوی دولت لوڑیں ملسی بے شمارے

ہتھ بنھ بی بی صاحب اگوں عرض خواجہ دے کیتی
دولت کافی مل گئی مینوں جدوں نمازی نیتی

میں دنیاوی دولت ہتھوں ہن حضرت کتراواں
دینِ نبیؐ دی خدمت کرساں شاید بخشی جاواں

چشم بصیرت تُساں جو بخشی اندر ہون روشنایاں
وردِ نبیؐ دا کر دیاں حضرت دُور ہوون گمراہیاں

چشم بصیرت تُساں جو بخشی اندر چانن ہویا
اے دنیا دا سونا حضرت مینوں جاپے لوہیا

چشم بصیرت تُساں جو بخشی ہویاں رَد بلائیں
یا حضرت میں تُساں تھیں واری جاواں جائیں جائیں

چشم بصیرت تُساں جو بخشی دور ہوئے دکھ سارے
دولت دی پرواہ نہ حضرت تیرے راز نیارے

چشم بصیرت تُساں جو بخشی چین دلے نوں آیا
وچہ درگاہ ربّانی حضرت تیرا عالی پایا

چشم بصیرت تُساں جو بخشی بھُلے مال خزانے
اور مہلاں نوں ہون مبارک مینوں فضل ربانے

چشم بصیرت تُساں جو بخشی بھُلیا سونا چاندی
واپس لے دیو مہلاں کولوں یا حضرت نہیں آندی

چشم بصیرت تُساں جو بخشی بھُلے لیف سرہانے
سب سونے دے برتن بھُلے نالے اعلیٰ کھانے

چشم بصیرت تُساں جو بخشی بھُلے لیف تلایاں
بھُلے حضرت مینوں ماپے یاد نہ رہ گئی بھائیاں

شمع بصیرت ہوئی فروزاں میرے اندر خانے
ہر سو توہی نظری آویں تیریاں توں ہی جانے

شمع بصیرت ہوئی فروزاں دُور ہوئی گمراہی
یا حضرت ہن میں تے ہویا مہتا فضل الٰہی

شمع بصیرت ہوئی فروزاں دلی سکون میں پایا
سب کجھ مینوں مل گیا حضرت جوی میں گنوایا

شمع بصیرت ہوئی فروزاں دین دی دولت پائی
میرا نیک نصیبا حضرت در تیرے تے آئی

شمع بصیرت ہوئی فروزاں دوئی نس گیائی
کی دساں یا حضرت مینوں سب کجھ مل گیائی

شمع بصیرت ہوئی فروزاں ہویا دور اندھیرا — محویت دی خمر طہوروں چڑھیا نشہ گھنیرا
شمع بصیرت ہوئی فروزاں قلب گیا ہو جاری — ایہہ دنیا دی دولت حضرت ہن نہ دِچ شماری

نکاح

پر اِک غم جو خواجہ اَم نوں اندرو اندری کھاوے — پاک دامن جو کول خواجہ دے اکثر آوے جاوے
جنے مُنہ تے اونیاں گلاں ایہہ مشہوری رلاوے — جوان عورت دا آنا جانا ٹھیک نا ہیں درباوے
کئی مصاحباں خواجہ تائیں عرض کیتی کئی واری — نکاح پڑھالو حضرت صاحب دُور ہوئے دشواری
سب مصاحباں تائیں خواجہ اِک دن پیا فرماوے — پُچھ لوتسی وی بی بی کولوں کی اوسدے من بھاوے
آخر اِک دن اچن چیتی حاضر ہو دربار دے — خدمت دچہ خواجہ دی بی بی ہتھ بند عرض گزارے
میں باندی یا حضرت تیری خدمت کرنی چاہاں — رد سوال نہ کر کے سائیاں مینوں موڑ پچھاہاں
میرا یا سائیاں لوک میرے تے کرن انگشت نمائی — ایس گلوں میں حضرت صاحب در تیرے تے آئی
خواجہ ام نے چپ چا کیتی کجھ ناہیں فرمایا — دوجی واری پھیر بی بی نے ایہہ سُوال دوہرایا
یا حضرت میں دلوں بجانوں خدمت کرنی چاہووں — بے منظور نظر ہو جاواں دِلی مقاصد پاواں
پھر بھی میرے خواجہ صاحب چُپ زبانوں کیتی — سُن سوال بی بی دا حضرت ٹر پئے دل میتی
تیجی واری پھیر بی بی جی ایہا عرض سُنائے — کیوں نہ حضرت خدمت میری دچہ منظوری آئے
پھر بھی میرے خواجہ صاحب خاموشی فرمائی — خوش ہو کے پھر سب مصاحباں رَل مِل کر خوشی منائی
الخاموشی نیم رضا دا بنیا مسئلہ بھارا — سارے آکھن چپ خواجہ دی اصل نکاح اشارہ
شہر یار مصاحب ہوراں رَل مِل عقد پڑھایا — خواجہ ام دی زوجیت دا بی بی رُتبہ پایا
مسلم نام پھر اوس بی بی نے صاحب نُور رکھایا — دِچہ حضوری اوس بی بی دا سب تھیں عالی پایا

حضرت صاحبزادہ عبدالمجید جیوؒ

اوس بی بی دا گھر خواجے دے رُتبہ دوں سوایا — وانگ زلیخا اوس بی بی نے دل دا مقصد پایا

Marfat.com

قدرت کامل دیکھ رَبّ دی اوحکمت واسائیں
بچہ واہنگوں چن آسمانی بخشیا بی بی تائیں

عبدالمجید اوس بچے تائیں خواجہ اُم پکارے
خواجہ اُم نوں بہت پیارا سرکارے دربارے

لعاب دہن خود خواجہ صاحب نومولود نوں دیندے
لعاب دہن خود اپنی، تھیں اوسدے تائیں چٹیندے

ہتھ اوٹھا حق اوسدے اندر رہے دُعا کریندے
لائق فائق ہووے بچہ پاک رَبّے نوں کہندے

ہوئی دُعا منظور جنابوں اللہ کرم کمایا
بچہ لائق و فائق ہو کے کامل ولی سدایا

وڈیاں ہو کے اوس بچے تے درجہ ولیاں پایا
خالی گیا نہ کوئی سوالی جو اوسدے در آیا

نومولود مسعود بچے نے بہت ترقی پائی
اوسدی نسل موجود ہے، باقی جانے کل خدائی

نسل اُونہا دی وچوں جانا میں اِک ناظم نامی
اعلیٰ افسر ریلوے اندر جانے حلق تمامی

میں کراں مذکوراں تائیں ادبوں لکھ سلاماں
کرامت خواجہ صاحب دی توں وتی لکھ غلاماں

ہور تمامی صاحب زادیاں تائیں کراں سلام کروڑاں
خواجہ ام دے لخت جگر تے کیوں اپنا مکھ موڑاں

صاحب زادیو تسُی او سارے اوس ولی دے جائے
جس دے روضے پاک تے ادبوں تجر کرن جھک سائے

کرو دُعا حق میرے اندر تسُی او ولیاں زادے
میرے جیہے ہزاراں تارے پکڑ توہاڈے وادے

○

Marfat.com

شجرۂ نسب

تفصیل اولادِ حضرت تاجُ العارفین قدس سرہٗ العزیز

۱۶۱۹ء تا ۱۹۹۳ء

نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر
(۱)	صاحبزادہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ	
۱	اکرام الحق ولد فیض محمد	۴۰۳
۲	دین محمد ولد نیاز مند	۴۰۱
۳	سردار محمد ولد مشتاق مند	۴۰۲
۴	طفیل محمد ولد مشتاق مند	۴۰۲
۵	عبدالرحیم ولد قدرت مند	۳۹۹
۶	عبدالرحمٰن ولد قدرت مند	۳۹۹
۷	عطا محمد ولد رحمت مند	۳۹۹
۸	عزیز بخش ولد مظفر مند	۴۰۰
۹	نیامت مند ولد نیاز مند	۴۰۱
۱۰	غلام سرور ولد غلام نبی	۳۹۸
۱۱	غلام حیدر ولد غلام نبی	۳۹۸
۱۲	غلام ابراہیم ولد رحمت مند	۴۰۲
۱۳	فضل محمد ولد مظفر مند	۴۰۰
۱۴	فیض الرحمٰن ولد مبارک مند	۴۰۳
۱۵	محمد عبداللہ ولد رحمت مند	۴۰۹
۱۶	محمد نذیر ولد رحمت مند	۴۰۹
۱۷	محمد اقبال ولد سلامت مند	۴۰۲
۱۸	محمد ممتاز ولد سلامت مند	۴۰۲
۱۹	محمد رفیع ولد فضل محمد	۴۰۳
۲۰	محبوب بخش ولد سلامت مند	۴۰۲
۲۱	نذر محمد ولد مبارک مند	۴۰۳
۲۲	ولایت مند ولد سعادت مند	۴۰۰
(۳)	صاحبزادہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ	
۱	احمد بخش ولد ملک شاہ	۴۰۴
۲	بشیر احمد ولد عزیز الرحمٰن	۴۰۵
۳	رشید احمد ولد عزیز الرحمٰن	۴۰۵
۴	فضل محمد ولد جھنڈو شاہ	۴۰۴
۵	کریم بخش ولد شرف الدین	۴۰۴

Marfat.com

نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر
۶	محمد جان ولد نورالدین	۴۰۵
۷	محمد شفیع ولد احمد جان	۴۰۵
(۴)	صاحبزادہ محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ	
۱	بخت بلند ولد محمد اسماعیل	۴۰۶
۲	چراغدین ولد فتح دین	۴۰۶
۳	شہاب الدین ولد وجیح الدین	۴۰۷
۴	ضیاء اللہ ولد احمد بخش	۴۰۶
۵	عبدالعزیز ولد فتح دین	۴۰۶
۶	علی محمد ولد محمد اسماعیل	۴۰۶
۷	عبدالرسول ولد عبدالرحمان	۴۰۶
۸	عزیز بخش ولد محمد اسحاق	۴۰۷
۹	عبدالرب ولد فضل محمد	۴۰۷
۱۰	محمد یاسین ولد عبدالرحمن	۴۰۶
۱۱	محمد اکرم ولد عبدالمجید	۴۰۷
۱۲	محمد اسلم ولد عبدالمجید	۴۰۷
۱۳	محمد محمود ولد فضل محمد	۴۰۷
(۷)	صاحبزادہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	
۱	امیرالدین ولد بدرالدین	۴۰۹
۲	افتخارالدین ولد بدرالدین	۴۰۹
۳	برجیس علی ولد مولا بخش	۴۰۸
۴	چراغدین ولد عزیزالدین	۴۱۳
۵	حکیم الدین ولد بدرالدین	۴۰۹
۶	زین العابدین ولد بدرالدین	۴۰۹
۷	عبدالسلیم ولد عبدالحق	۴۰۸
۸	عبدالحمید ولد عزیزالدین	۴۱۱
۹	غیاث الدین ولد کریم بخش	۴۱۰
۱۰	معراج الدین ولد بدرالدین	۴۱۰
۱۱	محمد اجمل ولد عبدالواحد	۴۱۰
۱۲	محمد شریف ولد عزیزالدین	۴۱۱
۱۳	محمد حفیظ ولد عزیزالدین	۴۱۲
۱۴	محمد حسین ولد عزیزالدین	۴۱۲
۱۵	نجم الدین ولد بدرالدین	۴۰۹
(۹)	صاحبزادہ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ	
۱	احمد بخش ولد فضل الٰہی	۴۱۷
۲	بہاء الحق ولد عبدالحق	۴۱۸
۳	سراج الحق ولد عبدالحق	۴۱۸
۴	فضل محمد ولد تاج الدین	۴۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر
۵	عبدالقیوم ولد تاج الدین	۴۱۴
۶	عبدالغفور ولد مولا بخش	۴۱۵
۷	عبدالرزاق ولد نبی بخش	۴۱۵
۸	عبدالرحمٰن ولد فضل محمدؐ	۴۱۵
۹	عبدالصمد ولد عطا محمدؐ	۴۱۵
۱۰	عبدالکریم ولد رحمت بخش	۴۱۳
۱۱	غلام محمدؐ ولد بڈھے شاہ	۴۱۶
۱۲	غلام نقشبند ولد نبی بخش	۴۱۸
۱۳	محبوب بخش ولد نورالدین	۴۱۵

گزارش

تمام صاحبزادگان سے التماس ہے کہ شجرۂ ہٰذا کی درستی کی تصدیق فرمائیں، نیز آئندہ اپنے بیٹوں کے نام مؤلف کو ارسال کریں تاکہ تذکرۂ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی آئندہ اشاعت میں اُن کے ناموں کا اندراج بروقت کر دیا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔

آپ سے استدعا ہے کہ بندہ ناچیز کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ،
آستانہ شامی ۲۴۴، جی گلشن راوی لاہور۔ فون: ۴۶۲۱۷۰

Marfat.com

شریکان دیوان لالہ بوہڑہ مل بہل کھتری

تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہ العزیز

۱ عبدالحق (لاولد)
۲ عبدالواحد (لاولد)
۳ عبداللہ (لاولد)
۴ محمد خلیل (لاولد)
۵ محمد اسماعیل (لاولد)
۶ محمد وکیل (لاولد)
۷ عبدالعزیز (لاولد)
۸ عبدالرشید (لاولد)
۹ عبدالمجید (لاولد)

نور محمد
غلام حسین

محمد حسین
غلام جیلانی
ارجمند
عمر بخش

محمد سلطان
محمد احسان
محمد عثمان
غلام نبی

سعادت مند
برکت مند
دانشمند
مبارک مند
نقشمند
اقبال مند
بخت مند
غلام سرور
غلام حیدر
دولت مند
سلامت مند
فرحت مند
عبدالرحیم
عبدالحمید
عبدالحکیم
عبدالعزیز
عبدالغنی
محمد یوسف
محمد یونس
محمد یاسین
محمد یامین
احمد بخش
پیر بخش
محمد فیصل
محمد قیصر
راشد شامی
عرفان شامی
عمران شامی
کامران شامی
عثمان شامی
حسن بلال شامی
عظمت بلال شامی
محمد عظیم یوسف شامی
عبدالاحد
عبدالسلام
عبدالستار
عبدالغفار
عبدالجبار
عبدالوقار
رضوان شامی
فرحان شامی
محمد نعیم شامی
محمد سعید شامی
محمد عمر نعیم شامی
محمد صادق شامی
عبدالخالق شامی
محمد عارف شامی
محمد سلیم شامی
عبدالمجید
عبدالحی
عبدالغنی
محمد احسان
محمد بدر شامی
محمد احمد شامی
علی زین
عثمان حسنی

Marfat.com

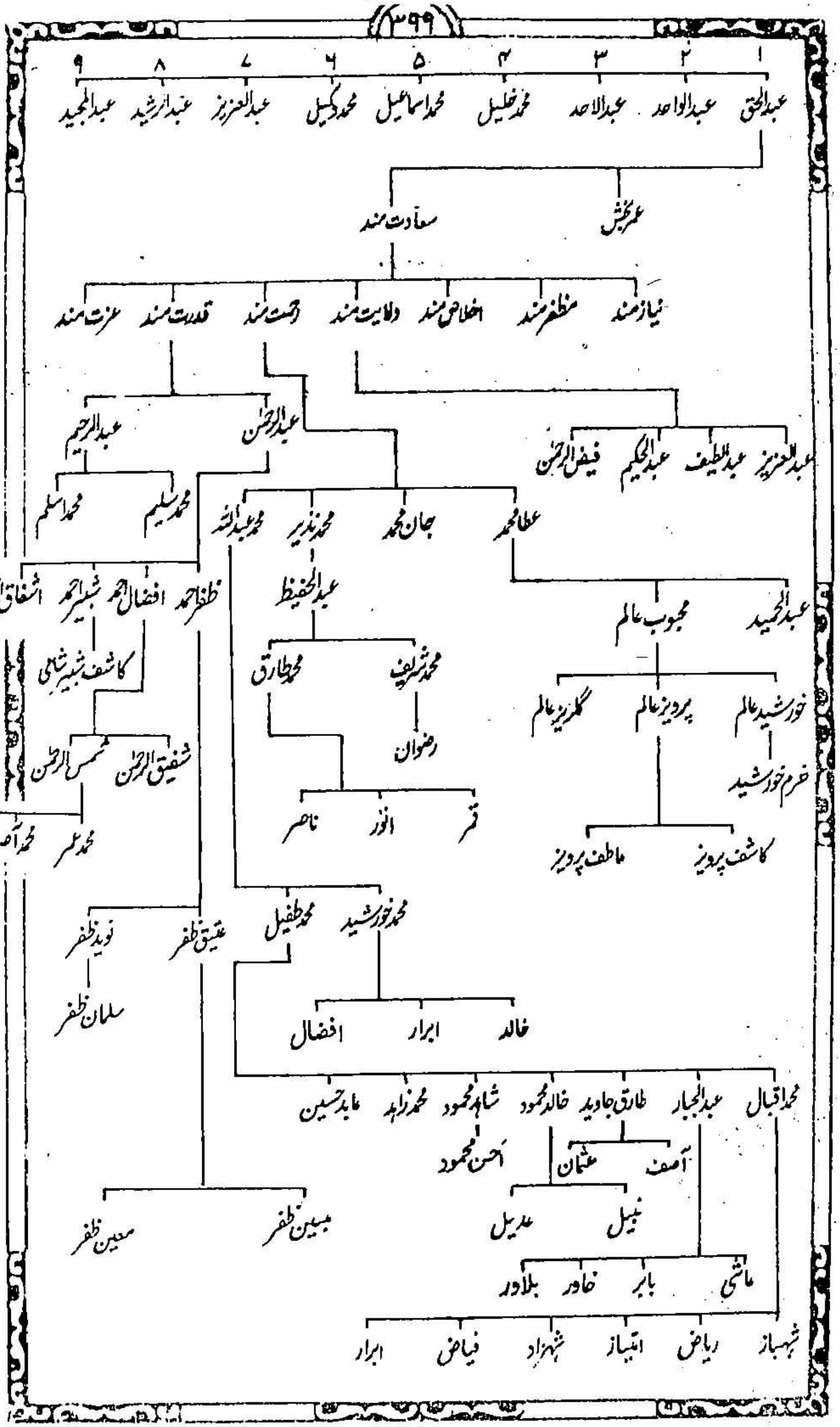
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد کبیر عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
عمر بخش
سعادت مند
نیاز مند مظفر مند اخلاص مند ولایت مند رحمت مند قدرت مند عزت مند
عبدالعزیز عبداللطیف عبدالحکیم فیض الرحمن
عبدالرحمن
عبدالرحیم
محمد سلیم محمد اسلم
عطا محمد جان محمد محمد نذیر محمد عبداللہ
عبدالحمید محبوب عالم
عبدالحفیظ
خورشید عالم پرویز عالم گلریز عالم
محمد شریف محمد طارق
خرم خورشید
رضوان
کاشف پرویز عاطف پرویز
قمر انور ناصر
ظفر احمد افضال احمد شبیر احمد اشفاق احمد
کاشف شبیر شاہی
شفیق الرحمن شمس الرحمن
محمد عمر محمد آصف محمد سعد
نوید ظفر
سلمان ظفر
عتیق ظفر
معین ظفر
محمد طفیل
محمد خورشید
مبین ظفر
خالد ابرار افضال
محمد اقبال عبدالجبار طارق جاوید خالد محمود شاہد محمود محمد زاہد عابد حسین
آصف عثمان
احسن محمود
نبیل عدیل
ماشی بابر خاور بلاور
شہباز ریاض امتیاز شہزاد فیاض ابرار

Marfat.com

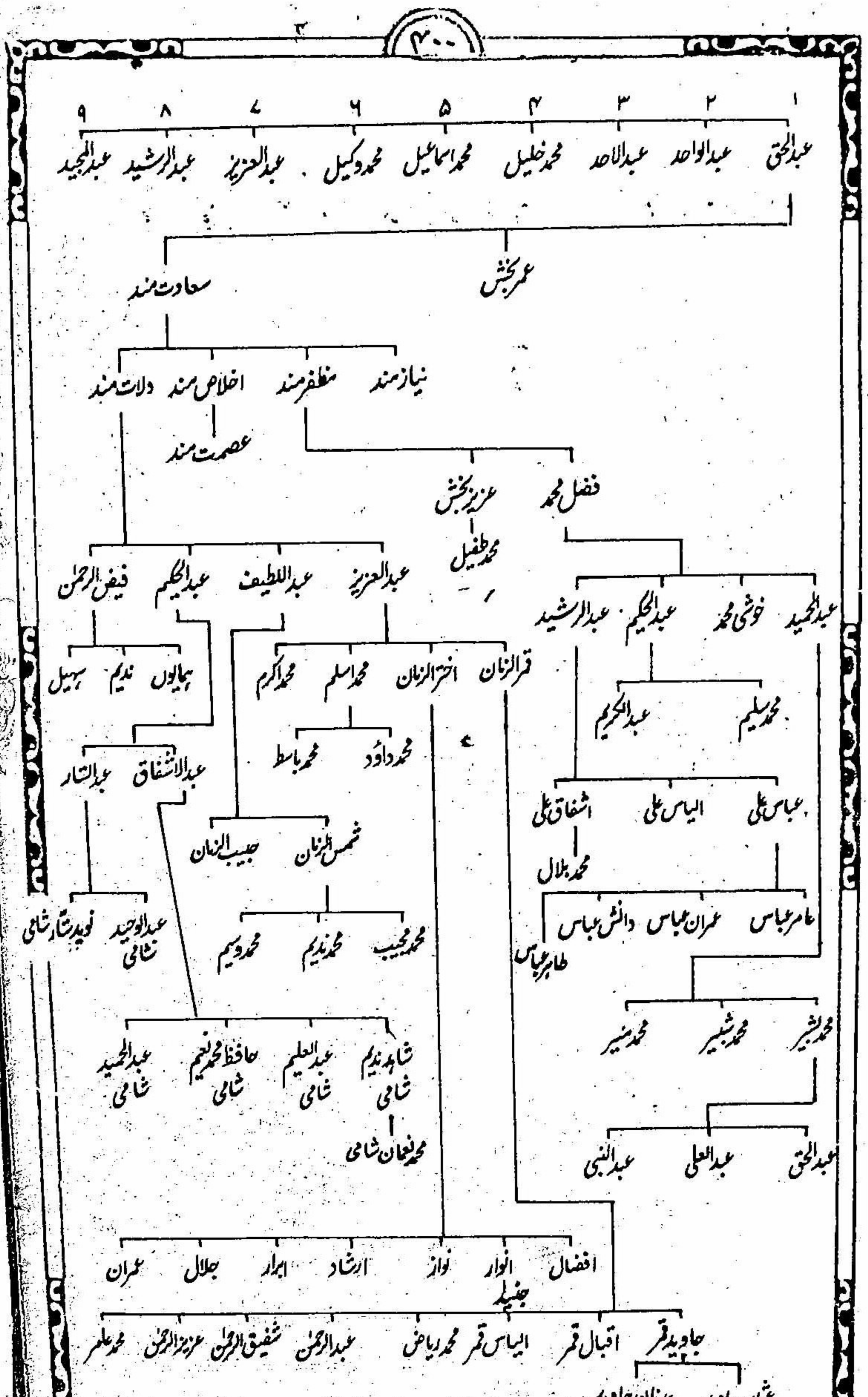
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
عمر بخش
سعادت مند
نیاز مند مظفر مند اخلاص مند دلات مند
عصمت مند
فضل محمد عزیز بخش
محمد طفیل
عبدالحمید خوشی محمد عبدالحکیم عبدالرشید
محمد سلیم عبدالکریم
عباس علی الیاس علی اشفاق علی
محمد بلال
عامر عباس عمران عباس دانش عباس
طاہر عباس
محمد بشیر محمد شبیر محمد منیر
عبدالحق عبدالعلی عبدالنبی
قمر الزمان اختر الزمان محمد اسلم محمد اکرم
محمد داؤد محمد باسط
شمس الزمان حبیب الزمان
محمد محیب محمد ندیم محمد وسیم
شاہد ندیم شامی
محمد نعمان شامی
عبدالعلیم شامی
حافظ محمد نعیم شامی
عبدالحمید شامی
فیض الرحمن عبدالحکیم عبداللطیف عبدالعزیز
ہمایوں ندیم سہیل
عبدالاشفاق عبدالستار
عبدالوحید شامی نوید ستار شامی
افضال انوار نواز ارشاد ابرار جلال عمران
جنید
جاوید قمر اقبال قمر الیاس قمر محمد ریاض عبدالرحمن شفیق الرحمن عزیز الرحمن محمد عامر
عثمان جاوید عدنان جاوید

Marfat.com

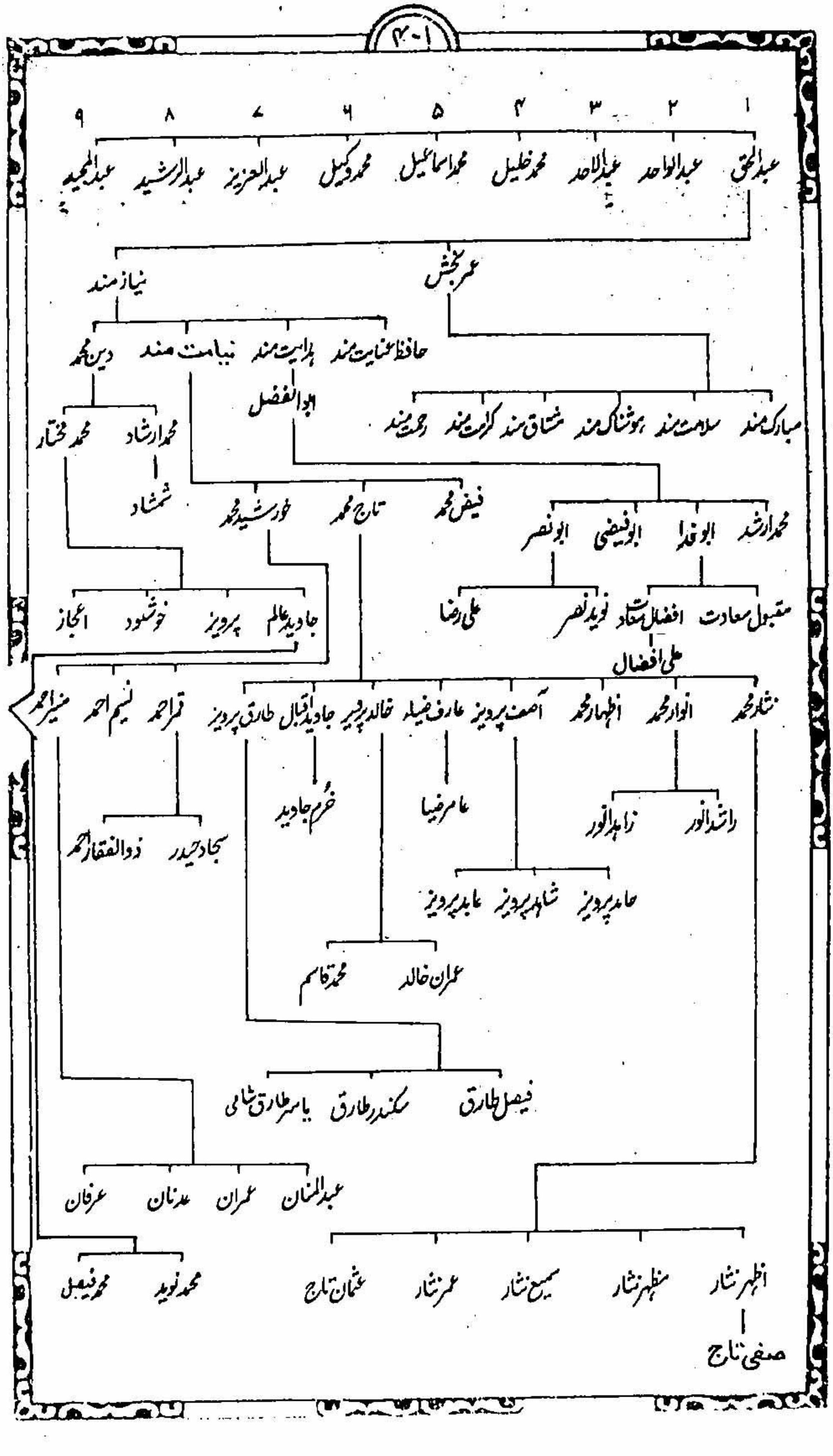
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
عمر بخش
نیاز مند
حافظ عنایت مند ہدایت مند نیامت مند دین محمد
ابوالفضل
مبارک مند سلامت مند ہوشناک مند مشتاق مند کرامت مند رحمت مند
محمد ارشاد محمد مختار
شمشاد
فیض محمد تاج محمد خورشید محمد
محمد ارشد ابوالوفا ابوفیضی ابونصر
مقبول سعادت افضال سعادت نوید نصر علی رضا
علی افضال
جاوید عالم پرویز خوشنود اعجاز
منیر احمد نسیم احمد قمر احمد ذوالفقار احمد سجاد حیدر
نثار محمد انوار محمد اظہار محمد آصف پرویز عارف ضیاء خالد پرویز جاوید اقبال طارق پرویز
راشد انور زاہد انور
عامر ضیا خرم جاوید
حامد پرویز شاہد پرویز عابد پرویز
عمران خالد محمد قاسم
فیصل طارق سکندر طارق یاسر طارق شامی
عبدالمنان عمران عدنان عرفان
اظہر نثار مظہر نثار سمیع نثار عمر نثار عثمان تاج محمد نوید محمد فیصل
صفی تاج

Marfat.com

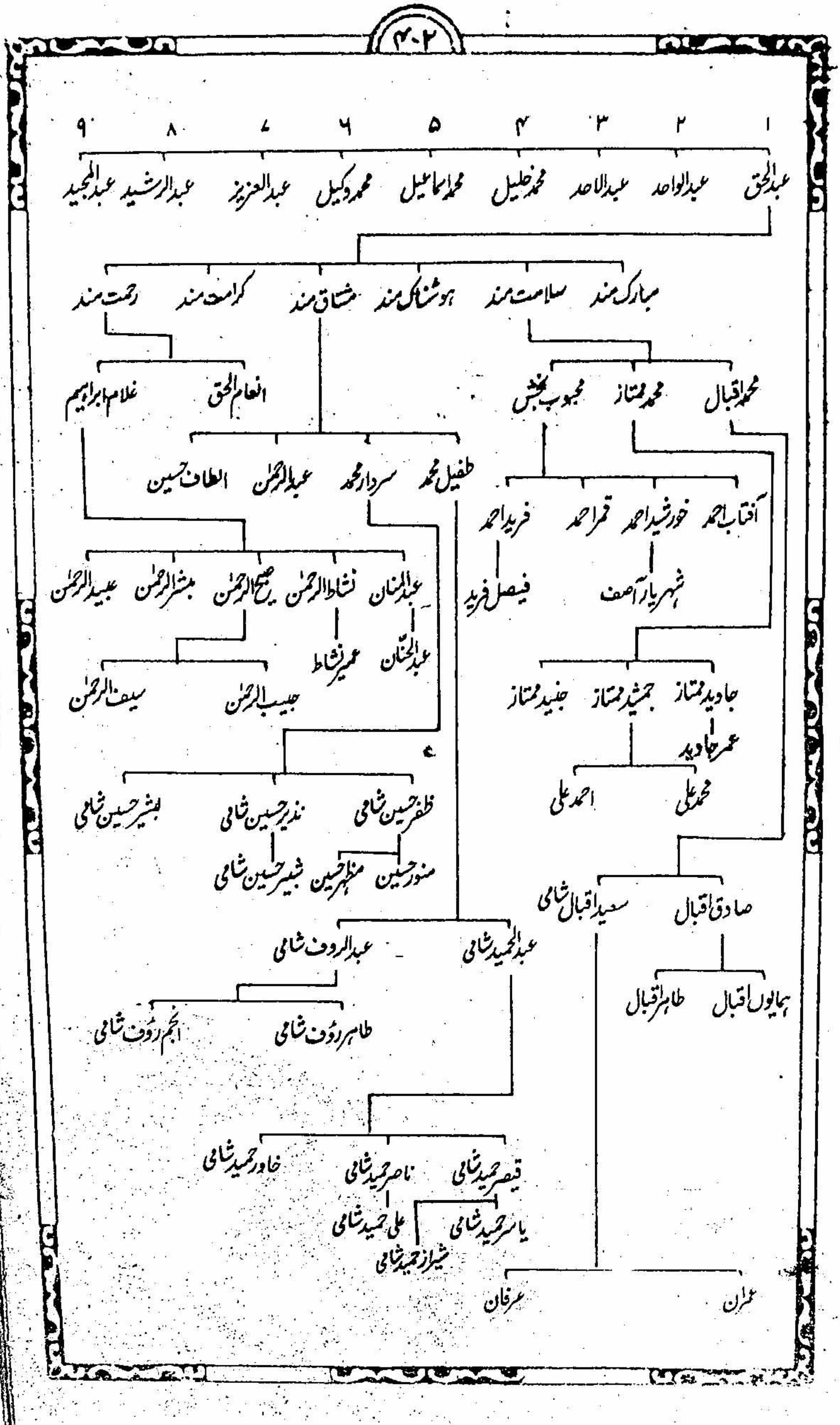
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
مبارک مند سلامت مند ہوشناک مند مشتاق مند کرامت مند رحمت مند
محمد اقبال محمد ممتاز محبوب بخش انعام الحق غلام ابراہیم
طفیل محمد سردار محمد عبدالرحمن الطاف حسین
آفتاب احمد خورشید احمد قمر احمد فرید احمد
شہریار آصف فیصل فرید
عبدالمنان نشاط الرحمن صبح الرحمن مبشر الرحمن عبید الرحمن
عبدالحنان عمیر نشاط
جاوید ممتاز جمشید ممتاز جنید ممتاز
عمر جاوید
محمد علی احمد علی
جبیب الرحمن سیف الرحمن
ظفر حسین شامی نذیر حسین شامی بشیر حسین شامی
منور حسین مظہر حسین شبیر حسین شامی
صادق اقبال سعید اقبال شامی
ہمایوں اقبال طاہر اقبال
عبدالحمید شامی عبدالروف شامی
طاہر رؤف شامی انجم رؤف شامی
قیصر حمید شامی ناصر حمید شامی خاور حمید شامی
یاسر حمید شامی علی حمید شامی
شیراز حمید شامی
عمران عرفان

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید

مُبارک مند

فیض محمد فضل محمد نذر محمد یار محمد عبدالرحمٰن محمد حفیظ فیض الحسن فیض الرحمٰن

اظہر عادل اختر عادل ہمایوں عادل سیف الرحمٰن ندیم الرحمٰن

محمد رفیع شہزاد اختر شامی ضیاالرحمٰن شامی رضاالرحمٰن شامی مجیب الرحمٰن شامی

شاہ زیب عارش شامی حماد رضا شامی جواد رضا شامی

فیصل مجیب شامی عمر مجیب شامی علی مجیب شامی

عثمان مجیب شامی

نوشیرواں عادل جمشید عادل شہریار

دانیال عادل

عامر ضیاء شامی عمران ضیا

عماد عامر شامی نبیل عمران شامی

جاوید پاشا اسلم پاشا انور پاشا جہانگیر پاشا عالمگیر پاشا

جہاں زیب حسن اسلم عدنان سلمان ذیشان انتعاش علی پاشا

احسان الحق اکرام الحق انوار الحق

قسیم الحق

سمیع الحق حسیب الحق کلیم الحق

Marfat.com

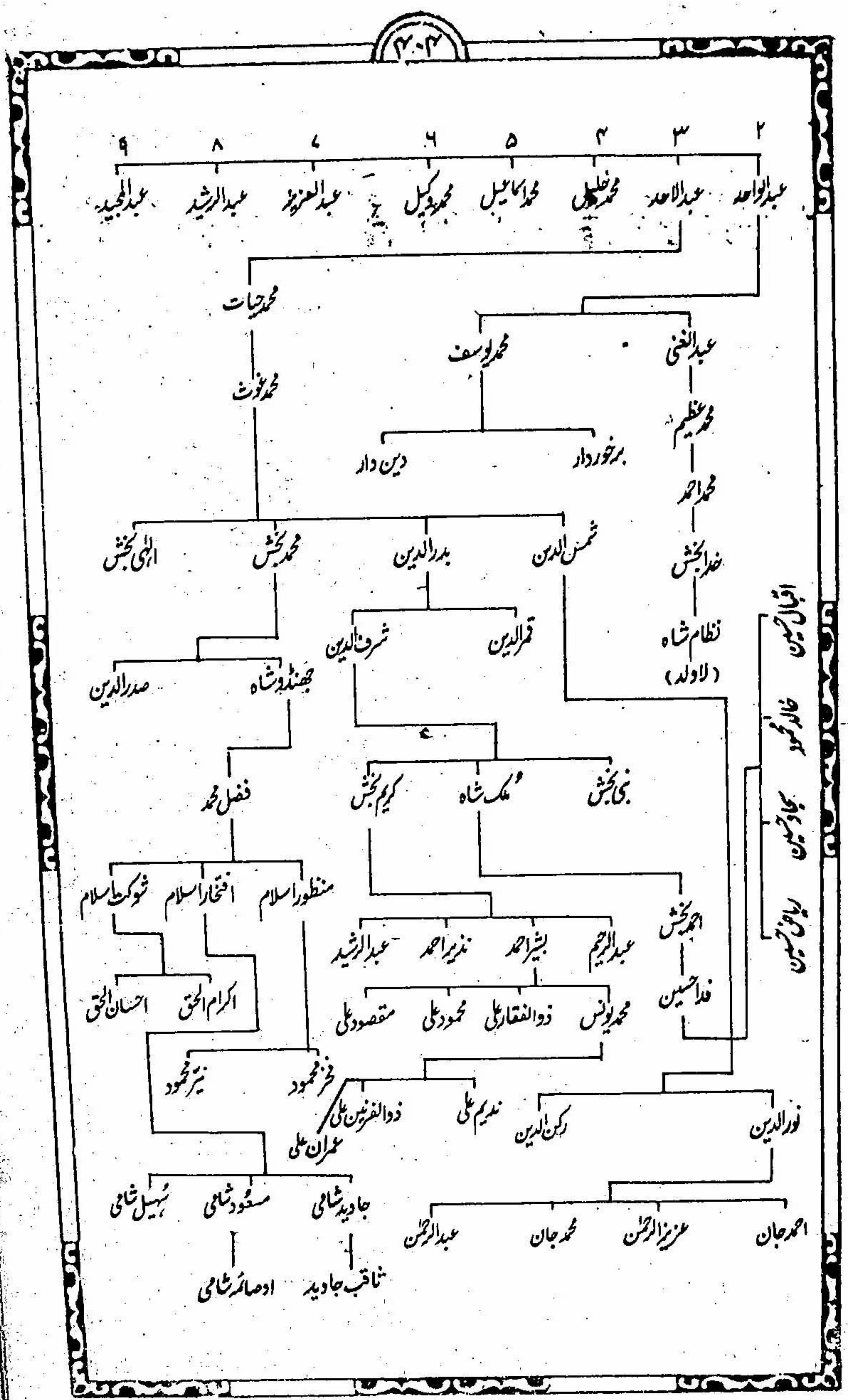
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
عبدالواحد
عبدالاحد
محمد خلیل
محمد اسماعیل
محمد کیل
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
محمد حیات
محمد یوسف
عبدالغنی
محمد غوث
برخوردار
دین دار
محمد عظیم
محمد احمد
خدا بخش
نظام شاہ
(لاولد)
اقبال حسین
خالد محمود
بجاد حسین
ریاض حسین
شمس الدین
بدرالدین
قمرالدین
شرف الدین
محمد بخش
الٰہی بخش
صدرالدین
جھنڈو شاہ
فضل محمد
منظور اسلام
افتخار اسلام
شوکت اسلام
اکرام الحق
احسان الحق
نیر محمود
فخر محمود
عمران علی
جاوید شامی
مسعود شامی
سہیل شامی
ثاقب جاوید
ادصائمہ شامی
نبی بخش
ملک شاہ
کریم بخش
احمد بخش
فدا حسین
عبدالرحیم
بشیر احمد
نذیر احمد
عبدالرشید
محمد یونس
ذوالفقار علی
محمود علی
مقصود علی
ذوالقرنین علی
ندیم علی
رکن الدین
نورالدین
احمد جان
عزیز الرحمٰن
محمد جان
عبدالرحمٰن

Marfat.com

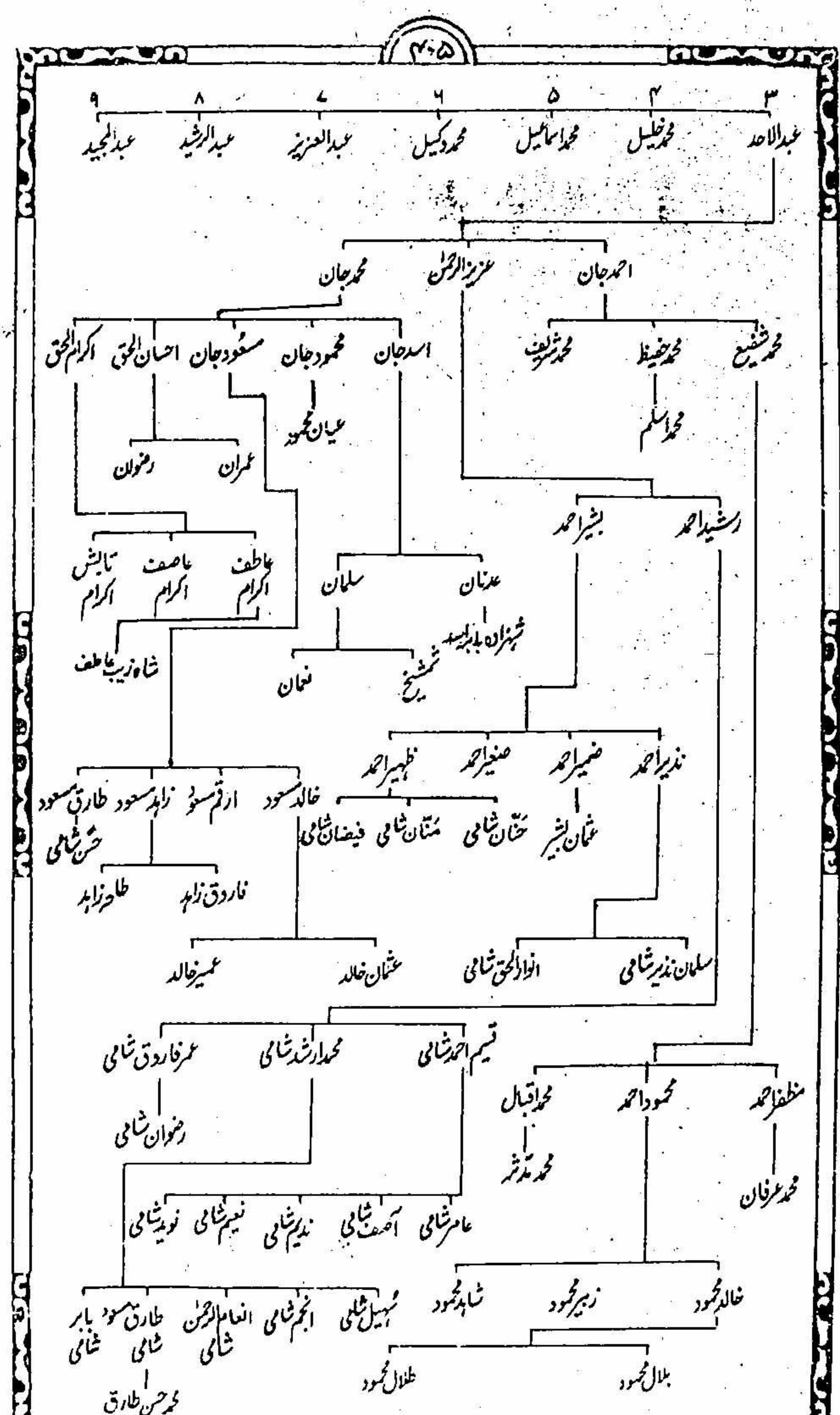
۳ عبدالاحد
۴ محمد خلیل
۵ محمد اسماعیل
۶ محمد وکیل
۷ عبدالعزیز
۸ عبدالرشید
۹ عبدالمجید
احمد جان
عزیز الرحمٰن
محمد جان
محمد شفیع
محمد حفیظ
محمد شریف
محمد اسلم
رشید احمد
بشیر احمد
اسد جان
محمود جان
مسعود جان
احسان الحق
اکرام الحق
عیان محمود
عمران
رضوان
عاطف اکرام
عاصف اکرام
تابش اکرام
شاہ زیب عاطف
عدنان
شہزاد بابر اسد
سلمان
شمشیر
نعمان
نذیر احمد
ضمیر احمد
صغیر احمد
ظہیر احمد
عثمان بشیر
حسان شامی
منان شامی
فیضان شامی
خالد مسعود
ارقم مسعود
زاہد مسعود
طارق مسعود
حسن شامی
فاروق زاہد
طاہر زاہد
عمیر خالد
عثمان خالد
سلمان نذیر شامی
انوار الحق شامی
قسیم احمد شامی
محمد ارشد شامی
عمر فاروق شامی
رضوان شامی
عامر شامی
آصف شامی
ندیم شامی
نعیم شامی
نوید شامی
مظفر احمد
محمود احمد
محمد اقبال
محمد عرفان
محمد مدثر
خالد محمود
زبیر محمود
شاہد محمود
بلال محمود
طلال محمود
سہیل شاہی
انجم شامی
انعام الرحمٰن شامی
طارق مسعود بابر شامی
محمد حسن طارق

Marfat.com

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

محمد خلیل — محمد اسماعیل — محمد وکیل — عبدالعزیز — عبدالرشید — عبدالمجید

عزیزاللہ — لاولد

حبیب اللہ — کریم اللہ — علیم اللہ

ضیاء الدین — محمد ابراہیم — قدرت اللہ

عبدالغفور — عصمت اللہ

محمد نعیم — محمد عظیم — محمد بخش

محمد اسحاق — رحیم بخش — نبی بخش — احمد بخش — میراں بخش

میر حسین — ظہور اللہ — ضیاء اللہ

عبدالرحمٰن — محمد اسماعیل — فتح دین — عمر بخش — نورالدین — میراں بخش

عبدالرسول — محمد یاسین — بخت بلند — علی محمد — عبدالعزیز — چراغ دین — عبدالمجید — عبدالحمید

صلاح الدین — خالد سعید — طارق نجیب — محمد محسن — عبدالقادر — محمد فاضل — محمد انور

محمد فاروق — محمد مصدق — سراج الدین — محمد جمیل — سجاد حسین — محمد اعجاز

معین الدین — صدرالدین — فہد جمیل

عبدالرشید — طفیل محمد — محمد افضل — محمد مسعود — محمد احسن — عبدالحی — غلام محی الدین — غلام حسین

محمد ارشد — محمد اشرف — محمد تنویر — محمد شاہد — محمد بشیر

محمد اقبال — محمد احسان — محمد سلیم

محمد عرفان — محمد عمر — فخرالاسلام

مجاہد اسلام — کامران شاہد — محمد علی

فیض سلیم — محمد عارف — محمد ماجد

عبدالرؤف — الطاف رؤف — اکرم رؤف

ندیم اقبال — عبدالرحیم اقبال

Marfat.com

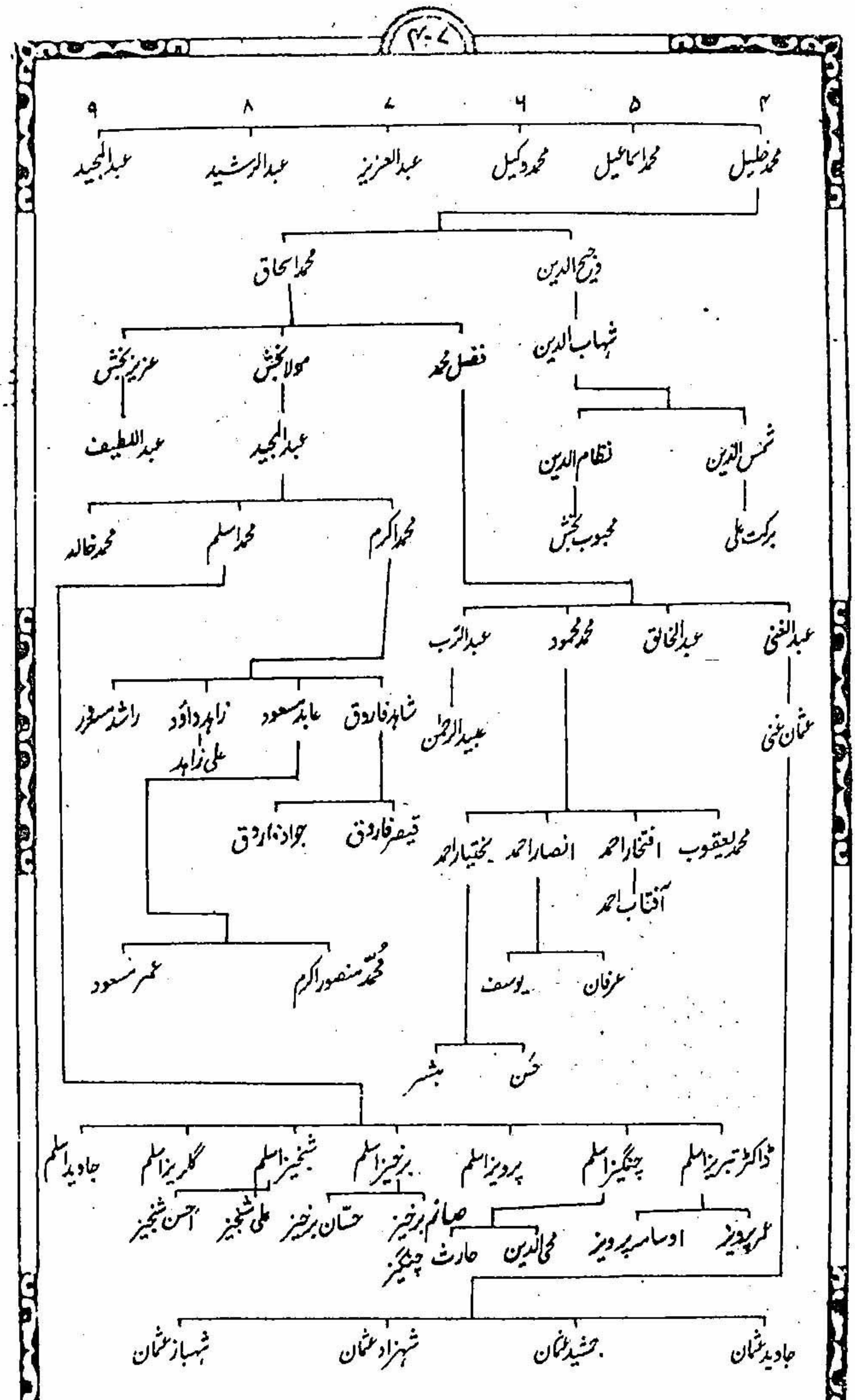
۴
۵
۶
۷
۸
۹
محمد خلیل
محمد اسماعیل
محمد وکیل
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
ذبیح الدین
محمد اسحاق
شہاب الدین
فضل محمد
مولا بخش
عزیز بخش
شمس الدین
نظام الدین
برکت علی
محبوب بخش
عبداللطیف
عبدالمجید
عبدالغنی
عبدالخالق
محمد محمود
عبدالرب
عثمان غنی
عبدالرحمن
محمد اکرم
محمد اسلم
محمد خالد
شاہد فاروق
عابد مسعود
زاہد داؤد
راشد مسعود
علی زاہد
قیصر فاروق
جواد فاروق
محمد یعقوب
افتخار احمد
انصار احمد
مختیار احمد
آفتاب احمد
عرفان
یوسف
حسن
مبشر
عمر مسعود
محمد منصور اکرم
ڈاکٹر تبریز اسلم
چنگیز اسلم
پرویز اسلم
برخیز اسلم
شبخیز اسلم
گلریز اسلم
جاوید اسلم
گلرپرویز
اوسامہ پرویز
محی الدین
حارث چنگیز
صانم برخیز
حسان برخیز
علی شبخیز
احسن شبخیز
جاوید عثمان
جمشید عثمان
شہزاد عثمان
شہباز عثمان

Marfat.com

۶
۷
۸
۹
محمد وکیل
لاولد
عبدالعزیز
عبدالرشید
لاولد
عبدالمجید
محمد شریف
محمد فاضل
محمد اکرم
شیر محمد
محمد عظیم
محمد عظیم
حاجی شاہ
محمد جمیل
محمد پناہ
محمد عاشق
قطب الدین
رکن الدین
شرف الدین
محمد عمر
بدر الدین
علم الدین
میراں بخش
دیدار بخش
عمر بخش
محمد بخش
حسن بخش
نبی بخش
مولا بخش
عبدالحق
عبدالسلیم
برجیس علی
عبدالرشید
طاہر رشید
عبدالمنیر
امیر الدین
غیاث الدین
حکیم الدین
نجم الدین
افتخار الدین
معراج الدین
زین العابدین
عبدالباسط
عبدالمنعم
عبدالمنان
عبدالجواد
عبدالحنان
عبدالرؤف
عبدالقدیر
عبدالرزاق
نجیب باسط
عبدالسمیع
عمر حنان
بدر حنان
خرم جواد
فرخ جواد
ظفر علی جواد

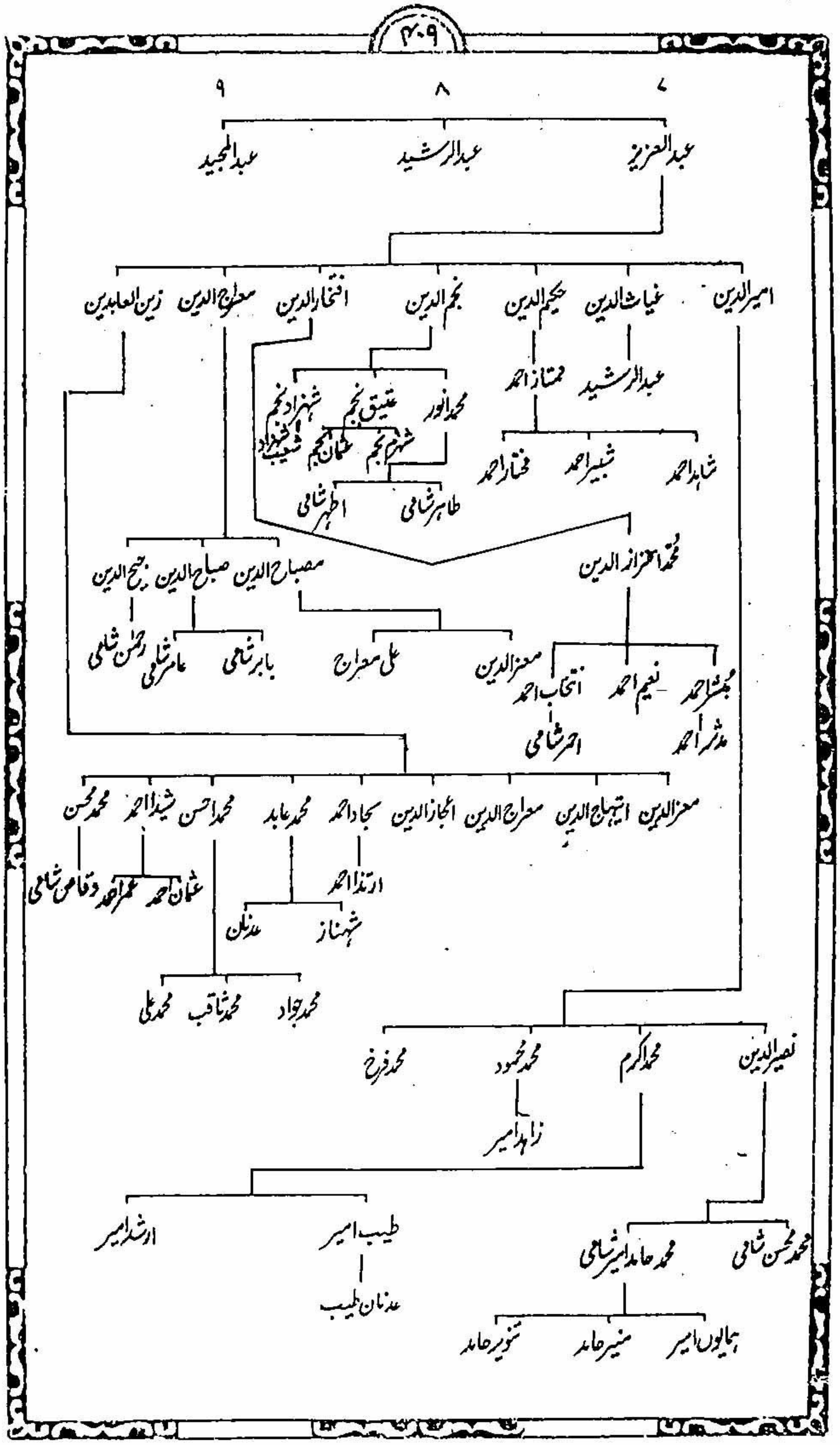
۷
۸
۹
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
امیرالدین
غیاث الدین
حکیم الدین
نجم الدین
افتخار الدین
معراج الدین
زین العابدین
عبدالرشید
ممتاز احمد
محمد انور
عتیق نجم
شہزاد نجم
شہزاد شعیب
شہزم نجم
عثمان نجم
طاہر شامی
اطہر شامی
شاہد احمد
شبیر احمد
مختار احمد
محمد اعزاز الدین
مصباح الدین
صباح الدین
جیح الدین
معزالدین
علی معراج
بابر شامی
عامر شامی
رحمن شامی
مجتبیٰ احمد
نعیم احمد
انتخاب احمد
احمر شامی
مدثر احمد
معزالدین
ایتہاج الدین
معراج الدین
اعجاز الدین
سجاد احمد
محمد عابد
محمد احسن
رشید احمد
محمد محسن
ارتضا احمد
شہناز
عدنان
عثمان احمد
عمر احمد
وقاص شامی
محمد جواد
محمد ثاقب
محمد علی
نصیر الدین
محمد اکرم
محمد محمود
محمد فرخ
زاہد امیر
طیب امیر
ارشد امیر
عدنان طیب
محمد محسن شامی
محمد حامد امیر شامی
ہمایوں امیر
منیر حامد
تنویر حامد

Marfat.com

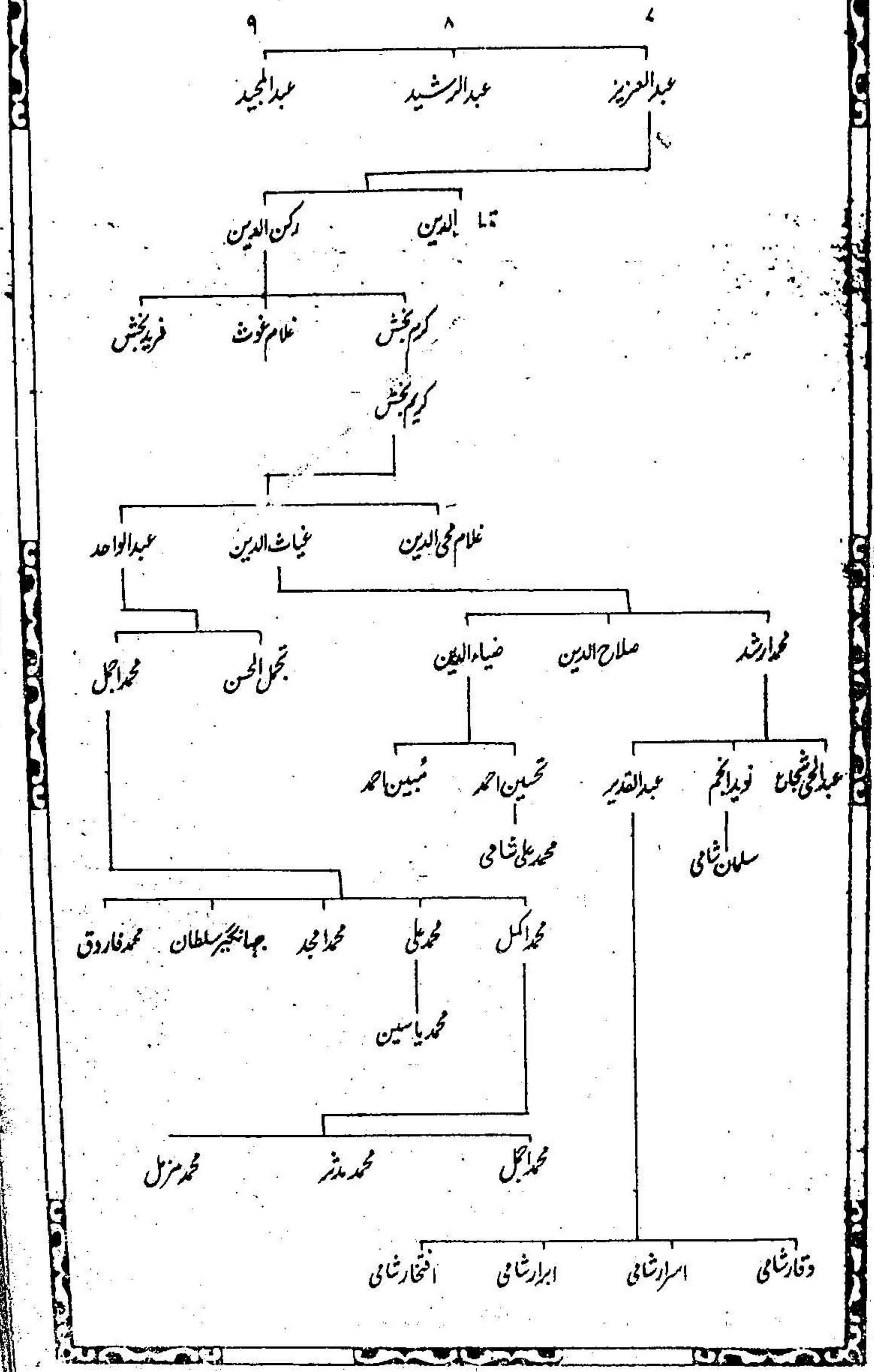
۷
۸
۹
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
تاج الدین
رکن الدین
کریم بخش
غلام غوث
فرید بخش
کریم بخش
غلام محی الدین
غیاث الدین
عبدالواحد
محمد ارشد
صلاح الدین
ضیاء الدین
تجمل الحسن
محمد اجمل
عبدالحی شجاع
نوید انجم
عبدالقدیر
تحسین احمد
مبین احمد
سلمان شامی
محمد علی شامی
محمد اکمل
محمد علی
محمد امجد
جہانگیر سلطان
محمد فاروق
محمد یاسین
محمد اجمل
محمد مدثر
محمد مزمل
وقار شامی
اسرار شامی
ابرار شامی
افتخار شامی

Marfat.com

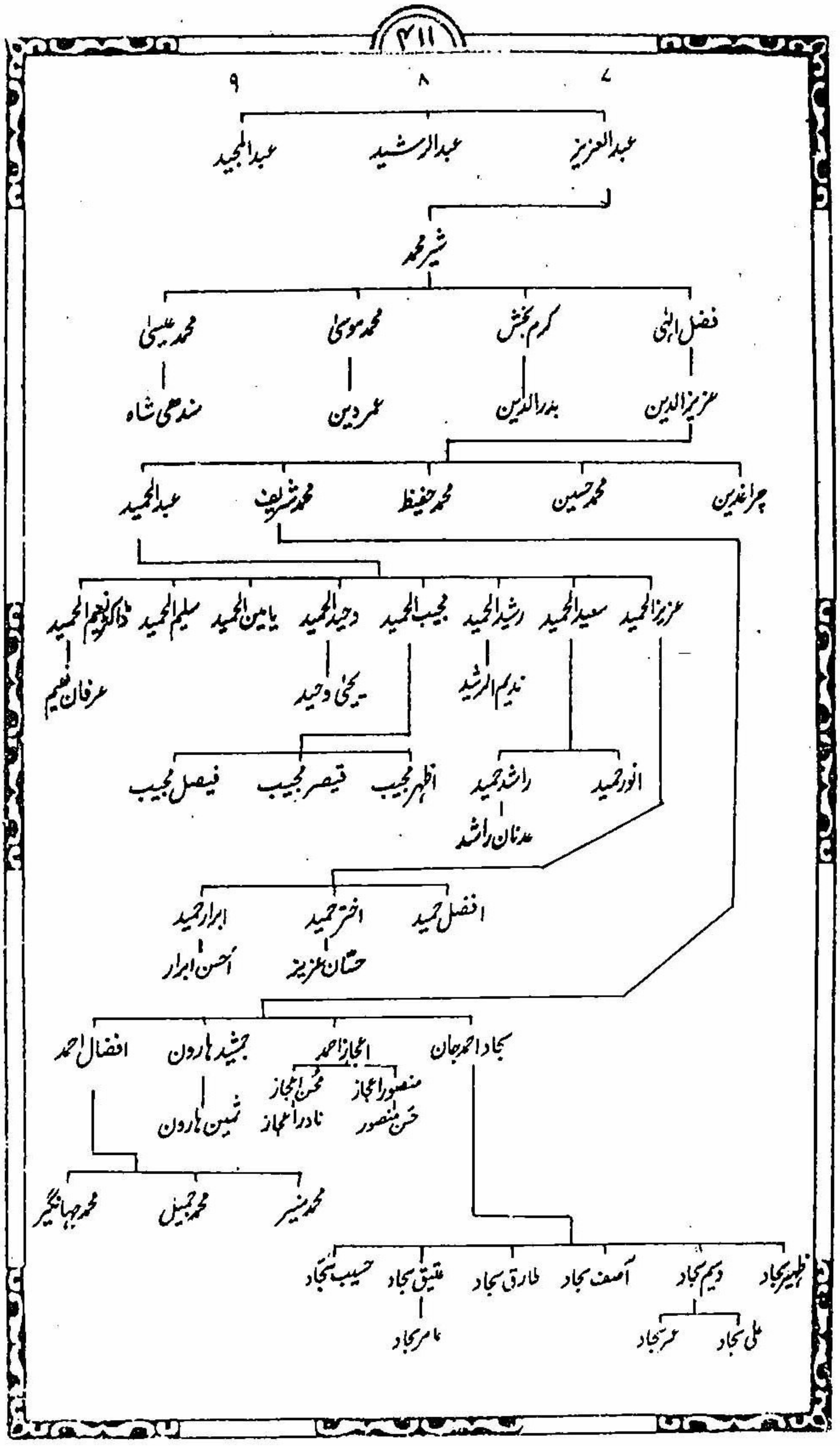
۷
۸
۹
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
شیر محمد
فضل الٰہی
کرم بخش
محمد موسیٰ
محمد عیسیٰ
عزیزالدین
بدرالدین
عمردین
مندھی شاہ
چراغدین
محمد حسین
محمد حفیظ
محمد شریف
عبدالحمید
عزیزالحمید
سعیدالحمید
رشیدالحمید
مجیب الحمید
وحیدالحمید
یامین الحمید
سلیم الحمید
ڈاکٹر نعیم الحمید
ندیم الرشید
یحییٰ وحید
عرفان نعیم
انور حمید
راشد حمید
اظہر مجیب
قیصر مجیب
فیصل مجیب
عدنان راشد
افضل حمید
اختر حمید
ابرار حمید
حسان عزیز
احسن ابرار
سجاد احمد جان
اعجاز احمد
جمشید ہارون
افضال احمد
منصور اعجاز
محسن اعجاز
حسن منصور
نادر اعجاز
ثمین ہارون
محمد منیر
محمد جمیل
محمد جہانگیر
ظہیر سجاد
وسیم سجاد
آصف سجاد
طارق سجاد
عتیق سجاد
حسیب سجاد
علی سجاد
عمر سجاد
عامر سجاد

Marfat.com

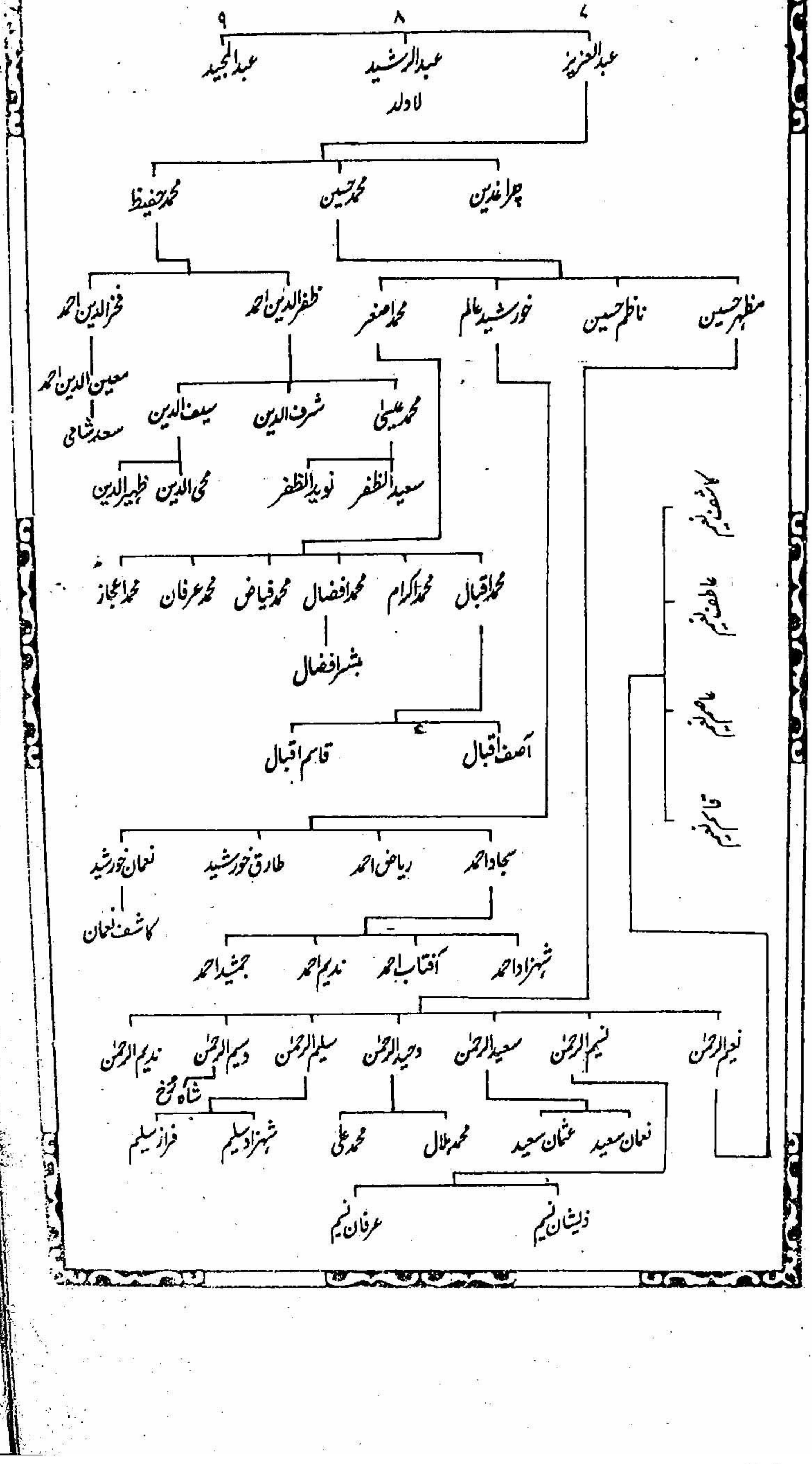
۷
۸
۹
عبدالعزیز
عبدالرشید
لاولد
عبدالمجید
چراغدین
محمد حسین
محمد حفیظ
مظہر حسین
ناظم حسین
خورشید عالم
محمد اصغر
ظفرالدین احمد
فخرالدین احمد
محمد عیسیٰ
شرف الدین
سیف الدین
معین الدین احمد
سعد شامی
سعید الظفر
نوید الظفر
محی الدین
ظہیر الدین
محمد اقبال
محمد اکرام
محمد افضال
محمد فیاض
محمد عرفان
محمد اعجاز
بشر افضال
آصف اقبال
قاسم اقبال
سجاد احمد
ریاض احمد
طارق خورشید
نعمان خورشید
کاشف نعمان
شہزاد احمد
آفتاب احمد
ندیم احمد
جمشید احمد
نعیم الرحمٰن
نسیم الرحمٰن
سعید الرحمٰن
وحید الرحمٰن
سلیم الرحمٰن
وسیم الرحمٰن
ندیم الرحمٰن
شاہ رخ
نعمان سعید
عثمان سعید
محمد ہلال
محمد علی
شہزاد سلیم
فراز سلیم
ذیشان نسیم
عرفان نسیم

Marfat.com

عبدالعزیز — عبدالرشید — عبدالمجید

لاولد

چراغدین

عبدالرشید — عبدالمجید — محمد حبیب — ممتاز علی

عبدالقدیر

راحت قدیر — اسد قدیر — ارشد قدیر — طاہر ممتاز — زاہد ممتاز — عامر ممتاز — عمر خیام

محمد حمزہ

شرف الدین — عبدالغنی — رکن الدین — نظام الدین

مہر الٰہی — غلام نبی

میراں بخش — تاج الدین — چراغ الدین — عزیز الدین

عبدالخالق — عبدالعزیز — عبدالرحمٰن — تاج الدین — غلام حیدر — علی بخش

فضل محمد — عبدالاحد — عبدالقادر — عبدالقیوم — رحمت بخش

عبدالکریم

عبدالسلیم شامی — عبدالعلیم شامی — عبدالجلیل شامی — عبدالعظیم شامی — عبدالسمیع شامی

منصور سلیم شامی — مسعود سلیم شامی — ہارون سلیم شامی — ماجد شامی — فیصل شامی — کامران شامی — عمران شامی — حدنان شامی — ندیم شامی — فہیم شامی — نعیم شامی

ابوبکر شامی

Marfat.com

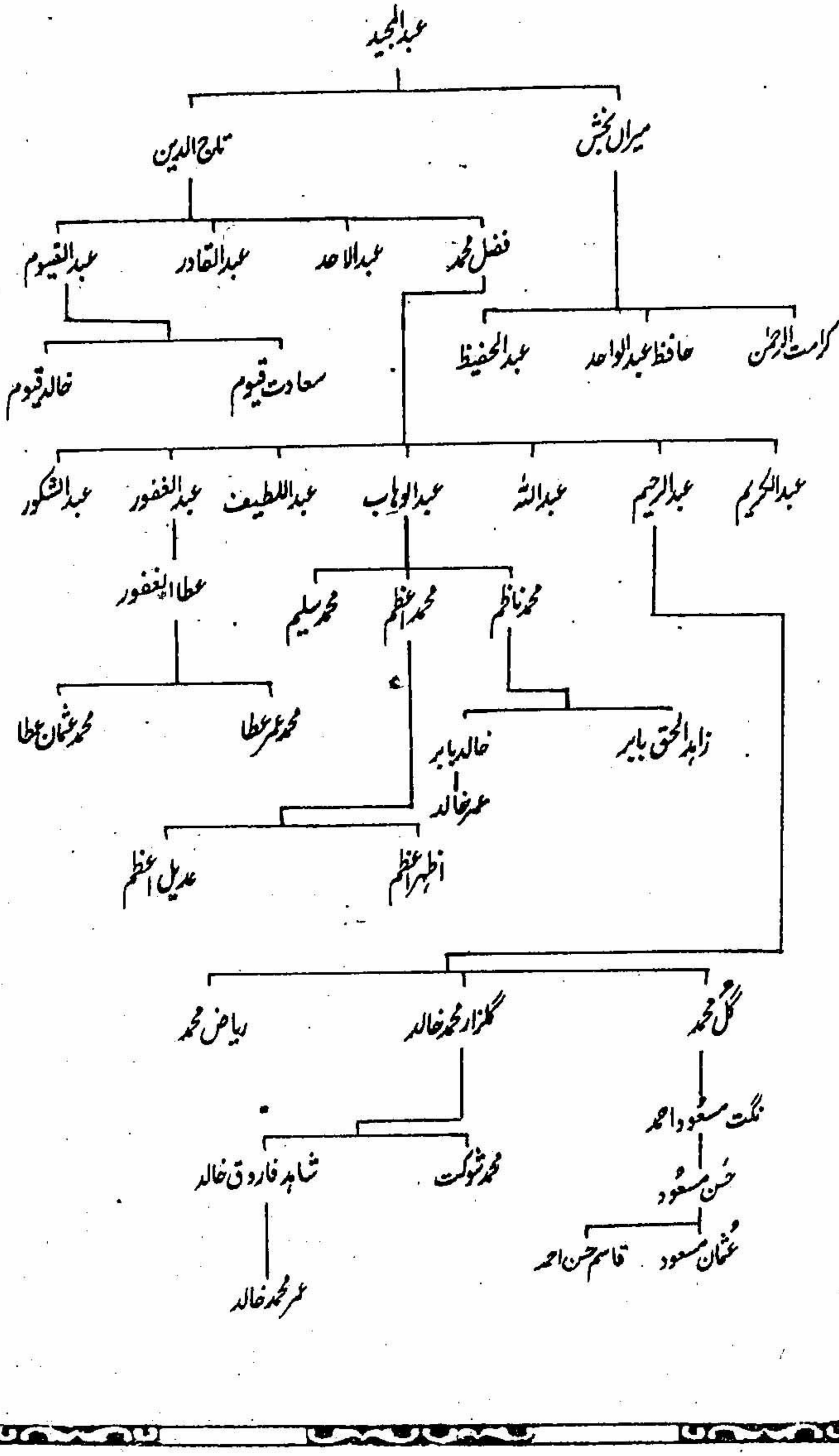
عبدالمجید
میراں بخش
تاج الدین
کرامت الرحمٰن
حافظ عبدالواحد
عبدالحفیظ
فضل محمد
عبدالاحد
عبدالقادر
عبدالقیوم
سعادت قیوم
خالد قیوم
عبدالکریم
عبدالرحیم
عبداللہ
عبدالوہاب
عبداللطیف
عبدالغفور
عبدالشکور
محمد ناظم
محمد اعظم
محمد سلیم
عطاالغفور
زاہد الحق بابر
خالد بابر
عمر خالد
اظہر اعظم
عدیل اعظم
محمد عمر عطا
محمد عثمان عطا
گل محمد
گلزار محمد خالد
ریاض محمد
نگت مسعود احمد
حسن مسعود
عثمان مسعود
قاسم حسن احمد
محمد شوکت
شاہد فاروق خالد
عمر محمد خالد

Marfat.com

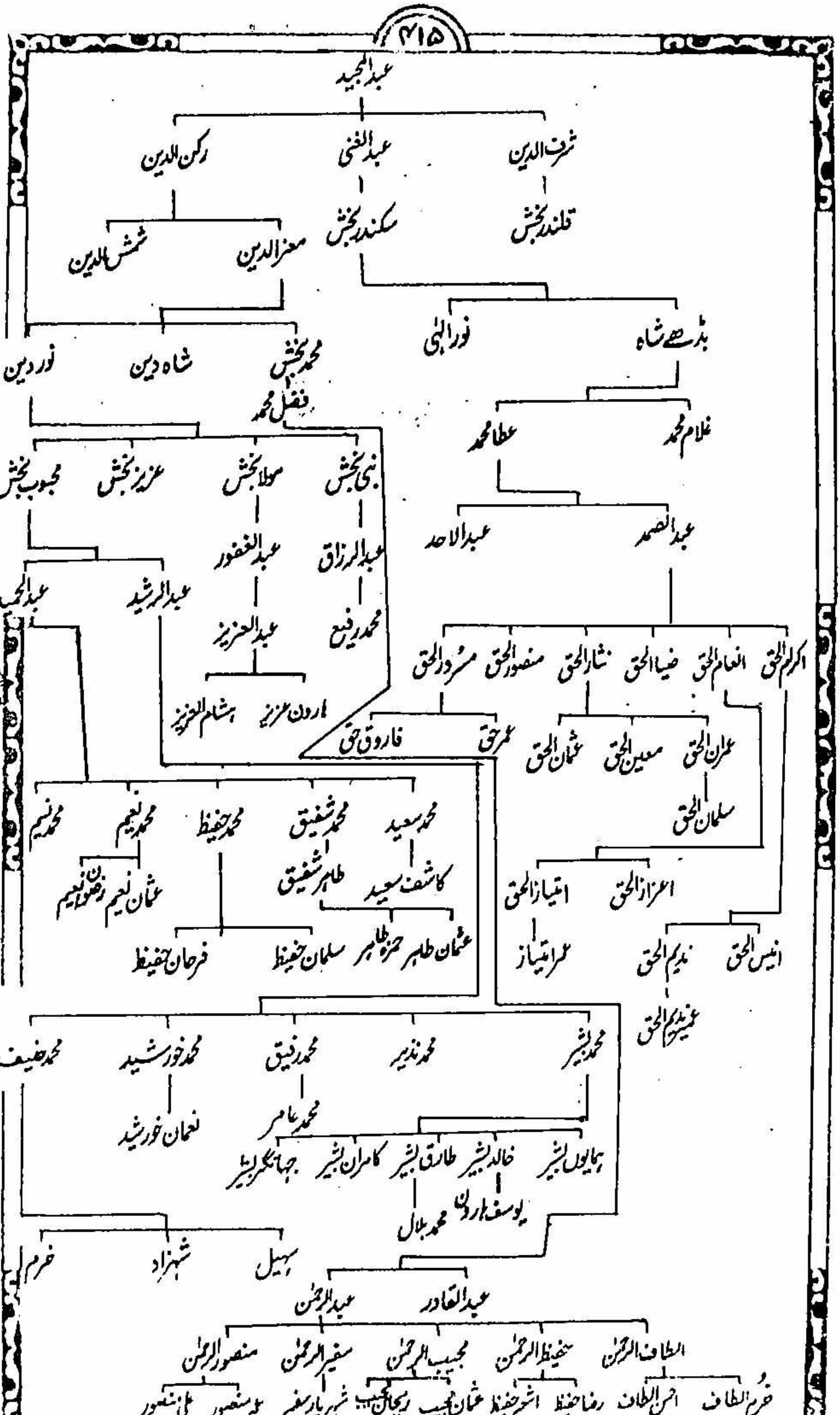
عبدالمجید
شرف الدین
عبدالغنی
رکن الدین
قلندر بخش
سکندر بخش
معزالدین
شمس الدین
نورالٰہی
بڈھے شاہ
غلام محمد
عطا محمد
عبدالصمد
عبدالاحد
محمد بخش
شاہ دین
نوردین
فضل محمد
نبی بخش
مولا بخش
عزیز بخش
محبوب بخش
عبدالرزاق
عبدالغفور
عبدالرشید
عبدالحمید
محمد رفیع
عبدالعزیز
ہشام العزیز
ہارون عزیز
اکرم الحق
انعام الحق
ضیاالحق
نثارالحق
منصورالحق
مسرورالحق
عمرحق
فاروق حق
عمران الحق
معین الحق
عثمان الحق
سلمان الحق
اعزازالحق
امتیازالحق
عمرامتیاز
انیس الحق
ندیم الحق
عنیم ندیم الحق
محمد بشیر
محمد نذیر
محمد رفیق
محمد خورشید
محمد حنیف
نعمان خورشید
محمد عامر
ہمایوں بشیر
خالد بشیر
طارق بشیر
کامران بشیر
جہانگیر بشیر
یوسف ہارون
محمد بلال
محمد سعید
محمد شفیق
محمد حفیظ
محمد نعیم
محمد نسیم
کاشف سعید
طاہر شفیق
عثمان نعیم
رضوان نعیم
عثمان طاہر
حمزہ طاہر
سلمان حفیظ
فرحان حفیظ
عبدالقادر
عبدالرحمن
الطاف الرحمن
حفیظ الرحمن
مجیب الرحمن
سفیر الرحمن
منصور الرحمن
خرم الطاف
احسن الطاف
رضا حفیظ
اشعر حفیظ
عثمان مجیب
ریحان مجیب
شہریار سفیر
علی منصور
عمر منصور
سہیل
شہزاد
خرم

Marfat.com

عبدالمجید
بڈھے شاہ
غلام محمد
قلندر بخش
عبدالحق
عبداللطیف
عبدالواحد
حسن
عبدالغفور
عبدالقیوم
عبدالجبار
عبدالستار
وحیدالزمان شامی
اصغر علی
ناصر علی
جاوید ناصر
فضل محمود
کریم شامی
محمد شاہد
محمد خالد
عادل فاروق
محمد ساجد
رشید الرحمٰن
سعید الرحمٰن
وحید الرحمٰن
عبید الرحمٰن
خلیل الرحمٰن
عزیز الرحمٰن
صلاح الدین
نعمان شامی
عمیل شامی
منصور شامی
کرم الٰہی
فضل الٰہی
احمد بخش
محمد بخش
میراں بخش
حسین بخش
عزیز بخش
محمد سرور
محمد عبداللہ
عبدالرحمٰن
عبدالحکیم
عبدالجبار
محمد محمود
محمد اسلم
محمد اکرم
زبیر اکرم
عذیر اکرم
حمیر اکرم
زبیر اکرم

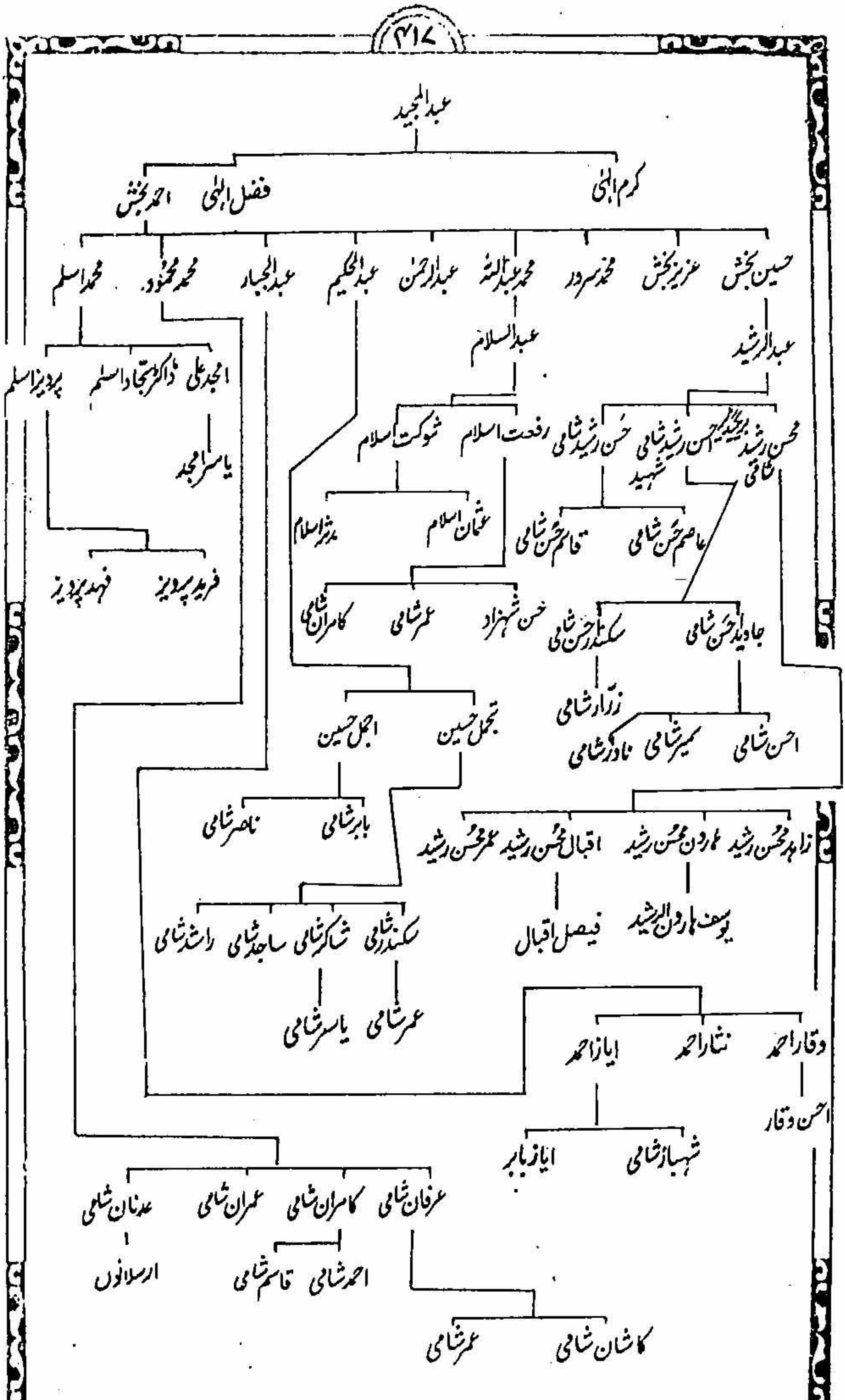
عبدالمجید
کرم الٰہی
فضل الٰہی
احمد بخش
حسین بخش
عزیز بخش
محمد سرور
محمد عبداللہ
عبدالرحمن
عبدالحکیم
عبدالجبار
محمد محمود
محمد اسلم
عبدالرشید
عبدالسلام
محسن رشید شامی شہید
حسن رشید شامی
برگیدیر
رفعت اسلام
شوکت اسلام
عثمان اسلام
مدثر اسلام
عاصم حسن شامی
قاسم حسن شامی
جاوید حسن شامی
سکندر حسن شامی
حسن شہزاد
عمر شامی
کامران شامی
احسن شامی
سمیر شامی
نادر شامی
زرار شامی
تجمل حسین
اجمل حسین
بابر شامی
ناصر شامی
امجد علی
ڈاکٹر ایجاد اسلم
پرویز اسلم
یاسر امجد
فرید پرویز
فہد پرویز
زاہد محسن رشید
ہارون محسن رشید
اقبال محسن رشید
عمر محسن رشید
یوسف ہارون الرشید
فیصل اقبال
سکندر شامی
شاکر شامی
ساجد شامی
راشد شامی
عمر شامی
یاسر شامی
وقار احمد
نثار احمد
ایاز احمد
احسن وقار
شہباز شامی
ایاز بابر
عرفان شامی
کامران شامی
عمران شامی
عدنان شامی
ارسلانوں
احمد شامی
قاسم شامی
کاشان شامی
عمر شامی

Marfat.com

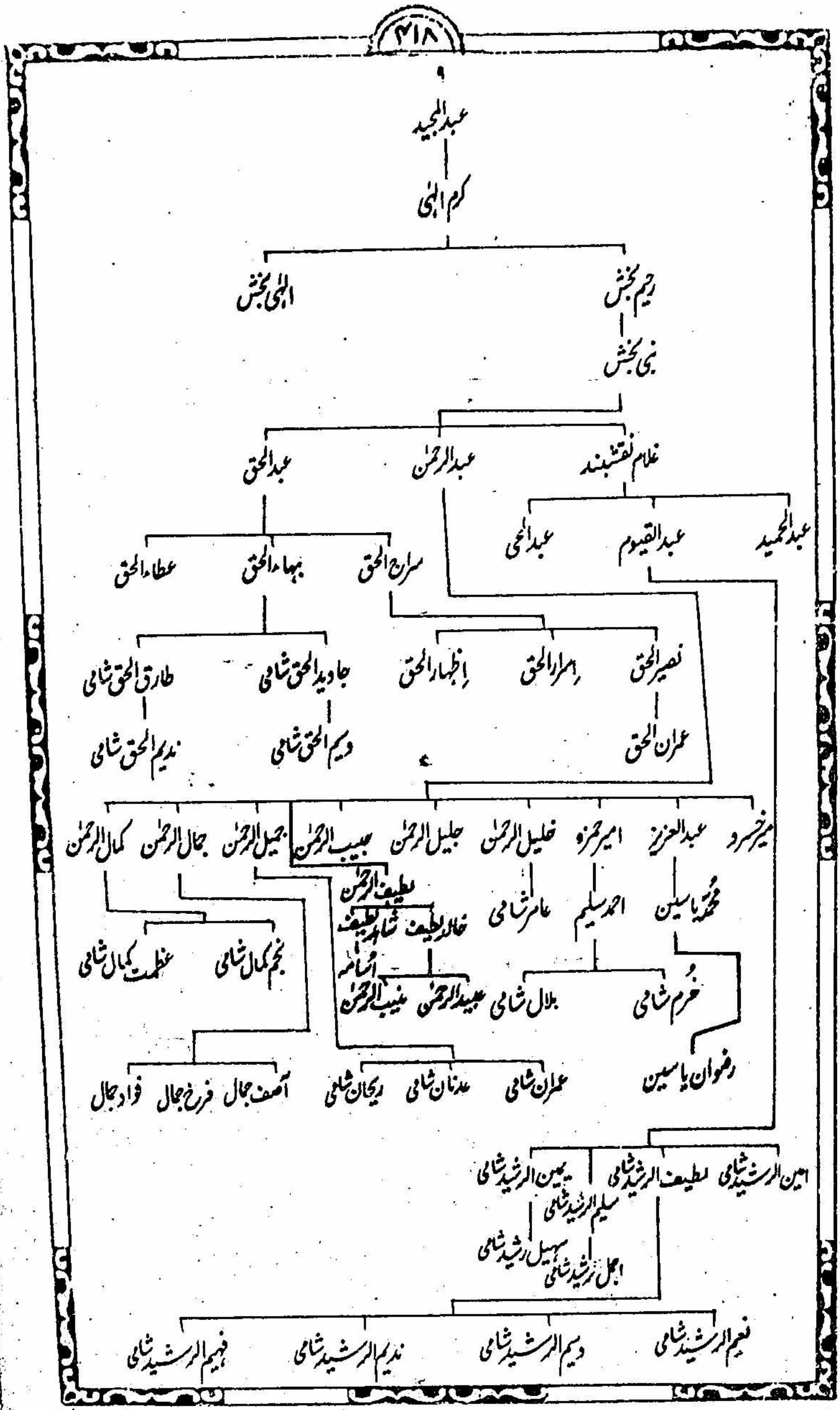
۹
عبدالمجید
کرم الٰہی
رحیم بخش
الٰہی بخش
نبی بخش
غلام نقشبند
عبدالرحمٰن
عبدالحق
عبدالحمید
عبدالقیوم
عبدالحی
سراج الحق
بہاء الحق
عطاء الحق
نصیر الحق
اسرار الحق
اظہار الحق
جاوید الحق شامی
طارق الحق شامی
عمران الحق
وسیم الحق شامی
ندیم الحق شامی
میر خسرو
عبدالعزیز
امیر حمزہ
خلیل الرحمٰن
جلیل الرحمٰن
حبیب الرحمٰن
جمیل الرحمٰن
جمال الرحمٰن
کمال الرحمٰن
محمد یاسین
احمد سلیم
عامر شامی
لطیف الرحمٰن
خالد لطیف شاہد لطیف
اسامہ
عبید الرحمٰن
منیب الرحمٰن
خرم شامی
بلال شامی
نجم کمال شامی
عظمت کمال شامی
رضوان یاسین
عمران شامی
عدنان شامی
ریحان شامی
آصف جمال
فرخ جمال
فواد جمال
امین الرشید شامی
لطیف الرشید شامی
یمین الرشید شامی
سلیم الرشید شامی
اجمل رشید شامی
سہیل رشید شامی
نعیم الرشید شامی
وسیم الرشید شامی
ندیم الرشید شامی
فہیم الرشید شامی

Marfat.com

خیر و برکت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

فضیلت تلاوت قرآن پاک

بزرگان سلف نے ہدایت کی ہے کہ تلاوتِ قرآن الحکیم کے وقت ان چھ باتوں کا اہتمام کیا جائے۔ (۱) باوضو ہو کر قبلہ رو بیٹھے اور نہایت تعظیم و محبت سے تلاوت کرے۔ (۲) تلاوت آہستہ آہستہ اور رک رک کر کرے (۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث ہے کہ تلاوتِ قرآن الحکیم کے وقت روئے اور اگر رونا نہ آئے تو تکلف کے ساتھ رونے کی کوشش کرے (۴) ہر آیت کا حق ادا کرے (۵) اگر بلند آواز سے پڑھنے میں ریا کا شائبہ ہو یا کسی کی نماز کے پریشان ہونے کا احتمال ہو تو آہستہ آواز میں تلاوت کرے (۶) خوش الحانی سے پڑھنے کی کوشش کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کی فاضل ترین عبادت تلاوتِ قرآن شریف میں ہے۔ نیز فرمایا: کہ جس کو قرآنِ پاک جیسی نعمتِ عظمیٰ عطا ہوئی ہو اور وہ خیال کرے کہ کسی دوسرے شخص کو قرآن شریف سے بہتر چیز عطا کی گئی تو اس نے گویا قرآن الکریم کی تحقیر کی اور فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن مجید سے زیادہ کوئی چیز شفیع نہ ہو گی۔ نہ پیغمبر، نہ فرشتے اور نہ ہی کوئی اور شے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص دعا مانگنے کی بجائے "تلاوتِ قرآن شریف میں مشغول رہے تو میں اسے شکر گزار بندوں کا ثواب عطا کروں گا۔ فرمایا۔ کہ دلوں کو لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ کس طرح چھوٹتا

Marfat.com

ہے تو فرمایا: قرآن الحکیم کی تلاوت سے اور موت کو یاد کرنے سے۔ پھر فرمایا۔ میں دنیا سے جاؤں گا اور تم میں دو واعظ چھوڑ جاؤں گا جو کہ ہمیشہ تمہیں نصیحت دیں گے۔ ایک خاموش اور دوسرا گویا۔ گویا واعظ قرآن الحکیم ہے اور خاموش واعظ موت۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت کرو کیونکہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں اور میں نہیں کہتا کہ الف لام میم (الٓمٓ) ایک حرف ہے بلکہ یہ تین حروف ہیں۔ امام حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ تیرے تقرب کے لیے کونسا عمل زیادہ افضل ہے، فرمایا گیا میرے قرآن مجید کی تلاوت میں نے عرض کیا اگرچہ معنی سمجھ میں نہ آئیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جو کوئی قیام نماز میں قرآن مجید پڑھے تو اُسے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ جو نماز میں بیٹھ کر پڑھے اُسے پچاس اور اگر کوئی باوضو ہو کر بعد نماز کے پڑھے تو ہر حرف کے عوض پچیس نیکیوں کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے جبکہ بے وضو تلاوت کرنے والے کو صرف دس نیکیاں ملتی ہیں۔

رموزِ اوقاف: قرآن پاک میں علامات ○ طمہ پر وقف لازمی ہے جبکہ ج یا ق پر وقف اختیاری ہے۔ علامت قف پر تھوڑا ٹھہرنا چاہیئے اور لا ذ س ق ص وغیرہ پر وقف نہیں ہوتا۔

تلاوتِ قرآن پاک کی منزلیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن الکریم کم از کم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے۔ ترتیب یوں بیان کی جاتی ہے:

پہلی منزل:	بروز جمعۃ المبارک	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النساء
دوسری منزل:	بروز ہفتہ	سورۃ المائدہ تا سورۃ التوبہ
تیسری منزل:	بروز اتوار	سورۃ یونس تا سورۃ النحل
چوتھی منزل:	بروز پیر	سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الفرقان
پانچویں منزل:	بروز منگل	سورۃ الشعراء تا سورۃ یٰسین
چھٹی منزل:	بروز بدھ	سورۃ الصّٰفّٰت تا سورۃ الحجرات
ساتویں منزل:	بروز جمعرات	سورۃ ق تا سورۃ الناس

(الحاج ساجد جاوید اکبر القادری قلندری)

Marfat.com

بسم اللہ

حضرت خواجہ خضر علیہ السّلام سے ملاقات

اور

دیدار رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

یَا شیخ سیّد عبدَا لقَادِر جِیلا نِیؒ شَیئا ً لِلّٰہِ المَدَدبِاِذنِ اللّٰہِ ○

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔
میں خانہ کعبہ کے روبرو بیٹھا ہوا تسبیح و تمہید و تہلیل میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کرکے میریؑ دائیں جانب بیٹھ گئے۔ وہ خوبرو' عمدہ اور معطر لباس میں تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں خضر علیہ السلام ہوں اور تمہیں سلام کرنے آیا ہوں چونکہ تم اللہ کے محبوب ہو۔ اور تم کو ایک تحفہ پیش کرنے آیا ہوں۔ میں نے دریافت کیا وہ تحفہ کیا ہے؟ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے بتایا کہ تم سورج نکلنے اور دھوپ پھیلنے سے قبل اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے سات مرتبہ سورۃ الحمد شریف اور سات سات مرتبہ سورۃ الناس اور سورۃ فلق اور سورۃ اخلاص اور قل یا ایھا الکافرون اور آیتہ الکرسی اور تیسرا کلمہ شریف اور درود شریف اور استغفار پڑھو۔ پھر یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ رَبِّ اْفعَل بِی وَبِھِمْ عَاجِلا ً وَ اٰجِلا ً فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ مَا اَنتَ لَہٗ اَھلٌ وَلاَ تَفْعَل بِنَا یَا مَولاَ نَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنکَ غَفُوْرٌ حَلِیمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ ○

"الٰہی میرے ساتھ اور تمام کے ساتھ جلدی بلا تاخیر دنیا اور آخرت میں

Marfat.com

وہی کر جو تیرے شایان شان ہو اور ہمارے ساتھ وہ نہ کر جس کے ہم لائق نہیں ہیں۔ بے شک تو ہی بخشنے والا' بردبار' سخی' کریم' مہربان اور رحم کرنے والا ہے"۔

اور فرمایا کہ یہ ورد صبح شام برابر کرتے رہا کرو اس کو کبھی ترک نہ کرنا چونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اس نے مجھے کہا تھا خواہ عمر بھر میں ایک مرتبہ ہی پڑھنا لیکن اس کو پڑھنا ضرور۔ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ علیہ السلام کو یہ تحفہ دینے والا کون تھا؟ انہوں نے کہا۔

سیدنا عالم صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے پھر کہا مجھے بھی ایسی چیز بتا دیجئے کہ اگر میں اس کو پڑھوں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں اور میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں کہ وہ تحفہ کیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو دیا تھا؟

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا تو کیا مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو اور مجھ سے جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سننا چاہتا ہوں۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم خواب میں زیارت کے خواہاں ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور یاد کر لو کہ نماز مغرب کے بعد عشاء تک کسی سے بات کئے بغیر کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھو اور حضور قلب اور پوری توجہ سے نماز ادا کرو۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرو۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص سات بار پڑھو۔ سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص ہر ایک سات بار۔ پھر نماز کے بعد سجدہ کرو۔ سجدہ میں سات بار استغفار اور سات مرتبہ تیسرا کلمہ شریف پڑھو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَا اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ

Marfat.com

پھر کھڑے ہو جاؤ اور قیام میں وہی کرو جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور یہی دعا مانگو۔ اس کے بعد سر اٹھا کر جس جگہ چاہو قبلہ رو ہو کر درود شریف پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔ درود شریف برابر پڑھتے رہنا یہاں تک کہ تم نیند سے مغلوب ہو جاؤ۔

میں نے کہا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ جس ہستی سے آپ علیہ السلام نے یہ دعا سنی ہے وہی مجھے بھی اس کی تعلیم دیں۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو۔ میں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا میں آپ علیہ السلام پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاتا۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس جگہ اس دعا کی کی تعلیم دی جا رہی تھی اور حکم دیا جا رہا تھا میں وہاں موجود تھا۔ پس، جس ہستی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی میں نے اس ہستی سے اسے سیکھ لیا۔ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے کہا اچھا مجھے اس دعا کا ثواب سنایئے تب حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا اب تم خود ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر دعا پڑھتا رہا۔ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی ملاقات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پاک کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میری نیند اڑ گئی اور صبح ہو گئی۔ میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنی محراب میں بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ دن چڑھ آیا۔ اس وقت میں نے نماز اشراق پڑھی لیکن میں اپنے دل سے ہم کلام تھا کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح ان دعاؤں کو پھر پڑھوں گا۔ یہ خیال کرتے کرتے میں سو گیا۔

نیند میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے۔ مجھے لیجا کر جنت میں داخل کر دیا۔ میں نے وہاں کچھ محل دیکھے ان میں بعض یاقوت سرخ کچھ سبز زمرد کے تھے۔ بعض سفید موتیوں کے تھے۔ شہد، دودھ اور شراب طہور کی نہریں بھی

Marfat.com

دکھائی گئیں۔ ایک محل میں ایک حسین عورت پر میری نظر پڑی جو مجھے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرہ کے نور سے سورج کی روشنی ماند تھی۔ اسکی زلفیں اس محل کے اوپر سے زمین تک لٹک رہی تھیں۔ چونکہ فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا تھا اس لئے میں نے ان ہی سے پوچھا کہ یہ محل کون سے ہیں اور یہ عورت کون ہے اور کس کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ تیرے عمل کی طرح جو بھی عمل کرے یہ اس کے لئے ہے۔ فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک باہر نہیں لائے جب تک انہوں نے مجھے جنت کے پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا۔ اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اسی جگہ پہنچا دیا جہاں بیٹھا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء کرام کے ہمراہ اور فرشتوں کی ستر قطاروں کے جلوس میں تشریف لائے ہیں۔ ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور السلام علیک سے نوازا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضور والا سے سنی ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"خضر نے جو کچھ کہا سچ کہا' اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں حق ہوتا ہے! وہ اہل زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ وہ رئیس الابدال ہیں اور اللہ کے لشکریوں میں سے ہیں۔

میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ایسا عمل کرے گا اس کا کیا ثواب ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو کچھ تم نے دیکھا اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہو گا۔ تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی۔ جنت کے پھل کھائے۔ جنت کا شربت پیا۔ فرشتوں اور انبیاء کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ حوریں بھی دیکھ لیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص میرے عمل کی

Marfat.com

طرح عمل اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا ہے اگر وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو ان چیزوں کے بدلے کچھ ثواب ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ایسے شخص کے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور نہ اس سے ناخوش ہو گا۔ اگر وہ جنت کو خواب میں نہیں بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو تجھ کو دیا گیا ہے۔ ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اس عمل کو کرنے والے کے اور امت محمدیہؐ کے مشرق سے لیکر مغرب تک تمام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں۔ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیا جائے گا کہ آئندہ سال تک اس بندہ کے گناہ نہ لکھنا۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال بے مثال سے مشرف و سرفراز فرمایا اور جنت کی سیر کرائی۔ کیا اس شخص کے لئے بھی اس قدر ثواب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہاں! یہ سب انعام اس کو دیا جائے گا۔

میں نے عرضہ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس طریقے کو سیکھیں اور سکھائیں اس میں بڑی فضیلت ہے اور بڑا ثواب ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ اس عمل کو وہی شخص کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید پیدا کیا ہو گا اور اس کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر بدبخت ہو گا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا عمل کرنے والے کو کیا کچھ اور بھی ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ جو شخص

Marfat.com

یہ عمل ایک رات بھی کرے گا تو اس کے لئے کائنات کی پیدائش سے صور پھونکے جانے کے دن تک آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور زمین سے پیدا ہونے والے دانوں کے برابر اس کی برائیاں اور بدیاں دور کر دی جائیں گی' خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

دیگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی شب جمعہ میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور پھر نماز کے آخر میں ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّی" تو وہ میرا دیدار خواب میں ضرور کرے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اس کے گذشتہ اور آئندہ کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

یَا شَیخ سَیّد عَبدُ القَادِر جِیلَانِیؓ

شَیئًا لِلّٰہِ المَدَدَ بِاذنِ اللّٰہِ ○

القَصِیدۃ الغَوثِیہ

نوٹ :-

(1) ایک حکم خاص کے تحت یہ نسخہء شریفہ ایک مقبرہ بزرگ میں سینکڑوں صدیوں سے مدفن حاصل کرنے کا شرف عظیم ہوا۔ اور اب جناب حضرت عظیم المرتبت محبوب اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے اس کی اشاعت کی اجازت حاصل ہوئی ہے۔

(2) تلاوت سے قبل اجازت طلب کریں۔

فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ ط وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

بسم اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ○ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْعِلْمِ وَالْحِکَمِ ○ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○ وَصَلِّ عَلَیْہِ ○ یَا قُطْبُ رَبَّانِیْ مَحْبُوْبِ سُبْحَانِیْ مُحِیُ الدِّیْنَ شَیْخِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدِدْنِیْ ○

(برائے محبوبیتِ خدا عزوجل ہر روز یازدہ (۱۱) بار بخواند)

سَلَام مَعْ اِسمائے مُبارک

۱ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَوْتَارِ ۲ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَبْدَالِ
۳ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَقْطَابِ ۴ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمْ
۵ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَازِیْ الْاَشْھَبْ ۶ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَدِیْرُ
۷ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُسْکِیْنُ ۸ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیُّ
۹ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخُ ۱۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اَبَا مُحِیُّ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ

طریقہ زکوۃ قصیدہ غوثیہ البشریفہ

زکوۃ ہائے قصیدہ مبارک ایں است

فصل اول

اوّل طریق

۱ یا زدہ روز زکوتہ کند۔ وہر روز یا زدہ بار بخواند۔
۲ یک وقت مقرر کند۔ غسل کند۔ جامہ نو پوشد و جامہ پاک باشد۔ واز خوردن چیز ہائے بودار پرہیز کند۔ ونان با شیر خورد یا با روغن زرد بخورد۔
۳ یک چادر سفید نیم زیر و نیم بالا کند و سر برہنہ دارد
۴ اول یک دوگانہ نفل ادا کند در ہر رکعت بعد سورتہ فاتحہ سورتہ اخلاص بست و یکبار بخواند ثواب نماز نفل با ارواح جناب حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

بخشد-

۵ بعد ا ز ا ن روئے بجا نب بغدا د شریف کنند و ا ین درود مبا رک سه۳ با ر بخوا ند:
"اَللّٰھُمَّ صَلِّ ا للّٰہ وَسَلَم عَلَیہِ وَآلہٖ وَسَلَّمْ-"

۶ بعد ا ز ا ن ا ین ورد بکما ل رغبت عجز ونیا ز سه با ر بخوا ند:
اَلْغِیَاثِ یَا غَوثَ الاَعْظَمَ اَلْغِیَاثِ آَدْرِکْنِي فِي کُلِّ حَالٍ ○ اَنَا مُرِیْدٌ مِنْ مُّرِیْدِکَ وَاجْعَلْ حُفِظِي ○ یَا غِیَاثُ بِحَقِّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنِ اُمِّتِہٖ خَیْرُ النِّسَاءِ فَاطِمَۃَ الزَّہرا رَضِی اللّٰہُ عَنْھَا ○

۷ بعد ا ز ا ن قصیده مبا رک شروع کند

۸ بعده با زده با ر قصیده مبا رک با دعا بخوا ند

۹ چون ا ز خوا ندن فا رغ شود بردو دست برسر دهنده و چشما ن غنوده کنند و با ز ده با ر بگوید ○
"اَغِثْنِیْ یَا غَوثَ الْاَعْظَمَ اَغِثْنِیْ" ○

بعده بما ن جا نجبدورو جا نب بغدا د شریف با شد زیا رت میسر شود ○

فصل دوم

شیخ ا بو النصر شیرا زیؒ فرما یدکہ مرا شوق زیا رت حضرت محبوب سبحا نیؒ گشت- چله با زده روز شروع کر دم نهم شب بود کہ مرا زیا رت میسر گشت حضرت غوث ا لا عظمؒ فرمود کہ ا ن طریق کہ بروظیفہ من هست با ن طریق بخوا ن تا مطلب جمله دینی و دنیوی را حا صل شود مگر ا ز چیز ها ئے پرهیز با یدکرد چون ا ز خوا ب بیدا ر شدم دا لستم کہ طریق خوا ندن قصیده مبا رک دیگر ا ست پس بجا نب بغدا د شریف روا ن شدم - چون در بغدا د شریف دا خل شدم در خا نقا ه حضرت غوث ا لا عظمؒ رفتهم - وبا حضرت صا حب زا ده حضرت شیخ عبدا لوها بؒ ملا قا ت نمودم و وظیفه محبوب زیا نیؒ طلب کر دم حضرت شیخ عبدا لوها بؒ ا ن وظیفه پیش من دا شت - نظر کردم کہ سه طریق بودند-

ا ول طریق با زده روز لود دوم طریق پست یک روز بود سیوم طریق چهل یکروز بود من بر سه طریق نوشتم و بربر طریق عمل نمودم - بر سه طریق مجرب یا فتم و فا ئده مندریدم-

ا ول طریق

دوم طریق

با ین قسم بود

۱ کہ ہر روز غسل کند و خوشبو مالد ومقام پاک باشد و دران مقام خوشبو بود یعنی لوبان سوزدا ز ہر چیز ہرچیز کندونان با روغن زرد بخورد- یا با قند سفید یا با عسل تناول کند مطلوب جملہ حاصل شود-

۲ رو بقبلہ بنشنید - در زانو نشستہ - سر بر بنہ دارد اول این کلام بحضور قلب بخوانند-

یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِیْنَ وَیَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَیَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ اِجْبْ دُعَآءِیْ بِحَقِّ حَضْرَتْ غَوْثَ الْاَعْظَمْ سَاکِنِ الْبَغْدَادَ الشَّرِیْفِ ○ اِسْمُہٗ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَآءِیْ ○- سہ بار-

۳ بعد قصیدہ مبارک شروع کند- رو بجانب قبلہ باشد-چون باین بیت رسد

اَنَا اِلْجِیْلِیُّ مُحِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَاسِیَ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِیْ

روئے خود از قبلہ بر گردانیدہ وبجانب بغداد شریف کند- وقصیدہ تمام کرد پس باین طریق بست بکبار بخوانند-

سوم طریق

چون خواہد کہ چلہ چہل ویک روز کند

۱ باید کہ چہل یکروز خودرا از صحبت کردن بنظر شہوت جانب کسے ندہد کلام بیہودہ کردن واز طعام شبہ ناک خوردن واب ناپاک نوشیدن خود را نگاہ دارد بہتر آن است کہ اب دریا نوشد یا اب باران باشد و سوائی برنج و شیر دیگر چیزی نخورد و وقت خواندن کلام بکسے نکند-

۲ اول غسل کند و خوشبو مالد و در مقام نشستن لوبان سوزد و مقام تنہا باشد مصلے پاک باشد وزیر جا نماز باشد ودر وقت خواندن قصیدہ مبارک مربع نشیند - اول قدری شیرینی یا رواح حضرت محبوب یا نیاز فاتحہ داد وتقسیم کند و خود نیز بخورد-

۳ ویک چادر سبز رنگ باشد نیم زیر نیم بالا کند اگر برسرمو باشند یا روغن خوشبو تر کردہ نشیند واگر برسر مو نباشند یک یارچہ جامہ سبز باشد یا سفید باشد یا روغن خوشبوئی تر کردہ بر سر بند-

۴ دو زانو بجانب قبلہ بنشیند وصد بار این کلمہ بخواند-

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَلْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اُمْلُرْنِیْ یَا مَحْبُوْبَ اللّٰہِ ○ (۱۰۰) بار

۵ لعبدہ 100 بار یَا فَتَّاحُ

۶ لعبدہ 100 بار بر خاستہ یَا صَمَدَ= بخواند

۷ لعبدہ یک دو گانہ ادا کند - در رکعت اوّل لعبد سورتہ فاتحہ سورتہ اخلاص بست بکبار و در رکعت دوم لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ بست بکبار بخواند۔

۸ پس سلام دادہ رو بجانب بغداد کند۔ واین کلمات بخواند۔

یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ اَمْلُدْنِیْ وَاحْفَظْنِیْ بِحُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ کُلِّ شَرِّ حَاسِدٍ ○ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ ○ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سَاحِرٍ ○ لَا حُصِلْ مُرَادِیْ بِحَقِّ جَدِّکَ مُحَمَّدٍ ○ یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ○

۹ لعبدہ قصیدہ مبارک شروع کند وہر روز ہمیں نمط کند تا چہل یکروز تمام کند کل مطالب دینی و دنیوی حاصل شود

۱۰ لعبدہ از چلہ یکبار ہر روز بخواند

۱۱ رزق از غیب حاصل شود بعضے از مریدان حضرت غوث الاعظمؓ لعبد از چلہ ہا کہ بوسیہ برمصلا خواند زیر مصلا قسمت خود برادشتند کہ ایں قصیدہ مبارک برائے کشائش رزق نافع ہست مگر ناغہ نکند بکسے نگوید کہ مرا بخواندن قصیدہ رزق حاصل شود۔

از حضرت شیخ الوالنصر شیرازی

ترکیب زکاتہ دیگر: کبیر چار ہزار چار سو' صغیر' چار سو چالیس بار' اصغر چوالیس بار' ۴۱ یا ۴۱ دن کے اندر ترک حیوانات جلالی و مکمل کریں

درود پاک خاص الخاص

خَتَمَ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃُ الْعَالَمِیْنَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ رَؤُفُ الرَّحِیْمِ نُوْرِ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَالِمُ الْغَیْبِ اُسْتَادِ کُلِّ مُخْتَارِ کُلِّ قَیُّوْمِ کُلِّ بَاعِثِ کُلِّ حَیِّ کُلِّ نُوْرِ کُلِّ سُرُوْرِ کُلِّ اَوَّلِ کُلِّ آخِرِ کُلِّ ظَاہِرِ کُلِّ بَاطِنِ کُلِّ کُلِّ الْکُلِّ ○

القصیدۃ الغوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ○ مَنْبَعِ الْعِلْمِ ○ وَالْحِکَمِ ○ وَالْحِکَمِ ○ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَقَانِیْ اَلْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ اِلْخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

یَا صَاحِبَ الْکَرَمِ وَالْجُوْدِ اِجْبْ دَعْوَاتِیْ وَدُعَائِیْ ○

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ شَرَابِکَ وَالطُّهُوْرِ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَجَمَالِکَ یَا وَاحِدُ ○

فَقُلْتَ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِحَالِیْ

یَا حَنَّانُ ○ یَا مَنَّانُ ○ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ ○ یَا حَیُّ ○ یَا قَیُّوْمُ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِیْ الْقَوْمِ بِالْوَالِیْ مَلَالِیْ

وَیَا وَاهِبَ الْعَطَایَا ○ یَا غَافِرَ الْخَطَایَا ○ یَا رَحِیْقَ الْمَخْتُوْمَ ○ وَاَکُوْنُ سَکِیْنًا یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ ○
وَیَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ ○ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ ○ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ ○

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
کَسَانِیْ خِلْعَتَهٗ بِطَرَازِ عِزٍّ

یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ الْمُضْطَرِّیْنَ ○ یَا جَلِیْلُ ○ اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ نَوْمُکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

یَا اِلٰهَ الْبَشَرِ ○ وَیَا صَاحِبَ الْعَظْمَةِ ○ اَقْسَمْ وَاَجِبْ دَعْوَاتِیْ وَدُعَائِیْ ○

اَنَا لِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْنِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی نَفْسِ الْاَمَّارَةِ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ کَانِی الرِّجَالُ اعْطِیْ مِثَالِیْ

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اِحْیَاءِ شَرَاحِیَاهْ بِحَقِّ الْمَحْبُوْبِ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ

کَسَانِیْ خِلْعَتَهَا بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَ تَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

اَللّٰهُمَّ یَا ذَالْمَنِّ وَیَا ذَا الْمَغْفِرَةِ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَ قَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ حُرُوْفِ الْمُقَطَّعَاتِ الٓمٓ حٰمٓ اِجَبْ دَعْوَاتِیْ وَدُعَائِیْ

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ یَا رَزَّاقُ حَلَالًا بِقُدْرَتِکَ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَ انْطَفَتْ مِنْ سِرِّحَالِیْ

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ○ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ○ یَا مُجِیْبُ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَتِهِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِبَرَکَۃِ اَنْبِیَآءِکَ وَاَصْفِیَآءِکَ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَآئِیْ ○

وَمَا مِنْھَا شُھُوْرٌ اَوْدُھُوْرٌ
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَنَالِیْ

اَللّٰھُمَّ احْلُلْ عُقْدَۃً مِنْ حَاجَتِیْ بِحَقِّ الْمَسِ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

وَتُخْبِرُنِیْ بِسَمَا تَاتِیْ بِجْرِیْ
وَتُعْلِمَنِیْ فَاقْصِرْ عَنْ جِلَا لِیْ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ فُتُوْحَاتِ اَوْلِیَاءِکَ وَاَصْفِیَائِکَ وَاقْضِ حَاجَتِیْ مَلِیًّا مِنْ بَرَکَاتِ عُلُوْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ○ یَانُوْرُ ○ یَابَدِیْعُ یَا بَاسِطُ ○ یَا عَلِیْمُ ○ یَا حَکِیْمُ ○ یَا غَالِبُ ○ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

مُرْبِدِیْ بِھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَلَا اِثْمَ عَالِ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ بِبَرَکَۃِ حٰمٓ حٰمٓ وَلَمٓ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

مُرْبِدِیْ لَا تَخَفْ اللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ وَعَیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا بِحُرْمَتِ مَحْبُوْبِکَ اِقْضِ حَاجَتِیْ ○ یَاحَنَّانُ ○ یَا دَیَّانُ ○ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُ وْسُ السَّعَادَتِہٖ قَدْ نَالِیْ

اَللّٰھُمَّ یَا حَاکِمُ ○ یَا حَکِیْمُ ○ یَا عَلِیْمُ ○ یَا قَابِضُ ○ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ حَاجَتِیْ یَا بَدِیْعُ ○ یَا مُحِیْطُ یَا عَزِیْزُ یَا نَاصِرُ یَا نَصِیْرُ ○ یَا وَالِیْ ○ اِجْبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

نَظَرْتَ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَتِہٖ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ○ وَیَا خَالِقَ الْخَلْقِ اَعْطِ حَاجَتِیْ ○ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ○ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کَمِثْلِ نُوْرِہٖ ○ یَا جَمِیْلُ ○ یَا کَامِلُ ○ اِجَبْ دَعْوَتِیْ وَدُعَائِیْ ○ بِحُرْمَتِ النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ الْھَاشِمِیِّ ○

مُرْبِدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَللّٰھُمَّ مُتَمَسِّکٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ○ بِحَقِّ غَوْثِکَ الْمُخْتَارِ مِنْ اَھْلِ التَّقْوٰی فَھُوَ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ وَعَلَیْہِ الْعُھْدَۃُ الْعَامِلَۃُ کَشَجَرَۃِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حِیْنَ کَلَّ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ○ یَا شَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ○

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَا مِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

اَللّٰھُمَّ عَفِّ اَنِّیْ اَنَا نِیَّتِیْ وَاَلْقِنِیْ بِکَ وَتَکَلَّمْ بِھَانِیْ بِعِزَّتِکَ وَبِدَ ایَکَ وَاحْصُلْ مَقْصُوْدِیْ بِعِزَّتِکَ وَعَظَمَتِکَ ○ یَا جَلَالُ ○

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنَ الْکَمَالِ

اَللّٰھُمَّ اَقْضِ حَاجَاتِ کُلِّھَا بِحُرْمَتِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

رِجَالِیْ خَیَّمُوْا فِیْ خَیْمِ لَیْلًا
وَقَالُوْا لِیْ اَلْعُلٰی اَقْصَا الْمَنَالِ

Marfat.com

یَا شَیخ عَبدُ القَادِر جِیلَانِی اَمدُدْ وَانظُر بِحَالِی بِاللہِ وَتَاللہِ ○

وَقَامُوْ الَا یُضَارُ لَهُمْ جَلِسًا
وَمِسقَ الْجَلِسَ وَلَا نَالِ

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمنِی بِرَحمَتِکَ وَاِرْزُقنِی وَافِیًا ○ بِعِزَّتِکَ وَقُدرَتِکَ ○ یَا رَازَّقُ ○

رِجَالِیْ فِیْ هَوَ اَجِرِهِمْ صِمَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاءِ لِیْ

اَللّٰهُمَّ اَغْفِرلِقَائِکَ یَا غَفُوْرُ ○

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
وَاَقْدَ اِبِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْ بِبَرَکَتِ اَوْلِیَائِهٖ وَاَصْفِیَآ ○ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالعَبَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ بِیَدِکَ مَفَاتِیْحُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ○ اَللّٰهُمَّ یَا مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِرْحَمْنِیْ ○ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

تمت

۱ یَا سَیِّدُ مُحْیِ الدِّیْنِ اَمْرُ اللہِ ○
۲ یَا شَیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ فَضْلُ اللہِ ○
۳ یَا اَوْلِیَآءُ مُحْیِ الدِّیْنِ اَمَانُ اللہِ ○
۴ یَا مَسْکِیْنُ مُحْیِ الدِّیْنِ نُوْرُ اللہِ ○
۵ یَا غَوْثُ مُحْیِ الدِّیْنِ قُطْبُ اللہِ ○
۶ یَا سُلْطَانُ مُحْیِ الدِّیْنِ سَیْفُ اللہِ ○
۷ یَا خَوَاجَہ مُحْیِ الدِّیْنِ فَرْمَانُ اللہِ ○
۸ یَا مَخْدُوْمُ مُحْیِ الدِّیْنِ بُرْهَانُ اللہِ ○
۹ یَا دَرْوَیْشُ مُحْیِ الدِّیْنِ اٰیَاتُ اللہِ ○
۱۰ یَا بَادْشَاهُ مُحْیِ الدِّیْنِ غَوْثُ اللہِ ○
۱۱ یَا فَقِیْرُ مُحْیِ الدِّیْنِ مُشَاهِدُ اللہِ ○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جز عشق از سرو دو عالم سر منش نصیب
روند ہمیشہ عند ربہم منش چہ عجیب

در حجابم را چو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر!

اللہ

مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

مجھ کو یا اللہ اپنا عشق دے — ہے عبادت صرف تیرے واسطے
مستحق تو ہی عبادت کا ہوا — ہے تو ہی معبود ساری خلق کا
بخش یا رحمٰنُ میں ہوں خوار تر — یا رحیمُ مہربانی مجھ پہ کر
یا الملکُ تو شاہ دوسرا — مجھ کو جنت دے جہنم سے بچا
مجھ کو یا قدوسُ کر عیبوں سے پاک — تو نہایت پاک میں یک مشتِ خاک
یا سلامُ دین و ایماں کو میرے — رکھ سلامت اپنے فضل و لطف سے
امن دے یا مومنُ مجھ کو سوا — یا مہیمنُ ہے نگہباں تو میرا
یا عزیزُ میرے غالب ہوں شکست — کام یا جبارُ میرے کر درست
تو ہی یا متکبرُ سب سے بڑا — مجھ کو مغروروں کی صحبت سے بچا
بے تیرے یا خالقُ ہے کونسا — جس نے کل خلقت کا اندازہ کیا
کن سے یا بارئُ پیدا کیا — یا مصورُ صورتِ عشرت دکھا
بخش یا غفارُ عصیاں سربسر — نفس پر غالب تو یا قہارُ کر
بے عوض تو رزق یا وہابُ دے — رزق یا رزاقُ دے دو قسم کے

Marfat.com

کھول یا فَتَّاحُ تو روزی کا در
یا علیمُ خوار ہوں تو لے خبر

تنگ کر یا قابِضُ رزقِ پلید
رزق کر یا باسِطُ طیّب مزید

پست ہوں یا خافِضُ دشمن میرے
دے مجھے یا رافِعُ رتبے بڑے

یا مُعِزُّ مجھ کو عزّت کر عطا
یا مُذِلُّ مجھ کو ذلّت سے بچا

یا سَمِیعُ سُن میری فریاد کو
یا بَصِیرُ دیکھ مجھ ناشاد کو

یا حُکْمُ تو حکم پر اپنے چلا
ڈر ہے یا عَدْلُ تیرے انصاف کا

یا لَطِیفُ مجھ پر اپنا لطف کر
یا خَبِیرُ دل کو کر دے باخبر

یا حَلِیمُ بردباری کر عطا
یا عَظِیمُ تو ہی ہے سب سے بڑا

یا غَفُورُ بخش دے میرے گناہ
یا شَکُورُ شکر کر مجھ کو عطا

یا عَلِیُّ رتبہ ہے تیرا بڑا
یا کَبِیرُ تو بڑا ہے تو بڑا

یا حَفِیظُ آفتوں سے رکھ نگاہ
یا مُقِیتُ تن میں دے قوت کو راہ

یا حَسِیبُ سہل ہو مجھ پر حساب
یا جَلِیلُ تو بڑا عالی جناب

یا کَرِیمُ تو سخی محتاج سب
یا رَقِیبُ تو نگہباں روز و شب

یا مُجِیبُ کر دعا میری قبول
دین و دنیا میں نہ کر مجھ کو ملول

علم کر یا وَاسِعُ مجھ پر فراخ
بعد مردن قبر میری کر فراخ

یا حَکِیمُ تو ہے دانائے عمل
یا وَدُودُ تو محبِّ بے بدل

یا مَجِیدُ ذات میں تو ہے بڑا
قبر سے یا باعِثُ ہو من اٹھا

یا شَہِیدُ حاضر و آگاہ کل
تو ہی یا حَقُّ ہے شہنشاہِ کل

Marfat.com

یا وَکِیلُ کارسازِ بیکساں
یا قَوِیُّ قوّتِ بے طاقتاں

یا مَتِینُ دین پر رکھ استوار
یا وَلِیُّ کر مدد لیل و نہار

یا حَمِیدُ حمد ہے تجھ کو سدا
تو ہی یا مُحصِیُ مُحیط ما سوائے

پہلے بھی یا مُبدِئُ پیدا کیا!
یا مُعِیدُ پھر تو ہی مرجع ہُوا

زندہ یا مُحیِی ہوں جبتک شاد رکھ
جب مروں تب یا مُمِیتُ یاد رکھ

تو ہی یا حَیُّ ہے زندہ تا ابد
تو ہی یا قَیُّومُ قائم لا ولد

رکھ غنی مجھ کو سدا یا وَاجِدُ
سب بڑائی تجھ کو ہے یا مَاجِدُ

ہے تو ہی یا واحِدُ عالی صفات
یا اَحَدُ تو مطلق یگانہ پاک ذات

یا صَمَدُ سب کو تیری جستجو
سب تیرے محتاج بے پروا ہے تُو

نفس پر یا قَادِرُ قادر رہوں
یوں جیوں یا مُقتَدِرُ جبتک جیوں

یا مُقَدِّمُ ہوں اگلوں میں گذر
یا مُؤخِرُ پچھلے والوں میں نہ کر

ہاں تو ہی یا اوّلُ اوّل میں تھا
پھر تو ہی یا آخِرُ میں ہوگا سدا

سب پہ تو یا ظَاہِرُ ظاہر ہُوا
صفتوں تیری سے ہر کوئی ماہر ہُوا

وہم سے یا بَاطِنُ تو ہے نہاں
تجھ کو پاوے وہم یہ طاقت کہاں

تو ہے یا وَالِیُ برائے بندگان
کارساز و مالک ہر دو جہاں

تیرا یا مُتَعَالِیُ ہے رتبہ بلند
ہوں تیرے احساں میں یا بَرُّ و بند

میری یا تَوّابُ توبہ کر قبول
رحم کر یا مُنتَقِمُ بدیوں کو بھول

یا عَفُوُ کر گناہ سے درگذر
یا رَءُوفُ مہربانی کی نظر

مالِكُ المُلك ہے بیشک تیرا نام
دے مجھے مُلکِ قناعت میں مقام

ذُوالجلال تو ہے وَالاِکرام نام
دے مجھے بھی جنّتِ اعلیٰ مقام

عدل سے یَا مُقسِطُ ڈرتا ہوں میں
فضل کی اُمید اب کرتا ہوں میں

جمع کر یا جَامِعُ دل کو میرے
یَا غَنِیُّ کر دے بے پَروا مجھے

مُجھ کو یَا مُغنِیُ تو بے پروا بنا
ہو نہ کچھ یَا مَانِعُ نقصان میرا

جو ضرر یَا ضَآرُّ ہے دُور رکھ
نفع سے یَا نَافِعُ مسرور رکھ

دل کو یَا نُورُ میرے روشن بنا
راہ یَا ھَادِیُ مجھے سیدھی بتا

یَا بَدِیعُ تو بڑا صاحب کمال
کر دیا عالم کو پیدا بے مثال

تو ہی یَا بَاقِیُ رہے باقی سدا
ہے تو ہی یَا وَارِثُ وارث میرا

یَا رَشِیدُ راہ نیکی کی دکھا
آتشِ دوزخ سے عاجز کو بچا

ہو چکے تنّانوے نامی اخیر
یَا صَبُورُ کی طرح ہیں اور بھی

یا الٰہی از طفیلِ محمد مصطفےٰ
جنّتِ فردوس کر مجھ کو عطا

Marfat.com

اسمائے حسنیٰ کے بیان میں

جان لو کہ فوائد اور منافع اسمائے حسنیٰ کے حد سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ اگر تمام اشجار روئے زمین کے قلم ہوں اور پانی ساتوں دریا کا سیاہی اور ساتوں طبق زمین اور آسمان کے کاغذ بنیں اور جملہ ملائکہ جن وانسان لکھنے والے ہوں تو بھی ایک حرف صفات بے انتہائے ہرگز نہ لکھ سکیں ہمارے علماء اکرام اور مشائخ عظام نے اپنے اپنے حوصلے کے موافق بہت کچھ لکھا لیکن جب غور کیا تو کچھ بھی نہ تھا ہزار میں ایک بھی نہیں آخر عاجز آ گئے کس کی مجال ہے کہ خواص باری تعالیٰ کے اسماء کو لکھ سکے۔

اس فقیر نے چند رسالے جو اسمائے حسنیٰ کے بیان میں دیکھے اور ہر ایک کا مطلب علیحدہ علیحدہ اور نئی نئی باتیں پائیں اور اچھے اچھے مضامین نظر سے گزرے تو یہ خیال میں آیا کہ اگر یہ مضامین ایک جگہ ہو جائیں تو شائقین اس کے مطالعہ سے لطف اٹھائیں لہٰذا یہ ناچیز اب اسمائے حسنیٰ اور ان کے معانی اور موکل اور بخور اور برج اور خاصیت وغیرہ کو لکھتا ہے:۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے داخل ہوگا جنت میں، نقل کیا اس کو بخاری و مسلم نے اس حدیث میں حصر ننانوے پر نہیں ہے نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان اسماء کے ہے

لوامع النجوم میں لکھا ہے کہ ہزار نام اللہ تعالیٰ کے ہیں سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار نام اور ہیں کہ ملائکہ ان کو جانتے ہیں سوائے ان کے اور کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار مسلمانوں کی زبان پر جاری ہیں ان میں سے تین سو توریت میں اور تین سو انجیل میں اور تین سو زبور میں اور ایک سو قرآن میں اگر [illegible] سے ننانوے لوگوں پر

ظاہر ہیں اور ایک پوشیدہ ہے اور وہ اسم اعظم ہے اور ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ ڈھونڈھے میں نے اسمائے باری تعالیٰ کے قرآن مجید میں تو ایک سو تیرہ نام میں نے پائے لیکن بعض مکرر تھے مثل غافر اور غفور اور غفار کے اور مانندان کے بعد دور کرنے مکررات کے ننانوے باقی رہے۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ابو زید عمار دہن زید رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے چنانچہ عمارہ نے کہا کہ مجھ سے روایت کی سفیان ثوری نے اس نے یہ روایت ابن عیینہ سے سنی اس نے ابی زناد سے، اس نے اعراج سے اس نے ابو ہریرہ سے ہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حق تعالیٰ کے لیے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے پڑھا کرے، وہ داخل ہوگا جنت میں۔

چنانچہ عمارہ نے کہا، کہ میں ان اسماء کا ہمیشہ جویا تھا مگر میں نے کسی کو نہ پایا جو اس کی حقیقت حال پر مجھ کو مطلع کرتا۔ تا انکہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جو بڑا صاحب ہمت تھا اور ہمت اس کی اس بات پر مصروف تھی کہ وہ استنباط اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کرتا تھا۔ اور وہ شخص بڑا ہی پرہیزگار اور عالم مستجابات الدعوات تھا اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ شخص ہمیشہ عرفہ کے دن مدینہ سے روانہ ہوتا تھا اور اسی روز موقف عرفات میں حاجیوں کے ساتھ حاضر ہوتا تھا اور حج سے چوتھے روز مدینہ میں پھر آتا تھا اور اسی طرح کے اور حالات بھی اس کے مشہور ہیں اور مجھ کو منع کیا نام کے ظاہر کرنے کو، عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے جب دوبارہ اسمائے عظام حق تعالیٰ کے سوال کیا کہ جس کے ساتھ دعا کرنے سے انسان محروم نہیں رہتا تو اس نے مجھ سے بعد تاکید اخفائے غیر سے یہ کہا کہ اے عمارہ! اگر مجھ کو تیرے ساتھ وثوق اور اعتماد نہ ہوتا تو میں تجھ کو بھی نہ بتلاتا۔ سو یہ تیرے پاس رہے کہ اس کے تئیں کسی کو نہ بتلانا۔ مگر جو شخص کہ متقی اور پرہیزگار ہو۔ اے عمارہ یہ کلام اللہ میں ہیں چنانچہ اس شخص نے اسماء کو مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے اس کے ساتھ بارہا دعا مانگی تو اس کو قریب اجابت پایا اور مجھ سے بہت آدمیوں نے اس کو لکھ لیا ان سب نے مجھ سے اس

سرعت تاثیر بیان کی اور یہ بھی کہا کہ اے عمارہ ان اسماء کے اندر اسم اعظم ہے۔

سو جب تو اس کے ساتھ دعا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ روز پنجشنبہ کو روزہ رکھے اور شب جمعہ کی تہائی اخیر میں سحر کے وقت ان اسماء کے ساتھ دعا مانگ۔ قسم ہے حق تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی لائق الوہیت نہیں ہے جو بندہ اس کے ساتھ دعا مانگے گا بالضرور اسے حق تعالیٰ مستجاب کرے گا یہاں تک کہ وہ شخص پانی پر چلنے کا سوال کرے گا یا درمیان ہوا کے یا مابین آسمان و زمین کے سیر کا قصد کرے گا۔ تو البتہ یہ دعا بھی اس کی قبول ہو گی۔

جواہر خمسہ میں لکھا ہے کہ جس اسم کی اسمائے حسنیٰ سے دعوت کرنی منظور ہو تو اس کو اسم ذات میں مرکب کر کے دونوں کے حرف اصلی شمار کرے جتنے حرف ہوں تو ہزار بار بہ نیت نصاب کے اور بہ نیت زکوٰۃ کے بات اور عشر بہ نیت عشر اور شمار ہر حرف کو اٹھائیس گنا کرے بہ نیت قفل اور بعد ذکر تمام حروف اصلی و وصلی اسم ذات بہ نیت دور مدور بہ تعداد اعراب و نقاط و اجرام و تشدیدات بہ نیت بدل و بسیار حروف اصل و وصل اسم ذات و صفات کے بہ نیت ختم سریع اجابت کے حروف اسم ذات و صفات کے اٹھائیس لطون نکال کر مطابق عدد اس کے ارقام سات روز تک پڑھے بعدہ بہ نیت حاجت کے برابر عدد ارقام ہر حرف اصلی و وصلی اسم صفت کے علیحدہ علیحدہ مع اس کے موکل سماعی کے کہے ہر روز ترتیب وار پڑھے اور اگر تاخیر واقع موکل تعین کرے پس موکلان سماعی اور موکل مستخرج ترتیب وار ساتھ اسم کے ضم کر کے اٹھائیس روز تک پڑھے رسالہ منور القلوب میں طریقے زکوٰۃ اسمائے حسنیٰ کے بہت لکھے ہیں لیکن سہل طریقہ یہ ہے کہ تمام نو دو نہ نام کو ہر روز ننانوے بار ننانوے روز تک پڑھے اور ہر اسم شریف پر حرف ہذا کو زیادہ کرے اور ترک جلالی و جمالی ضرور ہے

۷۸۶

۲۲۹۰	۲۲۹۳	۲۳۹۶	۲۲۸۳
۲۲۹۵	۲۲۸۴	۲۲۹۸	۲۲۹۴
۲۲۵۸	۲۲۹۸	۲۲۹۱	۲۲۸۸
۲۲۹۲	۲۲۸۷	۲۲۸۶	۲۲۹۸

Marfat.com

جس مطلب کے واسطے نقش نودونہ نام کا لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت برلاوے گا۔ نقش اوپر ہے۔

یا اللہ معافی :۔ اے خدا خاصیت جلالی طبع گرم بخور عود بروج حمل منزل شرطین ستارہ زحل جن قیوبوش موکل اسرافیل خواص اس اسم کو جو کوئی ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی بعد نماز پنجگانہ کے سو بار پڑھا کرے اس کی حاجت بر آوے۔

اور جب کوئی حاجت پیش آوے تو ہزار بار پڑھے اس کی حاجت بر آوے

"یا رحمٰن الرحیم" بہت مہربان نہایت رحم والا جمالی سرد، گلاب سنبلہ نعیم عقارد ہوش امواکیل جو کوئی بعد نماز عشا کے سو بار پڑھے اور اگر نگینہ پر کندہ کرا کر اپنے پاس رکھے تو دشمن دوست ہو جائے

۷۸۶

۲۸۹	۳۲۹	۶۶	۱۰۲
۶۵	۱۰۲	۲۸۸	۲۲۲
۱۰۴	۶۸	۳۲۷	۳۸۷
۳۲۸	۱۸۶	۱۰۵	۶۷

ان تینوں اسموں کا نقش یہ ہے :۔

یا مالک :۔ بادشاہ حقیقی جمالی اسد گرم آبی اسد عطارد مجیوش رویائیل۔ جو کوئی اس کو اسم القدوس سے نے کر پڑھے اگر صاحب ملک ہو تو ملک قائم رہے رعایا ہمیشہ فرمانبرداری کرے اور اگر کوئی واسطے عزت و حرمت کے پڑھے تو عزیز خلائق ہو اور واسطے

۷۸۶

	۲۵۹ل	۳۵ل	۴۵ص
۲۱	۲۹	۱	۱۹
۲۸	۲۸	۲۲	۲
۲۱	۳	۳۷	۲۹

تونگری کے نوے بار پڑھے اس اسم مذکور کا نقش یہ ہے :۔

یا قدوس :۔ پاک صاف ہر برائی سے مشترک خشک ترتیخ حوت شولہ مازہرہ شمیوش عطرائیل جو کوئی ہر روز زوال کے وقت پڑھے تو دل اس کا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اس کو روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھا دے تو فرشتہ صفت ہو اور اگر واسطے پناہ حاصل ہونے کے دشمنوں سے دقت بھاگنے کے جس وقت ہو سکے پڑھے تو

امن پاوے اگر مسافر راہ میں مداومت
کرے کبھی ماندہ نہ ہو اور عاجز نہ ہو
تو تین سو بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن
کو کھلا دے تو وہ بہت مہربان ہو
جائے اور اس اسم کا نقش اپنے پاس
رکھے ۔ نقش سامنے ہے

۷۸۶

۶۳	۶ و	۴۳ د	۱۵۵ ق
۳	۱۰۱	۵۹	۷
۵۸	۲۸	۲	۴۲
۴۴	۴۱	۵۹	۲۷

۷۸۶

۵۵۵ ن	۴۵ م	۶ د	۴۰
۵	۴۱	۴۹	۴۱
۴۲	۸	۲۸	۴۸
۳۹	۴۷	۴۲	۷

یاسلام :۔ سلامت بے عیب
جمالی خشک خوشبوئے مرکب قوس
غفر از حل قینوش ہمواکیل جو کوئی
اس اسم کو ایک سو گیارہ بار ہمار پر
پڑھے تو حق تعالیٰ صحت و شفا
بخشے اور اگر اس پر مداومت کرے
تو خوف سے نڈر ہو جائے اس کے
نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کوئی
دشمن غالب نہ ہو اور ظاہر و باطن اسکا

۷۸۶

۴۴م ه	۱۱	۲۵ ل	۶۵ ک
۲۵۹	۶۱	۳۹	۲
۵۸	۲۸	۳	۴۲
۴۴	۴۱	۵۹	۲۷

حق تعالیٰ کی امان میں رہے شیطان سے اور جو کوئی اس کو بہت پڑھے خلق اس کی
مطیع ہو اور جو کوئی بعد نماز کے پڑھا کرے بایمان مرے گا اور اس اسم کا نقش لکھ کر
اپنے گلے میں ڈالے ۔ نقش پچھلے صفحہ پر ہے ۔

یَا مُهَیْمِنُ :۔ نگہبان جمالی گرم
آبی اسد عبو عطارد محیوش رویائیل ۔ جو
کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو
پندرہ بار پڑھے تو پوشیدہ باتوں پر مطلع
ہو اور اگر اس پر مواظبت کرے تو تمام

۷۸۶

من ۹۵	ی ۱۰	۵۵	۴۵۴
۴۵	۴۱	۸۹	۱۱
۴۲	۷	۸	۸۸
۹	۸۷	۴۳	۶

Marfat.com

آفات سے بچا رہے اور بہشت میں داخل ہوگا۔ نقش اوپر ہے۔

یاعَزِیْزُ:۔ غالب مشترک سرد فلفل سنبلہ زبانا مشتری فسیوش لودائیل۔ جو کوئی اس اسم کو بعد نماز فجر کے اکتالیس بار پڑھے کبھی محتاج نہ ہو اور بعد خواری کے عزیز خلائق ہو جو کوئی چالیس روز تک اسے ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے تو کسی کا محتاج نہ ہو اور جو کوئی اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے غنی ہو جاوے۔

۷۸۶

۶	۳	۱۵	۷۰۶
۱۶	۶۹	۷۵	۲
۷۲	۱۷ یر	۱	۴
۵	۵	۷۱	۱۸

نقش یہ ہے:۔

یَاجَبَّارُ:۔ زبردست جلالی یالیس دار چینی سرطان ثریا مریخ نولوش جو کوئی بعد مسبحات عشر کے اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھے ظالموں کی شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی مداومت کرے وہ غیبت اور بدگوئی خلق سے امان پاوے اور اہل دل سے ہو اور اگر نگینہ پر کندہ کرا کر پہنے تو خلق میں صاحب ہیبت ہو۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ج ۳۰	ب ۲	ل ۱	۲۵۲۵
۵۲	۱	۱۰۵	۴۸
۵۰	۳	۹۷	۵۶۰
۹۵	۲	۴	۱۰۲

یَامُتَکَبِّرُ:۔ بزرگ جلالی۔ گرم آبی۔ اسد۔ عوا۔ عطارد۔ مجیوش روائیل۔ جو اپنی منکوحہ سے قصد مجامعت کا کرے اور وقت دخول کے دس بار کہے کہ فرزند صالح پیدا ہو اور اگر ہر کام کے ابتداء میں کہے کہ کام کا انجام اچھا ہو دے اور حاکم ظالم اس کے سامنے سرنگوں ہو جاوے

۷۸۶

۲	۹۸	۳۲	۵۹۹
۳۱	ج	ا	۹۹
۵۹۷	ل	ق	۴
۱۰۱	۳	۵۹۸	۲۹

نقش یہ ہے:۔

یَاخَالِقُ:۔ پیدا کرنے والا مشترک سرد نقشہ جدی۔ سعد اسعد، مریخ والا پوش میکائیل، جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے

Marfat.com

۷۸۶

۱۹۴	۱۲	۷۲	۲
۱۲۱	ھر	ق	ھہ
۳۲	۶	۶	۷۲
۴	۱۸	۱۳۲	۱۵۱

یَا قَہَّارُ :۔ غالب بہ جلالی خشک تر نخ حوت شولہ زہرہ شمیون عطارد ذیل جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے، تو حق تعالیٰ محبت دنیا کی اس کے دل سے اٹھا لیتا ہے اور خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور جو مہم پیش آوے، سو بار پڑھے تو آسان ہو اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن پر غالب ہو۔ اس کا نقش یہ اوپر ہے۔

یَا وَھَّابُ :۔ بے عوض دینے والا۔ جمالی۔ رطب کافور جوزا ستہ عطارد پوپوش رفتمائل۔ جو کوئی فقر و محتاجی سے رنج میں رہتا ہے تو اس اسم کو بہت پڑھے پروردگار اس کو غیب سے روزی دے گا اور جو کوئی لکھ کر اپنے پاس رکھے غنی ہو جائے۔ جان لو کہ انبیاء عظام و اولیائے کرام نے بوسیلہ اس اسم کے سعادت دارین و دولت کونین حاصل کی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مناجات کی کہ بارالٰہا تیری درگاہ میں کس سے وسیلہ کروں فرمایا کہ ہمارے نام سے ہماری درگاہ میں وسیلہ کر۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا تو دعوت اسم یا وہاب میں مشغول ہوئے اور بوسیلہ اس کے بادشاہ جن و انس ہوئے اس کی زکوٰۃ کا سہل طریقہ یہ ہے کہ بعد ہر نماز کے بیالیس مرتبہ مع اوّل و آخر درود شریف کے ہمیشہ پڑھا کرو اور اگر کوئی حاجت یا مہم پیش آوے، تو آدھی رات کو اٹھے اور غسل کرے اور طاہر کپڑے پہنے۔ اور حضور قلب سے دوگانہ ادا کرے بعدہٗ سر برہنہ ہو کر ایک ہزار بیالیس مرتبہ اسم مذکور کو پڑھے، جب تین سو بار پڑھ چکے تو کھڑا ہو کر خدا تعالیٰ سے حاجت مانگے۔ پھر بیٹھ کر پڑھتا رہے جب سات سو بار ہو چکے پھر کھڑا ہو جائے اور اپنا مطلب خدا سے عرض کرے۔ بعد ختم ہونے کے سر بسجود ہو کر دعا کرے اسی طور سے تین رات تک یہ عمل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کا مدعا پورا کرے گا، حاجت برلائے گا۔

تو حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے گا تاکہ اس کے لیے قیامت تک دعا کرے اور جو عورت بانجھ روزہ اور افطار کے وقت اکیس بار اس کو پڑھے تو لڑکا پیدا ہو:۔

اور نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۵۹۹	۳۲	۹۸	۲
۹۹	۱	ج	۲۱
۴	ق	ل	۵۹۷
۲۹	۵۹۸	۳	۱۰۱

یَا بَارِئُ:۔ بے مانند پیدا کرنے والا۔ جمالی رطب شکر جوز البطین مشتری جبرائیل جو کوئی طبیب اس اسم کی مواظبت کرے تو جو علاج وہ کرے گا اس سے مریض اللہ کے فضل سے شفا پا دے گا اور اس کا نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ی ۱۵	۲۵۵	ق ۱	ب ۲
۲۸	۶	۷۳	۹۶
۲۵	۲	۱۲۱	۴۹
۱۲۵	۴	۸	۶۶

یَا مُصَوِّرُ:۔ صورت بنانے والا مشترک آبی اسد عوا عطارد مجیوش روبائیل۔ جو کوئی عورت بانجھ ہو اور اس اسم کی مداومت کرے تو فرزند صالح پیدا ہو اور اس اسم کا نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ص	۱۹۷	۹	ہ
۸	۴۱	۸۹	۱۹۸
۲۸	۷	۱۹۹	۹۲
۷	۹۱	۲۹	و

یَا غَفَّارُ:۔ بڑا بخشنے والا، جمالی خشک قرنفل بے حور مدر شاہ قمر قویوش لودائیل۔ جو کوئی اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا تو گناہوں سے بچا رہے گا۔ اس کا نقش یہ ہے:۔

۷۹۶

۱۰۵۱	۳	۱۹۸	۷۹
۱۹۷	ف	ع	۴
۵۱	س	ر	۹۹۹
۲	۹۹۸	۸۲	۱۹۹

مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اسم وہاب کی دعوت کرے اس کو دین و دنیا میں فائدہ ہو اور دعوت اس کی بارہ لاکھ مرتبہ ایام معینہ میں پڑھنا ہے جس قدر چاہے ہر روز پڑھے کوئی دن ناغہ نہ کرے انجام مذکور عمل میں آوے گا پھر جس مشکل کے واسطے پڑھے گا آسان ہوگی۔ نقش اس کا یہ سامنے ہے:۔

۷۸۶

ب ۲	و ۱	ھ ۵	د ۶
ھ	و	ب	ل
و	ھ	ا	ب
ا	ب	و	ھ

یا رزّاقُ:۔ رزق دینے والا۔ سرو گلاب سنبلہ نعائم عطارد ہوش اموا کیل، جو کوئی صبح صادق کے وقت گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار پڑھے اور دالہنے کونے سے شروع کرے تو اس گھر میں مفلسی دور ہو جاوے اور روزی غیب سے آوے نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۵۱	۳	۹۵	۶
۹۷	ن	س	۴
۸	ق	۱	۱۹۹
۴	۱۹۸	۱۹	۹۹

یا فتاحُ:۔ کھولنے والا۔ جمالی گرم جوز اسد اکسل مریخ لعیطبوش سرحماکیل جو کوئی بعد نماز فجر کے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر ستر بار کہے تو زنگ اس کے دل کا جاتا ہے اور منور ہو جائے اور جو کوئی اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ کبھی محتاج نہ ہو اور نقش معظم یہ اوپر ہے

۷۸۶

ح	ک	ق	ف
۲۹۹	۸۱	۷	۲
۷۸	۲۹۸	۳	۱۰
۴	۹	۷۹	۳۹۷

۷۸۶

۶۹	۸	۴۲	۳۱
۴۳	ل	ع	۷
۲۹	م	ی	۷۱
۹	۷۲	۲۸	۴۱

یا علیمُ:۔ جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا۔ مشرک مہر و قلقل سنبلہ زبانا مشتر قیوش لوفائیل۔ جو کوئی نماز پنجگانہ کے بعد سو بار پڑھے یا

Marfat.com

عالم الغیب حق تعالیٰ اس کو اہلِ کشف سے کرے اور چاہے کہ اسبر لرغیبی پر آگاہ ہو۔ تو شبِ جمعہ کو بعد نماز عشاء کے سو بار سجدہ میں کہہ کر سوئے۔ اور اگر کوئی طالب علم اس کا نقش لکھ کر پڑھے تو بہت جلد عالم ہو جائے۔ نقش صفحہ ۳۶ پر ہے۔

یَا قَابِضُ :۔ تنگ کرنیوالا روزی کا جلالی خشک تر یخ حوت شولہ زہرہ مشہیوش

۷۸۶

۹۸	۶	۷۹۶	۳
۷۹۸	۱	ق	۴
۷	ض	ب	۹۵۵
	۹۶	۵	۸۵۲

عطرائیل جو کوئی اس کو چالیس روز تک روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھایا کرے تو عذابِ قبر اور بھوک سے محفوظ رہے۔ اور جس عورت کو حیض نہ آتا ہو یا کسی کو اسہال کا عارضہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو سب بیماری دور ہو جاوے۔ اور یہ نقش اوپر ہے۔

یَا بَاسِطُ :۔ روزی کھولنے والا۔ جمالی رطب شکر جوز البطم منشری دنوس جبرائیل جو کوئی سحر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر اس کو دس بار پڑھے اور منہ پر پھیرے تو کسی کا محتاج نہ ہوگا اور نقش اس کا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو غنی ہو جاوے۔

۷۸۶

ط ۹	ع س	ا و	ب ۲
۱۵	۳	۴۷	۱۲
۲۴	۴	۱۸	۹۶
۱۹	۵	۶	۴۵

نقش اس کا یہ ہے :۔

یَا خَافِضُ :۔ پست کرنے والا کافروں کا۔ جمالی جمالی سرو بنفشہ حدی سعد السعود مریخ والا یوشش مہکائیل جو کوئی تین روز روزہ رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں ستر ہزار مرتبہ پڑھے تو دشمن پر فتح پاوے۔

۷۸۶

۱	۷۹۹	۸۱	خ
۸۲	۵۹۹	۲	۷۹۸
۵۹۸	۷۹	۸۵۱	۲
ض	۴	۵۹۷	ف

اور نقش یہ ہے :۔

یَا رَافِعُ :۔ بلند کرنے والا جمالی سرو گلاب سنبلہ نعائم عطارد دبوش اموا کیل۔ جو کوئی اس اسم کو

Marfat.com

دو پہر رات گئے یا دو پہر دن کو سو مرتبہ پڑھے گا تو پروردگار عالم اس کو خلائق میں برگزیدہ کرے اور بلند مرتبہ ہو جائے اور نقش اسم کا یہ ہے:-

۷۸۶

۵	۲۱	۶۹	۸۱
۲۵۲	۲	۷۸	۶۸
۷۹	۵۷	۲۵۲	۲

یَا مُعِزُّ:- عزت دینے والا جلالی گرم آبی اسد عواعطارد مجیوش رویا ئیل جو کوئی اس کو شب دوشنبہ میں بعد نماز شام کے ایک سو چالیس مرتبہ پڑھے گا تو عزت پاوے گا۔ اور اس اسم کا نقش سامنے اوپر ہے۔

۷۸۶

۶۹	۲	۷۵۶	۴۵ه
۶	۲۹	۵	۲
۴۲	ش	۱	۶۷
۵	۶۸	۴۱	۸

یَا مُذِلُّ:- ذلت دینے والا جلالی گرم آبی اسد عواعطارد مجیوش رویا ئیل جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو بیشتر بار اس کو پڑھے بعد اس کے سجدے میں جاوے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے مجھے بچا۔ خداوند عالم امان دیگا

۷۸۶

ل ۲۵	۲	۶۹۷	۴۱
۳۸	ذ ے	۱	۲۱
۳	۲۹	۴۵ه	۶۹۸
۶۹۹	۲۹	۳۲	۵

اور اس کا نقش یہ اوپر ہے:-

یَا سَمِیْعُ:- سننے والا بمشرکی خشک خوشبوئے مرکب قوس عفرار حل فنیوش ہمواکیل۔ جو کوئی پنجشنبہ کے بعد نماز چاشت کے پانچ سو مرتبہ پڑھے اور بموجب ایک قول کے ہر روز سو بار کہے اور اس درمیان میں کسی سے بات نہ کرے اور پھر بعد اس کے دعا کرے تو مستجاب ہو اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

غ ۷	ی ۱۵	۴۵ه	س ۶۵
۴۱	۵۹	۷۱	۹
۶۲	۴۲	۸	۶۸
۷	۶۹	۶۱	۶۲

Marfat.com

یَا بَصِیْرُ :۔ دیکھنے والا مشترک رطب شکر جوز البطن دنوش جبرائیل جو کوئی اس کو

۷۸۶

۱	۸۷	۱۱	۱۹۹
۵	ی ۱۵	ض ۹	ب ۲
۲۵۵	۴	۱۹۸	۱۲
۸۸	۲۵۱	۳	۸۹

درمیان سنت وفجر کے باعتقاد درست ایک سو بار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہو اور اس اسم کے نقش کو گھول کر آنکھوں میں لگاوے تو آنکھیں روشن رہیں گی اور نقش یہ ہے :۔

یَا حَکِیْمُ :۔ حکم کرنے والا مشترک ترز عفران جدی نشرہ زحل عیوش تنکفیل۔ جو کوئی

۷۸۶

۵۷	۲۸	۲	۲۱
۳	ل و ۲۵	ح ۸	۲۷
۱۹	۵	ص ۴	۹
۲۹	۱۵	۱۸	۱

اسم کو شب جمعہ میں اور بموجب قول بعض کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بے ہوش ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کے باطن کو معدن اسرار کرے گا اس کے نقش کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے تو حاکم مہربان ہو جائے اور اس کا نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

۵	ل ۲۵	د ۴	غ ۷
۵۴	۲۹	۸	۱۳
۳۱	۷	۶۵	۶
۱۹	۲۸	۳۲	۱۵

یَا عَدْلُ :۔ انصاف کرنے والا حلالی گرم فلفل سنبلہ زبانا مشتری تشیوش تو مائل۔ جو کوئی اس کو شب جمعہ میں روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے تو تمام خلق مسخر ہو جاوے اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ نقش پچھلے صفحہ پر ہے۔

یَا لَطِیْفُ :۔ باریک بین جمالی سرد یوست تور صرفہ زہرہ عدیوش۔ طاطائیل علامہ دیربی اپنی مجربات میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اسم جلیل القدر جس کی برکت ظاہر اور فضل اس کا مشتہر ہے اور اس کے سبب سے دعائیں بہت جلد مستجاب ہوتی ہیں اور اس کے عجیب وغریب خواص ہیں۔ دوبارہ حصول رزق وقضائے حاجات وکشائش کربات و صعوبات ودفع ظالمین اور دوبارہ ان کی ہلاکت کے اور سوائے اس کے بہت فوائد

Marfat.com

ہیں اور علماء اور اولیاء نے بھی نسبت بعض چیز کے جو نسبت متعلق اسم لطیف سے ہے کلام کیا ہے اور ہر ایک نے اس میں سے اعلیٰ قدر اپنے حال اور اپنے مراتب مقام کے ذکر کیا ہے :-

اس اسم میں چار خاصیتیں ہیں، فراغت معاش، برآمد حاجات، خلاصی محبوس، اور چشم پوشی ظالموں سے۔ چنانچہ جب ارادہ عمل کا ہو تو لباس طاہرہ و پاکیزہ پہنیں۔ اور جائے نشست پاک و صاف ہو اور اس اسم مذکور کو ایک ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھیں اور بعد میں ایک سو انیس مرتبہ آیۃ مذکور الذیل کو پڑھیں اور اسی طرح چاروں تصرفات میں عمل کریں اول یہ کہ اگر عمل برائے رزق کے ہے تو بعد ذکر اسم بعدد مذکور کے اس آیت کی تلاوت کریں ۔ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۔ اور یہ دعا بھی پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَّاسِعًا طَيِّبًا مِّنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ وَّلَا نَصَبٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اور اگر عمل واسطے برآمد حاجات کے ہو تو بعد ذکر آیت قضائے حوائج پڑھیں اور وہ آیت یہ ہے :- اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ط اور یہ دعا بھی پڑھیں :- اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اور اگر عمل خلاصی محبوس کے لیے ہے تو بعد ذکر اسم آیت خلاصی محبوس کی تلاوت کریں اور وہ آیت یہ ہے :- اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ط اور اگر واسطے چشم پوشی ظالم کے ہے تو بعد اسم مذکور کے اس آیت کو پڑھیں لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۔

بعضے علماء فرماتے ہیں کہ جس کو محتاجی ہو یا بیماری میں کوئی غمخوار نہ ہو، یا کسی کی بیٹی ہو اور اس کی شادی نہ ہوتی ہو تو وضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اس اسم کو سو بار پڑھے اور عمل پیرانیا خوانیہ کا یہ ہے ۔ کہ واسطے ہر مہم دینی و دنیوی

۷۸۶

۱۲	۸	۲۹	۲
۲۸	۷	۱۲	۸۴
۸	۳۱	۷۹	۱۱
ف ۵۸	ی ۱۵	ط ۹	ل ۳۰

Marfat.com

کے خالی جگہ میں ۱۶ ہزار تین سو اکتالیس بار پڑھے تو اپنی مراد کو پہنچے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو مقاصد دارین کے حاصل ہوں۔ وہ نقش صفحہ ۴۰ پر ہے۔

یَاخَبِیْرُ :۔ آگاہ مشترک سرد بنفشہ جدی سعد السعود مریخ دلایوش میکائیل، جو کوئی مکر نفس نارہ میں مبتلا ہو تو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاوے اور نقش اسکا لکھ کر پاس رکھے قلب منور ہو اور عورت کے دردزہ کو موقوف کرے۔ نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

۲۵۱	۱۲	۱۹۸	۱۰
۱۹۷	ب ۲	خ ۱۵۵۱	۱۳
۳	۲۱۵)	ی ۱۵	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

یَاحَلِیْمُ :۔ بردبار، جمالی ترز عفران جدی عشرہ۔ زحل عیوش۔ تکفیل جو کوئی اس کو کاغذ پر لکھ کر اور پانی سے دھو کر باغ و زراعت وغیرہ میں ڈالے تو سب آفتوں سے بچا رہے اور جو لڑکا شوخ ہو اس کے گلے میں اس کا نقش ڈالے تو حلیم الطبع ہو جائے۔ اور اس کا نقش یہ اوپر ہے :۔

۷۸۶

۴ ه ۵	ی ۱۵	ل ۲۵	خ
۲۱	۷	۴۱	۹
۶	۲۸	۱۳	۴۲
۱۱	۴۳	۵	۲۹

یَاعَظِیْمُ :۔ بزرگ تر، مشترک سرد فلفل سنبلہ زبانا مشتری فشفوش لو مائیل۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تو خلائق کی نظروں میں عزیز ہووے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بلند مرتبہ ہو۔ نقش مکرم و معظم یہ ہے :۔

۷۸۶

۹۵۱	۴۵	۸	۶
۷	۷۱	ظ ۹۵۵	۴۲
۷۲	۱۵۵	۳۵	۸۹۹
۴۵ ه	۸۹۸	۷۲	۹

یَاغَفُوْرُ :۔ بڑا بخشنے والا۔ جمالی

Marfat.com

خشک قرنفل حوت رشا قرقوش لوخائیل جو کوئی بیمار ہو یا کسی غم میں مبتلا ہو تو اس اسم کے نقش کو ایک روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھلاوے اور نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۸۲	۹۹۹	۵
۹۸۸	۶ و	۱۱۹	۸۳
۷۵	۱۵۵۱	ف ۸۵	۱۹۸
۸۱	۱۹۷	۸۰	۱۰۰ خ

یاشکورُ:۔ قبول کرنیوالا شکر جمالی گرم عود سفید، عقرب بلدہ قمر تشویش ہمراکیل جس کو تنگی معاش ہو اس اسم کو اکتالیس بار پانی پر دم کر کے پیئے اور بیمار آنکھوں پر ملے تو شفا پاوے اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو عزیز خلائق ہو نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲۱	۸	۱۹۸	۹
۱۹۷	ل ۲۵	ش ۲۵۵	۹
۲۱	ل ۲۵۵	و لا	۲۹۹
۷	۱۹۸	۲۲	۱۹۹

یاعلیُّ:۔ برتر۔ جمالی۔ سرد قلفل سنبلہ زبانا مشتری فشیوش لومائیل جو کوئی اس اسم کی مداومت کرے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بلند مرتبہ ہو اگر مسافر ہے وطن میں آوے فقیر ہے تو تونگر ہو جاوے نقش یہ ہے

۷۸۶

۵	ی ۱۵	ل ۲۵	ع ۷۵
۳۱	۶۹	۱	۹
۶۸	۲۸	۱۲	۲
۱۱	۲	۶۷	۲۹

یاکبیرُ:۔ سب پر بزرگ جلالی گرم گل سفید، عقرب زہرہ مقلس قدیوش حروز ائیل۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تو بزرگ اور عالی قدر ہو اور واسطے جملہ مہمات کے اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

۷۸۶

۲۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب ۲	ک ۲۵	۱۳
۳	د ۲۵۵	ی ۱۵	۱۹
۱۱۲	۱۵	۴	۱۹۹

نقش مکرم و معظم یہ ہے:۔

یاحفیظُ:۔ نگہبان جمالی تر زعفران جدی نشرہ زحل عیوش تنکفیل۔ جو

Marfat.com

کوئی اس اسم کو لکھ کر اپنے داہنے ہاتھ یا بازو پر باندھے تو حریق اور غرق اور دیگر آفات سے محفوظ رہے۔ نقش یہ ہے:-

۷۸۶

ظ ۹۰۰	ی ۱۰	ق ۸۰	ح ۸
۸۵	۵	۹۱۱	۹
۶	۷۸	۱۲	۹۵۲
۱۱	۹۵۳	۵	۷۹

یا مُقِیتُ:- روزی دینے والا مشترک آبی، اسد عوا عطارد محیوش ریاحل اگر کوئی محتاج ہو تو اس اسم کو بہت پڑھے اور پانی دم کر کے ہمیشہ پیا کرے۔ اور اس نقش مکرم کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے تو بہت جلد غنی ہو جائے اس اسم کا نقش یہ ہے:-

۷۸۶

ت ۴۰۰	ی ۱۰	ق ۱۰۰	و ۴۰۰
۹۹	۴۱	۲۹۹	۱۱
۴۲	۱۰۲	۸	۳۹۹
۹	۳۹۷	۴۳	۱۰۱

یا حسیب:- کفایت کرنیوالا۔ مہمات کا مشترک ترز عفران حدی نشرہ زحل عیوش سکفیل جو کوئی کسی حاسد یا دشمن یا چور یا بد نظر سے ڈرتا ہو صبح و شام ایک ہفتہ ستر بار اس اسم کو پڑھے۔ ہنوز ایک ہفتہ نہ گذرے گا کہ دوستی کام کی ہو جائے گی اور اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھے تو کوئی مشکل پیش نہ آوے گی نقش یہ ہے:-

۷۸۶

ح ۸	س ۶۰	ی ۱۰	۲
۱۱	۱	۹	۵۹
۴	۱۲	۵۸	۶
۵۷	۷۰	۲	۱۳

یا جَلِیلُ:- بزرگ جلالی یالیس دار چینی سرطان ثریا، مریخ نوشن کلکائیل۔ جو کوئی اس اسم کو اگر مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تو عزیز خلائق ہو۔ اور اس اسم کا نقش یہ ہے:-

۷۸۶

ل ۳۰	ی ۱۰	ل ۳۰	ج ۳
۲۹	۴	۲۹	۱۱
۵	۲۲	۸	۲۸
۵	۱۷	۶	۲۱

یا کَرِیمُ:- بڑا سخی، جلالی خشک

Marfat.com

گل سفید عقرب زہرہ شمس قدیوش خرد زائیل
جو کوئی اپنے بستر پر اس اسم کو بہت پڑھے
یہاں تک کہ سو رہے تو فرشتے اس کیلئے
دعا کریں اور اس نقش کو اپنے پاس
رکھیں۔ نقش مکرم و معظم یہ ہے:-

یَا رَقِیْبُ:- بڑا نگہبان مشترک سرد
گلاب سنبلہ نعائم عطارد ہوش اموکیل
جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا
کرے اس کی دعا قبول ہو گی اور اس کا
نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو درد سر
دفع ہو نقش اس کا یہ ہے

۷۸۶

ل ۲۵۵	۲۵۵	ی ۱۵	م ۴۵
۱۱	۲۹	۲۱	۱۹۹
۳۸	۸	۲۵۵	۲۲
۲۰۱	۲۳	۳۷	۹

۷۸۶

۲۵۵	۹	۲	ق ۱۵۵
۴	۹۹	۲۰۱	۸
۹۸	۱	۱۱	۲۵۲
ی ۱۵	۲۵۴	۹۷	ب ۲

۷۸۶

و ۶	۱۱	س ۶۵	ح ۷۵
۵۹	۷۱	۵	۲
۶۸	۵۸	۳	۷
۴	۷	۶۹	۵۷

یَا وَاسِعُ:- فراخ عطا جمالی رطب
کافور اجوزا ہیفہ عطارد پولوش رفتائیل
جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تو اللہ
تعالیٰ اس کو قناعت و برکت دے اس
کے نقش کو اپنے پاس رکھے تو غیب سے روزی پاوے اور نقش اس کا یہ اوپر ہے

یَا حَکِیْمُ:- زبردست حکمت والا جمالی تر نشرہ زعفران مازحل عیوش
تکفیل۔ جس کو کوئی کام پیش آوے تو اس اسم کی مداومت کرے تو بخیر و خوبی
سرانجام پاوے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۲۸	۱۹
۳۷	ل ۲۵۹	ح ۸	۱۳
۲۱	ص ۴۵	ی ۱۵	۷
۱۱	۶۰	۲۲	۳۹

اور نقش یہ ہے:-

یَا مُجِیْبُ:- دعا قبول کرنیوالا
مشترک آبی گرم عوا عطارد مجیوش رفتائیل
جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا

Marfat.com

کرے اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو غیب سے روزی پاوے اور نقش اس کا یہ ہے ؎

۷۸۶

۲۶	ی ۱۰	ج ۳	و ۴۰۶
۱۱	۱۸	۶	۲۰۵
۱۵	۲۷	۴	۱۴
۲۲	۷	۵	۲۱

یَا وَدُوْدُ :- دوست تابعداروں کا جمالی رطب کا فوز جوزا ہیقہ عطارد پولوش رقمائیل اگر درمیان عورت منکوحہ کے ناموافقت ہوجائے تو اس اسم کو ایک ہزار بار کھانے پر دم کر کے کھلاوے موافقت ہوجائے اور اس کا نقش سازداری کیواسطے بازو پر باندھے۔ نقش معظم یہ ہے :-

۷۸۶

و	و	و	و
و	و	و	و
و	و	و	و
و	و	و	و

یَا مَجِیْدُ :- صاحب بزرگی مشترک ایام گرم آبی اسد عواعطارد مجیوش رقمائیل جس شخص کو خدام یا آبلہ یا باد فرنگ یا برص ہو تو ایام بیض میں روزے رکھے اور افطار کے وقت اس اسم کو بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیئے تو شفا پاوے۔ ہم چشموں میں عزت ہو، اور اسم کا نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھے تو بلند مرتبہ ہو اور نقش یہ ہے :- (اوپر)

۷۸۶

۵	۹	۲۲	۲۵
۴۵۵	ج ۲	ی ۱۰	و ۴
۱	۱۶	۲۸	۱۲
۱۱	۲۹	۶	۲۱

یَا بَاعِثُ :- بھیجنے والا پیغمبروں کا مشترک رطب جوز البطین مشتری دنوش جبرائیل، جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو تو سوتے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے تو مردہ دل زندہ ہوگا اور نور حق سے بھر جائے گا اور اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بدخوانی کو دفع کرے گا اور اس کا مکرم و معظم نقش یہ ہے :-

۷۸۶

ب ۲	د ۴	ھ ۵	ش ۵
۸۶	۲۵۲	۲۱۶	۱۸
۲۴۹	۲۱	۲۸۴	۲۵
۲۲۶	۲۹۸	۴	۲۵

یَا شَہِیْدُ :- حاضر، مشترک۔ گرم عود

Marfat.com

عقرب بلدہ قمر تسیوش، ہمراکیل حبس کا بیٹا نافرمان ہو اور بیٹی غیر صالح تو ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھے اور آسمان کیطرف منہ کرکے اکیس مرتبہ کہے حق تعالیٰ اس کو صالح کرے گا اور جو کوئی اس اسم کا نمک لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمنوں پر ظفر پاوے اور مال و دولت ہاتھ آوے اور نقش یہ ہے

۷۸۶

ش ه ۲	۵۵	ی ۱۰	(۴)
۱	۲۰	۴۷	۱۶۹
۱۱	۱۶۱	۹	۱۲۸
۷	۱۵۱	۱۵۳	۸۰

یاحق:۔ سزاوار خداوندی مشرک ترز عفران جدی نشرہ رحل عیوش تکفیل جس شخص کا اسباب تلف ہو گیا ہو تو اس اسم کو ایک کاغذ کے چاروں کونوں پر لکھ کر بیچ میں اسباب کا نام لکھے اور آدھی رات کو زیر آسمان کھڑا ہو کر کے کاغذ کو ہتھیلی پر رکھ کر لاوے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مل جاوے گا اور اگر اس اسم کا نقش لکھ کر محبوس کے بازو پر باندھے تو رہائی پاوے اور نقش اس کا یہ ہے:۔

۷۸۶

ح ا	۱۰۰ ک	۵	۵
۳۵	۱	۵۷	۲۰
۲۱	۲	۴۷	۲۷
۴۹	۵	۳	۵۱

یاوکیل:۔ کارساز، جمالی رطب کافور جوزاہنہ، عطارد، پلوش رفتمائیل۔ اگر بجلی گرنے یا ہوا پانی یا آگ سے خوف ہو تو اس اسم کا ورد کرے۔ تو نڈر ہو جاوے اور اس اسم کا نقش اپنے پاس رکھے تو جمیع آفات سے بچا رہے:۔

۷۸۶

و	۱۱	۲۹	ر
۲۸	۲۱	۵	۱۲
۲۲	۳۱	۹	۴
ی	۲	۲۲	ل

نقش سامنے ہے:۔

یاقوی:۔ بڑا قوت والا جمالی خشک ترنج حوت مشتری زہرہ شیموش، عطرائیل جس کسی کا دشمن قوی ہو اور وہ اس کے دفع

Marfat.com

کرنے سے عاجز ہو تو اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور آٹے میں گولیاں بنا کر ایک ایک گولی اٹھاوے اور کہے یا قوی اور مُرغ کے آگے ڈالے دشمن مقہور ہوگا اور اس نقش کو اپنے پاس رکھے تو اس کے بدن میں طاقت آجائے۔ اور وہ نقش یہ ہے

۷۸۶

ی	و	ق	ہ
۳۵	۴۶	۸	۳۸
۲۵	۵۷	۵	۲۹
۵۱	۷	۲	۵۵

یَا مَتِیْنُ :۔ استوار کار، جلالی گرم آبی اسد عواعطارد فنجیوش رویائیل، جس بچے کا دودھ چھوٹا ہو اور وہ بہت روتا ہو تو اس کے گلے میں ڈالے یا گھول کر پلادے اور جو عورت اپنے شوہر سے لڑتی ہو تو اس کے گلے میں ڈالے یا گھول کر پلادے اور نقش اوپر ہے :۔

۷۸۶

ا	ت	۵۱	۴۱
۷	۴۱	ت	۵۲
۴۲	ی	۴۹	۴۹۹
ن	۲۹۸	۴۲	۹

یَا وَلِیُّ :۔ مددگار جمالی رطب کافور جوزا ہنعہ، عطارد، پولوش، رفتمائیل، جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تو خلقت کی پوشیدہ باتوں پر آگاہ ہو اور خلق میں عزت پاوے اس کا نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

ہ	ل	ی	ہ
۲۰	۵	۱۸	۱۲
۱	۹	۱۴	۲۲
۹	۲	۴	۱۲

یَا حَمِیْدُ :۔ ستودہ جمالی تر زعفران جدی نشرہ زحل، عیوش تکفیل۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جس شخص پر فحش و بدزبانی غالب ہو تو اس اسم کو پیالے پر ستاروے بار لکھے اور اگر گھول کر پلاوے تو بدزبانی سے نجات پاوے اور اس کا نقش گلے میں ڈالے اور نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

۹	۱۲	۲	۳۹
۱	م	ح	۱۲
۴۱	و	ی	۷
۱۱	۶	۴۲	۳

یَا مُحْصِیُ :۔ گھیرنے والا۔ جمالی گرم آبی اسدعوا عطارد مجیوش رویائیل۔ جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کو ایک ہزار بار پڑھے گا تو عذاب گور سے نجات پاوے گا اور اگر یہ نقش اپنے پاس رکھے گا تو ہر بہتان سے بچا رہے اور وہ نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

ی	ص	ح	م
۷	۴۱	۹	۹۱
۲۸	۶	۹۲	۱۲
۹۲	۱۱	۲۹	۵

یَا مُبْدِئُ :۔ ابتدا کرنے والا۔ جلالی گرم آبی اسدعوا عطارد، مجیوش، رویائیل جس شخص کی بیوی حمل سے ہو اور اسقاط کا ڈر ہو تو اس اسم کو سحر کے وقت نوّے ہزار بار پڑھے تو انشاء اللہ حمل برقرار رہے گا اور اس اسم کے نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

ی	د	ب	ہ
۲۷	۵	۲	۶
۱۴	۸	۲۵	۹
۱۴	۸	۲۵	۹
۵	۲۴	۲۶	۱۰

یَا مُعِیْدُ :۔ پیدا کرنیوالا بعد موت کے جلالی گرم آبی اسدعوا عطارد مجیوش رویائیل جس کا کوئی غائب ہو گیا ہو تو اس اسم کو گھر کے چاروں کونوں میں ستر بار پڑھے تو غائب شدہ گھر میں آوے اور اس نقش کو لکھ کر گھر میں لگاوے :۔

۷۸۶

۱	۶	ہ	۲
۱۰	و	ی	۳۹
۱۱	۲۵	۷۲	۳

یَا مُحْیِیُ :۔ زندہ کرنے والا۔ جمالی گرم آبی اسدعوا عطارد، مجیوش رویائیل۔ جو کوئی کسی عضو کے درد میں مبتلا ہو تو اس اسم کو سات بار پڑھے اور واسطے درد ہفت اندام کے بھی سات بار پڑھے تو درد دفع ہو جائے اور اگر اس اسم کے نقش کو لکھ کر لڑکے کے گلے میں ڈالے تو جملہ امراض سے بچا رہے اور اس کا نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

ی	ی	ح	م
۲۷	۱۷	۱۲	۲
۱۶	۱۱	۲۸	۱۳
۵	۳۰	۲۰	۱۳

یَا مُمِیْتُ :۔ مارنے والا۔ جمالی

Marfat.com

گرم آبی اسد غوا عطارد مجیوش ردیائیل ۔ جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو کہ مثابرت میں توبہ کرے تو یہانتک پڑھے کہ پڑھتے پڑھتے سو رہے حق تعالیٰ اس کے نفس کو فرمانبردار کرے گا اور جس کے پاس اس اسم کا نقش ہوگا اس پر سحر اثر نہ کرے گا ۔ اور اس کا نقش یہ ہے

۷۸۶

ت	ت	م	م
۴۱	۳۹	۴۵۱	۹
۳۸	۳۸	۱۲	۴۰۲
۱۱	۴۵۲	۳۷	۳۹

یا حَیُّ :۔ زندہ، جمالی ترز عفران حدی شرہ زحل عیوش، تکفیل، اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اس اسم کو بہت پڑھے تو اچھا ہو جاوے اور اگر اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو جملہ آفات سے بچا رہے گا نقش یہ ہے

۷۸۶

ی	ح	ل	ا
۱۵	۹	۹	۲۳
۴	۲۶	۱۲	۷
۲۵	۶	۵	۱۸

یا قَیُّوْمُ :۔ قائم رکھنے والا۔ جمالی خشک ترنج، حوت، شعلہ، زہرہ شمیوش عطرائیل، جو کوئی اس کو بہت پڑھے تو جملہ مہمات حسب دلخواہ بر آویں اور اس اسم کا نقش واسطے استحکام روزگار کے مجید مفید ہے اور اس اسم کا نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

۹۹	۸	۳۸	۱۱
۲۹	ی ۱۰	ق ۱۰۰	۷
۱۳	۴۵۱	و ۶	۹۷
۵	۹۸	۱۲	۴۱

یا وَاجِدُ :۔ توانگر، مشترک رطب کافور جوز اہنہ عطارد، پویش رفتمائیل، جو کوئی کھانا کھانے کے وقت ہر نوالے کے ساتھ اس اسم معظم کو پڑھے تو وہ کھانا اس کے پیٹ میں نور ہوگا اور جو کوئی خلوت میں اسکو بہت پڑھے گا توانگر ہو جائے اور جو کوئی اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا وہ کبھی بھی محتاج نہ ہوگا نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

و ۴	ج ۳	ل ۱	و ۶
و	ل	ج	د
ج	د	و	ل
ل	و	د	ج

یا مَاجِدُ :۔ بزرگ جمالی گرم آبی،

Marfat.com

اسد مواعطارد، مجیوش زدیائیل کرائی۔ اس کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے تو انوار الٰہی اس کے دل پر ظاہر ہوں اور اگر بیمار کے گلے میں اس کا نقش ہوگا تو بہت جلد اچھا ہو جاوے گا۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

خد	ما۴۱	-	-
۰۸	ل	۲۴	۱۴
۱۵	۲	۲۱	۱۵
۲۲	۴	۳	۱۹

یَا وَاحِدُ :۔ یکتا ذات وصفات میں مشترک رطب کافور، جوزا ہنعہ عطارد پویش رفتائیل اگر کسی کا دل خلوت سے ہراساں ہو تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار پڑھے تو خوف اس کے دل سے دور ہو جاوے اور واسطے دوستی کے نہایت مفید ہے اور نقش اس کا یہ ہے

۷۸۶

د	ح	ا	و
۱	د	و	ا
۴	د	ا	ح
۱	و	د	ح

یَا اَحَدُ :۔ بے شریک جلالی گرم عود حمل شرطین زحل فیولوش جو کوئی سحر کے وقت سجدے میں جا کر ہزار بار اس اسم کو کہے غنی ہو جاوے اور جس کو سانپ نے کاٹا ہو تو اس اسم کا نقش لکھ کر اسے پلاوے تو اچھا ہو جائے نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

۲	ق	ح۸	د۴
۹	۲	۲	۵۰
۲	۶	۳	۲
۳۰	۳	۱	۷

یَا صَمَدُ :۔ بے نیاز جمالی تربسا سہ میزان قلب شمس قلایوش اہجائیل۔ جو کوئی سحر کے وقت یا آدھی رات کو سجدہ کرے تو اس اسم کو پندرہ بار کہے تو صادق الاقرار ہو اور اگر اس اسم کے نقش کو لکھ کر پگڑی میں رکھے تو حاکم جابر مہربان ہو اور اس کا نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ص۹۰	۴۵۵	۴۷	۵
۶	۱۱	۷۴	۴۳
۱۵	۳۷	۱۲	۴۵
۲۳	۴۶	۴۴	۲۱

یَا قَادِرُ :۔ تولنا۔ قدرت والا، جمالی خشک ترنج، حوت سنبلہ، زہرہ، شمیوس عطرائیل

Marfat.com

اگر دھرتے وقت لعضاء وضو کے ہر عضو کے دھوتے وقت یہ اسم کہے تو کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو نقش اس اسم کا اگر اپنے پاس رکھے تو کوئی دشمن اس پر فتح نہ پاوے نقش مکرم و معظم یہ ہے :-

۷۸۶

۳۵۰	۴۹	ا ل ۱	ق ۱۵۵
۵۲	۷۸	۱۲۸	۴۷
۵۰	۷۴	۲۵	۱۵۶
۳	۱۴۹	۱۵۱	۲۵

یا مُقتَدِرُ :- زبردست جلالی گرم ، اسد عوا عطارد مجیوش رد یائیل اور اگر اس اسم پر مداومت کرے تو غفلت ہوشیاری سے مبدل ہو اور جو کوئی طاقت بیدار ہونے کے لیے اس اسم کو اکیس بار پڑھے تو اس کا کام بخیر سرانجام ہووے اور اس کا نقش اپنے بازو پر باندھے تو تمام خلائق میں عزت پاوے اور اس کا نقش ہے ،

۷۸۶

ص ۴۰	ق ۲	۴	س
۴۶۵	۲۵۲	۴۱	۹۶
۲۵۲	۲۹۵	۱۵۲	۴۲۵
۱۵۵	۲	۲	۲۹۹

۷۸۶

۴۵۵	ق ۱۵۵	و ۴	۴۵
۳	۴۱	۲۹	۱۵۱
۴۲	۶	۹۸	۳۸
۹۹	۲۷	۴۳	۵

۷۸۶

۴۰	۶۸	ح ۲۵	ن
۵۹	۲۵۱	۲۵۱	۷
۱۹	۵۹۸	۸	۴۱
۹	۲۱	۹۹	۷

یا مُقَدِّمُ یا مُؤَخِّرُ :- آگے کرنے والا ، پیچھے کرنے والا ، گرم آبی اسد عوا عطارد مجیوش رد یائیل جو کوئی اس اسم مقدم کو سو بار پڑھے تو معرکہ جنگ میں دشمن پر فتح پاوے اور سو مرتبہ پڑھنے سے جملہ مہمات کے واسطے بھی کفایت کرے ۔ نقش مقدم یہ ہے :-

---

اور اد کے شمار کی ایک حد ہوتی ہے ۔ جہاں اس کے موکل مختلف اشکال یا مختلف اثمات میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ مگر ذکر کی کوئی حد نہیں ہے ۔ ذات لامحدود ہے اور اس کی ظاہری و باطنی تجلیات کا کوئی شمار نہیں ہے

کتاب حرف راز (واردات و مشاہدات ص ۳۵)

مصنفہ حضرت سید عبدالحمید شاکر بخاری بٹالوی مدظلہ العالی

Marfat.com

یا اوّلُ یا آخِرُ:۔ پہلے سب سے
نیچے سبز سے۔ جمالی گرم۔ نخود، جمن، شرطین
زحل قیولہ ۲ ، اسرافیل جس کے فرزند نہ ہوتا ہو
چالیس [illegible] مراد بر آوے اور جس کی
زندگی ختم جاوے اور نیک اعمال نہ
رکھتا ہو تو اس اسم کو بہت پڑھے
انشاء اللہ حق تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے گا
نقش یہ ہے۔

۷۸٦

ل ۲۵	و ٦	لا ۳۱	ل ۱
۲۹	۳	۲۸	۸
۵	۲۵	۲	٦
۴	۲۴	۷	۳۲
۲۵۱	خ ٦۰۰	لا ۳۱	ل ۱
۲۵	۱	۱۹۹	٦۵۱
۳	۲۲	۱۹۸	۱٦۸
۵۹۹	۱۹۷	۴۷	۳۲

یا ظاہرُ:۔ آشکارا۔ مشترک خشک
گل نسرین حوت مؤخر عطارد عفو یوش ذرائیل۔ جو کوئی شخص بعد نماز اشراق کے اس اسم معظم
کو پانچ سو بار پڑھے تو حق تعالیٰ اس کی
آنکھوں کو روشن کرے گا اور اگر گھر کی دیوار
پر پڑھے تو دیوار سلامت رہے اور اگر اس
کے نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو شہرہ
آفاق ہو اور نقش معظم یہ ہے:۔

۷۸٦

ر ۲۰۰	ھ ۵	ل ۱	ظ ۹۰۰
۴۹۸	۴٦	۱۵۲	۱۵۵
۴۰۴	۱۰۰	۵۰۳	۹۹
۴	٦۰۰	۵۰۰	۲

یا باطنُ:۔ پوشیدہ۔ مشترک رطب گرم جدر البطین مشتری۔ نوش جبرائیل۔ جو کوئی
اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب اسرار ہو اور اس کا باطن کشادہ ہو اور جو کوئی اس کا نقش
لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دل اس کا
روشن ہو جائے
اور نقش اس کا یہ ہے:۔

۷۸٦

۵	۳	۳۱	۳۵
ف ۸۰	ط ۹	ل	ب ۲
۴	۲۷	۲۵	۷
۴	۲۵	۱۵	۲۳

یا والیُ:۔ مالک سب کا۔ جمالی
رطب کافور جوزا سنبلہ عطارد یو یوش
[illegible] کہ میرا گھر آباد ہو جائے اور ہوا اور مینہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے

تو اس اسم کو کوزۂ آب نارسیدہ پر لکھے اور پانی میں ڈالے اور پانی کو گھر کے در و دیوار پر چھڑکے دے تو گھر سلامت رہے گا اور اگر بہ نیت کسی کی تسخیر کے پڑھے چاہیے اگیارہ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص مطیع و منقاد اس کا ہو اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو جمیع مہمات کو کفایت کرے نقش یہ ہے :-

۷۰۶

۱۵ ع	ن ۱۰	ل ۱	و ۶
۱۴ آ	۴	۱۶	۱۲
۳	۵	۲۲	۱۷
۳	۸	۸	۱۱

یا متعالی : سب سے برتر مشترک گرم آبی اسم عطارد عوامجیوش ردیائیل جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے تو جو مشکل آوے حل ہو جاوے اور جو عورت حیض میں اس اسم کو بہت پڑھے تو اس کی آنتوں سے خلاصی پاوے اور اس کا نقش لکھ کر بازو پر باندھے تو بلند مرتبہ ہو اور اس کا نقش یہ ہے :-

۷۸۶

ی ۱۰	ل ۲۵	ع ۱۰	۴۴۵ ع
۷۵	۴۴۱	۹	۳۱
۳۴۵	۷۳	۲۸	۸
۲۹	۷	۴۴۲	۷۲

یا بَرّ : نیکوکار جمالی رطب شکر جوزا الطیمن مشتری دنوش جبرائیل جو کوئی شراب خوری میں مبتلا ہو تو اس اسم کو ہر روز سات بار پڑھے تو اس کا پینا چھوڑ دے گا اور (۳) تو دوز تو قبیح کا ہو تو اس اسم کے نقش کو لکھ کر بازو پر باندھے نقش یہ ہے

۷۸۶

ر ۱۵۰	ب ۲	ل ۳۰	ا
۲۶	۱۴	۹۰	۶۵
۹۲	۱۰	۱۱۹	۴۲
۱۵۷	۹	۲۲	۱۵۰

یا تواب : توبہ قبول کرنے والا جمالی ترخیز سعد ذاتی زحل لطیوش جبرائیل جو کوئی اس اسم کو بعد چاشت کے پڑھے تو بہ نصیب ہو گی اور اگر اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو غم و الم دور ہو جائے

۷۰۶

۴۰۰	۱۰۰	۱۵۶ ۳
ب	ا	ت و
۶	۱۹۹	۳۰۲ ۱
۳۵۱	۱۵۹	۹۴ د

نقش یہ ہے

Marfat.com

یَا مُغْنِیُ یَا مُنْتَقِمُ : نعمت دینے والا عوض کرنے والا جمالی گرم آبی اسد ہوا عطارد بسوتی ر باٹیل۔ جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نہ کر سکے تو تین جمعوں تک اس کو پڑھے بلند سے ... آ ... تو پڑھے تو جو کام ہو ... پاتے اور ... پر مداومت کرے تو ہرگز محتاج نہ ہووے غنی واسطے حصول غنا کے لکھ کر اپنے بازو پر باندھے اور اس کا نقش ... ہے:

۷۸۶

م	ع	ن	م
۵۱	۹	۴۱	۶۹
۲۸	۴۸	۷۰	۴۲
۷۱	۴۱	۲۷	۴۹

... نقش منتقم کو مظلوم کے بازو پر باندھے اور اس کا نقش یہ سامنے موجود ہے:

۷۸۶

م	ق	ت	من
۲۹۹	۹۱	۲۹۰	۱۵۱
۹۲	۲۵۴	۹۸	۳۸
۹۹	۳۷	۹۲	۴۵

یَا عَفُوُّ : معاف کرنے والا جمالی سرد منقلب سنبلہ زبانا مشتری قنتیوشش باٹیل جس کے گناہ بہت ہوں تو اس اسم ... کرے تو حق تعالیٰ اس کے گناہ بخشے گا اور جو کوئی اس ... نقش ... اپنے پاس رکھے تو تلوار ... سے ... لکھاوے اور دشمن پر فتحیاب ہووے اور اس کا نقش یہ ہے:

۷۸۶

د	ف	ع	ال
۶۹	۳۲	۵	۸۰
۱۲	۷۲	۴۸	[illegible]
۹	۳	۲۲	۷۱

یَا رَؤُفُ : بہت مہربان جمالی سرد گلاب سنبلہ نعایم عطارد در موس اموایل ... جب کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاوے تو اس اسم کو دس بار پڑھے تو وہ ظالم نہ ہو اور جو کوئی اس پر مداومت کرے کا دل اس کا نرم ہو اور سب لوگ اس پر مہربان ہوں اور اس اسم کا

۷۸۶

ع	ق	و	ر
۷	۱۹۹	۱	۷۹
۱۹۸	۴	۸۲	۲۱
۸۱	۳	۱۹۷	۵

نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دنیا کی محبت اس کے دل سے دور ہوگی نقش یہ ہے (اوپر)

Marfat.com

یَامَالِکَ الْمُلْکِ۔ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام:۔ مالک سارے جہان کا۔ صاحب بزرگی اور بخشش کا۔ جمالی گرم آبی عواعطارد مجیوش رویائیل جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے تو انگر ہو جائے اور حاجات مہمات کی درستی پاوے اور جو کوئی اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو شکستہ اور مرگ مفاجات سے محفوظ رہے اور اس کا نقش یہ ہے:۔

۲۵۵	۱۰۶	۴۶۲
ت ر	۲	ب
۲۵۲۱	۱۹۹	ا
۹۴۵	۱۵۶	۲۱۱

یَارَبُّ:۔ پالنے والا سب کا۔ مشترک سرد گلاب سنبلہ نعایم عطارد مرتبہ اول مواکبل جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے۔ عزیز خلائق ہو لکھا ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہو تو اس اسم کو ستر بار پڑھ کر شہد پر دم کرے اور اس کو چٹاوے تو بچہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گا اور جس کے پاس یہ نقش ہو گا تو تنگی معاش سے بچا رہے گا۔ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ص	۶	ن	م
۵۱	۳۹	۴۱	۶۹
۱۳۸	۴۸	۷۲	۴۲
۴۱	۴۲	۳۷	۴۹

یَامُقْسِطُ:۔ داد دینے والا۔ جلالی گرم آبی اسد عواعطارد مجیوش رویائیل۔ جو کوئی اس اسم کو ہر روز سو بار پڑھے تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے اور اگر اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے جملہ آفات سے بچا رہے اور اگر حاملہ عورت کو باندھے تو دردِ زہ موقوف ہو کر بچہ پیدا ہو دے اور اس کا نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ص	ق	ت	ص
۳۹۹	۹۱	۲۶	۱۵۱
۹۳	۴۰۱	۹۰	۳۸
۹۹	۳۵	۹۳	۴۵

یَاجَامِعُ:۔ جمع کرنے والا۔ مشترک یا لیسدار صینی سرطان ثریا مرتبہ نوشوش کلکائیل، جس کے اہل و اقارب اور اتباع متفرق ہوں تو چاشت کے وقت غسل کر کے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک [illegible] بار نہ

Marfat.com

۷۸۶

ع	م	ز	ج
۱۴	۹	۶۸	۲۲
۱۱	۲۴	۱۲	۶۶
۱۹	۴۱	۲۲	۴۲

[illegible] پڑھے میں [illegible] جمع [illegible] اور اگر اس [illegible] نقش لکھ کر اپنے پاس [illegible] تو [illegible] اپنے گھر [illegible]

یا [illegible] خشک قر نقل حوت رشا قمر حرنو ش لو خائیل ۔ جو کوئی [illegible] میں مبتلا ہو اس [illegible] اپنے ہر مشو پر پڑھ کر دم کرے تو حق تعالیٰ اسے ہر بلا سے [illegible] بچا لیگا اور جو کوئی شخص ہر روز اس کو ستر بار پڑھے تو اس کے مال میں برکت ہوگی

اور وہ شخص [illegible] محتاج نہ ہوگا اور اس اسم کا نقش عقیق پر کندہ کرا کے اپنے ہاتھ میں پہنے تو تنگ دستی کے غم سے بچا رہے اور نقش اس کا یہ ہے:۔

۷۸۶

۴۹	۷	۳	۱۵۵۱
۲	۱۵۵۲	۴۸	۸
۹۹۹ ی	ن	غ	۵۱ م

یَامُغْنِیُ ۔ یَامُعْطِیُ ۔ یَامَانِعُ:۔

بے پرواہ کرنے والا عطا کرنے والا ۔ باز رکھنے والا جمالی گرم آبی اسد عطارد غوا مجیوش

دیائیل جو کوئی اسم یا مغنی کی دن [illegible] کی [illegible] ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے [illegible] سے بے پروا ہو اور اس اسم کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے حیا کی حرص اس کے دل سے دور ہونی ۔ نقش یہ ہے:۔

ی	ن	غ	م
۹۹۹	۴۱	۹	۵۱
۴۲	۱۵۵۲	۴۸	۸
۴۹	۷	۴۳	۱۵۵۱

اور جو کوئی یا معطی کا ورد کرے تو خلق سے سوال کرنے کا ہرگز محتاج نہ ہووے اگر اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو آب کی نحوست [illegible] ہے اور وہ نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

ع	۱۳	۶	م
۷	۲۹	۷۱	۱۲
۲۰	۸	۱۱	۶۸

Marfat.com

اور جو کوئی اسم یَا نَافِعُ کو دس بار پڑھ کر سورہے اگر خاوند بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو تو بموافقت ہو جائے اور اگر اس کے نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو سرعت انزال دفع ہو جاوے اور اس کا نقش یہ ہے سامنے۔

۷۸۶

۲۹	۵۲	۶۲	۲
۴۹	ل	م	۵۱
۱۰	ع	ن	۳۷
۱۶	۳۰	۳	۷

یَا ضَارُّ :۔ ضرر پہنچانے والا بابائی گرم، گل ارغوان ولو مؤخر عطارد، عنولوش لوائیل جس شخص کو ایک حال اور مقام میسر نہ ہو تو اس اسم کو جمعہ کی راتوں میں سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اس مقام میں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

۷۸۶

۵۵۵	۱۴۳	۲۵۸	د
۵۰	۱۰۵	۱۵	ض
۱۵۰	۶۴۹	۲۵۱	ل
۲۵۱	۱۵۹	۲۹۱	ر

اور اہل قرب کے مرتبہ کو پہنچے گا اور اس اسم کے نقش کو لکھ کر گلے میں باندھے تو ضیق النفس کو دور کرے نقش یہ ہے

٭٭٭

یَا نَافِعُ یَا نُوْرُ :۔ فائدہ پہنچانے والا۔ روشن کرنے والا۔ جمالی ترک خیل میزان سماک قمر میدمس جولائیل جو کوئی کشتی میں سوار ہو ہر روز اسم یَا نَافِعُ کو پڑھے تو کوئی آفت نہ پہنچے اور اگر ہر کام کی ابتدا میں اکتالیس بار یہ اسم پڑھے تو وہ کام حسب دلخواہ انجام پذیر ہو اور واسطے ترقی تجارت کے اس کا نقش اپنے پاس رکھے اور وہ نقش یہ ہے :۔

۷۸۶

ع	ف	ا	ن
۲	۴۹	۷۱۰	۷۹۰
۵۲	۳	۷۰	۹۸۰
۷۷	۶۹	۵۱	۴

جو کوئی شب جمعہ میں سات بار سورۂ نور اور ایک ہزار ایک بار یَا نُوْرُ پڑھے تو اس کے دل میں نور پیدا ہو گا اور اگر صبح صادق کے وقت مداومت کرے تو دل کا روشن ہو گا۔ اور جس کو نماز کا عارضہ ہو

تو دفع ہو۔

اس کا نقش یہ ہے :-

۷۸۶

ر	و	ن	ہ
۴۹	۱	۱۹۹	۷
۲	۵۲	۴	۱۹۸
۵	۱۹۷	۳	۵۱

یَا ھَادِیُ :- راہ دکھانے والا۔ گرم صندل سفید حمل ہفتہ زہرہ رہوش دوردائیل جو کوئی اپنا ہاتھ اٹھا دے اور منہ آسمان کی طرف کرے اور بہت پڑھے اور اہل معرفت سے ہو اور جس کا غلام یا جانور بھاگ گیا ہو تو یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ سو بار پڑھے ، تو واپس آجاوے اور جب کوئی شخص سفر کو جائے تو اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو راہ نہ بھولے گا۔ نقش یہ ہے :-

۷۸۶

ھ	م	ی	ر
ی	د	ر	ھہ
ا	ھس	ی	د
د	ی	ھہ	ا

یَا بَدِیْعُ یَا بَاقِیُ :- پیدا کرنے والا ہمیشہ رہنے والا۔ مشترک رطب شکر جوز البطین مشتری دنوش جبرائیل جس کو کوئی غم ہو تو ستر بار ان دونوں اسموں کو پڑھے اور ان کے نقشوں کو بازو پر باندھے۔ نقش یہ ہیں :- (نیچے)

۷۸۶

ب	ح	ی	ع
۲۳	۴۹	۶۵	۸
۵۲	۱	۳۵	۱۲
۹	۲۲	۴۵	۵

۷۸۶

ب	ز	ق	ی
۲۵	۵۵	۳	۳۵
۴۵	۴۹	۶	۱۸
۷۸	۷۸	۴	۵۰

یَا وَارِثُ :- سب کے بعد رہنے والا۔ جمالی شب کافور جوز ابہنہ عطارد۔ پوپوش دردائیل جو کوئی طلوعِ آفتاب کے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے تو کچھ ضرر اس کو نہ پہنچے اور جو کام کرے حسب دلخواہ بن جائے اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تمام مشکلیں آسان ہو جائیں اور اس کا نقش یہ ہے :-

۷۸۶

س	۱۹۸	۳	۷
۸	ب	۲۵۱	۷
۱۹۹	۸۹	ر	۴
۱۱	۹	۸۸	ر

Marfat.com

یَارَشِیْدُ:۔ راست تدبیر۔ جمالی سرد گلاب سنبلہ نعایم عطارد روش ہوا کیل۔ جو کوئی تدبیر اپنے کام کی نہ جانے تو اس اسم کو درمیان نماز مغرب وعشاء کے ہزار بار پڑھے تو جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہوگا وہی ہوگا اور اگر اس پر مداومت کرے گا تو اس کے جملہ مہمات بے سعی سرانجام پاویں گے اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو گناہوں سے باز رہے گا نقش یہ ہے:۔

۷۸۶

د	ی	ش	ا
ی	ش	ی	د
ی	د	ی	ی
ش	ر	د	ی

یَاصَبُوْرُ۔ یَاصَادِقُ:۔ جلدی نہ کرنے والا۔ سچا کرنے والا۔ جمالی تر۔ سیاسہ۔ میزان قلب، شمس فلایوش، اہجائیل جس کو رنج یا مصیبت پیش آوے تو تنتیس بار اس کو پڑھے تو اطمینان پاوے اور اگر آدھی رات یا دوپہر کو اس کی مداومت کرے واسطے زبان بندی دشمنوں اور خوشنودی احکام کے مفید ہوگا۔ اور نقش ان کے واسطے حفاظت زراعت کے لکھے۔ نقش یاصَبُوْر کا یہ سامنے ہے:۔

۷۸۶

ن	۱۹۸	۳	۷
۸	ب	۲۵۱	۷
۱۹۹	۸۹	ر	۴
۱	۹	۸۸	ر

اور نقش اسم صادق کا یہ سامنے ہے۔

۷۸۶

ص	ا	ر	ق
۵	۹۹	۹۱	۵
۹۸	۲	۳	۹۲
۲	۹۳	۹۷	۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ رسولؐ

● حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: "اِس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اُسی دن سے حُرمت بخشی ہے جس دن اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اِس لیے اللہ تعالیٰ کی یہ حُرمت اُس کے ساتھ قیامت تک وابستہ ہے۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے اس میں جنگ جائز نہیں ہوئی اور میرے لیے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے اِس کی رخصت ملی ہے۔ اب یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی حُرمت کے ساتھ حرام ہے، نہ اس میں کوئی کانٹا یا تنکا توڑا جاسکتا ہے، نہ شکار کیا جاسکتا ہے نہ اِس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جاسکتی ہے۔" ابنِ عباسؓ نے پُوچھا: "یارسُولؐ اللہ! کیا اِذخِر (ایک خوشبودار گھاس) بھی نہیں اُٹھائی جاسکتی؟ جس کی لوگوں کو ضرورت پڑتی ہے"؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں، سوائے اِذخِر کے۔"

● حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حجِ مبرور کا جنّت سے کم کوئی بدلہ نہیں۔"

● حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اتنی بڑی تعداد میں جہنّم سے آزاد کرتا ہے جتنا عرفہ کے دن۔

● حضرت عمرؓ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "حج کا سامان اور تیاری کرو، اِس لیے کہ وہ بھی ایک جہاد ہے۔"

● حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُولؐ اللہ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور بدکلامی و بدگوئی اور فسق و فجور سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا، وہ ایسا ہو جائے گا جیسا اُس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا۔

● حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے کہا: "یارسُولؐ اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو ہم کیوں نہ جہاد ہی کریں"؟ اس پر آپؐ نے فرمایا: "لیکن افضل جہاد حجِ مبرور (مقبول) ہے۔"

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الٰہی

صلوٰۃ وسلام بحضور خیر الانام

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلّٰے الصلوٰۃ والسلام

ربِّ ھبلی اُمّتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں اُن پر درود
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو۔ پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بُت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشقِ رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

دِل جس سے زندہ ہے وُہ تمنّا تمہی تو ہو ہم جس میں بس رہے ہیں وُہ دُنیا تمہی تو ہو

رفیقِ غار کیا، وُہ ہیں رفیقِ روضۂ اطہر قیامت تک فاقت کا نشاں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت شریف

از جناب الحاج منشی غلام رسول صاحب، فیصل آباد

سرور انبیاء سرکار دو جہاں آقائے نامدار خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

سب سے پہلے تیرا نور پیدا ہوا

نہ پیدا ہوا جب کہ ارض و سما — نہ جنگل بیابان نہ برگ و گیا
صرف ذات حق کی تھی جلوہ نما — ترا نور اس وقت موجود تھا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ہویدا ہوئی تھی نہ آدمؑ کی روح — نہ موسیٰؑ نہ عیسیٰؑ نہ داؤدؑ نہ نوحؑ
میں کہتا پھروں گا یہی ہو بہو — ترا نور ان سب سے پہلے ہی تھا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ سورج ستارے نہ چاند آسمان — نہ زحل و عطارد نہ تھی کہکشاں
نہ موجود تھا موسم بہار و خزاں — مگر نور تیرا تھا واں جا بجا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ برق تپاں تھی نہ ٹوک سناں — نہ جن و ملائکہ نہ حور و جناں
نہ پیدا ہوا تھا ستارا جہاں — مگر نور تیرا تھا جلوہ نما

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

تیری شان شاہا ہے لامنتہا — تو شمس الضحیٰ ہے تو بدر الدجیٰ
تو بلغ العلیٰ ہے تو نور الہدیٰ — کہا خود خدا نے کہ صلِّ علیٰ

Marfat.com

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ تھا طور پہ کوئی جلوہ نما نہ طوفانِ نوحؑ کا کہیں تھا پتہ
کہیں چرچا مطلق نہ تھا عاد کا اگر تھا تو بس نورِ ترا ہی تھا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ اُس وقت موجود عرشِ بریں نہ جنّت نہ باغات تھے واں کہیں
نہیں تھے وہاں کوئی قصرِ زریں نہیں تھی وہاں سدرۃُ المنتہیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہیں تھی وہاں کوئی خُلدِ بریں نہ موجود تھے واں مکان و مکیں
نہیں تھے کوئی حوض واں مرمریں وہاں نورِ ترا تھا نورُ الہُدیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہیں تھا جہنم کا کوئی نشاں نہ فرش و عرش تھے نہ کرسی عیاں
نہ دریا نہ نہریں آبِ رواں صرف نورِ ترا تھا بلغ العلیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ پیدا ہوئی تھی کوئی کروبیاں نہ جن و انس نہ پری زادیاں
نہ ادنیٰ نہ اعلےٰ نہ مرد و زناں وہاں نورِ ترا تھا نورُ العلیٰ

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ حوریں نہ غلماں تھے واں فی الخیام نہ تھا حوضِ کوثر نہ تھا کوئی جام
نہ کوئی جاگتا تھا نہ لقاضی المنام ترا نورُ اُس وقت موجود تھا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

نہ پاژند کوئی نہ رامائن گیتا نہ تورات انجیل نہ کوئی صحیفہ
نہ محکوم کوئی نہ کوئی خلیفہ ترا نورُ اُس وقت تھا چمکتا

مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

Marfat.com

لولاک لما سے ہوا یہ عیاں　　ترے نور کی ہیں یہ سب خوبیاں
ہوئے پیدا جس سے یہ سارے جہاں　　مجسم تو ہے آقا کشف الدجیٰ
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

میں ہوں شاہا اِک تیرا ادنےٰ غلام　　ہو منظور میرا درود و سلام
ان الشعار کا ہے یہ حاصل کلام　　اگر تو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبوبِ عالمؐ

★ ماخوذ از کتاب "متاعِ زندگی"
مصنف جناب صدرالدین احمد صاحب

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم کر اور قائم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اے اللہ! قیامت کے دن میرا حساب آسانی سے ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جھگڑے سے دورخی سے اور بداخلاقی سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم، پاک روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بخشش اور سلامتی دنیا اور آخرت میں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، خدا ترسی، پاک دامنی اور استغنا کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَمِیْتَۃً سَوِیَّۃً

اے اللہ! میں تجھ سے اچھی زندگی اور اچھی موت مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ! ہمارا انجام اچھا کر کل کاموں میں اور ہم کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ! تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت اور رزق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ

اے اللہ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے رزق کے راستے ہمارے لئے آسان کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ

اے اللہ! میرے رزق میں سب سے زیادہ کشادگی میرے بڑھاپے اور میرے خاتمہ کے وقت پر کر۔

الداعی و المشتہر
صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی
ٹرسٹی حضرت عبدالنبیؒ شامی ٹرسٹ، آستانہ شامی، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورِ محمدی

صلی اللہ علیہ وسلم

حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عمّ نوالہٗ قرآن پاک کے پارہ ۶ رکوع ۶ آیت ۱۵ میں ارشاد فرماتے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۔

ترجمہ بے شک تمہارے پاس اللہ کا نور اور ایک واضح کتاب آچکی ہے۔

اہل سنت کے امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے کہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدسہ اس نور کی چمک ہے اور فرشتے انہیں انوار سے بھرے ہوئے پھول ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ اس سلسلہ میں تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی نقشبندی قدس سرہ العزیز مجموعۃ الاسرار کے مکتوب نمبر ۵۶ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرضداشت میں تحریر فرماتے ہیں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے اسی کی تعریف کرتے ہوئے جس نے اپنا بھید الشان کی حقیقت کے [illegible] اور اسکی [illegible] پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے جو اللہ کے نور سے ہے اور جس کے نور سے اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا ہے لوگوں اس ذات پر صلوٰۃ و سلام پڑھو [illegible] سلطان العشر محمد یا ہو قدس اللہ سرہ العزیز اپنی تصنیف لطیف رسالہ الروحی شریف میں ارشاد فرماتے ہیں [illegible] اے میرے [illegible]

تو اس گرم بازاری کے لیے اپنے حسن کے جلوۂ مصفّا مصطفیٰ کو ذریعہ بنایا اس شمع جمالِ نورِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کونین پروانہ وار جل مٹے (عاشق ہوئے) (نورِ ذات نے) نقاب میم احمدی پہن کر صورتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی اور کثرت جذبات وارادہ سے سہاگ بار اپنی ذات میں جنبش کھائی جس سے ستّر ارواح فقراء باصفا فنا فی اللہ بقاء باللہ تصورِ ذات میں محو سرتاپا معنز بلا پوست آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستّر ہزار سال قبل بحرِ جمال میں متغرق شجر مراۃ الیقین پر پیدا ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق کسی کو نہیں دیکھا اور ماسوائے اللہ کبھی نہیں سنا انہیں حریم کبریا کے مندر میں دائمی وصال لازوال حاصل ہے۔ وہ کبھی نوری جسد اختیار کر کے تقدیس وتنزیہ میں کوشاں ہوئے ہیں۔ گاہ قطرہ بحر میں اور گاہ بحر قطر میں (اُن کی مثال ہے) اور فیض عطا کی چادر یعنی جب فقر اختتام کو پہنچتا ہے اللہ ہی ہوتا ہے ان کے اوپر ہے۔ پس انہیں حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ یہ فقر خاص الایحتاج ہے اپنے ربّ[1] سے یا اُس کے غیر سے وہ معزز ومکرم ہیں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور انکو قیام قیامت کی بھی خبر نہیں۔ اُنکے قدم جملہ اولیاء غوث وقطب کے سر پہ ہیں۔ اگر اُن کو یکتائی کے باعث) خدا کہیے بجا ہے، اگر شریعت کی رو بندہ خدا جانے روا ہے جس نے جانا اُسی نے جانا ان کا مقام حریم ذات کبریا ہے۔ وہ حق سے ماسوائے الحق کوئی چیز طلب نہیں کرتے اور کمینی دُنیا اور آخردی نعمتوں حور وقصور اور بہشت کو ایک نظر بھی نہیں دیکھتے اور وہ ایک (جلوۂ نور) جس سے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے اور کوہِ طور ریزہ ریزہ ہو گیا ہر لمحہ اور آنکھ جھپکنے میں ایسے ستّر ہزار جذبات انوار ذات کے جلوے اُن پر ہوتے ہیں۔ وہ دم نہیں مارتے اور نہ آہ کھینچتے ہیں، بلکہ اور لایے کا نعرہ مارتے ہیں۔ وہ سلطان الفقراء اور کونین کے سردار ہیں، ایک رُوح خاتونِ قیامت (فاطمۃ الزہراؓ) کی اور ایک رُوح خواجہ حسن بصریؒ کی اور ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق نورِ مطلق مشہود اعلیٰ الحق حضرت سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اور ایک رُوح سلطان انوار سرالسرمد حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہٗ العزیز کی اور ایک رُوح باہویت کی آنکھوں کے سرچشمہ سرِّ اسرارِ ذات باہو بندہ فقر باہو قدس اللہ سرہ العزیز اور دو اور ارواح دیگر اولیاء اللہ کی ہیں۔ جن کی برکت سے دارین کو قیام ہے جب تک یہ دو رُوحیں آشیانہ وحدت سے مظاہر ہے کثرت سے محو پرواز نہ ہو لیں۔ قیام قیامت نہ ہو گی۔ اُن کی نگاہ

[1] فنا فی اللہ۔ بقا باللہ کے باعث وہ اپنے ربّ کے غیر نہیں اس لیے محتاج نہیں۔

Marfat.com

نورِ وحدت اور عزت کی کیمیا ہے جس پر بھی انکی نگاہ پڑتی ہے۔ نورِ مطلق بنا دیتی ہے۔ آپؒ ابیات باہو میں فرماتے ہیں کہ:

عقل فکر دی جانہ کائی جتھے وحدت سر سبحانی ہو
ناں اوتھے ملاں پنڈت جوشی ناں اوتھے علم قرآنی ہو
جد احمد احد دِکھائی دِتا تاں کُل ہوے فانی ہو
علم تمام کیتونے حاصل باہو کتاباں ٹھپ آسمانی ہو

ترجمہ:۱۔ جہاں وحدت سر سبحانہ تعالیٰ (کا مقام ہے) وہاں عقل اور فکر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (کیونکہ وحدت سر ذات علم و فضل عقل و فکر اور حواس خمسہ کی حدود کے آگے گزر جانے کے بعد حاصل ہوتا ہے)
۲۔ وحدت سر ذات سبحانہٗ تعالیٰ ایسا مقام ہے کہ وہاں نہ ملاں (کی گنجائش ہے اور) نہ ہی وہاں پنڈت اور رمل دان کی ضرورت ہے) اور نہ ہی وہاں علم قرآنی (تفسیر مسئلہ مسائل امر و نہی درکار ہے) (کیونکہ حصولِ مقام کے بعد منزل و رسوم راہ درکار نہیں رہتے)
۳۔ (راہ سلوک میں) جب (نورِ) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عین (نورِ ذات) احد (جل شانہٗ) دکھائی دیتا ہے تو (سالک کے حواسِ خمسہ ارزوارادہ علم و فضل سب کچھ ذات حق میں) فانی ہو جاتا ہے۔
۴۔ اے باہو (ایسے عارفانِ ذات نے) کتبِ آسمانی (کی انتہا پا کر اور سما نہیں) بند کر کے علم تمام (یعنی علم العلم) حاصل کر لیا۔

اِن انکشافات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کے اعداد دُنیا اور آخرت کی ہر چیز انسان، حیوانات، جمادات و نباتات میں ہی نہیں، بلکہ لوحِ محفوظ، قرآن پاک، ارضِ سما، سورج اور چاند ستاروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔
اس ضمن میں سکھ مت کے بانی بابا گورو نانک نے ایک رباعی فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ ہر شے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ نظر آئے گا۔ وہ رباعی قارئین کرام کے لیے پیش کی جاتی ہے:

نام لو ہر لبت کا کریو چرگن داؤ — پنج ملاکے دس گن کیجیو بیس بھوگ لگاؤ
جو پہلے سو نو گن کیجیو دوا ہور رلاؤ — نانک ہر کہ لبت سے محمد نام بناؤ

بابا گورو نانک فرماتے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں کہ دُنیا کی ایجاد کا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

قرآن پاک نازل ہوتا یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تبارک تعالیٰ کوئی چیز پیدا
نہ کرتا [illegible] تو نہ بھی [illegible] نہ ہوتا [illegible] کسی چیز کا نام
لو ابجد کے لحاظ سے اُس کے حرف نکالو پھر اُن کو چار سے ضرب دو۔ چار سے ضرب دینے کا
مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک دیا تو قرآنِ حکیم
کی جنہوں نے اشاعت کی اُس کو پھیلایا تو [illegible] اُن تین چار دین یعنی ۱: حضرت عبداللہ سیدنا
ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ۳: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴: حضرت
علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] کا مطلب [illegible] کے [illegible] چالیس سال کی عمر
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بعد جنہوں نے قرآن
پاک [illegible] حضرت ابوبکر کا نام
عبداللہ [illegible] حضرت عمر [illegible] حضرت عثمان [illegible] اور حضرت علی کے [illegible]

پنج ملانے کا مطلب پنج تن پاک یعنی ۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت
[illegible] حضرت علی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت
علی ۳: خاتون جنت [illegible] ۴: حضرت امام حسن ۵: حضرت امام حسین اور دمش
عشرہ مبشرہ یعنی ۱: حضرت ابوبکر صدیق ۲: حضرت عمر فاروق ۳: حضرت عثمان غنی رض
۴: حضرت علی المرتضیٰ ۵: حضرت طلحہ ۶: حضرت زبیر ۷: حضرت عبدالرحمن بن عوف ۸: حضرت
[illegible] حضرت سعید بن زید [illegible] حضرت ابوعبیدہ بن الجراح [illegible]
[illegible] آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] حضرت ابوبکر الصدیق [illegible] حضرت عمر فاروق [illegible] حضرت عثمان غنی [illegible]
۱۲: امامان اہل بیت یعنی ۱: حضرت علی مرتضیٰ ۲: حضرت امام حسن ۳: حضرت امام حسین
۴: حضرت امام زین العابدین ۵: حضرت امام باقر ۶: حضرت امام جعفر صادق ۷: حضرت
امام موسیٰ کاظم ۸: حضرت امام علی رضا ۹: حضرت امام تقی ۱۰: حضرت امام نقی ۱۱: حضرت
امام حسن عسکری ۱۲: حضرت امام مہدی [illegible]
[illegible]

Marfat.com

میں کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ لیکن دو عابد و زاہد جو مغرب کے رہنے والے ہیں باقی رہ گئے ہیں۔ یہ دونوں شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کسی سے بات چیت تک نہیں کرتے اور اُس کے ساز و سامان سے اُن کو دُنیا سے کوئی تعلق نہیں اِسی وجہ سے یہ دونوں حاضر نہ ہوسکے۔ نُورالدین نے حکم دیا کہ اُن دونوں کو بھی لایا جائے جب وہ دونوں سامنے آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں اُنہیں پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں، جن کی طرف خواب میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِشارہ فرمایا تھا۔ نُورالدین نے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں مقیم ہو۔

اُنہوں نے جواب دیا کہ حجرہ شریف کے مغربی جانب (اس وقت یہ مکان کھنڈر پڑا ہوا ہے) رہتے ہیں۔ اِس مکان سے ایک کھڑکی مسجد کی دیوار میں چھُٹی ہوئی ہے، سُلطان نے یہ معلوم کرکے اُن کو تو وہیں چھوڑا اور خود اس مکان میں پہنچ گیا جس میں یہ دونوں مقیم تھے۔ دیکھا کہ ایک طاق میں دو کلام مجید اور وعظ کی چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک طرف غربا اور مساکین کے واسطے کچھ غلّہ رکھا تھا۔ اُن کے سونے کی جگہ ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی۔ سلطان شہید نے چٹائی کو اُٹھایا تو وہاں سے ایک گہرا گڑھا برآمد ہوا، جو خواب گاہ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کھُدا ہوا تھا۔ اُس کے ایک گوشہ میں ایک کنواں دیکھا، جس میں گڑھے کی مٹی ڈالی جاتی تھی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ چمڑے کے تھیلے رکھے پائے۔ رات میں مٹی اُن میں بھر کر بقیع کے اطراف میں لے جاکر ڈالتے تھے اُن کو ڈرا دھمکا کر اِس حرکت کا سبب دریافت کیا تو اُن کو ظاہر کرنا پڑا کہ ہم عیسائی ہیں اور نصاریٰ نے ہم کو مغربی حاجیوں کے لباس میں زرِ کثیر دیکر اس لئے بھیجا تھا کہ ہم کسی حیلہ سے حجرہ شریف میں داخل ہوکر حضرت سیّد کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم مُبارک کے ساتھ گُستاخی کریں۔ جس رات میں یہ نقب قبر شریف کے قریب پہنچنے والی تھی۔ کثرت سے

ابر آیا۔ بارش ہونے لگی اور گرج چمک نے وہ زور باندھا کہ زلزلہ عظیم پیدا ہوگیا۔ اُسی رات کی صبح کو سُلطان نور الدین پہنچ گئے۔

اِن باتوں کے سُننے سے سُلطان کی آتش غضب برانگیختہ ہوگئی۔ ساتھ ہی رقت بھی طاری ہوگئی۔ وہ بہت رویا اور بالآخر حجرۂ شریف کی جالی کے نیچے ان دونوں ناپاکوں کی گردن ماردی گئی اور دن کے آخری حصے میں ان کی نامبارک لاش کو جلا کر خاک کردیا گیا اس کے بعد حجرہ کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا تاکہ کسی مفسد ملعون کے لئے قبر شریف تک پہنچنا دشوار ہوجائے

اصحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے اجسادِ مُبارک کی حفاظت

(۱) ریاض نضرہ میں محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت مدینہ منوّرہ کے امیر کے پاس آئی۔ یہ جماعت اپنے ساتھ بہت سا قیمتی سامان اور تحائف نادرہ بھی لائی تھی۔ اس نے یہ چیزیں مدینہ کے امیر کی خدمت میں پیش کردیں اور اس کے صلے میں امیر سے یہ طلب کیا کہ حجرہ شریفہ میں ایک طرف سے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے جسموں کو نکال لے جائیں۔ مدینہ کے امیر نے اپنی مذہبی بے حسی اور حُبّ دنیا کی وجہ سے اِس بات کو قبول کرلیا۔ اور اُنہیں اِس بات کی اجازت دے دی۔ امیر مدینہ نے حرم شریف کے ارکان کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت آئے تو اُن کے لئے حرم کا دروازہ کھول دینا اور اُس میں یہ لوگ جو کام کرنا چاہیں، مت منع کرنا۔ دربان کا بیان ہے کہ جب عشاء کی نماز ہو چکی اور سب دروازے بند ہوگئے تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدال، شمع اور گرانے اور کھودنے کے اوزار لے کر آگئے۔ یہ لوگ باب السلام کے دروازے پر آکر کھڑے ہو گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے امیر کے حکم کی وجہ سے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشے

Marfat.com

میں جاکر بیٹھ گیا۔ میں روتا تھا اور دل میں سوچتا تھا کہ کب قیامت قائم ہوگی۔ لیکن سبحان اللہ! ابھی یہ لوگ منبر شریف کے مقابل بھی نہیں پہنچے تھے کہ اِن سب کو اُن کے اسباب و آلات سمیت (جو اُن کے ساتھ تھا) اُس ستون کے نزدیک جو توسیع عثمان کے قریب ہے زمین نے نگل لیا۔ امیر مدینہ اُن کی واپسی کا منتظر تھا اور اس تاخیر کا سبب سوچ رہا تھا۔ اُس نے مجھ کو بُلایا اور پوچھا کہ جماعت کا کیا حال ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا صاف صاف بیان کر دیا کہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ امیر نے کہا کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے سوچ سمجھ کر بات کہہ۔ میں نے جواب دیا کہ آپ خود تشریف لے چلیں اور دیکھ لیں کہ خسف کا اثر اور بعضے کپڑے جو قریب ہی اُوپر تھے باقی ہیں۔ طبری اس قصہ کی نسبت اُن ثقہ لوگوں کی طرف کرتے ہیں جو سچائی اور دیانت میں مشہور ہیں۔ مدینہ منوّرہ کے بعض مورخین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمنودی میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس دہلی میں مہرولی کے مقام پر باغ کے ایک کونے میں واقع ہے۔

تیرہ سو سال بعد کا واقعہ (۱۹۲۶ء)

(۲) بغداد سے چالیس میل دُور مدائن میں حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاراتِ مُبارکہ تھے۔ ایک رات حضرت حذیفہ رضؓ نے عراق کے شاہ فیصل اوّل سے عالم رؤیا میں ارشاد فرمایا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار مُبارک میں نمی آنی شروع ہوگئی ہے۔ لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ آپ متواتر تین شب حُکم فرماتے رہے، مگر شاہ نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ آخر کار آپ نے عراق کے مفتی اعظم کو دیہ

Marfat.com

بات کہی اور ارشاد فرمایا کہ ہم شاہ سے کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ چنانچہ مفتی اعظم نے وزیر اعظم نوری السعید پاشا کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لیکر شاہ کے پاس گیا اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔ شاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس امر کی تصدیق کرالی جائے کہ واقعی دریا کا پانی مزارات مبارکہ کی طرف آ بھی رہا ہے یا کہ نہیں۔ چنانچہ چیف انجینئر اور عملے نے مزاراتِ مبارکہ سے دریا کے رُخ پر بیس فٹ کے فاصلے پر بورنگ کرا کر دیکھا۔ مگر اُس مٹی میں نمی تک نہیں تھی۔ اس پر شاہ نے منتقلی کا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اُسی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ کی خواب میں آئے اور اپنی بات دہرائی، مگر شاہ نے ماہرین اراضی کی رپورٹ پر انحصار کیا اور خواب کو پھر نظر انداز کر دیا۔ اگلی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتی اعظم کے خواب میں آئے اور مفتی سے فرمایا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھستا چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا جلد از جلد یہاں سے منتقل کرا دیں۔ صبح سویرے مفتی اعظم گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں شاہ کے پاس پہنچے اور منتقلی کے لئے کہا۔ لہٰذا شاہ نے فرمان جاری کر دیا کہ عید الاضحیٰ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجسادِ مبارکہ مزارات سے نکالے جائیں گے۔ اِس خبر کا اخبارات میں شائع ہونا تھا کہ تمام عالمِ اسلام میں جوش و خروش اور ہلچل پیدا ہو گئی۔ نیز یہ خبر دنیا کے گوشہ گوشہ میں بھی پھیل گئی۔

دوسرے مسلم ممالک کے لوگوں نے شاہ عراق کو عید الاضحیٰ کے چند روز بعد مزاراتِ مبارکہ کو کھولنے کے لئے درخواست کی تاکہ وہ بھی فریضہ حج کے بعد شامل ہو سکیں۔ لہٰذا شاہ عراق نے عید الاضحیٰ کے دس دن بعد کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس روز پانچ لاکھ نفوس جمع ہو گئے۔ جس میں ہر مذہب، فرقہ اور عقیدے کے لوگ تھے۔ کئی ملکوں سے سرکاری وفود آئے۔ ترکی کے کمال اتاترک کی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی اور مصر کے

Marfat.com

شاہ فاروق جو اس وقت ولی عہد تھے، نے بھی شرکت کی۔

آخر کار وہ دن بھی آگیا، جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ یہ پیر کا دِن تھا۔ عراق کے شاہ فیصل اول، مفتی اعظم عراق، اراکین پارلیمنٹ اور دوسرے لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزاراتِ مُبارکہ کھولے گئے تو واقع حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مُبارک میں پانی آچکا تھا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مُبارک میں نمی آچکی تھی۔ ایک کرین کے ذریعے جس میں پھاوڑے کے پھل کی طرح کا پھل لگا تھا اور اُسی پر ایک اسٹریچر لگا دی گئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمین سے اِس طرح اُٹھایا گیا کہ آپ کا جسدِ مبارک کرین پر خود بخود آگیا، اسٹریچر کو کرین سے الگ کر دیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم، شہزادہ فاروق اور ترکی کے وزیر مختار نے کندھے دیئے اور بڑی احتیاط اور احترام سے شیشے کے ایک بکس میں رکھ دیا گیا اور اِسی طرح حضرت جابرؓ کے جسد مُبارک کو بھی مزار مُبارک سے نکالا گیا۔ اجسادِ مُبارکہ کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مُبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ اِن کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے کے اجساد ہیں، بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ اُن کو رحلت فرمائے صرف دو یا تین گھنٹے گزرے ہیں اور سب سے حیرت زدہ بات یہ تھی کہ دونوں اصحابہ کرام کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اُن میں اتنی پُراسرار چمک تھی کہ لوگوں نے چاہا کہ وہ بار بار دیکھتے رہیں۔ لیکن اُن کی آنکھیں اُس چمک دمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھی۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں۔ جن آنکھوں نے فخرُ الانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا تھا۔ اِس واقعہ کو دیکھ کر ایک شہرت یافتہ جرمن ماہر چشم اُسی وقت ایمان لے آیا اور مفتی اعظم عراق کے دست مُبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ علاوہ ازیں بہت سے دوسرے نصرانی اور یہودی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار گئے۔ یہ کارروائی پانچ لاکھ مجمع

Marfat.com

کو تیس فٹ لمبی اور بیس فٹ چوڑی سکرین پر بذریعہ ٹیلی ویژن کیمرہ دکھائی گئی اور بعد میں بغداد کے سینماؤں میں بھی فلم منظر عام پر لائی گئی۔

اَب آپ کے مزارات شریف سلمان پارک میں واقع ہیں۔ جہاں حضرت سلمان فارسی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر کی حیثیت سے اسلام کی خدمت سرانجام دیتے رہے اور اپنی ساری کی ساری تنخواہ ہر ماہ غُربا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور خود کھجُور کے پتوں کی چیزیں بنا کر بازار میں فروخت کر کے گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ باغات کے مالک تھے۔ جہاں فخر الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ایک کھجور کا پودا لگایا تھا، جو کہ تقریباً تیرہ سو سال پھل دیتا رہا۔

مندرجہ بالا واقعہ صداقت اسلام کی ایک زندہ جاوید مثال ہے۔ لہٰذا میری حکومتِ پاکستان سے استدعا ہے کہ یہ فلم حکومت عراق سے حاصل کر کے ٹیلی ویژن پر دکھائی جائے تاکہ تمام مسلمانوں بالخصوص غیر مسلموں کا اسلام کی طرف رغبت ہو۔

یہ واقعہ مؤلّف نے روزنامہ جنگ کی اشاعت ۶ فروری ۱۹۸۳ء اور دوسرے ذریعہ سے حاصل کیا۔ جن کا میں تہہ دِل سے شکر گزار ہوں۔

الحاج صاحبزادہ محمّد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صحتِ انسانی کیلئے

(۱) کھانے کے لیے ہاتھ استعمال کریں۔

(۲) کھانا داہنے ہاتھ سے کھائیں۔

(۳) مریض کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھائیں۔

(۴) تکیہ لگا کر اور کھڑا ہو کر کھانے سے بدہضمی ہوتی ہے

(۵) کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم کھانے سے معدہ ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے۔

(۶) کھانے کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک نہ مارو۔

(۷) اکیلے کھانا نہ کھاؤ۔ اکٹھے مل کر کھانا کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

(۸) گوشت کو چاقو اور چھری کی بجائے دانتوں سے کاٹ کر کھاؤ۔

(۹) کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرو دانت صحت مند رہیں گے۔

(۱۰) مسواک باقاعدگی سے کیا کرو۔

(۱۱) لیموں شہد کے ساتھ نہار منہ کھانے سے دل و دماغ کو تقویت ملتی ہے۔

(۱۲) پیٹ سے بڑا برتن اللہ نے پیدا نہیں فرمایا اسے کبھی بھی مکمل طور پر پُر نہ کیا کرو۔

(۱۳) رات کو کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا جلدی آجاتا ہے۔

(۱۴) لوکی یعنی کدو کھایا کرو، دل و دماغ کو قوت بخشتا ہے

(۱۵) دسترخوان کو سبزیوں سے زینت دیا کرو۔

(۱۶) چار چیزوں کو بُرا نہیں سمجھنا چاہیئے،
آنکھ کا دُکھنا.... اندھے ہونے سے بچاتا ہے۔
زکام کا ہونا.... برص سے محفوظ رکھتا ہے۔
کھانسی کا ہونا.... فالج سے بچاؤ ہوتا ہے۔
پھوڑے پھنسی.... برص سے نجات ملتی ہے۔

(۱۷) لہسن کا استعمال بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۸) دو مختلف کھانوں کو جمع نہ کریں مثلاً مچھلی اور دُودھ، تُرشی اور دُودھ، گرم اور سرد، انڈہ اور گوشت۔

(۱۹) پانی ایک سانس میں مت پیا کرو اس سے سینہ میں درد ہوتا ہے۔

(۲۰) پانی کھڑے ہو کر پینے سے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔

(۲۱) کبھی کبھی قے کیا کرو، اس سے معدے کی گندی رطوبتیں خارج ہو جاتی ہیں۔

(۲۲) مدینہ شریف کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ کر دل کے مریض کو کھلا دیں دل کا مرض جاتا رہے گا۔

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شیخ عبد القادر جیلانی

شجرۂ طیبہ قادریہ

یا الٰہی در پہ آیا ہوں دعا کے واسطے
بارِ عصیاں سر پہ لایا ہوں التجا کے واسطے

دو جہاں کے سرورِ کونینؐ کی اُمت سے ہوں
لاج رکھ لینا محمد مصطفیٰؐ کے واسطے

مشکلیں آسان کر دے دور ہوں سب فکر و غم
حضرتِ مولا علی مشکل کشاؓ کے واسطے

رُو سیاہ ہوں پُر گناہ ہوں معاف کر تقصیر سب
حسن بصریؒ صاحبِ ذی عز و جاہ کیواسطے

کر محبت خاص اپنے فیض سے مجھ کو عطا
حضرتِ حبیب عجمیؒ ذُرا لعطا کے واسطے

عشق اپنا کر عطا ہستی میں ہو جاؤں فنا
حضرتِ داؤد طائیؒ مہ لقا کے واسطے

یا الٰہی دل کو روشن کر دے اپنے نور سے
حضرتِ معروف کرخیؒ رہنما کے واسطے

سِرِّ وحدت سے الٰہی قلب کو آگاہ کر
سِرِّی سقطیؒ خواجۂ اہلِ ھُدیٰ کے واسطے

عارفوں کے فیض سے کر دے مجھے تو فیض یاب
شیخ بغدادی جنیدِ مقتدا کے واسطے

یاد میں تیری رہوں مشغول ہر دم صبح و شام
حضرتِ بوبکر شبلیؒ باصفا کے واسطے

حشر میں اس خاندان میں سے اٹھا لینا خدا
خواجہ عبد الواحدؒ صاحبِ حیا کے واسطے

دل کو فرحت دے مجھے سب فکرِ دنیا دور کر
طرطوسی ابو الفرجؒ صاحبِ صفا کیواسطے

وقتِ نزع ہو میرا ایمان پر ہی خاتمہ
ابو الحسن ہنکاریؒ خواجہ بے ریا کے واسطے

کیا مبارک وقت ہو مجھ کو یہ سعادت ملے
ہوں نثار حضرتِ سعیدؒ باحیا کے واسطے

دستگیری کیجیو دونوں جہاں میں اے خدا
غوثِ اعظم دستگیرؒ راہنما کے واسطے

رزقِ طیب کر عطا غیروں کا نہ محتاج کر
حضرتِ قطب عبد الرزاقؒ نورِ خدا کیواسطے

زندگی ہر گام پر زیرِ طریقت ہو مری
خواجہ ابو صالحؒ حبیب بے نوا کے واسطے

حمد تیری کرتے کرتے دم نکل جائے مرا
خواجہ احمد شاہؒ محبوبِ خدا کے واسطے

حشر کے دن دولتِ دیدار سے کر فیضیاب
خواجہ شہاب الدینؒ صاحبِ اقتدا کیواسطے

شمس کی مانند دل روشن مرا کر دے خدا
شاہ شمس الدینؒ شمس الاولیا کیواسطے

شرک و بدعت دل سے میرے دور کر دے کبریا
شاہ علاؤ الدینؒ صاحبِ خوش لقا کے واسطے

نفس اور شیطان کے سب مکر سے لینا بچا
سیدِ نورِ محمدؒ باخدا کے واسطے

تیری رحمت بے کراں مجھ پر بھی ہو جائے خدا
حضرتِ محمود جی شاہؒ بادشاہ کے واسطے

مجھ کو بھی اپنا دکھا دے خواب میں جاہ و جلال
عبد الجلال صحرائیؒ نورِ بے بہا کے واسطے

کر قلندر کی طریقت سے مشرف اے خدا
سید بہادل شیرؒ شاہِ جود و سخا کیواسطے

شاد رکھنا دل کو میرے اولیاء کی بزم سے
ابو المعالیؒ صاحبِ حلم و حیا کے واسطے

اپنے پیغمبرؐ کی شریعت میں مجھے محکوم رکھ
پیرِ محکم دینؒ صاحبِ الصفیا کے واسطے

آرزوئیں پوری ہوں جو نیک ہوں میری تمام
امیر بالا پیرؒ سالکِ صوفیا کے واسطے

اپنے لطف و کرم کی بارش کر مجھ پہ اے کریم
بڑی خواجہ عبد اللطیفؒ باوفا کے واسطے

فیض سے کر مرتبہ اپنی سخاوت کا عطا
خواجہ سید حسن شاہؒ مہ لقا کے واسطے

عشقِ کامل ہو عطا بہ فیضِ شاہ محمد علیؒ
ہے واسطہ حضرتِ بدوح شاہؒ کا دعا کیواسطے

دنیوی اندوہ و غم مجھ سے ہٹا لینا خدا
مہر قلمیؒ و شاہ بہادرؒ خوش ادا کے واسطے

طالبِ مرشد بنا دے اور مجھے مقبول کر
سید طالب حسینؒ صاحبِ صفا کے واسطے

سیدِ بدوح شاہؒ اور سید شیر شاہؒ کے طفیل
بخش دینا مجھ کو سید لعل شاہؒ کے واسطے

یا الٰہی کر کرم اپنے ہی فضلِ پاک سے
خواجہ عنایت شاہؒ زاہد بے ریا کیواسطے

محشر میں دامن تھام لوں سلطان مکہ شاہؒ کا
طالبِ بخشش ہوں فخرِ اولیا کے واسطے

معاف کر تقصیر سب اب میرے مرشد کے طفیل
سید رجب علی پیرِ مہر اکے واسطے

فرمانروائے سلطنتِ دل ہے میرا مرشد محمد رفیق
وقف ہوں اس قلندرِ باصفا پیرِ مہر و وفا کیواسطے

ہو خاندانِ قادری کا شجرہ جب وردِ زبان
پھر مرادیں کیوں نہ بر آئیں اولیا کے واسطے

دے رہا ہوں میں درِ لطف و عطا پر دستکیں
دیدار کا طالب ہوں میں خیر الوریٰ کے واسطے

خیر و برکت کا ہوں منگتا اے مرے ربِّ کریم
باپ رحمت وا ہو ساجد بے نوا کے واسطے

الحاج ساجد جاوید اکبر القادری قلندری

ماخذ

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت شیخ عبدالنّبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز کی سوانح حیات، کشف وکرامات اور ارشادات مکمّل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے اِستفادہ کیاگیا:

	نام کتاب	مُصنّف
۱	مجمُوعۃُ الاسرار	تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
۲	تذکرہ انوارِ صابری (سوانح حیات حضرت مخدُوم علاؤالدین علی احمد صابری رضی اللہ عنہ)	الحاج جناب محمّد بشیر انبالوی مدّظلہٗ العالی
۳	عین الفقر	سُلطان العارفین حضرت سُلطان محمّد باہو قدّس سرہٗ العزیز
۴	رسالہ رُوحی شریف	سُلطان العارفین حضرت سُلطان محمّد باہو قدّس سرہٗ العزیز
۵	ابیاتِ باہوؒ	محقق و شارح پروفیسر سُلطان الطاف علی صاحب پرنسپل ڈگری کالج اوستہ محمّد بلوچستان
۶	رَاحَتُ القُلُوب	حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۷	مقالاتِ کاظمی	جناب علامہ سید احمد سعید کاظمی مدّظلہٗ العالی۔
۸	گلزارِ نقشبند	الحاج صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی مُجدّدی مدّظلہٗ العالی

Marfat.com

۹	سوانح حیات حضرت عبداللہ کوہاٹی	جناب سیّد لعل شاہ ابن الابن حضرت موصوف
	بہ المعروف حاجی بہادر رحمۃ اللہ علیہ	
۱۰	اسرارِ طریقت	عالیجناب حضرت شاہ محمّد غوث رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	الانتباہ فی سلاسل اولیاء	حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲	سلسلۃ الاولیاء	حضرت شاہ محمّد بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	شرائف غوثیہ	حضرت سیّد محمّد فاضل الدین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴	مصنّفات	حضرت علیم الدین چشتی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
۱۵	نزہۃ الخواطر	حضرت علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶	بحرِ ذخار	حضرت وجیہ الدین اشرف لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷	سوانح عمری	صاحبزادہ شیخ عبدالواحد شامی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸	تذکرۂ خیر و برکت	شیخ عبدالسلام ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۹	تذکرۂ مشائخ قادریہ	جناب محمد دین کلیم صاحب مدّظلہٗ العالی
۲۰	تحقیقی مقالہ حضرت تاج العارفینؒ	صاحبزادی خالدہ شامی صاحبہ
۲۱	تلمیحات حضرت قطب جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ	جناب سردار علی احمد خاں صاحب مدّظلہٗ العالی
۲۲	کیمیائے سعادت	جناب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳	مکّی، مدّنی ماہی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب قدّر آفاقی صاحب مدّظلہٗ العالی

Marfat.com

۲۴۔ تاج الوظائف	راؤ جمشید علی رزاقی
۲۵۔ تجلیات ربی	الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری فاضلی مدظلہ العالی
۲۶۔ روضۃ القیومیہ	حضرت خواجہ احسان مجددی سرہندی
۲۷۔ سلاسل انوار فی سیرالابرار	حضرت میر نجدیوسف الحسینی الواسطی بنگرامی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
۲۸۔ تذکرہ پیر محمد صادق نقشبندیؒ	جناب محمد دین کلیم قادری
۲۹۔ مجموعہ اشعار	جناب الحاج منشی غلام رسول مدظلہ العالی
۳۰۔ بستان الانبیاء فی انوار الاصفیاء	الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری
۳۱۔ تجلیاتِ ربی جلد دوم	مخدوم زمن شاہ محمد حسین صابری چشتی
۳۲۔ تواریخ آئینہ	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۔ غنیۃ الطالبین	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اپیل

تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مطبوعات کا سلسلہء اشاعت عام جاری رکھنے کے لئے عطیات قابل قبول ہیں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کی آل و اولاد اور معتقدین سے فیض عام کے لئے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور نہ صرف ثواب دارین بلکہ حضرت تاج العارفین قطب الاقطاب شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرب بھی حاصل کریں تاکہ ان کو دینی و دنیوی اور روحانی زندگی کی شادمانیاں اور کامرانیاں میسر آئیں۔

قارئین حضرات کے علم کے لئے یہاں یہ تحریر کرنا بھی ضروری ہے کہ حضرت تاج العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولف کو اپنا جُبّہ مبارک اور رومال اپنے سالانہ عرس مبارک کے روز (۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء) پہننے کے لئے بھیجا جبکہ ۶ سال قبل اپنی ایک تسبیح مبارک عطا کی تھی جس میں سے مہک عنبر جاری ہے۔

دعاگو

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

آستانہء شامی ۲۴۴۔ جی گلشن راوی لاہور

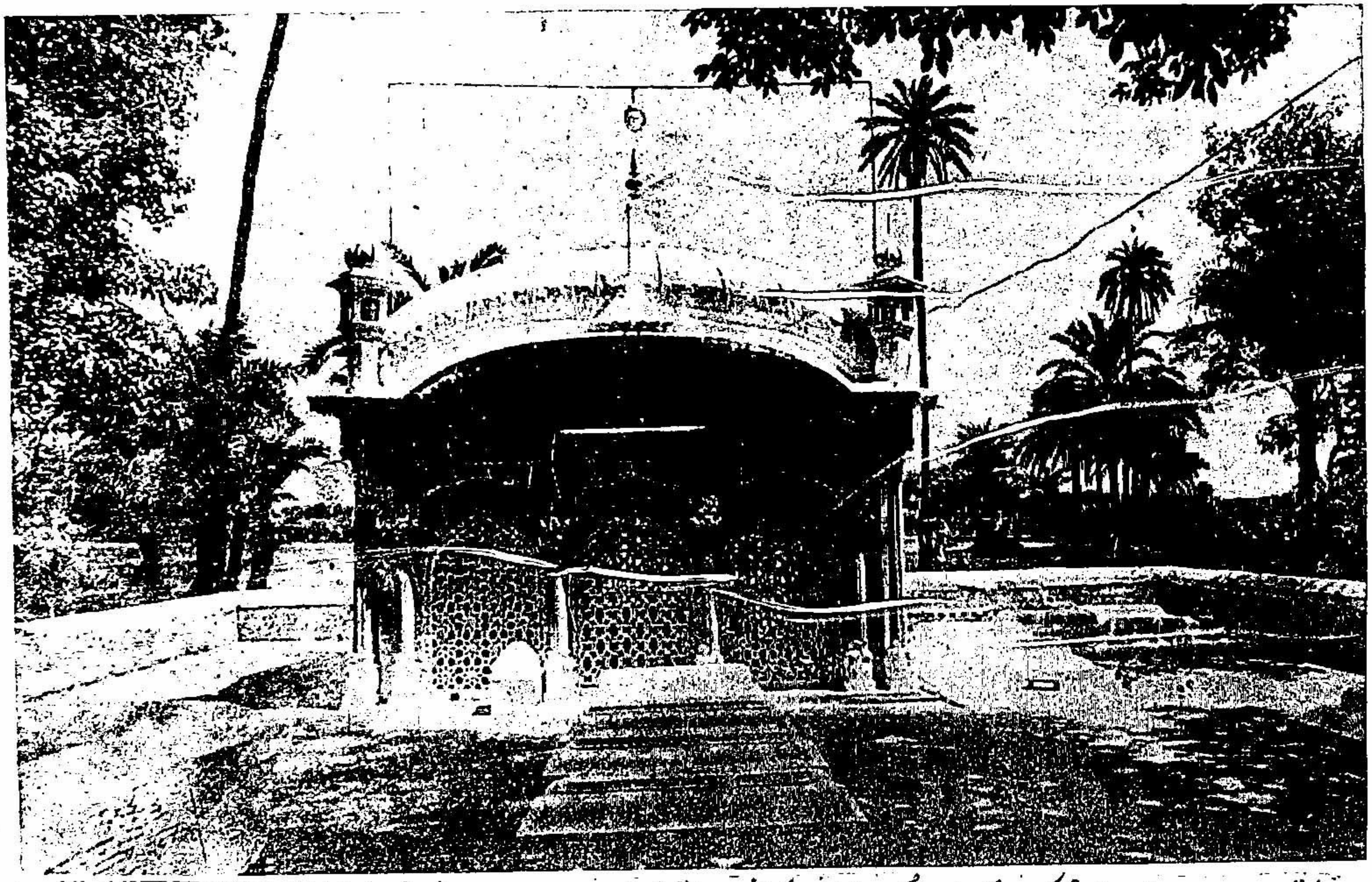

A Tribune photograph

(ستمبر ۱۹۸۳ء سے پہلے) روضۂ مبارک تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ
بمقام شام چوراسی (رقبہ ۵۰ کنال) ضلع ہوشیار پور (بھارت) المتوفی ۲۲ ربیع الاوّل ۱۱۴۶ ہجری بمطابق ۲۲ اگست ۱۷۳۳ء

Marfat.com

عُرس مُبارک ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تمام مذاہب کے لوگ رسم چادر پوشی ادا کر رہے ہیں۔

عُرس مُبارک ۱۹۸۰ء کے موقع پر نعت خوانی ہو رہی ہے۔

Marfat.com

حضرت عباس حُسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (درمیان) بموقعہ عُرس مُبارک ۱۹۸۱ء رسم چادر پوشی ادا کر رہے ہیں۔

حضرت عباس حُسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ عُرس مُبارک ۱۹۸۱ء کے موقعہ پر رسم ختم شریف ادا کر رہے ہیں۔

عُرس مُبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر لنگر خانہ کا منظر

عُرس مُبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر لنگر خانہ کا منظر

Marfat.com

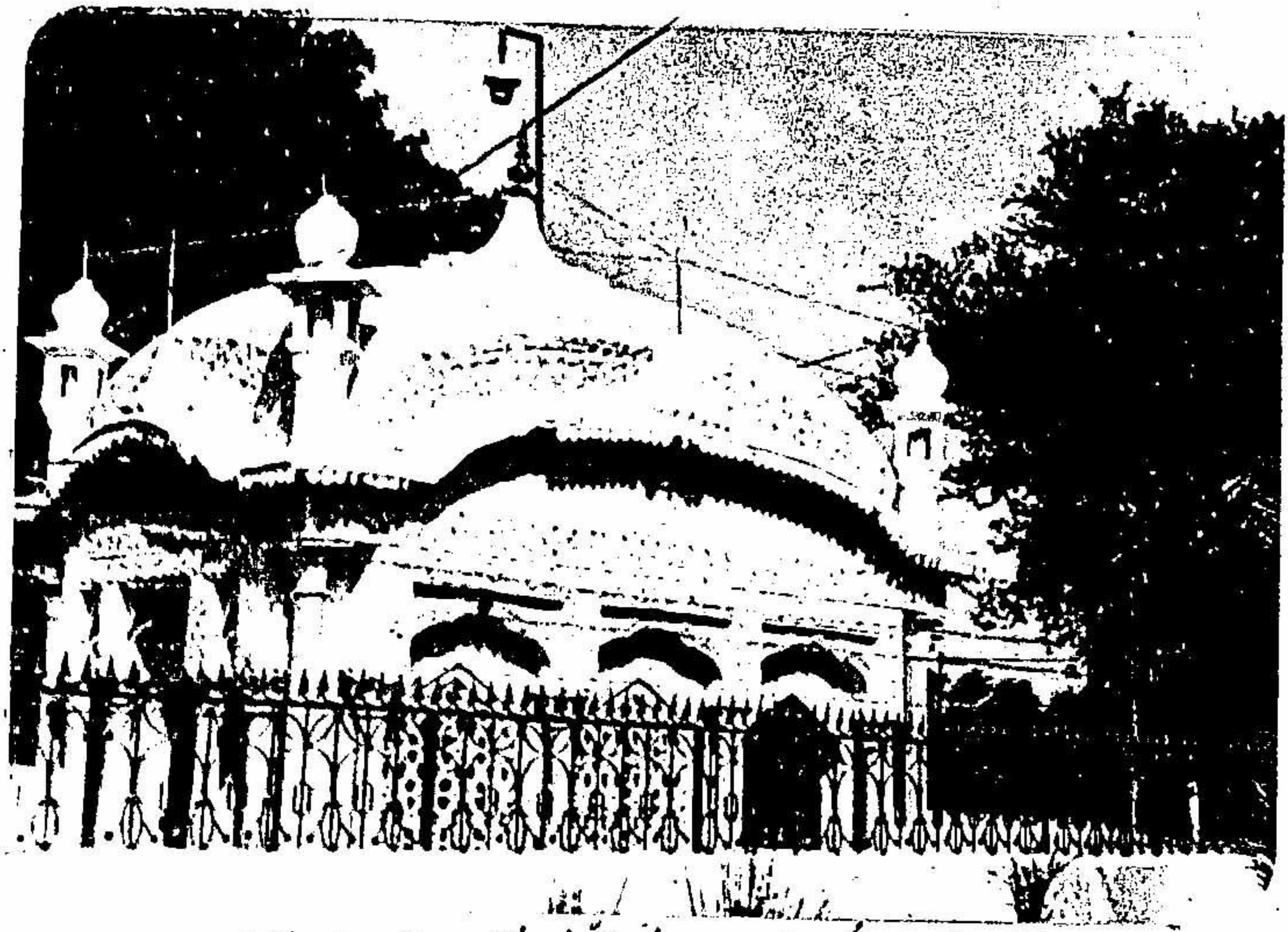

روضۂ مبارک تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی، مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بمقام شاچھوراسی (رقبہ ۵۰ کنال) ضلع ہوشیارپور، پنجاب (بھارت) المتوفی ۲۲ ربیع الاول ۱۱۴۶ھ

روضۂ مبارک کا اندرونی منظر، صاحبزادہ حاجی محمد سلیم شامی نقشبندی (پشت دستوں) بموقع عرس مبارک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں

Marfat.com

محمد حسین قادری، حاجی عبدالمجید چشتی نعت خواں ہمراہ لالہ بنارسی داس چیئرمین ایم سی شاہجورای اور جتندر کمار بہل
(جنہوں نے بموقعہ عرس فوٹو گرافی کی) حضرت تاج العارفین کے مزار پُرانوار پر نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

گورشرن سنگھ شامی اسٹیٹر ریلوے (درمیان) جو ۱۸ برس بطور متولی خدمات سرانجام دیتے رہے، جنہوں نے
روضۂ مبارک کی چار دیواری از سر نو تعمیر کروائی اور گریل لگوائی۔ انکی وفات ۲۹ ستمبر ۸۳ء کو ہوئی اور وہیں مدفن ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ

تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت شیخ عبد النبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۴۶ھ

مؤلف

صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانہ شامی

۲۴۴ جی گلشن راوی

لاہور

Marfat.com